تاریخ بغاوت ہند ۱۸۵۷ء

جسکا ترجمہ چند کتب معتبر تواریخ انگریزی سے پنڈت کنھیالال صاحب مرحوم سابق مترجم چیف کمشنری اور مہاراجہ گڑھ ایٹھی کے منصرم ریاست نے زبان اردو مین فرماکر

محاربۂ عظیم

۱۲۷۳ھ

تاریخی نام رکھا حقیقت مین اسم بامسمّٰی ہے کہ بڑا معرکہ تھا اور واقعات صحیحہ و سوانح معتبرہ ابتدائے ۱۸۵۷ء سے اختتام ۱۸۵۸ء تک حتی الوسع معتبرہ تواریخ کے مقابلے سے لکھی

مطبع منشی نولکشور واقع کانپور مین چھپی

للعہ جز
۶۶ ورق

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معاینہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب سے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین انمین بعض کتب تواریخ شاہان و رئیسان وغیرہ کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانونکو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

کتب حالات شاہان و رئیسان اُردو

تاریخ راجستان - بڑی عمدہ تاریخ مشہور ہے مع نقشجات و تصویرات یہ کتاب دو جلد میں جسکو صاحب ذیشان مورخ کامل لفٹنٹ کرنیل جیمس ٹاڈ صاحب بہادر سابق پولیٹیکل ایجنٹ حصۂ غربی ریاستہاے راجپوتانہ نے نہایت صحت ملاحظے کے ساتھ مدون فرمایا اور بعد ملاحظہ و منظوری شاہ جارج چہارم بادشاہ انگلستان کے ۱۸۲۹ء میں مقام لندن مین چھپی اسمین ہر مقام کی موجودہ حالت اور گذشتہ کیفیت اور وہان کے باشندگان کا حال بہت تشریح سے لکھا ہے اور مشہور مقامات و راجگان نامور ان کی بھی تصاویر ہین چنانچہ مجمل توضیح ہر حال کی فہرست آغاز کتاب سے ظاہر ہے اور یہ دو جلد مین ہے ہر ایک جلد علحدہ علحدہ -

صولت افغانی - اسمین واقعات فرمانروایان ہندوستان اور تحقیق انساب افغانان کمال تشریح سے مع شجرہ ہاے خاندان قوم نامی افغانان کے لکھے ہین مولفہ حاجی محمد زردار خان جاگیردار راج گدہ

فتوحات ہند - خلاصہ تاریخ واقعات ہند مولفہ منشی عنایت حسین -

تاریخ چین - ملک چین کے حالات ابتداے طوفان سے لغایت سنہ ۱۸۱۲ء خوب مفصل اسمین ہین اور سواے اسکے اور عجائبات اور غرائبات مذکور ہین تصنیف جناب جیمس کارن صاحب بہادر -

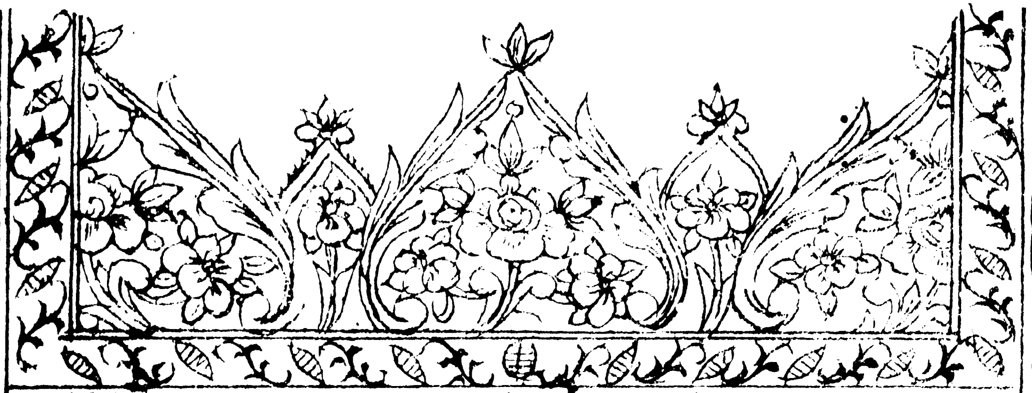
تذکرۃ الکاملین - ذکر مشاہیر حکما و علما کا مع انکی تصاویر کے مولفہ منشی رام چند پروفیسر سررشتہ تعلیم ریاست پٹیالہ -

اقوام الہند - ہند کی اقوام مختلف کا بیان ہے مولفہ منشی کشوری لال -

عجائبات روزگار - بیان عجائبات اشیاء و مقامات مع تصاویر مولفہ ماسٹر رامچندر صاحب بہادر -

تاریخ طلسم ہند - جسمین احوال تمامی راجگان ہند

فہرست ابواب کتاب تاریخ بغاوت ہند ۱۸۵۷ء مسمی بمحاربۂ عظیم



بسم اللہ الرحمن الرحیم

نامش بزبان گفتنم از بیخردیست ٭ وصفش بدہان گفتنم از بیخردیست ٭ فی الجملہ چنانست کہ دائم گفتن
انصاف چنان گفتنم از بیخردیست ٭ بعد حمد و نعت کے مدعا طرازی کہ حقیر پر تقصیر ذرہ مثال
پنڈت **کنھیالال** کہ بدو شعور سے آج کے دن تک کہ حیات مستعار قریب چہل کے پہونچی
بدل و جان کار سرکار انگلشیہ مین مصروف و مشغول رہا تھا اب فلک کج رفتار و گردون دوار نے
ایسا چرخ مارا کہ روزگار سالہا سال ہاتھ سے جاتا رہا اس عرصۂ بیکاری و ایام بے شغلی مین
کوئی صورت ایام گذاری کی نظر نہ آئی ایک روز یہ خیال دل نیاز منزل مین گذرا کہ کچھ حال
بلوۂ ہندوستان کچھ نقل جو سابق مین اخبارات وغیرہ سے استنباط کیا تھا درج صفحۂ قرطاس کرتا
کہ دوستان دوستی شعار و شائقان جزو اخبار کو ذریعہ شغل و دلبستگی بہم پہونچے یہ ارادہ روبروے
احباب صادق الولا کے لباس ظہور مین بیان کرکے مقبول نظر آن صاحب نظرون کے ہوا
مگر اب ایک امر اور تنقیح طلب تھا اور وہ یہ کہ یہ عروس زیبا حلیہ فارسی سے مزین ہو یا خلعت
اردو سے مخلع آخرش صلاح دوستان دوستی شعار اسپر قرار پائی کہ زیور اردو اس پردہ نشین مجلہ
خفا کے واسطے بہت شائستہ اور زیبا ہے لہذا بتبعیت ارشاد صداقت نہاد احباب صادق الاتحاد
اور بنظر اسکے کہ ہر ایک شائق بے تکلف اسکے مطالعہ سے بہرہ ور ہو اور کسی طرح کی دقت
تفہیم مین عاید نہو اس کتاب کو زبان روزمرہ اور صاف صاف مین تحریر کرکے نام اس کتاب کا
محاربۂ عظیم رکھا گیا وجہ یہ کہ اس نام کے حروف سے تاریخ طبع ہونے کتاب کی ظاہر ہوتی ہے
اور لطف یہ کہ اگر اسمین لفظ ہندوستانی زیادہ کیا جاوے تو ۱۸۵۷ع یعنی سال شروع علامات فساد
اسمین سے نکلتے ہین اسواسطے یہ نام رکھا گیا اور جو کچھ اس کتاب مین درج ہے اسکا حال ترجمہ دیباچہ

مولف کتاب انگریزی سے واضح رہے کہ اصحاب شوق ہوگا صرف اسقدر بیان تحریر کرنا کافی ہے کہ آخر کتاب میرا
جو مقدمہ تحریر ہوا ہے اسمین مجمل اور یکجا حال ان تدابیر کا درج ہے جو واسطے اندفاع فساد و بلوہ عام کے
عمل مین سرکار گورنمنٹ سے آئی تھین اور اسمین حال جنگ دہلی کا مجمل ثبت کیا گیا ہے و ہمین نظر احوال
جنگ مذکور حالات مقامات مفصلہ ذیل مندرج نہین ہوا التماس خدمات عالی ناظرین کتاب ہذا مین یہ ہے کہ اگر کہیں اتفاقاً
سہو یا غلطی نظر سے گذرے تو ازراہ فضل عفو اسپر فرماوین اور اس حقیر ہیچمیرز کو بکلمات خیر یاد فرماوین الانسان
مرکب من الخطا والنسیان

التماس بناظرین از مولف کتاب انگریزی

مولف نے بیان کرنے حالات مرقومہ ذیل سے دعوی تصنیف کا نہین رکھتا بلکہ جو لکھا گیا ہے وہ اکثر
چٹھیات و اخبارات سے جو ممالک ہندوستان مین زمانہ مفسدہ مین ہوے تھے استنباط کیا ہے اور علاوہ
اسکے اکثر حالات دلچسپ ایسے بھی ہین جو کبھی کسی اخبار سے ظاہر نہین ہوے تھے اس سے ثابت ہے
کہ مولف کو محنت صرف فراہم کرنے اخبار کی اور تصحیح کرنے حالات مختلفہ کی ہوئی ہے چونکہ فراہم کرنے مین
احتمال غلطی کا بھی واقع ہوسکتا ہے لہذا عرض پرداز ہے کہ اگرچہ مولف نے ایسی غلطی بھی حتی الامکان واقع
نہین ہونے دی ہے الا اگر شاذ و نادر واقع ہوئی ہو تو ناظرین کتاب ہذا سے امیدوار ہون کہ معاف فرماوینگے ترتیب
وار بیچ مین ان حالات کے مولف نے قید تاریخ کی بدین خیال نہین رکھی ہے کہ از شروع مفسدہ مقام میرٹھ
اور دہلی کے تمام ملک مشتعل ہو گیا تھا اور اکثر فساد پانچ پانچ چھ چھ مقامون مین ایک ہی تاریخ شروع ہوا
پس فرض کرو کہ منجملہ ان مقامات کے دو کی اطلاع تو اسی وقت ہوئی اور دو کی خبر ایک ہفتہ یا دو ہفتے
کے بعد سننے مین آئی اور باقی ماندہ دو جگہ کا حال صرف زبانی ہندوستانیون کے ظاہر ہوا جنکے اظہارات
پر چندان اعتبار نہین ہوسکتا پس تاریخ وار حالات کیونکر درج ہوسکتا تھا اسی لحاظ سے مولف نے کچھ
قید تاریخ کی نہ رکھی کہ جو حال اول سے اخیر تک جسقدر بہم پہونچا تمام و کمال درج صفحات ذیل کیا
ہر چند اس تالیف مین بباعث کم بہم پہونچنے حالات واقعی کے احتمال دگرگون ہوسکتا ہے مگر مولف کو
یقین ہے کہ اسپر بھی اس محنت کا نتیجہ یعنی اس کتاب سے فائدہ مورخان ہند کو بیچ بیان کرنے حالات
اس مفسدہ عظیم کے جسکی نظیر کبھی کسی وقت اور کسی ملک مین نہ ہوا ہوگا امداد
کامل پہنچیگی

دیباچہ مؤلف کتاب انگریزی

حکومت انگلستان پر جو ہندوستان میں تھی ایک نہایت نازک وقت گذرا بلکہ عافیت تنگ ہوگئی تھی اور
اسکی آمدنی پر تخلل عظیم واقع ہوا اور شجاعت و دلیری قلیل فوج ولایتی کی جو اس ملک ہندوستان
مین مقیم تھی محک امتحان پر چڑھی اور آتش بغاوت اور ہوائے فساد نہایت حرکت نامردانہ یعنی قتل
عورات و اطفال انگلشیہ سے تمام ملک مین پھیل گئی اور دغابازی اُن لوگونکی سے جو اپنی تئین بعید
وفادار تبلاتے تھے نام سپاہ گری کو داغ لگایا اور ہندوستانی رئیسون نے بھی جنکی جان و مال کی ہستی اور
حفاظت باعث سرکار انگلشیہ کے ہوئی تھی حمایت و شراکت مفسدون کی بزور فوج کی مگر بافضال الٰہی
تمام کوشش ان بیوفا اور بے ایمانون کی گو کہ ہزارون بڑے نامی قیدیان جیلخانہ اور ڈاکو انکو مشہور
و معروف کی امداد بھی انکو پہونچی کام نہ آئی اور خدائے تعالیٰ نے حفاظت انگلستان کی
کی اور ہر وقت ضرورت شدید کو کمک بھی پہونچائی اور ہندوستان اب بھی انگلستان کا ہے
اگرچہ آیندہ بھی زمین ہندوستان کی خون انگلستانیون سے آلودہ ہوا اور گروہ قزاقان کے
ملک کو خراب اور ویران کرین مگر بفضل خدا غلبہ انگلستانیون کا اب تک رہا ہے اور آیندہ
بھی رہیگا اور چند روز مین جمیع امور ہیئت سابق امنیت اور آسایش کی حاصل کرینگے قبل از
بیان کرنے حالات جگرخون کن قتل انگریزان اور غارت گری اموال سرکار و رعایا جو امور
کہ بعد از تاریخ دہم جنوری ۱۸۵۷ء وقوع مین آئے ہین مؤلف ارادہ رکھتا ہے کہ اول
مختصر احوال ان واقعات کا بیان کیا جاوے کہ جو پہلے برپا ہونے فساد میرٹھ اور دہلی
کے واقع ہوئے ہین کہ جنکے باعث مفسدون کو شدہ شدہ ترغیب اس امر کی ہوئی
تھی کہ متابعت غیر قوم کی موقوف کرکے اپنی پسند کا بادشاہ مقرر کرین۔
رائے اکثر اصحاب کی یہ ہے کہ یہ سرکشی جو ہندوستان مین ہوئی ہے اسکی تجویز
کئی برس سے ہو رہی تھی اور اب کلکتے مین وجوہ اسکے ظاہر ہوتے ہین مگر تمام کواغذ سے
جو نظر مین آئے ہین ایسی دلیل قوی کوئی ایسی نہین ملتی کہ جس سے اس وقت اتفاق [illegible] اسے
اس امر پر ہوتا ابتداے ہنگامہ ان سے ارادہ اس فساد کا نزدیک مفسدان کامل شہرہ
ہوا تھا اسوقت مین بعض امر ختم ہوئے سال گذشتہ [illegible]

کچھ علامتین اسکی ظاہر ہوئی تھین ہنوز خبر فتح ہرات بخوبی ہم تک نہین پہونچی تھی کہ آوازہ
جنگ چین بلند ہوا اور توجہ بجانب سرحدات ملک اودھ اور نیپال معروف ہوئی اور ملک
برہما جو ہمارے قبضے مین تھا اسکی حفاظت کا بھی تفکر درپیش ہوا اور ممالک نظام اور دکن
اور گوالیار اور راجپوتانہ اور سونتھال مین بھی انتظام قوی اور ارسال افواج ضرور پڑا اور یہ بھی
پایا گیا کہ ہندوستانی فوج ولایتی کی طاقت ضعیف سمجھتے ہین اور اکثر معاملات جنگی مین کمی تصور کرتے
خصوصاً مقدار نفری فوج ولایتی جو ہندوستان مین تھی انکے نزدیک بہت کم تھی اور گفتگوئی صلح
جو فیمابین سرکار انگریزی اور امیر دوست محمد خان کے درپیش تھی اسکی طرف سے اور غلجان خاطر
تھا اور معلوم ہوتا تھا کہ یہ بھی ایک دام بلا مبسوط ہونے والا ہے ۔

جب ہماری فوج نے مقام محمرہ مین فوج ایران پر فتح پائی تو درمیان اموال غنیما جو خیمہ شہزادے
سے دستیاب ہوا تھا ایک اشتہار مشتہرہ شاہ ایران جسپر دستخط بھی شاہ کے تھے مگر تاریخ تحریر نہ تھی
برآمد ہوا مضمون اسکا یہ ہے چونکہ سرکار انگلیشیہ نے بوجہ طاقت و قدرت اپنی کے جو انکو باعث
فتح ہند اور بسبب فوائد جو اس فتح سے حاصل ہوئے ہین یہ ارادہ کیا ہے اور بلکہ طریق زیادتی
کا بھی بدین خیال اختیار کیا ہے کہ تمامی ملک شرقی قبضہ سرکار مذکور مین آجاوے اور راستی نیست
سے سرکار مذکور نے عزم فتح افغانستان کیا تھا گو کہ اس مہم مین بہت سی زک اٹھائی اور شکست
فاش نصیب ہوئی مگر ملک افغانستان مین بڑا فتنہ برپا ہوا اور سرکار انگلشیہ لاہور اور پشاور
اور دیگر مضافات افغانستان فتح کر لیے اور اس فتح سے انکا قصد یہ ہے کہ ملک ایران پر مسلط
ہوویں اور وجہ یہ چاہتے ہین کہ ہماری خط کتابت کسی رئیس افغانستان سے کہ جو ہمارے ہمسایہ اور
ہم مذہب ہین اور ہمیشہ سے ہمارے دوست اور رفیق رہے ہین نہ ہووے اس سے غرض
انکی یہ ہے کہ انکو راستہ واسطے آنے ایران کے ہر طرف سے ملے اور بشرط دست قدرت شاہ ایران
کو بطور راجہ ہائے ہندوستان زیر نگین کرین اور مذہب اسلام کو خراب کرکے مثال مذہب
مسلمانان ہند اسمین بھی فتور ڈالین اور اس مطلب کے حاصل کرنے کو سرکار انگلشیہ نے
فوج کشی اوپر ملک ایران کے شروع کی ہے اور جہال و ناقصین کو بدغا بازی و بے ایمانی
فریب دیکر مرتکب افعال ناشائستہ ہوئے تھے اور سرکار ما بدولت ہنوز کوئی تدبیر بعد عمل

ایسی حرکات ناشایستہ کے عمل مین نہین لائی ہر گو کہ اُس سرکار نے بخیال ضعف سلطنت حرکات
ناشایستہ و بدعہدی کے بیاہنگ ہو پہنچائے ہین کہ ترغیب ترک کرنے ملازمی شاہی اور اختیار کرنے
نوکری سرکار انگلشیہ شاہزادہا و منشیان ملازم ایران کو دیتے ہین اور یہ طرز بفریب و کارستانی
دعویہاے باطل و تجویزات نادرست پیش کر کے عزم حصول مطلب دلی کیا چاہتے تھے کہ رفتہ رفتہ تمام
افترا پردازی انکی ظاہر ہوگئی الغرض سرکار انگلشیہ نے فوج اپنی ملک ایران مین بھیجی اور چونکہ
یہان گمان بھی ایسے امر کا نہ تھا اور اسی سبب سے کچھ تیاری عمل مین نہ آئی تھی ایک قلعہ ملک اسلام
جو برلب دریاے شور واقع تھا اور فوج قلیل اسمین بطور محافظت قائم تھی انکے قبضے مین آگیا اور چونکہ
کچھ اور فوج شاہی وہان موجود نہ تھی قلعہ مذکور مین جا کر فوج انگلشیہ قائم ہوئی مگر جب انھون نے
دیکھا کہ پیش قدمی اس جگہ سے باعث تردد ہوگا اور اُس قلعہ سے باہر نکلنا گویا ماہی بے آب کی
طرح بیقراری مین پڑنا ہے وہین مقیم رہے کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ اگر وہ پیش قدمی کرتے تو شمشیرہاے
آبدار شجاعان اسلام انکے تن مین دم باقی نہ رکھتی ۔

لیکن حضور مابدولت شاہنشاہ کو اب موقع اظہار مکنون خاطر و طیب دل بباعث بدعہدی سرکار
انگلشیہ حاصل ہوا اور احکام مابدولت صادر ہوئے ہین کہ فوج بیشمار سرحدات ممالک پر جمع
ہون اور بنام فوج نصرت قرین حکم محکم شرف نفاذ پایا ہے کہ بطرف سرحد روانہ ہو کر دشمنان
دین کو نکالدین اور اس خس و خاشاک کو بجانب دریاے عرب منتشر کر دین خدا جسکو چاہے
فتح بخشتا ہے اور اب مطابق قول پیغمبر جسنے تکلیف تمکو دی اسنے تکلیف پیغمبر کو دی ہر ایک ساکن
ایران کو فرض عین سمجھنا چاہیے کہ بموجب قول جو تمکو مارنا چاہتا ہے اسکو تم بنام خدا مار و کار
بند ہون اور ہر ایک کبیر و صغیر غریب و امیر عالم و جاہل رعیت و سپاہ کو چاہیے کہ واسطے حفاظت
دین محمدی کے ہمت کرین اور کمر شجاعت چست باندھ کر باسلاح و یراق اپنے جسمون کو زیب و
زینت دین اور ہر ایک عالم و واعظ کو چاہیے کہ مساجد و مقامات جمع و جلسہ اور ممبرون پر
ندائے عام دیوین کہ ہر ایک شخص بنام خدا جہاد پر آمادہ ہو اور اس سبب سے غازیان راہ خدا
مستوجب وعدہ آنحضرت ہونگے بالتحقیق ہم انہین سے ہین جو براہ خدا لڑتے ہین لیکن چونکہ فوج ظفر موج نے
ہنوز شمشیر دشمنون پر علم نہین کی ہے اور اس گروہ نے تن بتوتوق کو اجازت کوچ کرنے کی ابتک

حاصل نہین ہوئی ہے اسواسطے ما بدولت نے تقرری افواج بدین نمط فرمائی ہے کہ امیر الامرا مرزا محمد خان
کشیکچی باشی اور امیر علی خان شجاع الملک اور دیگر جرنیلان و کمانیر مع پچیس ۲۵ ہزار سپاہ کے بطرف ہرات
اور شاہزادہ نواب صمصام الدولہ مع بیس ہزار سپاہ کے بجانب محمرہ اور غلام حسین خان سپہ دار اور
جعفر علی خان میر پنجہ بافسری رجمنٹہائے و رسالہائے کراچی داغی و آذربیجان و کرمان بقدر
بیس ہزار کے بطرف کرمان روانہ ہوں اور بنام نواب احتشام السلطنت حکم ہوا ہے کہ براہ کیچ
و بکرام جو واقع ملک سندھ ہین اور بنام سرداران افاغنہ مثل سردار سلطان احمد خان سردار
شاہ دولہا خان و سردار سلطان علی خان و سردار محمد عالم خان حکم نافذ ہوا ہے کہ براہ افغانستان مع
تینتیس ۳۳ ہزار سپاہ و چالیس ضرب توپ و دیگر سامان بیشمار حرب و ضرب بجانب ہندوستان روانہ
ہوں اور بتفضل الٰہی امید ہے کہ اس فوج قہار کو فتح نصیب ہوگی ۔

اب یہ امر ضروری ہے کہ اقوال افاغنہ و دیگر باشندگان افغانستان جو ہم مذہب ایرانیون کے ہیں
اور رہ نہین سے اسی اقرار اور قبلہ اور مسائل محمدی کے پیرو ہین شریک جہاد ہوں اور دست اپنا
برادرانہ دراز کرین اور بعد وصول کرنے اس خوشخبری کے بموجب قول محمدی کے کاربند ہوں بالتحقیق
جو با ایمان ہین وہ باہمین بھائی ہین اور اس حکم خدا کو عمل مین لاوین کہ خدا باایمان کے اور کو بے ایمان
اور شریر نکو نکے عمل سے مختلف اور ان مین وزن کریگا اور واسطے فرو کرنے اس فساد کے
یہی صرف ضرور نہین کہ ایک جزوی گروہ حق پرستون کا آمادہ محافظت دین ہو بلکہ لازم ہے
کہ تمام باشندگان ممالک ہمارے حکم کی متابعت کرین اور یہ بھی واضح رائے اقوام افاغنہ ہو
کہ شہنشاہ ایران کا یہ ارادہ ہرگز نہین ہے کہ جانب افغانستان ملک گیری کرے بلکہ یہ خواہش ہے
کہ ملک قندھار سردار رحم دل خان اور خاندان کہن دل خان کو ملے اور حاکم کابل اپنے ملک
مقبوضہ و مفتوحہ مین حکمران رہے مگر یہ منشا ہمارا ہے کہ سب متفق جہاد بخلاف دشمنان دین ہوں اور
انہین شامل ہوں جنکی نسبت آنحضرت نے یہ فرمایا ہے کہ رحمت خدا انپر نازل ہوتی ہے جو
جہاد مین لڑتے ہین اور ہمکو یقین ہے کہ بعد ملاحظہ اس اشتہار کے سردار دوست محمد خان
امیر کابل جسکی خواہش دلی ہمیشہ سے یہ تھی کہ فوج ایران جانب افغانستان متوجہ ہوا اور
رابطہ دوستی و اتحاد اس سلطنت ایران سے پیدا ہو تا کہ اس وسیلہ سے استحکام اسکی

سلطنت کا بخلاف گمراہان از راہ راستی منصور ہو شامل ہمارے اس امر خیر مین ہون گے اور اس جہاد دین ہمہ پرست ایک گروہ حق پرستون کے ہو کر غازی ہندوستان کہلاوینگے کیونکہ یہ خارج از قیاس ہے کہ وہ طلبگار ایسی قوم کی دوستی کے ہونگے جسکی شان مین پیغمبرؐ نے یہ فرمایا ہے بالتحقیق وہ تمکو پیار نہین کرتے تم بھی انکو پیار نہ کرو اور یہ بھی عقل گوارا نہین کرتی کہ وہ واسطے دولت دنیا کے ایمانفروشی کرینگے — یہ اشتہار واسطے اطلاع آور آگہی حق پرستون کے مشتہر ہوا ہے اور انشاء اللہ جمیع پیروان اسلام ساکن ہندوستان بھی ہمارے شریک ہونگے اور راستہ قوم نصارا سے عوض اُن زیادتیون کا لینگے جو مذہب پاک پر انسے عائد ہوئی ہین اور کسی چیز سے اس امر متبرک مین دریغ نہ کرینگے فقط

اشتہار مندرجہ بالا مین مضامین محررہ ذیل بعبارت صاف درج ہین اول یہ کہ مسلمانان ہندوستان کو محل خطر ایمان بباعث بدعہدی اور فریبانہ حرکات انگلشیہ دربارۂ تغلب و تصرف ملک سمجھنا چاہیے دوم یہ کہ جو جنگ شاہ ایران شروع کرتا ہے وہ مذہب کے واسطے ہے اسواسطے تمام مسلمانان مسلم الایمان کو چاہیے کہ مسلح ہوکر واسطے حفاظت دین محمدی کے مستعد اور آمادہ ہوکر براہ خدا نصارا کو ہلاک اور نیست و نابود کردین سوم یہ کہ واسطے جانے ہندوستان کے اور مدد کرنے باایمان ساکنین ولایت مذکور کے افواج آراستہ اور مقرر ہوئی ہے چہارم یہ کہ شراکت کی استدعا اور کلیہ فساد کی درخواست ہر ایک رئیس و غریب پیر و جوان سے کی گئی ہے پنجم یہ کہ تمام باایمان آدمیون کو اطلاع دیجاتی ہے کہ یہ جنگ صرف بعوض رخنہ و تخلل کے جو از دست انگلشیہ دین متین محمدی مین واقع ہوئی ہین قائم کی گئی ہے —

پس ہمارے نزدیک مضامین مذکورۂ بالا کچھ نہ کچھ واسطہ اس مفسدہ عظیم سے کہ اب فرو ہوگیا ہے رکھتے ہین —

مشہور ہے کہ شراکت شاہ معزول اودہ کی بھی اکثر کاغذ سے جو اسکے قیامگاہ سے برآمد ہوے اور جنپر اسکے دستخط موجود ہین پائی جاتی ہے فوراً بعد از تسلط سرکار انگلشیہ ملک اودھ جو بماہ مارچ ۱۸۵۶ء وقوع مین آیا تھا شاہ معزول نے رسم سل و رسائل ساتھ شاہ دہلی کے شروع کیا اور لکھا کہ تمام قوم ہندوستانی جو ملازم سرکار ہین انکو ترغیب اس امر کی دیجاوے کہ وہ تمام یکتن ہوکر ایک وعدہ جو بعد ازین قرار پائیگا

فساد شروع کرکے اپنے افسران انگریزی اور دیگر انگریزون کو اور ہندوستان زاعیسائیون کو جو انکے ہاتھ
لگین قتل کرین اور تمام راجہ ہا و رئیسان ہندوستانی کو صلاے عام واسطے شامل ہونے کے دین
اور بعد از قتل کرنے یا بھگا دینے فوج گورہ کے تمام ممالک ہندو مسلمین کو جو قبل از آمدن قوم غربی اد
مردود فرنگیون کے قبضہ اقتدار اولیاے شاہنشاہی مین تھین دوبارہ تسلط شاہنشاہ دہلی مین کردین اور
اول قدم جو شاہ معزول نے اس جادۂ مفسدہ پر رکھا تھا وہ یہ تھا کہ دو رجمنٹ ہندوستانی نمبر ۱۹ اور
۳۴ اس زمانے مین بمقام لکھنؤ مین قیام پذیر تھین انکو ترغیب اس امر کی دی اور بوقت تبدیلی معمولی
افواج ۱۸۵۶ء و ۱۸۵۷ء یہ دونو رجمنٹ لکھنؤ سے تبدیل ہوکر ایک تو بہرام پور اور دوسری بارکپور
کو روانہ ہوے مگر تخم فساد جو انکی زمین دل مین بویا گیا تھا انکے ساتھ مقامات مذکورہ مین پہونچا اور
۱۸۵۷ع کے سپاہیان رجمنٹہاے مذکور خصوصاً سپاہیان رجمنٹ ۳۴ درپے ترغیب سرکشی دیگر
رجمنٹہاے رہے اور ہر ایک رجمنٹ ہندوستانی سے خط کتابت اس امر مین کرتے رہے اور فہمایش
کرتے رہے کہ حمایت اولیاے شاہی اپنے قدیم بادشاہون کی بہتر ہے اور سبب نارضامندی کا اسطور پر
بیان کیا کہ انکے اکثر حقوق بباعث تسلط سرکار کے ملک اودھ پر اور بسبب بھرتی ہونے اکثر اقوام
سکھ و پنجابی فوج انگلشیہ مین فرو گذاشت ہوگئے اور آیندہ کو زیادہ تر قباحت ہوگی کیونکہ جو فائدہ
خدمت سرکار مین ابتک انکو حاصل ہوتا تھا وہ اب سکھ وغیرہ کو ملیگا اور تلقین کرتے تھے کہ وقت
ہے جو بادشاہان و رئیسان ہند اپنی اپنی حق رسی کے واسطے جو مدت مدید سے بباعث غلبہ انگلشیہ
کے معرض تلف مین آگیا تھا مستعد ہون اور سپاہ کو لازم ہے کہ اپنے قدیم بادشاہون کی رفاقت کرین اور
اغیار عیارون کی صحبت سے فراغت حاصل کرین —

اشتہار فارسی کا جو کہتے ہین کہ شہر دہلی مین برآمد ہوا تھا اسمین درج تھا کہ جو تدبیر واسطے
صلح بندی و قتل عام کل سفیدرویون کے بغرض دوبارہ قائم کرنے خاندان تیموریہ شہر دہلی پر
کی گئی ہے اسمین شرکت اہل اسلام کی ہوئی ہوگی اور انھون نے کوشش بلیغ بیچ
بونے تخم ناخوشی و نارضامندی کا بیچ مزروعۂ دل فوج ہندوستانی
کے کی ہوگی —

کیا عجب ہے کہ سخنان مذکورہ بالا سبب اس مفسدہ کا ہوے ہون مگر ہمارے خیال مین اتنا

آتا ہے کہ اشتہار شاہ ایران نے تمام ملک کے پختہ مسلمانون کے دل مین خلل ڈالکر اس
بات پر آمادہ کیا ہے کہ جس تدبیر سے ہو سکے حکومت سابق جو سالہا سال سے انکے حیطہ اختیار اور
اقتدار سے باہر ہو گئی ہے حاصل کرین اور نیز نا اتفاقی جو احاطہ مندراس اور بمبئی مین ظاہر
ہوئی تھی اُس سے بھی پایا جاتا ہے کہ محض رعایت و پاسداری شاہ دہلی اور شاہ معزول اودھ
اور علت غائی اس فساد کی نہ تھی اور یہ رائے پایہ صدق کو اِس سے بھی پہونچتی ہے کہ جب خبر سرکشی
کی ملک طہران مین پہونچی تھی تو عالم اور موذن شہر مذکور کے درباب صداقت اور راستی اس تحریم
سرکشی کے مساجد وغیرہ مین بیان کرتے تھے اور دعا مانگتے تھے کہ اللہ تعالی برکت اس عمر سرکشان کو

مطلب اصلی

ایک اخبار اخبارات بمبئی مین سے مخبر ہے کہ اضلاع شمالی و مغربی مین جو بیہ مین ساکنین مشرق
اصل ترغیب دہندہ و برانگیختہ کنندہ فساد ہین دیگر اطراف مین گفتگو یہ ہے کہ ہندو بیان یہ
باختیار مسلمین ہین جب چاہا انسے خدمت لی اور جب نہ چاہا علیحدہ کر دیا مگر اس بات کا تحقیق کرنا ممکن
ہے یہ تو پر ظاہر ہے کہ ہندو بھی بدرجہ مساوی شریک مفسدہ تھے اور انھون نے بھی [illegible]
سرکشی کی تھی ہر چند چند مدت تک علامات دلسوزی سرکار انسے ظہور مین آئے تھے [illegible]
اختیار کی گئی تھی کہ آیندہ کو زیادہ تر قباحت سرکار انگلشیہ کو اس اعتبار سے لاحق ہو مختلف اقوام
مقامات چھاؤنی وغیرہ جہان فساد شروع ہوا بمجرد سننے خبر مفسدہ کے مستعد [illegible] ہوئے
انکی حرکات یہ تھین کہ صرف خلقت اور آبادی کو لوٹتے تھے اور مفسدہ مین [illegible] تمام عورات
اور اطفال کو غارت و قتل کرتے تھے کہ بنیاد عیسائیون کی برکندہ ہو آدمی [illegible]
مین مدین اراوہ جاتے تھے کہ انتظام سرکار مین کسی طرح خلل انداز ہون [illegible]
سپاہیون کے دل بجانب فساد مائل کرین اور سرکشی نے نہایت جلد [illegible]
تدابیر جو مفسدین اس فساد کے برپا کرنے مین عمل مین لائے ہین [illegible]
کسی آدم و خوش سیرت و بیا کہ سریت سے کہ جسکا نام بھی [illegible]
[illegible] سرکشی کے درباره وقت مناسب اور درباب [illegible] خلاف انکے
فساد [illegible] عام خیالی بلکہ جنون سے ترغیب سرکشی ہوئی [illegible]
انکی تدبیر حصول مطلب [illegible] حالات [illegible] اور نہ ہونے راستی [illegible] کردارن

ظاہر ہے بلکہ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جو انکو سالہا سال صحبت ایسے داناؤن کی رہی ہے جنکی نیت ہمیشہ مصروف اسکی تھی کہ ان لوگون مین بھی دانائی اور علم اثر پذیر ہوا سنے ایک قدم بھی جہالت اصلی اور وحشت ذاتی سے انکو بالاتر نہین کیا ایک پردہ خفا ابتک اس واقعہ قبیحہ مین حائل ہے مگر عرصہ قلیل مین مصروفان عرصہ ہنگامہ کو طاقت بے نہایت جو اہل انگلستان کی ہے معلوم ہوگی اور سوا ے بربادی کے اور جو کچھ انکے نصیب ہو گا بہت جلد اُن لوگون کو بالتحقیق واضح ہو گا کہ انکی جد وجہد ایسی تھی کہ جیسے طاقت سحر سے کسی جسم بیجان مین پیچ وتاب پیدا ہوتا ہے مگر یہ انکے خیال خام مین نگذرا کہ آسیب اور اسرار بچون کو خوف دیتے ہین اور نزدیک حکما وفضلا کے انکا اثر کچھ بھی نہین ہوتا معاودت طاقت وتسلط انگلشیہ ایسا یقینی امر ہے جیسے شکستہاے متواترہ جو مفسدین کو بخلاف ہماری افواج کے نصیب ہوئی ہین جو کچھ کہ نقص اور کمی سرکار کی تھی قطع نظر اُسکے اب یہ تحقیق و ظاہر ہے کہ کیا امر مناسب وقت سرکار کے ہے اب وہ طاقت اور قوت سرکار کی کام مین آویگی جس سے واضح ہو گا کہ اسباب محافظت رعایا بخلاف حیلہ ہاے مفسد اور سامان دوبارہ قائم کرنے حکومت سرکار بقاعدہ مستحکم تر از سابق سرکار کے پاس کسقدر کافی اور موجود ہے —

علامات مفسدہ

بتاریخ ۲۴ جنوری چھاؤنی براکپور مین آگ لگی اور بعد دو تین راتون کے بنگلہ سارجنٹ میجر صاحب کا وہی حال ہوا اور بتاریخ ۵ ماہ مذکور دفتر تار برقی بمقام بارک پور بھی آتش دیدہ ہوا اور اسی طرح بادشاہ ناری سنے جائزہ اسباب اکثر مقامات اضلاع شمالی مغربی کا لینا شروع کیا —

بماہ فروری ایک اور امر ایسا ہی واقع ہوا تھا جو نزدیک اہل انگلستان کے اسوقت مین حقیر اور ہیچ تھا مراد اس امر سے انقسام نان یعنی چپاتی ہے اسوقت مین دریافت ہوا تھا کہ چوکیدار ان اضلاع مابین فرخ آباد اور گورگانوہ اور باندہ بتقسیم نان گندمی ہمہ تن مصروف ہین اور بعد دینے روٹیون کے رسید انکی پٹواری دیہ سے بعد تصدیق تھانہ طلب کرتے ہین —

طریق تقسیم نان کا یہ تھا کہ چوکیدار دیہ دو روٹیان لیکر اپنے قریب کے گاؤن مین جاتا تھا اور

روٹیان وہان کے چوکیدار کو دیکر یہ کہتا تہا کہ چھہ روٹیان اور بناکر چوکیداران دیہات قرب وجوار کو دو دو فی نفر دیکر یہی طریق تقسیم بدیہات آیندہ سمجھا دینا اور ہر ایک چوکیدار دو نان اسمین سے اپنے پاس موجود رکھتا تہا کہ اگر کوئی شخص یا حاکم وقت طلب کرے تو پیش کیجاوین اور ہدایت فوراً تعمیل کی گئی تھی اور روٹیان دیہ بدیہ تقسیم ہوئین۔

ایک چٹھی مورخہ صاحب مجسٹریٹ بہادر گورگانوہ جسمین طریق انقسام نان وطرز تعمیل ہدایت درج ہے ذیل مین لکھی جاتی ہے۔

ترجمہ چٹھی بطور رمز وکنایہ

مین آپکو اطلاع دیتا ہون کہ ایک امر درمیان اکثر دیہات اس ضلع کے واقع ہوا ہے جسکی غرض کچھہ ابتک ظاہر نہین ہوئی۔

چوکیداران دیہات ضلع ہذا کو جو بضلع متھرا ہین کچھہ روٹیان گندم کی واسطے تقسیم کرنے تمام ضلع کے ملی ہین۔

نان مذکور اسطرح پر تقسیم ہوتی ہین کہ ایک چوکیدار بروقت وصول نان مذکور کے پانچ یا چھہ اور ویسی ہی روٹیان بناکر تقسیم کرتا ہے اور اسی طرح روٹیان دیہ بدیہ پہونچ گئی ہین اور ایسی جلدی اس امر کی تعمیل ہوئی ہے کہ گانوئن گانوئن یہ روٹیان تقسیم ہوگئین۔

آج یہ روٹیان دیہات ضلع گورگانوہ مین بہی تقسیم ہوگئین اور لوگون کو یہ خیال ہے کہ حکم سرکار سے تقسیم ہوئی ہین۔

دستخط ڈبلیو فورڈ مجسٹریٹ

پرچہ اخبار جو اضلاع شمالی ومغربی مین بہت معتبر ہے اسمین درباب اس امر کے مضمون مندرجہ ذیل تمسخرانہ درج تھا۔

ہمارے ناظرین اخبار کو قصد اُس نامعلوم سوار کا یاد ہوگا جو ہمراہ دبا ہیضہ جسکا وہ پیش قدم قرار دیا گیا تھا مشتہر ہوا تھا ویسا ہی کوئی شخص شاید اب بھر ان اضلاع مین آنے والا ہے جہان بہ نظر گندہ ہونے موسم کے چند سال نہ آوے تو بہتر ہے اگر ہمکو درباب انتظام ملک کے کچھہ شک ہوتا یا ضعف پایا جاتا تو شاید لوگون کو توجانب اللہ فارغ اس شعلہ بدبختی کے بعوض ان گرم

رد ٹھون کے ہوئی مگر اب اگر کچھ تحقیقات دربارہ اصلیت اس امر کے گو کہ کچھ اور قدرے حال
اس واقعہ کا زبانی خوش آمدگویون کے واضح بھی ہو تو بھی باعث استعجاب و استغراب ہوگا جیسے
شہر لندن مین ڈیوک آف یورک کے ہمراہ بھی ... گزیٹ برنسز سرسٹ کا ہوا تھا —

قریب تین ہفتہ بعد تقسیم ہونے کارتوسہائے مذکور کے ضلع دمدمہ مین یعنی تاریخ پنجم ماہ مارچ تک یہ
اضلاع قرب وجوار دہلی و لکھنؤ و دیگر مقامات دور دست مین پھیل کر مسلمانون بلکہ تمام
اضلاع مین جنکو اپر انڈیا کہتے ہین پھیل گئی تھی ظاہر ہے کہ کوئی امر بجز اس کے دستیاب
کرنے تمام مسلمانون کے ایک تناقض امر عین اور ... خواہ مخواہ دل مین لائے اس امر کے نہین معلوم ہوتا

بعد ازین مقدمہ کارتوس در پیش ہوا جسکو اصل باعث اس فساد کا کہتے ہین ایک بیان واقع
حال کا جسکے باعث شبہہ سپاہیون کے دل مین پیدا ہوا یہ ہے کہ جب ہدایت واسطے استعمال
کرنے رایفل نئے کے جو ایک نئی وضع کی بہت دور رس بندوق ہے مقام کلکتہ مین پہونچی تو حاکم بالادست
نے ایک بابو کو جو خاندان بزرگ سے تھا اور علم انگریزی سے بھی بہرہ رکھتا تھا واسطے ترجمہ
کے دی بنگالی مذکور نے اس ہدایت کا ترجمہ خوب کیا کہ جہان بیان کارتوس کے بنانے کا تھا
اور اس جگہ پہونچکر شامل ہوا گویا اسکے دل مین خود بخود یہ وہم پیدا ہوا جو کیا کہ جس چیز سے
کارتوس کو چکنا کرنا لکھا تھا وہ ایک لفظ انگریزی مین ایسا تھا کہ جسکے معنی چربی کا ... تھے اور عرفا
معنی چربی بز وغیرہ کے بھی اس سے لیتے ہین اس شبہہ سے بنگالی مذکور نے اس حاکم بالادست
سے جس نے ہدایت ترجمہ کے واسطے دی تھی استفسار قسم چربی کا کیا حاکم ممدوح نے اسکو
اصل معنی لفظ سمجھا کر حکم دیا کہ ہندی زبان مین اس چیز کو جو کہتے ہین وہ درج کرنا چاہیے چنانچہ
مترجم نے بعد از تامل بلالحاظ ... معنی تحت لفظی لکھکر ترجمہ تمام کیا اسی سبب سے شہرت
اس امر کی ہوگئی کہ کارتوس ... چربی سے چکنے کیے جاتے ہین کہ جسکو ہندو و مسلمان کوئی منہ مین
نہین لیتا اور بسرعت برق یہ خبر تمام روے زمین مین شہرت پذیر ہوئی —

ایک اخبار اخبارات کلکتہ سے در باب اس مقدمہ کارتوس کے اسطرح پر بیان طراز
ہے اور یہ روایت بھی اسی قدر درست اور قرین قیاس معلوم ہوتی ہے جسقدر بیان
مسبوق الذکر صحیح اور درست ہے —

کہا کہ جب سرکار نے استعمال انفیلڈ رائفل کا اس ملک مین قرار دیا تو واسطے تیاری کارتوس کے
جو موافق اسکی خیال کے ہون ٹھیکہ دار مقرر کیے بلکہ انگلستان مین سنا ہے کہ ایسے کارتوس بد چربی
گاؤ تیار ہوتے ہین مگر اس ملک ہندوستان مین بروقت ٹھیکہ دینے کے کوئی شے مجربا قرار
دینا مناسب تصور ہوا تھا اور یہ امر ٹھیکہ دار کی راے پر منحصر کیا گیا تھا الغرض مقام دمدم مین
ان کارتوسون کا طیار ہونا مقرر ہوا اور ایک تعلیم گاہ بھی مقام مذکور مین واسطے تعلیم
سپاہیون کے بیچ قواعد اس رائفل کے قرار دی گئی اور ہنوز سپاہیون نے مشق سرکرنے رائفل
مذکورہ بالا کی شروع بھی نہین کی تھی کہ ایک روز ایک خلاصی جو کارخانہ طیاری کارتوس مین ملازم
تھا ایک سپاہی کو جو ذات کا برہمن تھا اور تعلیم گاہ کارتوس مین فن رائفل سیکھتا تھا ملا سپاہی
مذکور کے ہاتھ مین ایک لوٹا تھا اور خلاصی مذکور نے اُس سے تھوڑا پانی پینے کو مانگا سپاہی نے انکار
کیا کیونکہ وہ خلاصی مذکور کی ذات سے واقف نہ تھا خلاصی نے بجواب اسکے کہا کہ ذات کیا پوچھتے ہو
چند روز مین تمھاری بھی ذات باقی نہ رہیگی کیونکہ جو کارتوس تمکو ملینگے اور تم انکو بوقت سرکرنے
رائفل کے دانت سے کاٹوگے اسمین چربی گاؤ و خوک کی لگائی گئی ہے پس یہی گمان سپاہیونکے
دل مین جاگیر ہوا اور یہ خیال انکے مخیلہ مین آیا کہ جو کارتوس آیندہ انکو ملینگے انکے مذہب کو خراب
کرینگے اور طرفہ یہ کہ اُسی وقت اسکی خاطر مین شک اس امر کا واقع ہوا کہ حاکمون کا ارادہ انکو
عیسائی کرنے کا مصمم ہے غالب کہ اور امور بھی حسب موقع ممد اس گمان صدق نما کے ہوئے ہونگے
الغرض یہ دونون ظن قوی کہ انکے دھرم و ایمان بگاڑنے کا اور انکو عیسائی کرنے کا ارادہ سرکار
کا ہے انکے دلون مین متمکن ہو گئے اور ایسے خیالات کا گذر تعجبات سے نہین کیونکہ کارتوس جو
انکے واسطے طیار ہوتے تھے چکنے تھے اور ان سپاہیون کو اپنے دھرم و ایمان کا بڑا پاس تھا اور
یہ شہرت جو چند سپاہیون مین ہوئی تھی اور جابجا اور جگہ بجگہ منتشر ہوئی تھی یہ بھی کچھ خلاف واقع
نہ تھی کیونکہ یہان پر ہم یہ بھی گمان کرتے ہین کہ ٹھیکہ دار نے جو مسلمان تھا بے اطلاع سرکار کچھ
چربی گاؤ بھی طیاری کارتوس مین لگائی تھی اور جو جوش طبائع سپاہ سے آیندہ نتیجہ استخراج
ہوا وہ سب پر ظاہر ہے اور اس جگہ یہ امر بھی محتاج بیان کا نہین کہ سرکار نے جب خیالات
فاسدہ عوام گوش زد فرمایے تو فوراً ہر ایک کارخانے مین جہان کارتوس اس قسم کے

طیار ہوتے تھے حکم نافذ فرمایا کہ کارتوس مذکور سپاہ کو نہ دیے جاوین اور ہم قسمیہ بیان کرتے ہین کہ احاطۂ بنگالہ مین ایک بھی اس قسم کا کارتوس سپاہ کو نہین دیا گیا اور وہ کارتوس جنکے بارہ مین اکثر مقامات مین اسقدر تقریرات لاطائل عمل مین آئین ہر طرح سے ویسی ہی ہین جیسے ابتک سپاہی استعمال کرتے ہین اور وہ کارتوس جو انفیلڈ رایفل مین چلتے ہین وہ سپاہیون نے خود ڈیل اور گھی سے چکنے کرکے بنائے ہین۔

بآخر ماہ جنوری سرکار کو یہ خبر پہونچی کہ چند سپاہیون کو جو تعلیم گاہ مین مشق قواعد رایفل کرتے ہین عذر استعمال کرنے کارتوس مجرب کا ہوگا اس خبر کے استماع فرماتے ہی احکام جاری ہوئے کہ کسی ہندوستانی سپاہ کو کارتوس مجرب نہ دیے جاوین اور راستی یہ ہے کہ ایک بھی کارتوس مجرب کسی سپاہ ہندوستانی کو نہین دیا گیا۔

بنظر رفع عذر وقطع حجت حکام منتظم تعلیم گاہان معلومہ کو حکم ہوا تھا کہ کوئی اور شے بے علت بجائے چربی کے خرید کرکے سپاہیان تعلیم گاہ کو اجازت دین کہ وہ خود کارتوسون پر لگاوین اور نیز ایک ترکیب قواعد کی ایسی پیدا کی گئی تھی کہ جس سے کارتوس کا سرا منہ مین نہین دینا پڑتا تھا اور بغیر دانت لگانے کے وہ کٹ جاتا تھا۔ مگر بعد رفع ہونے حجت چربی کے شبہات درباب کاغذ کارتوس کے نزدیک سپاہ تعلیم گاہ کے پیدا ہوئے زیرا کہ کاغذ ان کارتوسون کا نسبت کاغذ اور کارتوسون کے باریک تھا اور بباعث تنگ ہونی وہان رایفل کے ضرورتاً کاغذ باریک بنایا گیا تھا مگر وہ چکنا نہ تھا اور کوئی چیز عذر انگیز اور حیلہ آور انمین نہ تھی بلکہ مثل اجزاے کاغذ سابق جو ہمیشہ سپاہ کے استعمال مین تھا یہ بھی انہین اجزا سے ترکیب پاکر طیار ہوا تھا۔

مگر یہ درست ہے کہ کارتوس بنادیق سابق اس کاغذ کے نہ تھے اور اسکا کاغذ دس بارہ برس سے مقام سیرام پور مین طیار ہوتا تھا گو انکے رنگ مین بھی اکثر اتفاقیہ تفاوت ہوتا تھا مگر بنظر خفیف ہونے معاملہ کے کسی کے دل مین گمان بدبسبب اس اختلاف کے عائد نہین ہوتا تھا اور یہ وہ کاغذ ہے جسکی نسبت ۱۹ رجمنٹ ہندوستانی نے عذر درپیش کیا اور یہ وہ کاغذ ہے جو انکو دیا گیا تھا اور یہ خیال عوام غلط ہے کہ کوئی اور کاغذ یا کوئی اور

کارتوس کسی رجمنٹ کو دیا گیا تھا صرف اختلاف اون کو جو سابق بھی اکثر واقع ہوتا تھا وجہ شبہہ قرار دیکر بیان کیا کہ اِس کاغذ مین کچھ فی ہے مگر واقعی مین یہ امر نہین تھا سواے تبدیل اون کے یہ کاغذ ویسا ہی ہے اور اسی اجزا سے طیار ہوا ہے جس سے کاغذ سابق بنتا تھا جو ابتک استعمال مین ہے

۱۹ رجمنٹ ہندوستانی نے جو مقام برہام پور مین قیام پذیر تھی اول علامت ناخوشی کی ظاہر کی اور خبر کارتوس مذکورۂ بالا کی اس مقام تک پہونچ چکی تھی۔

بتاریخ ۲۶۔ ماہ فروری اس رجمنٹ کو حکم ہوا کہ فی نفر بندرہ عدد کارتوس خالی لیکر دوسرے روز پریڈ پر حاضر ہو کیونکہ اسی قدر کارتوس خالی مقام مذکور مین موجود تھے اور یہ کارتوس وہ تھے جو ۳۴۔ رجمنٹ ہندوستانی نے کہ وہ مقام مذکور مین پیشتر ۱۹ رجمنٹ کے قیام پذیر تھی بنائے تھے اور بروقت تبدیلی رجمنٹ مذکور کے اسقدر بچ رہے تھے اور یہ وہی کارتوس تھے جو ریکروٹ یعنی نو ملازم متعلقہ رجمنٹ ۱۹۔ اس تاریخ تک استعمال مین لاتے تھے۔

جب کہ تمام سامان جو روز دوم کے واسطے درکار تھا چھاونی مین پہونچا تو معلوم ہوا کہ سپاہ بسبب دورنگ ہونے کاغذ کے کچھ عذر اسکے لینے مین درپیش کرتے ہین اور جب حوالدارنے واسطے دینے ٹوپیون کے سب کو طلب کیا تو تمامی سپاہ نے متفق اللفظ بیان کیا کہ ہمکو کارتوس مین شبہہ ہے۔

بعد ازین سپاہ نے ایک عرضی بدین مضمون بخدمت میجر جرنیل صاحب بہادر کمانیر کلکتہ روزن گذرانی کہ عرصہ زیادہ اندر دو ماہ گذرتا ہے کہ ہمنے مختلف افواہ درباب تیاری کارتوس کے بمقام کلکتہ سنی اور یہ مشہور رہے کہ اسمین ایسا کاغذ لگا ہے جو چربی گاؤ وخوک سے چکنایا گیا ہے اور یہ بھی ہماری سماعت مین آیا ہے کہ ارادہ سرکار کا یہ ہے کہ زبردستی کارتوس مذکور سپاہ سے کٹوادیگی ایسے خیالات سے ہمکو خوف اپنے مذہب اور دھرم کا ہوا اور انھون نے یہ بھی بیان کیا کہ بوتلی کرنیل صاحب بہادر نے دی ہے کہ یہ امر کبھی ظہور مین نہ آویگا اس سے ہمکو اطمینان بھی ہوگیا ہے مگر اسکے ساتھ یہ بھی ظاہر کیا کہ بتاریخ ۲۶ — فروری ہمنے کارتوس دو قسم کے دیکھے اور ایک قسم کے چکنے بھی تھے ہمین خیال

ہے انکے لینے سے عذر کیا تھا۔

صاحب کمان افسر نے جب یہ عذر سنا تو چھاونی مین جاکر تمام ہندوستانی افسران سیاہ کو بلاکر فہمایش کی کہ ان کارتوسون مین کچھ نقص نہین ہے اور یہ کارتوس وہ ہین جو رجمنٹ یہان چھوڑ گئی ہے صاحب ممدوح نے افسران مذکورین کو حکم دیا کہ سپاہ کو اطلاع کردیوین کہ کل صبح ہر ایک کمپنی کا افسر کارتوس اپنی کمپنی کی سپاہ کو تقسیم کریگا اور جو اسوقت عذر یا انکار کریگا اسکی کورٹ مین تحقیقات ہوگی اور حسب تجویز سزا دیجاویگی یہ گفتگو بوقت نو اخت آٹھ گھنٹہ شب درمیان آئی تھی۔

درمیان دس اور گیارہ بجے شب کے سپاہ اپنے اسلحہ لینے کو مستعد ہوئی اور بیلون پر زبردستی کرکر دروازہ توڑ کر تمام ساز و سامان اپنا لیکر اپنے مقامات چھاونی مین مع اسلحہ واپس چلی گئی۔

باستماع اس واردات کے کرنیل مچل صاحب نے حکم واسطے طیاری رسالہ یاز دہم اور اتواپ کے صادر کیا جب رسالہ قریب پریڈ کے پہونچا سپاہ ۱۹ رجمنٹ اپنی چھاونی سے شور و غل مچاتی ہوئی باہر آئی اور بیلون کے پاس جاکر انھون نے بنادیق پر کرنی شروع کین اور جب کرنیل مچل صاحب اور دیگر صاحبان رجمنٹ نزدیک سپاہ کے پہونچے تو یہ آواز انکے گوش زد ہوئی کہ صاحب آگے نہ بڑھو ورنہ سپاہ گولی ماریگی۔

افسران ہندوستانی تمام جمع ہوے اور کرنیل مچل صاحب بہادر نے سپاہ کی طرف متوجہ ہوکر افسران مذکورین کو حکم دیا کہ کمپنی کمپنی علیحدہ کرکے سپاہ سے ہتھیار لے لو سپاہ نے اول تو کچھ تامل کیا مگر بعد ازان سب ہتھیار دیکر اپنی چھاونی مین چلی گئی۔

یہ علامات عظیم مفسدے کی تھین جو بتاریخ ۲۶ فروری بمقام برہام پور ظہور مین آئی تھین باوجود اس گستاخانہ اور مضرت رسان عذر و انکار کے اور اس سرکش خلاف ورزی احکام کے اور اس کلیہ شایستگی آئین جنگی کے اور اس کلیتہً اظہار عزم فساد کے رائے ایک خیال پولس کلکتہ کی یہ تھی کہ یہ طریق بجربون کا صرف محبت طفلانہ ہے اور کچھ دانستہ اور سنگین امر نہین مگر اشخاص مذکور کو یہ یاد نہین کہ سلاح جنگی اگر اطفال کے ہاتھ مین بھی ہون تو بھی مضرت رسان

ہوتے ہین اور شاید انکے نزدیک قتل عام تمام افسران انگلیشیہ اور عیسائیان ہندوستان کا ایک
امر سنگین نہ ہوگا جو ایسی بدنظمی کو بازیچۂ طفلان کہتے ہین —

اب چونکہ برہام پور مین فوج گورہ موجود نہ تھی اسواسطے یہ امر بعید از دانائی معلوم ہوا
کہ سواران اور توپخانہ کو حکم زبردستی اور سختی کرنے کا اوپر اونکے سرکش بھائیون کے دیا
جاوے کیونکہ درصورت انکی نافرمانی کے نتیجہ ہاے قبیح تر متصور تھے بدین خیال تجاویز
اطفاے نائرۂ فساد کے بچشم پوشی و فروگذاشت منجانب حکام عمل مین آئین اور وہ یہ تھین
کہ شہرت اس امر کی دی گئی کہ حکم کاٹنے کارتوس کا منسوخ ہوا اور سپاہیون
کو روپیہ دیا گیا کہ روغن نقد خرید کرکے بجاے چربی کے کارتوس مین لگا دین
اور استعمال اوس کاغذ کا بھی جسمین گمان و شبہہ واقع تھا معطل رکھا گیا اور دیگر
تدابیر عمل مین آئین جسسے ثابت ہوتا تھا کہ سرکار کا ہرگز یہ ارادہ نہین کہ تمام ہندوستانی
سپاہ کا ایمان بدل دین —

بعد ازین ۱۹ رجمنٹ کو حکم ہوا کہ وہ بارک پور کو کوچ کرے اور رجمنٹ مذکور مقام مسطور
مین تاریخ ۳۱ ماہ مارچ داخل ہوگئی گو تاریخ ۲۷ ماہ مذکور تجویز سزا و تحریر یہ حکم نسبت اس
رجمنٹ کے باجلاس کونسل قرار پاچکا تھا اور بمجرد وارد ہونے رجمنٹ کے حکم برطرفی
صادر ہوا اور اس حکم کی تعمیل کرنے مین کوئی دقیقہ حزم و ہوشیاری کا فروگذاشت نہوا
اور ہر ایک سامان قوت نمائی اور زبردستی کا درصورت نافرمانی و عذر سپاہ کے کہ یہ
دونون امر ناامیدی روزگار آیندہ سے پیدا ہوتے ہین مہیا کیا گیا تھا اور سنگینہاے اور رجمنٹہاے
شاہی اور نیز رسالہ گورنر مقیم بارک پور سے جو پریڈ پر موجود تھے حکام کو گمان قوی تھا کہ یاد
حقوق سابق جو تنزل پر تھی ترقی پذیر ہوئی اور ایک رسالہ توپخانہ مدراس نے جسکی چندان
ضرورت مقام دم دم مین نہ تھی اس سامان کو اور بھی رونق دی اور یہ ظاہر ہوا کہ ایک فوج
تو اپنی مردانہ طریق پر مستعد ہے اور دوسری اسی قسم کی نے یہ کیونکر ظاہر کی اور نیز یہ بھی اس سے واضح
ہوا کہ سرکار نے کسقدر سامان احتیاط بکمال ضرورت بھی موجود رکھا ہے اور کسقدر استغنا اور بے پروائی افسران
سرکاری کے دلمین قائم ہے اور ارادہ نواب گورنر جنرل بہادر موجودگی رسالہ گورنری سے بر ظاہر ہے اور اس موقع پر یہ

اور انکو سمجھایا کہ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ سرکار تمھاری درخواست عفو جرائم کی سماعت فرمادین تو تمکو لازم ہے کہ اقرار اس امر کا کرو کہ راستہ مین جسطرح فوج آئینی بانتظام اور انضباط کوچ کرتی ہے اسی طرح تم بھی کسی سے فساد یا کسی پر زیادتی نہ کرو گے تمام سپاہ مذکور نے متفق اللفظ اقرار کیا کہ ہم کبھی نام اور نمبر اپنی قدیم رجمنٹ کا بدنام نہ کرینگے اور سرکار کو ثابت ہو جاویگا کہ ہم احسان فراموش نہین ہین لیکن ارادہ فاسد سپاہیان بارک پور کا بجاے فرد ہونے کے اور زیادہ بلکہ بعزم قتل اجٹن صاحب اور سارجن میجر صاحب ۳۴ رجمنٹ کے شعلہ در ہوا تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ رجمنٹ مذکورہ مین سے منگل پانڈے سپاہی نے کہ قوم کا برہمن تھا اپنی بندوق پر کر کے اور ایک ہاتھ مین تلوار اور دوسرے مین بندوق لیکر اپنے مقام سے باہر آیا اور نعرہ زن ہوا کہ وقت قتل کرنے گوروں کا آگیا ہے اور یہ صدا کرتا ہوا ۳۴ رجمنٹ کے گارد کی طرف سے آگے بڑھا اس اثنا مین سارجن میجر صاحب نے ارادہ اسکے روکنے کا کیا مگر نطولہ تفنگ مجروح شدید ہوے جب یہ خبر لفٹنٹ باہا صاحب اجٹن کو پہونچی وہ پریٹ پر آئے اور پستول بجانب سپاہی سر کیا مگر گولی نے خطا کی اور سپاہی مذکور نے اسپ سواری اجٹن صاحب کو گولی سے اور خود صاحب بہادر کو شمشیر سے زخمی کیا بعد ازان منگل پانڈے پریٹ کے بیچ مین گیا اور وہان دوبارہ اپنی بندوق کو پر کر کے اور روٹی چڑھا کر ایک ہاتھ مین شمشیر خون آلودہ اور اور دوسری مین بندوق لیے ہوئے باین ارادہ آمادہ ہو کر پس و پیش گشت کنان ہوا کہ جو افسر یا سپاہی وغیرہ بارادہ گرفتاری آگے آوے اوسکو مجروح یا مقتول کرے بمعائنہ اس حال کے جب کسی نے گارد نمبر ۳۴ رجمنٹ مین سے یا افسرون مین سے پیش قدمی نہ کی تو میجر جنرل ہیرسی صاحب بہمراہی کپتان ہیرسی صاحب متعلق ۴۸ رجمنٹ ہندوستانی جو انکی مصاحب تھے اور باتفاق لفٹنٹ اینڈرو ہیرسی متعلق ۷۰ رجمنٹ ہندوستانی جو دونون جرنیل صاحب کے صاحب زادہ تھے سوار ہو کر پریٹ پر تشریف لے گئے اور کپتان راس صاحب سے جو اسسٹنٹ اجٹن تھے اور اسی وقت مقام پریٹ پر وارد ہوئے تھے استفسار حال کیا کوئی صاحب حاضرین مین سے جواب طراز ہوے کہ وہ آدمی یعنی منگل پانڈے دیکھو پس و پیش گشت کر رہا ہے اور اسکی بندوق پر ہے —

باستماع اس کلمہ کے جرنیل صاحب نے فرمایا کیا یہان کوئی گارڈ نہین ہے جو اسے
گرفتار کرے یا اسکو مثال سگ دیوانہ قتل کو پہونچا دے اسکا جواب یہ ملا کہ گارد والے نہین
جاتے اسپر جرنیل صاحب نے اپنا پستول خانہ زین سے نکال کر اور دونون صاحبزادگان
اور اس صاحب کو ہمراہ لیکر قدم آگے رکھا اور جمعدار گارد کو حکم دیا کہ ساتھ آوے مگر
جمعدار مذکور نے بجواب کچھ عرض کی مگر جرنیل صاحب نے ہنوز اسکی عرض سماعت نہ
فرمائی تھی کہ مکرر حکم ہمراہی صادر فرمایا تاہم گارد والے اپنی جگہ سے نہ سرکے بعد دید اس حال کے
جرنیل صاحب نے باواز غضبناک شہ کر حکم ہمراہی دیا اب تو جمعدار نے دست دیا کم کر کے
عرض کی کہ سپاہی اپنی بندوقین پر ٹوپی چڑھاتے ہین بعد چڑھانے ٹوپی کے گارد والے جرنیل صاحب
کے پیچھے ہو کر بطرف منگل پانڈے سپاہی کے روانہ ہوئے جب قریب بفاصلہ پچاس یا ساٹھ
قدم سپاہی مذکور سے پہونچے کپتان ہیرسی صاحب نے جو بجانب چپ گارد مذکور کے تھے
جرنیل صاحب سے کہا کہ وہ آدمی زانو پر بیٹھ کر آپکی طرف نشانہ تاک رہا ہے —
جرنیل صاحب نے بجواب فرمایا کہ اسے مارنے دو اگر مین مارا جاؤنگا تو تم اسکو گرفتار کر کے
بکنار اجل پہونچا دینا اسی اثنا مین سپاہی مذکور نے بندوق فیر کی اور تمام گارد والے دیگر
سپاہی باستثنا ایک سپاہی کے کہ ذات کا سکھ تھا اور ایک اور سپاہی کے زمین سے لگ گئے اور
چلائے کہ اسنے خودکشی کی اور بیک مرتبہ سب اسکے گرد جا کھڑے ہوئے اُس سکھ نے اسکے
نیچے سے تلوار خون آلودہ جسپر سپاہی مجروح پڑا تھا نکالی اسکا کپڑا جو گرد گردن کے تھا وہ جل
رہا تھا جرنیل صاحب نے جمعدار مذکور کو حکم دیا کہ اسکو منطفی کرے اور اسنے تعمیل حکم کی ایک
زخم کلان پہلوے چپ سے گردن اور شانے تک کھلا ہوا تھا اور خون بشدت اسمین سے
جاری تھا اور سپاہی مذکور بحالت نزع مین پیچ و تاب کھا رہا تھا اکثر افسران واقعی اب جمع
ہو گئے تھے اور جرنیل صاحب نے بخیال اسکے کہ سپاہی مذکور مر گیا حکم نشست کمیٹی صادر
فرمایا اور آپ بطرف چھاونی ۳۴ رجمنٹ ہندوستانی جسمین اکثر سپاہی ارادہ فاسد رکھتے
تھے تشریف لیگئے اور زبانی فہمایش اور اطمینان انکی کی کیونکہ منگل پانڈے اُنسے بھی کہتا
تھا کہ اہل انگلستان انکی ذات لینے آئے ہین —

بعد ازین جرنیل صاحب ۳۴ رجمنٹ مین گئے جہان اژدحام بکثرت تھا اور انکو بھی فہمائش کی گروہ مذکور نے ظاہر کیا کہ منگل پانڈے دیوانہ تھا باستماع اس جواب کے جرنیل صاحب نے فرمایا کہ اگر وہ دیوانہ تھا تو تمکو لازم تھا کہ تم اسکو بہر نہج گرفتار کرتے یا مثل سگ دیوانہ قتل کرتے بعدہ جرنیل صاحب نے انکا اس امر سے بھی اطمینان کلی فرمایا کہ سپاہ گورہ اُنکی مزاحمت کو نہین آئی ہے بعد ازین وقال جرنیل صاحب مع ہر دو صاحب زادونکے اپنی کوٹھی پر واپس تشریف لائے ڈاکٹر ہچنسن صاحب نے بر سر موقع منگل پانڈے سپاہی مذکور کا زخم ملاحظہ کیا اور کہا کہ زخم کاری نہین ہے پس سپاہی مجروح کو اسپتال مین روانہ کیا اور ایک پہرہ اسکے واسطے تعینات فرمایا اور دست و پا اسکے زنجیر مین کیے —

بروز دوم نوزدہ نفر سپاہیان ۳۴ نمبر رجمنٹ بباعث انکار جو انھون نے واسطے جانے کلکتہ کے کیا مقید ہوکر بیج گارد سپاہیان ۵ رجمنٹ کے محبوس کیے گئے مگر وہ سپاہی جسنے یا لفٹنٹ یا صاحب کو لی چلائی تھی اور محبوس تھا کسی ترکیب سے فراری ہوگیا جمعدار گارد جسنے اپنے پہرے میز منگل پانڈے کے رکھنے سے انکار کیا تھا وہ بھی قید کیا گیا اور یہ بھی مشہور رہی کہ جب یہ جمعدار کلکتہ سے بارک پور مین آیا تھا تو اسنے اپنی کمپنی کے آدمیون کو بہکایا تھا کہ تم کارتوس لینے سے انکار کرنا اور چھاونی اپنی مت بنانا —

حالات مرقومہ صدر کو ہم مفسدہ پردازی مین شامل کر سکتے ہین کیونکہ ہر چند صرف ارادہ فساد کا حرکات مذکورہ بالا سے معلوم ہوتا ہے مگر اسمین شبہہ نہین کہ مقصد قتل اور غارتگری پر بھی مستعد اور آمادہ ہوے اگر انکے خیر اختیار اور احاطۂ امکان مین ہوتا مگر یہ امور تو انکے دست قدرت سے بالفعل باہر تھے اسواسطے وہ اظہار ناراضامندی پر جس سے ارادہ فساد تراوش پاتا ہو مکتفی ہوے ہر ایک خاص و عام پر بخوبی روشن ہے کہ جب سپاہیان بارک پور کو حکم ہوا تھا کہ وہ خود کارتوس چکنائی وغیرہ سے طیار کرین تو انھون نے انکار کیا تھا اور تخم فساد کا فوراً تمام سپاہ بارک پور و دیگر مقامات ہند کے مزرعۂ دلون مین بویا تھا اور ہر وقت شب اکثر سپاہ جمع ہوکر گفتگو در باب برپا کرنے فساد کے کرتی تھی بلکہ مقام بارک پور مین ایک پنچایت قرار پائی تھی اور اسمین یہ تجویز ہوئی تھی کہ کلکتہ سے بھی سپاہ آکر شامل ہوکر آپسمین تجویز کرین کہ کسطرح فساد عام

برپا ہوا اور کسطرح بشرط امکان قلعہ کلکتہ پر قبضہ سپاہ ہوجاوے یہ تجویز انکی بھی اتنی ہی بیہودہ تھی کہ جتنا انکا ارادہ فساد شرارت آمیز تھا مگر بعد ازین اپنے موقع پر ظاہر ہوگا کہ فی الحقیقت ارادہ انکا تھا کہ فساد برپا کرین —

جتنے عرصہ تک کہ سپاہ بارکپور حالت سرکشی مین مبتلا تھی تمامی سپاہ ہندوستانی مقیم کلکتہ انکے حال اور خیال کو مستوجب رحم تصور کرلی تھی اور چند سپاہی انین سے بباعث اظہار علامات گستاخی و ترش روئی گرفتار بھی ہوگئے تھے —

اس موقع پر یہ ذکر بھی خارج از محل نہوگا کہ ہندوستانیون کے مخیلہ مین ایک خیال بیہودہ متمکن ہوگیا تھا اور ایسی جلدی شہرت پذیر ہوا تھا جیسے ہر ایک امر دروغ مشتہر ہوتا ہے اور وہ یہ تھا کہ نواب گورنر جنرل بہادر حال یعنی لورڈ کیننگ صاحب اس امر کا بیڑا اٹھا کر ہندوستان مین تشریف لائے ہین کہ ہندوستانیون کو مذہب عیسائی مین داخل کرینگے اور نواب معتشم الیہ نے سرکار گورنمنٹ سے یہ وعدہ کرلیا ہے کہ قبل از مراجعت بولایت اس امر اہم کو عرصہ تین سال مین سرانجام فرمادینگے اور افواہ عام ہے کہ یہی باعث ناخوشی و نارضامندی سپاہ ملک ہند کا ہوا ہے مگر مثال دیگر بواعث مثل کارتوس وغیرہ یہ بھی ایک عذر و حیلہ بے بنیاد ہے منگل پانڈے جسکا ذکر پیشتر آچکا ہے بتاریخ ہشتم اپریل بسزاے جرم معلومہ پھانسی دیا گیا اور مقدمہ جمعدار ایشری سنگھ کا بتاریخ دہم ماہ مذکور کورٹ مین واسطے تحقیقات کے سپرد ہوکر بتاریخ بست و یکم ماہ مذکور اسکی نسبت بھی حکم پھانسی صادر ہوا اور اسی روز بسزاے پھانسی عمل مین آئی جرائم جو نسبت جمعدار مذکور کے پایہ ثبوت کو پہونچے یہ تھے —

اول بتاریخ بست و نہم ماہ مارچ ۱۸۵۷ع جب جمعدار مذکور بارکپور مین تھا اور کمان گارد رجمنٹ کی اسکے سپرد تھی اسنے کوشش بلیغ بلکہ کچھ ارادہ بھی واسطے فرو کرنے فساد منگل پانڈے سپاہی کمپنی نمبر ۵ رجمنٹ مذکور کے عمل مین نہ لایا جب سپاہی مذکور بوقت سہ پہر تاریخ مذکور اپنے مکان سے نکل کر متصل اور روبرو گارد مذکور کے مسلح با بندوق و شمشیر استادہ ہوا اور وہان پر سپاہیان رجمنٹ کو ترغیب دی اور بہکایا کہ آن کر اسکے شامل ہوون اور مقابلہ حکام ذی حق کا کرین اور وہان سپاہی مذکور نے بندوق بجانب سارجنٹ میجر ہیوسن صاحب ادجوٹنٹ

یاصاحب متعلق ۳۴ رجمنٹ کے سر کی اور اُسی مقام پر دونون صاحبون کو بزخم شمشیر مجروح کیا
تب بھی جمعدار مذکور نے کوئی تدبیر یا کوشش واسطے گرفتاری سپاہی مذکور کے یا در بارہ امداد لفٹنٹ
باصاحب اور میجر ہیوسن صاحب کے نہ کی اور سوائے ازین جمعدار مذکور نے دیگر سپاہیان گارد
کو اعانت کرنے صاحبان مجروحین سے منع کیا بلکہ سد راہ اس امر مین ہوا —

دوم جب کمان افسر نے جمعدار مذکور کو حکم دیا کہ ساتھ گارڈ کے جا کر منگل پانڈے کو
گرفتار کرے اسنے تعمیل حکم نہ کی اور نافرمان برداری سے پیش آیا یہ امر قبل از وقوع جرائم
مسبوق الذکر واقع ہوا تھا اور اسیوقت کرنیل ویلر صاحب نے جو کمان افسر ۳۴ رجمنٹ
ہندوستانی کے تھے یہ حکم اسکو دیا تھا جسکی متابعت اُسنے نہین کی تھی —

قطع نظر ان جرائم کے بروقت تحقیقات مقدمہ مذکورہ بالا ظاہر ہوا کہ جمعدار مذکور قبل
از وقوع واقعہ مسبوق الذکر مصدر حرکات مفسدانہ ہوا تھا یعنی اسنے بنظر
برانگیختہ کرنے فساد کے اپنی کمپنی کے سپاہیون کو یہ کہا تھا کہ جو کوئی کارتوس میرے روبرو دلاویگا
مین اسکا سر تراش ڈالونگا اور اسنے سپاہیان رجمنٹ ہندوستانی کو اطلاع دی تھی کہ واسطے
برپا کرنے فساد عام کے بروز تہوار ہولی مستعد اور آمادہ رہین اور اسنے یہ بھی شہرت
دی تھی کہ مین نے اپنے مکان پر پنچایت کی تھی اور اسمین دو سپے حوالدار اور ایک
نایک اور ایک لیس نایک ۳۴ رجمنٹ شامل تھے اور پنچایت مذکور تجویز ہوئی
ہے کہ جمیع سپاہیان ہندوستانی بخلاف سرکار سرکشی کرینگے فقط بروقت اطلاع
یابی اس امر کے دو سپے حوالدار وغیرہ مذکورہ بالا اور ایک جمعدار متعلق رجمنٹ
ہندوستانی گرفتار ہوئے —

بروقت پھانسی کے ایشری سنگھ جمعدار نے چند کلمہ بآواز بلند اپنے سرکاری یعنی سپاہیان
مفسدین کو کہے مضمون کلمات جمعدار مذکور واسطے اطلاع کے ذیل مین درج کیے جاتے ہیں
سپاہیو سنو کیا مین کہتا ہون مین نے ایسی سرکار نیک و منصف سے دغا کی اور اس
گناہ کبیرہ کے عوض مجکو سزا ملتی ہے مجھے اب پھانسی ہوگی اور مین مستوجب اس سزا
کا ہون — سپاہیو تم اطاعت اپنے افسرون کی کرو تمہارے افسر حق شناس در

مصنف ہین اور اگر تم نہ کرو گے تو تم بھی میری طرح پھانسی پاؤ گے۔ سپاہیو تم اپنے افسرون کی
فرمان برداری کرو اور بگوش دل سنو اور یہ نہ دل مانو کیا وہ تمکو کہتے ہین اور کسی بیہودہ گو
اور دغل باز کے کہنے پر بت جاؤ مین نے ناصحان مذکور کا کہنا نہ مانا اور دیکھو کس نتیجہ کو
پہنچا اب مین دعا مانگتا ہون کہ گورنر جنرل صاحب بہادر اور جلیل القدر عہدہ داران
سرکار کو اور جرنیلون کو اور دیگر صاحب لوگون کو جو یہان موجود ہین خدا برکت
دے سیتارام سیتارام سیتارام۔

بہ نظر اسکے کہ تحقیق صحیح بیان واردات مذکورہ بالا واقع ہو مضمون مندرجہ ذیل اپنے مقام
پر مناسب درج ہوا اسواسطے اب واسطے آگہی ناظرین کے ثبت ہوتا ہے کہ بتاریخ دہم
مارچ دو سپاہیان دوم گرانڈیل نے جنکا نام بودھی لال تواری اور بہادر سنگھ تھا ارادہ
کیا تھا کہ گارڈ ٹکسال سے جو مقام کلکتہ مین ہے سازش کرین مگر سپاہیان مذکورین گرفتار ہوکر
بحکم کورٹ چودہ چودہ برس کو قید ہوئے جرائم ذیل انکی نسبت قرار دیے گئے تھے۔
اول بتاریخ دہم ماہ مارچ ۱۸۵۷ء قریب نو اور دس گھنٹہ شب کے پہرے گارڈ سے جو قلعہ
کلکتہ مین فوج میجر صاحب کے تعینات تھا بغیر بدلی ہونے کے اور بلا اجازت علیحدہ ہوکر چلے
گئے اور بعد اسکے دوسرے روز گرفتار ہوکر شامل قیدیان اپنے گارڈ مین آئے۔
دوم درا ثنائے غیر حاضری گارڈ جیسا کہ جرم اول مین ذکر ہوا ہے دونون باتفاق ٹکسال میز
گئے اور وہان مرح خان صوبہ دار کو جسکے تحت حکم گارڈ ٹکسال تھا ترغیب دینی شروع کی کہ اسی
شب باتفاق سپاہیان گارڈ قلعہ مین جا کر شامل مفسدہ و سازش جو بخلاف سرکار ہونی والی ہے ہو وے۔
مفسدہ کار توس رفتہ رفتہ تا آخر ماہ مارچ ملک پنجاب مین بھی پہونچ گیا یہ ارادہ مفسدین کا
ہوا کہ سپاہ سیالکوٹ کو بھی شامل فساد کرین اور اسی نظر سے کاغذ اس مضمون کا لکھ کر روانہ
مقام مذکور کیا اور یہ کاغذ اس لین یعنی جانب چھاؤنی سیالکوٹ سے برآمد ہوا جو متعلق مکان سلح
خانہ تھا جسکو زبان انگریزی مین ڈپو کہتے ہین مضمون اسکا یہ تھا کہ تم بھی شامل دیگر برادران بارکپور
بتعمیل حکم فسخ مذہب بہ مقابلہ پیش آؤ اور کچھ کار سرکار نہ کرو جبتک تمکو اطلاع نہ پہونچے
اور اسی طرح کا بہت سا مضمون درج تھا۔

کچھ احوال برملا فسادات کا بھی جو اوائل مین ۳۴ رجمنٹ ہندوستانی نے در پردہ ظاہر کیا
اور جو بحرکات جمعدار ایشری پانڈے و باظہارات مختلف گواہان اثناے تحقیقات مقدمہ
جمعدار مذکور اور باجتماع پنچایت وغیرہ جو مذکورہ سابق بگوش حکام پہونچا تھا مگر کبھی مشتہر نہوا تھا
بیان ہو چکا اب راے حکام اس امر پر قرار پذیر ہوئی کہ اس رجمنٹ کو بھی برطرف کیا چاہیے۔
عجب شامت ایام اس نمبر کی رجمنٹ پر نازل ہوا کرتی ہے کہ سابق مین بھی سنہ ۱۸۴۴ء مین
بوجہ انکار کرنے واسطے جانے ملک سندھ کے یہ رجمنٹ تمام و کمال برطرف ہو چکی تھی
اور اس ایام مین حکم جناب سپہ سالار بہادر کا بدین مضمون نسبت اس رجمنٹ کے
بتاریخ ۲۰ ماہ مارچ سنہ ۱۸۴۴ء صادر ہوا تھا۔

دربارہ رجمنٹ نمبر ۳۴ کوئی وجہ تخفیف سزا و ترحم کی باقی نہین۔
بدنیتی ہر ایک ادنی و اعلی کے دل مین روز اول سے سمائی ہوئی ہے افسران انگریزی
نے ہر طرح انکو سمجھایا اور نیک و بد جتایا اور پند و نصیحت کی مگر ان بیہودہ اور مفسدہ پردازون
کے دل مین کوئی امر اثر پذیر نہوا اور جو دلیل یا وجہ مدد و معاون پیش کی اسکی تردید اور انکی
تنسیخ بوجہ کامل کی گئی مگر وہ لوگ اپنی حجت اور خلاف ورزی سرکار سے باز نہ رہے لہذا
اب کوئی امر سواے اسکے باقی نہین کہ اس ۳۴ رجمنٹ کو وہ سزا ملے جسکی وہ مستحق ہے ایسا
رویہ [illegible] و بدنام کنندہ نام افواج بنگالہ جسکی یہ رجمنٹ مجرم قرار پائی ہے بغیر [illegible]
اور سازش افسران ہندوستانی کے تجویز اور وقوع مین نہین آسکتا جسکی یہ دلیل قوی اور ہے
کہ کسی نے افسران ہندوستانی مین سے دربارہ منع کرنے اور بعد ازان سزا دینے ان سپاہیون
کے کوشش اور اعانت افسران ولایتی کی نہین کی لہذا جناب صاحب سپہ سالار بہادر کی راے
مین ہر ایک سپاہی مع افسر ہندوستانی اس ۳۴ رجمنٹ کا لائق ہتک کرنے کے ہے اور بنظر
اس امر کے کہ انتظام اور نیکنامی باقیماندہ سپاہ کی جو صاحب محتشم الیہ کے زیر حکم ہین باقی رہے
صاحب معزالیہ بذمہ داری خود و بہ توقع اتفاق راے و منظوری سرکار گورنمنٹ ہند حکم صادر
فرماتے ہین کہ نمبر ۳۴ فہرست افواج سے حک کیا جاوے اور ہر ایک افسر ہندوستانی [illegible]
[illegible] اور سپاہی بہ نظر اسکے کہ کوئی انمین سے لائق اعتبار و خدمات سرکار اور قابل نام سپاہ گری کی نہین ہے

برطرف کیا جاوے اور اس حکم کی تعمیل اس تاریخ سے ہوگی جس تاریخ حکم ہذا مقام میرٹھ مین مشتہر کیا جائیگا اور مقام مذکور کی تمام اور کمال فوج کے روبرو سپاہیان رجمنٹ مذکور کو سنایا جاویگا اور سپاہیان مجرم کے سلاح اور وردی کہ یہ مال سرکار ہے اور انکے لگانے اور پہننے کے قابل نہین ہین لیکر اور انکی تنخواہ اس روز تک دام دام ادا کرکے بہرگونہ ندامت و بیحرمتی انکو چھاونی سے بدر کرنا چاہیے ۔

سپاہ بنڈیل کھنڈ نے برضا و رغبت خود پہر نمبر رجمنٹ ۱۸۲۸ع مین قرار دیا اور اب دس برس بعد یعنی بتاریخ ششم اپریل ۱۸۵۷ع کو سات کمپنیان اس رجمنٹ کی برخاست ہوئین اور سپاہیان برخاست شدہ کو دام دام حساب بیباق کرکے بلتا گھاٹ پر لیجا کر برخاست کیا او مضمون مندرجہ ذیل برگڈیر جنرل ہیرسی صاحب نے بزبان مبارک سپاہ برخاست شدہ کو قبل از خاستگی سنایا مضمون یہ ہے ۔

بتاریخ ۲۹۔ مارچ ایک سپاہی ۳۴ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی مقیم بارک پور نے ایک بھری ہوئی بندوق اور ایک شمشیر برہنہ ہاتھون مین لیکر زمین پریٹ پر گیا اور مفسدانہ و سرکشانہ اپنی رجمنٹ کے سپاہیون سے کہا کہ انکو بخلاف حکام اسکے شامل ہون اور لفٹنٹ اپنی رجمنٹ کے ایجیٹن اور سارجن میجر صاحب کو جو اسکو منع کرنے پیشتر قدم زن ہوئے تھے مجروح شدید کیا آئین آدمی کے مقدمہ کی تحقیقات ہوکے اور سزاے پھانسی تجویز ہو کر اسکو بجاے گلو قتل کیا ایسے موقع پر ایک جمعدار نے جو گارڈ رجمنٹ مذکور کی کمان پر تعینات تھا نافرمانی کو شیوہ اپنا کیا اور حسب الحکم سپاہی مذکورہ بالا کو گرفتار نہ کیا اسکی تحقیقات بھی کوٹ مین ہوئی اور یہ بھی اسی طرح مجرم ثابت ہو کر پھانسی دیا گیا مگر یہی دو شخص اس موقع پر مجرم نہ تھے ۔

نواب گورنر جنرل بہادر اجلاس کونسل کو نہایت افسوس ہے کہ رویہ چلن ہندوستانی افسران سپاہ ۳۴ رجمنٹ کا اس موقع پر ایسا ثابت ہوا جس سے اعتبار انکا فسخ ہوا اور نواب محتشم الیہ کو سزاے سخت انکی نسبت تجویز فرمانی پڑی ۔

سپاہی مفسد جسکا ذکر اوپر آیا ہے بے خلل و غش زمین پریٹ پر روبرو تمام سپاہ کے بیس و پچیس قدم زن رہا اور اپنے افسران ولایتی کو سخت و سست کہتا رہا مگر کسی نے تجویز اسکی مغلوبی کی نہ کی بلکہ جب اسنے نشانہ باندھ کر اپنے سارجن میجر کی طرف بندوق سر کی اسوقت بھی کوئی مانع

اسکا نہ ہوا اور بعد ازان بھی کسی نے اُسکو اِس حرکت قبیح سے باز نہ رکھا جب اُسنے دوبارہ اپنی
بندوق پُر کرکے اپنے اجیٹن کی طرف جو اسکو سمجھانے آیا تھا سرکی اور اسکے سواری کے گھوڑے
کو زخمی کیا اور جب گھوڑا زخمی ہو کر گرا اُسوقت بھی کسی نے جو پہرے پر تھے یا پریٹ پر موجود
تھے اجیٹن صاحب کی مدد بھی نکی ہر چند یہ واردات دس قدم کے فاصلہ پر مقام گارڈ پاسی
وقوع مین آئی تھی بلکہ جب اجیٹن صاحب گئے اور سپاہی مفسد کے دست بدست آویزش
رہی اور سارجنٹ میجر صاحب بھی حتی المقدور امداد اجیٹن صاحب کی کرتے تھے سب سپاہی
جو گارڈ مین تھے اور وہ جو وردی پہنے ہوئے تھے سب گرد و پیش جمع ہوئے مگر کسی نے مدد نکی اور
نہ سپاہی مذکور کو اس حرکت فاسدہ سے باز رکھا اور وردی والے سپاہی تو شامل فساد بھی ہوگئے
اور سارجنٹ میجر صاحب کو بندوق کے کندون سے مار مار کر زمین پر گرا دیا اور اسپر بھی
ضربات کہ وہ کم نہ کین ـــ

نواب گورنر جنرل بہادر کو نہایت افسوس ہے کہ وہ سپاہی جسنے یہ حرکت نامردانہ کی تھی گو شناخت
بھی اسکی ہو گئی تھی مگر فراری ہو کر سزا سے جرم سے محفوظ رہا ـــ
ہان مگر ایک سپاہی کمپنی گرانڈیل نے جسکا نام شیخ پلٹو تھا اور اب وہ عہدہ حوالداری
پر مقرر ہو گیا ہے نقش اعتبار اپنے ہم چشمون کے دلپر بٹھا دیا اور بے تامل اطاعت حکام پر مستقل رہا
اور جبکہ لفٹنٹ و اجیٹن صاحب زخمی و مجروح تھے ہو اسکے اسنے وہ کام کیے جو بے ہتھیار سپاہی سے
امکان مین تھا اور اسکی خدمات محمول اوپر ایمانداری اور مردانہ شعاری کے ہوئین ـــ
جب اجیٹن صاحب مجروح و خستہ مقام واردات سے اپنے مقام قیام پر واپس آئے تھے
تو سپاہی مذکور یعنی شیخ پلٹو چھاونی کے سامنے ہو کر گذرا اسنے اور مجمع سپاہ کو بہ سخت و درشت کلمے
تکلم کرکر کہا کہ لعنت تمپر ہے کہ تمنے اپنے افسر کو روبرو اپنی آنکھون کے مجروح ہونے دیا
اور کچھ اعانت نکی سپاہیان مجمع نے کچھ جواب نہ دیا اور پشت دے کر چین بجبین ہو کر چلے
گئے سپاہیان گارڈ مذکور نے جو اپنے کام مین سلوتی کی تھی عوض اسکے جمعدار گارڈ کو پھانسی
ہوئی اس گارڈ مین سے جسمین بیس سپاہی تھے چار سپاہی برخلاف مفسد تعمیل
حکم مستعد ہوئے تھے مگر جمعدار نے انکو منع کیا اور جب حاکم بالادست نے انکو حکم ہمراہی دیا تو اکثر

سپاہی جبراً انکے ساتھ ہوئے۔
بہ نظر حالات مرقومۂ بالا و دیگر وجوہ متعلقہ نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے نزدیک یہ امر صاف اور روشن ہے کہ تمام کمپنی ہاے ۳۴ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی مقیم کلکتہ کے دل مین فساد غالب ہی اور بدین وجہ کہ اس جنگ و جدل مین جو عرصہ تک رہی تھی کوئی اپنی جگہ سے متحرک نہوا اور نہ کسی نے ارادہ فرو کرنے اس نائرہ فساد کا کیا اسی سبب سے تمام وکمال سپاہی مستوجب سزاے مفسدین قرار پائے اور نواب گورنر جنرل بہادر آیندہ انپر اعتماد نہین رکھ سکتے اور بہین لحاظ انکو خدمت سرکار سے معزول فرما کر حکم دیتے ہین کہ آیندہ انکو روزگار سرکار سے نہین ملیگا۔
لہذا نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کا یہ حکم ہی کہ ہندوستانی افسر اور سپاہی ۳۴ رجمنٹ پیادگان کے جو بالفعل بمقام بارک پور مین مقیم ہین برطرف ہوکر فوج بنگالہ سے برخاست کیے جاوین اور مردمان مفصلہ ذیل جنکی وفاداری وایمانداری وخدمات شائستہ جو انسے اس وقت مین نسبت بکام و انتظام سرکار ظہور مین آئی ہین اور نواب گورنر جنرل بہادر کے روبرو بپایۂ صداقت کو پہونچی ہین حکم برخاستگی سے مستثنا کیے جاوین۔

صوبہ دار سویمبر پانڈے	صوبہ دار مدح خان	جمعدار دریاؤ سنگھ حوالدار شیخ پلٹو
حوالدار گور بخش سنگھ	حوالدار جیو را لچھمن تیواری	رام سہائے لال سپاہی صوبہ سنگھ سپاہی
آتما سنگھ سپاہی	بہولال سپاہی	شیو بخش تیواری سپاہی علاوہ از اسامیان

مذکورۂ بالا وہ لوگ بھی حکم برخاستگی سے مستثنا ہونگے جو تاریخ ۲۹ ماہ مارچ چھاؤنی مین موجود نہ تھے یا اسپتال یا کسی اور سبب سے غیر حاضر تھے اور انکی غیر حاضری بروز مذکورہ بپایۂ ثبوت کو پہونچیگی مگر یہ استثنا نسبت افسران ہندوستانی کے نہین ہے بلکہ کل افسر سواے افسران مذکورۂ بالا برخاست ہونگے۔
افواج ہند پر بخوبی روشن ہے کہ سرکار صرف افسرون کو ذمہ دار انتظام اور خوش وضعی و ایمانداری سپاہ قرار دیتی ہے بلکہ ایک حکم اس مضمون کا احکام گورنری یعنی جنرل اور ڈر مورخہ ۲۳ جنوری ۱۸۵۶ء نمبر ۱۲۲ مین مشتہر کیا گیا تھا اور ہر ایک رجمنٹ کو یقین واثق

سمجھنا چاہیے کہ یہی قاعدہ مدام و مستدام سے کم و کاست عملدرآمد ہو گا —
حکم برخاستگی چھاؤنی کلکتہ مین تعمیل ہو گا اور تمام رجمنٹ جو و مفرلہ راہ تک با مقیم ہونگی
اس موقع پر طلب فرمائے جاوینگے اور انکے روبرو تعمیل حکم مصدرۂ بالا ہو گی —
اس رجمنٹ کی پریٹ ہو گی اور ہر ایک معزول سپاہی اپنے اسلحہ دیگر تمام و کمال تنخواہ
واجب الادا حاصل کرکے چھاؤنی سے باہر نکالدیا جاویگا اور اسکی وردی بھی لے لیجاویگی —
اول دفعات حکم مذکورۂ بالا حاوی ان تین کمپنیون اس ۳۴ رجمنٹ کے نہین ہے جو
مقام چیٹ گانون مین مقیم ہین اور جنکی نسبت کچھ الزام شور و فساد کا عائد نہین ہوا ہے —
اب ایک امر اور تنقیح طلب بدانست نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل باقی رہا ہے
اور وہ یہ ہے - وہ سپاہی جو اصل مفسد اس فساد ۲۹ - ماہ مارچ کا تھا اسنے اپنے رفیقون سے کہا
تھا کہ ہماری مدد کرو کیونکہ ہمارا مذہب تخلل مین پڑا جاتا ہے اور اب سرکار وہ کارتوس کہ دانتی
جسکے دانت سے کاٹنے مین زیان مذہب ہے اور جس تقریر سے اسنے یہ مطلب ادا کیا تھا
اس سے معلوم ہوتا تھا کہ اکثر سپاہی اس خیال خام مین اسکے شریک ہین —
عرصہ چند روز کا گذرتا ہے کہ نواب گورنر جنرل بہادر نے باجلاس کونسل سپاہیان بنگالہ کو
سمجھا دیا ہے کہ گورنمنٹ ہند نے کبھی اپنی سپاہ سے بجبر و بزبردستی کسی امر کی تعمیل کا جو اسکے
خلاف مذہب ہو آج تک حکم نہین دیا ہے اور ہم یقیناً بیان کر سکتے ہین کہ گورنمنٹ ممدوح کبھی
ایسی حرکت نہ کریگی اور نواب محتشم الیہ کو یقین واثق ہے کہ اسکے اس وعدہ نے ہر ایک
سپاہی کے دل سے رفع شک و خام خیالی کر دیا ہو گا —
[illegible] کی نسبت فریب دہی اور بد [illegible] کی غرض گو یہان گنجایش رکھتی ہی مگر
افسران ہندوستانی اور سپاہیان [illegible] رجمنٹ غدر فریب دہی و بدگولی پیش نہین کر سکتے کیونکہ
چند روز [illegible] از وقوع واقعہ ۲۹ ماہ مارچ ان لوگون کو یہ امر [illegible] بذریعہ فنات فہمایش کیا گیا
تھا اول مرتبہ [illegible] افسرون نے انکے دل نشین کر دیا تھا کہ خطرہ مذہب بیجا ہے
اور [illegible] جنرل [illegible] افسر [illegible] نے بھی یہی امر انکے ذہن نشین کیا تھا اور یہ امر انکو
[illegible] کارتوس انکو دینگے انمین کوئی شی خلاف [illegible] اور منافی مذہب

نہیں ہی اگر بعد از فہمایش چنین وجوہ طمانینت آمیز بھی سپاہ ۳۴ رجمنٹ پلٹن اور رجمنٹ کے سپاہی اپنے افسرون اور گورنمنٹ پر اعتبار نہین رکھینگے اور بدستور اپنی شبہات بیجا اپنے دل مین قائم کرکے برخلافی اور نافرمان برداری اور فساد پر بحجت بے محل و بے بنیاد مستعد اور کمربستہ رہینگے تو قصور انکا ہی اور سزا انکے سر دون پر پڑیگی اور نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل انکو آگاہی بخشتے ہین کہ سزا ایسے قصور کی بے تامل نہایت سخت ہوگی ۔

یہ حکم ہر ایک رجمنٹ و رسالہ اور کمپنی ملازم سرکار کو پریٹ پر سنایا جاویگا اور بروقت وصول اس حکم کے ہر ایک صاحب کمان افسر اپنی ماتحت فوج کو پریٹ کرکے یہ حکم سناوینگے ۔

اس مقام پر کہ بیان علامات مفسدہ پیش نظر ہے احوال مندرجہ ذیل بھی بے محل اور خارج از آہنگ مقصود نہوا ایک ہندوستانی افسر سپاہ میرٹھ نے ایک حاکم اعلیٰ سے بتکرار استفسار کیا کہ کیا سرکار نے حکم اسطرح کا جاری فرمایا ہے کہ استخوان گاؤ غلہ گندم کے ساتھ سائیدہ ہوکر شامل گندم کے بازار مین فروخت ہوا کرین اور اس طرز تقریر سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ روایت اکثر سپاہ اور باشندگان کو یقینی تھی اب لازم آیا کہ کچھ بیان باعث اس روایت کا کیا جاوے

بتاریخ ہشتم ماہ مارچ ۱۸۵۷ء ایک بیوپاری بنام ولوالی سنگھ نے دو صد من آرد گندم آسیائی بھولا سے کہ فاصلہ پانچ کروہ مقام میرٹھ سے واقع ہے خرید کرکے براہ گنگ شرق نور روانہ کیا اور کانپور مین پہونچکر بازار مین کھلا اور نرخ سترہ سیر فی روپیہ دست بدست فروخت ہوگیا بعد ازین تا آخر ماہ مذکور بیوپاری مسطور نے اور دیگر بیوپاریان نے قریب آٹھ سو من آرد آسیا ہاے مختلفہ سے خرید کرکے مقام کانپور کو روانہ کیا اس آرد مین شک آمیزش کا پیدا ہوا کیونکہ نرخ اسکا ارزان تھا اور ارزانی آرد کی باعث گرانی خاطر آرد خواران ہوئی اور یہ تقریر درمیان آئی کہ گندم تو اٹھارہ سیر فروخت ہوتا ہے اور یہ آرد کہ فاصلہ سے آیا ہے کس وجہ سے ارزان بکتا ہے مگر یہ اصل مطلب نہ سوچے کہ بیوپاری نے خبر سنی تھی کہ دیگر بیوپاری آرد خرید کرکے نیت روانگی مقام کانپور رکھتے ہین پس اسنے یہ خیال کیا تھا کہ اگر اور مال آگیا تو کیا عجب ہے کہ اسکی فروخت مین یا نرخ مین کچھ فتور واقع ہو اس نظر سے اسنے قبل آنے آٹھ سو من آرد دیگر کے اپنا مال بہ نرخ ارزان فروخت کردیا تھا الغرض ایک سپاہی نے جس نے خود تھوڑا آٹا خریدا تھا یہ شہرت دی کہ اس آٹے میں

گاؤ اور خوف کے استخوان سائیدہ آمیز کیے ہین یہ شہرت رفتہ رفتہ ہر خاص و عام کے گوش زد ہوئی اور جو لوگ کہ ارادہ فساد کا دل مین رکھتے تھے انھون نے وار اشتعال دی غرض کہ اب آٹے کی خرید موقوف ہوئی ہر چند بیوپاری وغیرہ نے ہر طرح فہمایش کی کہ یہ شہرت بے اصل اور بے بنیاد ہے مگر چند روز کچھ فائدہ مترتب نہ ہوا ایک منشی بنام کریم بخش جو گماشتہ کمسریٹ تھا خود مقام آسیا پر گیا اور تمام و کمال احوال دریافت کرکے خود تین روپیہ کا آٹا اپنے خرچ کے واسطے لایا بلکہ قریب سو نفر سپاہی بھی مختلف الاوان مین واسطے دریافت حال کے گئے اور آکر بیان کیا کہ اس آرد مین کسیطرح کی آمیزش نہین اور یہ شہرت محض بے بنیاد ہے مگر سوائے ازین اور کچھ فائدہ نہوا کہ کچھ اور آٹا اسی قسم کا بہ نرخ اٹھائیس سیر کے خرید کیا گیا اور دیگر رسد آسیا ہا سے آئی بلکہ جو آرد باقی ماندہ تھا وہ پڑا پڑا خراب ہوگیا دو ہزار من آٹا چکیون پر موجود تھا مگر کسی نے نلیا کیونکہ بتاریخ دہم اپریل خرید و فروخت اس قسم کے آٹے کی یکدست موقوف ہوگئی۔

بعد ازین ارادہ فاسد سپاہ ہندوستانی کا جابجا مبسوط ہونا شروع ہوا اور اول ظہور اس ارادے کا بکثرت واردات آتش زنی مقام انبالہ مین بتاریخ ۲۶ اپریل نمایان ہوا یعنی ایک اسپتال سپاہ ہندوستانی مین بوقت نواخت آٹھ گھنٹہ شب آگ لگی اور تمام مکان خاک سیاہ ہوگیا مگر بخوبی طالع سے یہ اسپتال خالی تھا اور ایک گھنٹہ بعد گودام شراب کمسریٹ جو بفاصلہ ایک کروہ اسپتال آتش زدہ سے واقع تھا شعلہ در ہوا اس گودام مین چار سو بائیس پیپے شراب کے تھے جنکے سوخت ہونے سے علاوہ قیمت مکان گودام مذکور جو ایک جزو چھاؤنی کورہ کا تھا سولہ ہزار روپیہ کا نقصان سرکار ہوا شب دوم کو اور چند مقامات پر شاہ ناری نے دست درازی کی اور چند روز مین متعدد عمارات متکال دل مفسدان جل کر خاک سیاہ ہوگئین مگر ہنوز یہ نہ معلوم ہوا کہ موجد اور مصدر اس امر ناخدا ترسی کے کون ہین لیکن گواہی چوکیداران گودام مذکور سے واضح ہوا کہ جب گودام مین آگ لگی تھی اسکے بعد ایک سوار گودام مین سے طرف شہر انبالہ کے باشتنہ کوب گیا تھا۔

بتاریخ اٹھارہوین ماہ مذکورہ بالا جو رجمنٹ ہندوستانی مقیم چھاؤنی انبالہ تھین انکو حکم ہوا

کہ کارتوس نئے استعمال مین ملاوین مگر انھون نے پوست کندہ جواب انکار یہ دیا اُسیر بدین لحاظ کہ کوئی امر صریح باعث فساد یا زیادتی متجانب سرکار واقع نہو سپاہ مذکور کو حکم ہوا کہ وہ کارتوس نئے قسم کے خود طیار کرلین اس موقع پر لفظ صریح اسواسطے لکھا گیا کہ قبل ازین نواب گورنر جنرل اجلاس نے بذات خود سپاہ بارک پور کو آگہی بخشی تھی کہ نئے کارتوس مین کوئی شی منافی مذہب ہنود و مسلمین نہین ہے اور اب جو انکو طیار کرنے کا حکم ہوا تو اس سے صراحت ماہیت کارتوس بخوبی معلوم ہوسکتی ہے اور اس حکم سے یہ بھی متصور تھا کہ جب سپاہ کو کل حال بے نقص کارتوس معلوم ہوگا تو چھاونی بلاے اتش زدگی سے محفوظ رہیگی مگر سپاہ تو بر ملا برگشتہ ہوگئی تھی اور ایک دلیل قوی اُنکی برخلافت سرکار سے یہ ہے کہ تمام قیمتی اسباب افسران ہندوستانی نے باندھ کر برآمدہ مین نکال رکھا تھا کہ جسوقت آتش زدگی انکی چھاونی مین مشتعل ہو فوراً اپنا اسباب لیکر راہی ہون —

اب سرکشی دوسری جانب بھی رفتہ رفتہ نمودار ہوئی یعنی ہفتم رجمنٹ پیادگان اودھ نے سر بشورش اُٹھایا اور ارادہ کیا کہ ۴۸ اور ۱۳ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کو بھی شریک اپنا گردانین بیان شورش رجمنٹ مذکور کا بمقام لکھنؤ ذیل مین درج ہوتا ہے —

چند روز گذرتے ہین کہ سپاہ رنگروٹ یعنی نئی بھرتی نے نئے کارتوس کے کاٹنے سے انکار کیا تھا مگر جب اُنکے افسران ولایتی نے فہمایش کی تو وہ اس حرکت سے باز آئے اور روز دوسرے بوقت پریٹ سب نے کارتوس لیے اور کاٹے اور افسران مذکورین نہایت خوش ہوکر تاہم کلمہ مبارکباد زبان پر لائے کیونکہ ایسی مہم مشکل پر ایسی آسانی سے غالب آئے تھے مگر افسوس کہ انکی خوشی اور مبارکباد کی کچھ اصل نہ تھی کیونکہ بتاریخ یکم سپاہ مذکور نے دوبارہ عذر پیش کیا اور سفید گارڈ رجمنٹ مین ہو گئے مگر افسران ہندوستانی ان نوملازمون کی حرکات پر نفرین کرتے تھے اور بار بار افسران انگریزی کی طمانیت کرتے تھے کہ پرانے سپاہی سب راضی اور خالی از شبہات لاطائل ہین بتاریخ دوم ماہ مئی صبح کو اکثر سپاہ رجمنٹ دولتخانہ سے کہ جہان وہ نوکری پر میگزین مین تھی واپس آئے اور قبل ازانکے رخصت کرنے کے صاحب کمان افسر واٹس صاحب سنسنا تصور فرماکر انکو اطلاع کی کہ کیا تو ملازم سپاہیون نے کیا تھا اور انکی حرکت بیجا ہے کیا سزا انکو دی گئی اور بعد ازان سپاہ مذکور کو فہمایش کی کہ تم اپنے کام پر مستعد رہنا اور کسی طرح کا

عذر پیچا پیش نہ کرنا اور دیکھنا کسی طرح کا خلل انتظام رجمنٹ مین واقع نہو تاکہ جو نیکنامی تمھاری
رجمنٹ کی ابتک مشہور ہی اسمین کچھ خلل واقع نہوا اور نام سپاہ گری کا بدنام نہوجاوے سپاہیان
مذکور نے کلمات مندرجہ بالا بہ توجہ تمام سنے اور خاموش اپنی لین یعنی چہاؤنی کو رخصت ہو کر چلے
گئے مگر انکے بشرے سے ایک صورت زشت و زبون نظر پڑی اور انکے حرکات سے ناخوشی تصویر
مین آئی جسکے ملاحظہ سے کپتان والسن نے مناسب سمجھا کہ برگیڈیر گری صاحب کو اطلاع ان حالا
کی ضرور ہی مگر قبل ازین کہ صاحب موصوف برگیڈیر صاحب ممدوح کو اطلاع حالات زبون کی دیں
تمام افسر ہندوستانی جمع ہو کر حاضر ہوئے اور صاحب موصوف کو بہر طور قسم اور قول سے متیقن کیا
کہ مگر اسنے سپاہی سب خوش اور راضی ہین اور سب کارتوس کاٹنے پر مستعد ہین بلکہ اس نہج سے
صاحب کی خاطر نشان کی کہ ہم سب افسر انکے اطمینان کے واسطے روبرو اپنی اپنی کمپنی کے پیام
کرینگے تاکہ وہ سب پیروی ہماری کرین اور انکو یقین کامل ہو جاوے کہ کارتوس مین کوئی شے منافی
مذہب نہین ہی مگر کچھ وقفہ درکار ہے اور صاحب ممدوح کی بہر طور خاطر جمع کی کہ ہمارے قول و
فعل کی سب سپاہی قدیم پیروی کرینگے اور صاحب کو اسپر آمادہ کر لیا کہ کچھ وقفہ دینے مین ہرج
نہین ہی اور اطلاع دہی بالفعل موقوف رہی جب بوقت نواخت تین گھنٹہ سہ پہر صاحب نے
کل رجمنٹ کو اس امر کی تعمیل کے واسطے طلب کیا تو سب حاضر آئے مگر بجاے ایفاے وعدہ و
باستثناے تمامی افسران انگریزی کسی افسر ہندوستانی نے کارتوس کو ہاتھ نہین لگایا اور یہ کہا
کہ ہمکو خوف ہی کہ سپاہ بعوض اس حرکت کے ہمکو جان سے تلف کر ڈالیگی افسران ولایتی نے کچھ اور
فہمایش مناسب تصور نہ کرکے رجمنٹ کو رخصت کیا اور تمام سپاہ اپنی چہاونی مین بشور و غل داخل
ہوئی گویا کہ انکے مقاصد دلی اور مطالب لابدی حاصل ہوے اب تمام امور طشت از بام ہو گئے
اور اطلاع اس حال کی برگیڈیر گری صاحب کو کی گئی اور برگیڈیر صاحب کپتان بارلو صاحب
برگیڈ میجر کو ہمراہ لیکر فوراً چہاونی ہفتم رجمنٹ مین تشریف لیگئے اور سب رجمنٹ کو جمع کر کر
استفسار اس امر کا فرمایا کہ تم سب جو کارتوس ابتک استعمال کرتے ہو انکو آیندہ بھی کاٹوگے
یا نہین تمام و کمال سپاہیان رجمنٹ مذکور نے انکار صاف کیا باستماع جواب صاف برگیڈیر صاحب
نے حکم دیا کہ سپاہ مفسد کی نگرانی رہے اور خود واپس اپنے مقام پر تشریف لائے گارات تو باسن و آباین

گذر گئی مگر صبح یعنی تیسری تاریخ کو قریب دس گھنٹہ بجے کے کپتنی گراندیل ہر ایک کمپنی کے پاس جاکر
مبین ہوئی کہ تم اپنے اپنے کپتان اور کوارٹر ماسٹر سارجنٹ اور ردیل حوالدار کو مار ڈالو عرصہ ایک یا
دو گھنٹہ کا گذرا ہوگا کہ کچھ آدمی دوان دوان صاحب لوگون کے پاس آئے اور التماس کی کہ حضور
جلدی مسلح ہو دین کیونکہ رجمنٹ اپنے ہتھیار لینے کے واسطے دوڑ پڑی ہے افسران ولایتی یہ حال سنکر
فوراً بجانب چھاونی روانہ ہوے وہان جاکر کیا دیکھتے ہین کہ سپاہی بحواس بھاگتے پھرتے ہین
مگر جب سپاہیون نے اپنے افسران ولایتی کو دیکھا تو کچھ اپنی چھاونی مین چلے گئے اور بندوقین
اپنی پوشیدہ کرلین اور اکثر سپاہی آکر مظہر خیرخواہی اور نمک حلالی ہوے اور زیادہ برین یہ بھی انھون
نے کیا کہ اپنے افسرون کے گرد تلوارین لٹکائے ہوئے جمع ہوگئے اور انکی حفاظت مین بخلاف
اُس سپاہ کے جو زیادہ مفسدہ پرداز تھی مستعد اور آمادہ ہوے اسی اثنا مین کہ صاحب کمان
افسر سپاہ کو فہمایش اور نصیحت کر رہا تھا کہ تم سب علحدہ ہوجاؤ اور اپنے جرم کو زیادہ سنگین
نہ کرو ورنہ نتیجہ زبون تر از وہم وقیاس تمکو ملیگا اور نیز انکو آگاہ کر رہا تھا کہ اگر اسطرح وہ لوگ
بدنظمی و شور انتظامی کے باعث ہونگے تو انکے حق مین سوائے سزاے شدید اور کچھ مقصود
نہین ہے اور ایسے ایسے کلمات نصائح آمیز اور سخنان تند و تیز سے انکو منتشر بھی کر دیا تھا کہ تمام افسران
ہندوستانی حاضر خدمت ہو کر عذر آور ہوے مگر اِین جانب تو واقعہ موسی باغ مین ہو رہا تھا اور
اُدھر پھر اس رجمنٹ مفسد نے پیغام ۴۸ رجمنٹ کو مقام منڈیانون مین روانہ کیے مگر سپاہ [illegible]
۴۸ نے پیغام بردون کو گرفتار کرکے حاضر حضور کرنیل پامر صاحب کمان افسر کے کیا اس حرکت
سے سوائے کمال ایمانداری اور وفاداری سپاہ ۴۸ رجمنٹ کے اور کچھ ظاہر نہین ہوتا
بعد خبر گرفتاری پیغام بران بظاہر مفسدین کے گوش زد ہوئی ہوگی کیونکہ بوقت شام تمام سپاہ
مفسدہ پرداز خاموش ہوکر اپنے اپنے مقام مین جا بیٹھی اور یہ بھی اطلاع انکو ہوئی ہوگی کہ یہان
سامان منتفی کرنے نائرہ فساد کا مہیا ہو رہا ہے کیونکہ انسان ہندوستانی نے بعد ازان آکر بیان
کیا کہ سپاہی سب حاضر ہین اور کہتے ہین کہ جیسے کارتوس ہمکو ملینگے ہم انکو کاٹینگے بس امر کی اطلاع
برگیڈیر صاحب کو کی گئی مگر مناسب وقت نہ تھا کہ اور وقفہ امتحانا دیا جاوے بلکہ فوراً سزاے اعمال
دینی ضرور تھی اسواسطے قریب آٹھ بجے کے رجمنٹ ہفتم مکرر پریڈ پر جمائی گئی اور فوراً بعد ازان آواز سم

ستوران و اسلحہ شجاعان نزدیک معلوم ہوئی اور ثابت ہوا کہ رسالہ وغیرہ سب نزدیک آپہونچے تھوڑا حصہ
بھی گذرا ہوگا کہ ہر طرح کی سپاہ موجود ہوئی اور بہ تفصیل ذیل میدان مین نصب کی گئی رسالہ ہفتم
اور رسالہ بنگال صاحب بجانب راست اور توپخانہ محاذی اُنکے اور رجمنٹ ۴۸ پیادگان ہندوستانی
اور چار کمپنی ۳۲ رجمنٹ گورہ سپاہ مفسدین کے سر پر قیام پذیر ہوئین مفسد تھوڑی دیر تو خاموش کھڑے
رہے گویا عالم سکتے مین تھے مگر جب گولہ اندازون نے مہتابیں روشن کیں تو اُنکے دیکھنے سے زہرہ
مفسدین نامرد آب ہوگیا اور زیادہ از نصف بپایہ گریز ہوے اور جو اسباب اور اسلحہ اُنکے تھے سب پھینک
پھانک کر بھاگ نکلے صرف پارچہ جو اُنکے جسم پر تھے وہی ساتھ لیگئے ہر چند انگورد کا مگر کوئی نہ ٹھہرا آخرکار
رسالہ اُنکے تعاقب مین گیا اور چند مفرورین کو گرفتار کر لایا اور وہ مفسد جو سکتے کے عالم مین تھے اور
پیروی مفرورین اُنسے نہوسکی اُنھون نے حسب الحکم ہتھیار سپرد سرکار کردیے اور بیلے عذر وحیلہ
گرفتار ہوگئے اور پہرے سپاہ موجودہ مین سے چھاونی مفرورین پر مقرر ہوے تاکہ حفاظت چھاونی
و سرکاری اسباب وغیرہ کی کرین اور اِسی طرح قبل از سحر ہونے توپ شام کے
ہفتم رجمنٹ پیادگان اودھ فہرست مفسدان و سرکشان مین شامل ہوگئی —

جیسا سابق مین ذکر ہو چکا ہے ہفتم رجمنٹ اودھ نے ارادہ کیا کہ ۱۲ اور ۴۸ رجمنٹہاے ہندوستانی
بھی شریک فساد ہو کر مفسدین مین شامل ہون مگر کتابت جو اِس باب مین روانہ ہوئی
تھی قدرے سپاہیان رجمنٹہاے مذکورین نے گرفتار کرکے روبروے افسران ولایتی کے
گذرانی اور نتیجہ اُسکا یہ ہوا کہ ہفتم رجمنٹ اودھ برطرف کی گئی جناب سرہنری لارنس صاحب
بہادر کہ جو سزا دینے مین چست تھے اور انعام بخشی مین بھی سست نہ تھے یہ تجویز ہوئی
کہ اشخاص مستحقین کو انعام نمایان و خلعتہاے گران بہا لائق علم و شان سرکاری عطا ہون
تین آدمی ۴۸ رجمنٹ کے یعنی ایک صوبہ دار اور ایک حوالدار میجر اور ایک سپاہی
اور ۱۳ رجمنٹ ہندوستانی کا ایک سپاہی جو وفادار اور جانب دار سرکار رہے
تھے اُنکی عزت افزائی اور شہرت نام کے واسطے سرہنری صاحب بہادر ممدوح
نے بتاریخ ۲۰ مئی ایک دربار قرار دیا تاکہ جلسہ عام مین روبرو اشخاص مذکورہ بالا کا پایہ
منظوری و رضامندی سرکار حاصل کرنے کے باعث عزت اور حرمت وفادار سپاہیون کا ہو

صحن جو روبرو صدر کوٹھی رزیڈنسی کے واقع تھا فرش قالین سے کیا گیا اور تین جانب فرش کے کرسیان بآئین شائستہ لگائی گئین تاکہ ہندوستانی افسر اور دیگر اشخاص رجمنٹ جو ہمراہی تمغہ کے آئے تھے آکر بیٹھین اور برآمدہ جو وسیع اور رفیع تھا کرسیان اور پلنگ وغیرہ واسطے ملکی اور جنگی افسرون کے بچھائے گئے بوقت نواخت شش گھنٹہ شام سرہنری لارنس صاحب بہادر کے سی بی ہمراہی سکریٹر صاحبان یعنی سجے کوپر صاحب اور کپتان ہیین صاحب اور باتفاق برگیڈر ہینڈسکوم صاحب اور برگیڈیر گری صاحب مع انکے رفقا و مصاحبین کے یعنی میجر مریٹ صاحب لی ماسٹر کپتان میگنیل صاحب مہتمم بازار کپتان جمیس صاحب ڈپٹی جرنیل کپتان بارلو صاحب برگیڈ میجر متعلق اودھ بے آئین فوج اور کپتان باردل صاحب برگیڈ میجر لکھنؤ اور ہمراہی کرنیل بیفورڈ صاحب کرنیل ماسٹر صاحب کرنیل پامر صاحب اور کرنیل بردار صاحب اور میجر گال صاحب اور میجر بارڈنج صاحب تشریف فرما ہوکر رونق بخش کرسی ہوئے اور انکے برابر کشتیون مین خلعتہائے گرانبہا رکھے گئے قبل از عطا فرمانے خلعت کے جناب سرہنری لارنس صاحب بہادر نے ایک نہایت سپاہیانہ و مردانہ اور فصیح اور بردلی کی گفتگو بزبان ہندوستانی بطرز خوب و صاف آہستہ آہستہ روبروے ہندوستانی افسران و سپاہ موجودہ ادا کی ہر ایک فقرہ اور ہر ایک لفظ اسکا موثر تھا ہاں سے مردمان موجودہ ایستادہ کرتا تھا اور ہر ایک شخص نے بہ تہ دل اسکو سنا اور اسیر کار بند ہوے ہمکو نہایت افسوس ہے کہ اس گفتگو کا (اس فقرے سے پایا جاتا ہے کہ وہ گفتگو زبان انگریزی مین تحریر ہوئی ہے اور اسوقت ضرورتاً بزبان ہندی سنائی گئی تھی) ترجمہ زبان اردو مین ہوکر ہر ایک رجمنٹ مقیم ہندوستان مین تقسیم نہوا مگر ہم اسکا مضمون ذیل مین درج کرتے ہین —

اے سپاہیو چند آدمی یہ شہرت ساری پھیلاتے ہین کہ خواہش سرکار اسطرح پر ہوئی ہے کہ مذاہب سپاہ مین خلل واقع ہو اور دست اندازی کیجاوے تم سب خوب واقف ہو کہ یہ امر دروغ محض ہے تمھارے بزرگ جانتے ہین اور تم بھی خود بخوبی آگہی رکھتے ہو کہ سو برس سے بلکہ زیادہ اس عرصہ سے تمھارے مذہب مین کبھی مزاحمت نہین ہوئی ہے اور منجملہ تمھارے وہ لوگ جنھون نے حالات پیشین پڑھا ہے اور جنھون نے تواریخ اس ملک کی دیکھی ہے اور وہ لوگ جو احوال بادشاہان سلف بزرگون سے سنتے آئے ہین بخوبی واقف ہین کہ سابق مین عالمگیر نے اور حال مین حیدر علی نے جبر سے ہزارہا

ہندو مسلمان کر ڈلے اور مندر خراب کیے و شوالے مسمار کر ڈالے اور جو ٹھاکر دوارے خانگی پرستش کے تھے وہ بھی چھین لیے اور زمانہ حال کا احوال سنو کہ اکثر تم مین سے واقف ہین کہ رنجیت سنگھ نے مسلمانان پنجاب کو کبھی اذان دینے کی اجازت نہ دی اور بڑی بڑی عالیشان مساجدین جسنے شہر لاہور کی رونق ہی اور تعمیر کرنے والون کی شان اور شوکت ابتک اُنسے ظاہر ہوتی ہی کبھی اسکے وقت مین اذان نہوئی اور خاص لکھنؤ مین سال پیوستہ تک کوئی ہندو شوالہ تعمیر کرنے نہ پاتا تھا مگر یہ تمام معاملا دگرگون ہو گئے اب کوئی شخص ایسا نہین جو ہمارے ہندو اور مسلمان رعایا کے مذاہب مین خلل انداز ہو یا کسی طرح باعث تصغیر اور تحقیر کا ہو تم بچشم خود دیکھتے ہو اور بخوبی واقف ہو اسواسطے میری شہادت یا تقریر اس امر مین کچھ ضرور نہین تم یہ بھی خوب جانتے ہو کہ تمام دنیا مین کوئی اور سلطنت ایسی نہین کہ ہم پلہ و ہم پہلو سرکار انگلشیہ کے بیچ طاقت و دولت و آمدنی و روپیہ اور ملک کے سمجھی جاے کوئی ایسا سمندر نہین ہی جسپر اس ملک کے صدہا جہاز نہین جاتے اور کوئی ملک ایسا نہین جسمین اُسکی سپاہ موجود نہین تم سب نے سنا ہی کہ جنگ روس مین کیا ہوا اور کسطرح ہماری سپاہ بری و بحری نے بخلاف ایسی ایک نہایت طاقت دار قوم کے اور باوجود لاحق ہونے عوارض گوناگون اور شدائد و تکالیف موسم سخت کے اور باوصف کم ہونے سپاہ اور مسافت ہزار ہا کوس کی اپنے ملک سے ہر ایک ہرج کو رفع کرکے اور تمام مقابلون کو دفع کرکے لڑائی مین فتحیاب ہوئی اور تاب شمشیر نصرت نام ملک کو روشن کیا اور دشمن قوی کو بمعاینہ ایسی فوج آراستہ و سامان شائستہ و جنگ آزمایان کہ جسکی ہمسری کوئی فوج کسی ملک کی نہین کر سکتی اور شکست دینے کا تو کیا ذکر ہے استعجاب اور استغراب مین ڈال دیا۔

اگر ضرورت ہو تو عرصہ چند ماہ مین ایک لاکھ فوج ولایت سے ہندوستان مین آسکتی ہی۔ ایسی سرکار کو کہ جیسے ہماری سرکار ہی ضرورت رونا و بازی کی نہین جو کچھ اسکو کرنا ہوتا ہے مثال شمشیر برہنہ اور بربہ وہو کر کرتی ہے اور دغا سے پاک ہے اور کسی انسان سے پوشیدہ نہین کرتی اور ہر وقت مستعد اور آمادہ بمقابلہ و شکست عزم و حملہ دشمنان بیرونی و اندرونی ملک کے رہتی ہی ہماری سرکار ہمیشہ اپنے ارادۂ نیک و مستحسن پر قائم رہیگی اور اپنی رعایا و سپاہ کو اجازت قائم رہنے اپنے مذہب پر اور جاری رکھنے رسومات پر مشتغل بطور بزرگان خود دیتی ہی اور آیندہ

میگی کوئی اور تمام دنیا مین اپنی سپاہ کی ایسی خاطرداری نہین کرتی ہے جیسی سرکار کمپنی کرتی ہے
اور ہر ایک گانون اور ہر ایک جماعت صداقت اس امر کی کرتے ہین —
ہر جگہ تم دیکھتے ہو کہ ہماری سپاہ کے قدیم سپاہی کسطرح بہ آرام تمام و بہ آسایش لاکلام
بیٹھے پنشن کھاتے ہین جو پنشن انکو بعوض وفاداری سرکار یا زخم اور شجاعت کے ملی ہے اور
اپنے دوستون مین و رشتہ دارون مین اور رفیقون مین بیٹھکر اسطرح اپنی عمر پیرانہ سالی
مین بہ آرام و خوشنودی و عزت کے بسر لیجاتے ہین کہ ہر ایک ہمسایہ انکا ادب کرتا ہے
اور سرکار انکی عزت کرتی اور کس ملک مین تم ایسے حالات خوش و احوال دلکش دیکھتے ہو
پس یاد رکھو کہ کسی بیوقوفی یا نادانی سے یہ فوائد بے بہا ہاتھ سے نہ جاتے رہین —
ہندوستان کی کسی قوم یا ضلع مین قحط سپاہی کا نہین جہان ہماری سرکار ایک سپاہی
کی خواہش رکھتی ہے وہان پچاس سپاہی نوکری کے واسطے حاضر ہوجاتے ہین صرف ہفتہ گذشتہ
مین اسی شہر لکھنؤ مین تین سو سپاہی کی درکار تھی اور تین ہزار آدمی خدمت کے واسطے حاضر
ہوکر تمنی پرورش سرکار تھے سب سرکار اپنے وفادار اور مستعد آدمی کی پرورش اور پرداخت کرتے
ہین اور بیوفا اور احسان فراموش کو سزا ے قرار واقعی دیتے ہین کسی فوج نے روے زمین پر ایسی
خدمات نمایان نہین کی ہین جیسی فوج بنگالہ نے کی ہین انکی خدمات سے خوب واقف ہون اور یہ افسران
شجاعت شعار یعنی برگیڈیر ہینڈسکوم صاحب و برگیڈیر گری صاحب اور کرنیل ہلیفورڈ صاحب اور
کرنیل پامر صاحب اور اکثر افسران موجودہ جلسہ ہذا بھی خوب جانتے ہین جنکی باعث تمکو ہدایات فتحیابی ہم
پہونچین اور جو تمہاری سرداری مین کھڑے ہوکر جنگ آور ہوکر مجروح و خستہ ہو رہے ہین اور جنکی نیکنامیان
دال تمہاری شجاعت پر ہین اور جنکے بیانات فتحہاے نمایان سے تمہاری مردانگی اور استقلام اور
دلاوری میدان حرب و دغا مین ظاہر اور آشکارا ہوتے ہین اکثر صاحب لوگ مانند میرے تمہارے
ساتھ معمر اور پیر ہوگئے ہین اور تمہارے ساتھ عہد شباب سے رہے ہین اور تمہارے ساتھ
جنگہاے عظیم مین رہکر شریک خوف و تکالیف اور فتوح کے اور کوچ و مقام و جنگ و جدال مین
ملک برہما سے کوہستان برف بانیان تک رہے ہین ہم سب تمہارے دوست ہین
اور ہمارا اور تمہارا ایک سا حال ہے اگر تمہاری روسیاہی ہو تو ہماری پہلے ہوگی اور

اگر تمہاری بے عزتی ہوگی تو گیا تمہارے ساتھ ہماری نہوگی اب بدکرداری اور بیوفائی
چھوڑ دو اور فریب چند بے ایمان نمک حرامون کا مت کھاؤ ماہ گذشتہ مین بہت کچھ ہوچکا
جس سے نیکنامی سپاہ بنگالہ کی ضائع ہوگئی یہ سپاہ ایسی تھی کہ جسنے چند سال خدمات مردانہ
کرکے اب وہ نام پیدا کیا تھا کہ کوئی اور فوج میدان نیکنامی اور شہرت یابی مین گوے سبقت
نہین لیگئی تھی اور جسنے دریاے ایراوتی سے دریاے سندھ تک جنگہاے عظیم بروے کار
لاکر فتح ملک کیا تھا اور جسنے ملک جاوا اور ملک چین اور دریاے نیل مین اپنے انتظام اور
طریق لاثانی اور کارہاے شجاعت سے تعریف اور آفرین ہر ایک ناظرین کارزار کی حاصل
کی تھین مگر بہ خجلت تمام ہم بیان کرتے ہین کہ اب بخلاف اسکے ظاہر ہوتا ہے کیونکہ چند عرصہ
گذرتا ہے کہ جب فوج بمبئی ملک ایران مین فتح حاصل کرلی تھی چند رجمنٹہاے بنگالہ سے
وہ امر صادر ہوا کہ جس سے انکی نالیاقتی بیچ کار سرکار کے ثابت ہوئی اور اب ۱۹ رجمنٹ
برطرف ہوگئی اور سات کمپنیان ۳۴ رجمنٹ کی بھی برخاست کی گئین انمین اکثر سپاہی مجرم
اس امر کے تھے کہ وہ دوسرے کی شرارت اور سرکشی دیکھکر آمادہ ہوے تھے اب تم
ہوشیار ہوجاؤ بعد ازین کرنیل سر ہنری لارنس صاحب بہادر متوجہ بطرف سپاہیان وفادار و
نیک وضع کے ہوکر یہ فرمانے لگے کہ دیکھو صوبہ دار سیوک تیواری کو اور حوالدار ہیرالال
دوبے کو اور رام ناتھ دوبے کو جو سپاہی ۴۸ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کے ہین اور حسین بخش
سپاہی ۱۳ رجمنٹ کو بھی دیکھو جسطرح انھون نے خدمات لایقہ کی ہین تین سپاہیان مذکورہ
اولی نے ایک چٹھی سرکشان کی گرفتار کرکے تمام حال مفسدہ اپنے افسران بالادست کے
گوش گذار کردیا اور تم خوب جانتے ہو کیا نتیجہ اسکا ہوا اور ہفتم رجمنٹ بے آئین پیادگان اودھ پر
کیا بلا نازل ہوئی زیادہ از پچاس نفر افسر و سپاہ رجمنٹ مذکور کے قید ہین اور تمام رجمنٹ منتظر
حکم گورنمنٹ کی ہے دیکھو حسین بخش سپاہی ۱۳ رجمنٹ کو کہ کیسا وہ نیک آدمی ہے اور بتلاؤ تو کہ وہ
نیک اور وفادار سپاہی ہے کہ نہین اسنے تین مفسدون کو گرفتار کرکے حاضر کیا اور وہ اب قید مین
منتظر اپنی سزاے اعمال کے ہین اور مین نے یہ آج تمکو اسواسطے جمع کیا ہے کہ تم دیکھو کسطرح
انعام سچا روے خدمات لایقہ و وفاداری سرکار ان آدمیون کو ملتا ہے جنھون نے کارہاے مذکورہ بالا

جیسے تم بھی بخوبی ترقی درجہ واقف ہو منصبہ تمہو دیر لائے ہین اور تم یہ بھی سمجھو کہ جو لوگ وفادار اور
نمک حلال ہین انکی ہمیشہ غور و پرداخت بہ بخشش انعام وغیرہ ہوگی سرکار انعام بخشنے مین مستعد
اور سزا دینے مین چست ہی اور ہوشیار اور مشتاق اور شائق حفاظت رعایاے وفاداری ہی مگر قائم
اور مضبوط اور مستقل بھی اگر بربادی انکی کے ہی جو اُس سے خلاف ورزی کیسے تہین اور اُسکو نا راض
کر کے آمادہ عوض ستانی کرتے ہین خوب سونچو کیا مین نے کہا ہے اور خوب غور کر کے دیکھو کیا
گذر چکا ہے اور مانو جو تمہارے بزرگ اور افسر جنھون نے قریب پچاس پچاس برس کے خدمت
سرکار انجام دی ہی تمکو کہتے ہین اور یہ بھی یقین جانو کہ جس سرکار کی تم خدمت کرتے ہو وہ
ایسی نہین کہ خفیہ یا در پردہ کوئی امر ایسا کرے جس سے تخلل کسی رعایا کے مذہب مین عائد ہو اور
دیکھو کہ اسنے ابتک ہر ایک شخص کو اجازت دی ہی کہ اپنے اپنے طریق بزرگان پر پرستش کیا
کرین مگر جب یہ اجازت دی ہی تو اسکے ساتھ یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ جو امر تعلق با نتظام فوج ہے اسکی
تعمیل کروانے مین کوئی امر فروگذاشت نہین ہو سکتا اور کسی طرح وہ سخنان مفسدین پر گوش
نہین رکھینگے اور اُنکے خرافات بیجا سماعت نہین فرمائینگے اور اگر خدا نخواستہ کوئی شخص کسی ہندو
یا شہر یا آدمی کے درغلانے مین آکر بیہودہ حرکات ۱۹ و ۳۴ رجمنٹ کا ہوگا تو یاد رکھو کہ
سرکار جو فی الحقیقت قوی تر اور مضبوط تر ہے اور آمادہ اور لائق سزا دہی کے ہے فوراً ایسی
سزا سخت دیگی کہ مدتہاے دراز تک انسانون کے دل سے نہ بھولیگی اب سپاہیو مین
بخوشی تمام منجانب سرکار اُن لوگون کو انعام دیتا ہون جو بخدمات پسندیدہ و کارہاے
حمیدہ مستحق حصول انعام ہوے ہین —

تمسے آؤ صوبہ دار سیوک تواری اور حوالدار اور سپاہیو تم بھی آؤ اور یہ انعامات جو
سرکار کی طرف سے تمکو ملتے ہین لو سرکار بہت خوش ہے کہ تمسے وفادار سپاہی ہماری خدمت
مین موجود ہین ان بیش قیمت چیزون کو جو تمنے بآئین شائستہ وخدمات لائقہ وصول کی ہین قبول کرو
خدا تمکو مدت دراز تک خدمات سرکار مین انکا زیب تن کرنا نصیب کرے —

یہ روپیہ نقد اپنے عیال و رشتہ دارون کے واسطے لو اور یہ خلعت اپنے گھرون مین
پہنو ہمارے سعید ہین کر تفاخر کیا کرو اور خدا کرے کہ تمہاری خدمات نمایان کے بیہر دوسرا ایک جمعدار

پیدا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ ضرور اکثر سپاہی وغیرہ تمہاری بیرونی ایسے کار نیک میں اختیار کرینگے
بعد از گفتگوے بالا جناب سر ہنری صاحب بہادر نے اپنے ہاتھ سے انعام تقسیم کیے
اور ہر ایک شخص سے جو مخلع بخلعت ہوا تھا دوستانہ ہاتھ ملائے —

صوبہ دار سیوک تواری ۴۸ رجمنٹ کو قبضہ خنجر مرصع کار نہایت تحفہ اور ایک جفت
دوشالہ قیمتی اور ایک چوغہ زرکار اور چار تھان کامدانی کے عطا ہوے —

اور حوالدار میجر کو بھی خلعت حسب تفصیل بالا عنایت ہوا —
اور رام ناتھ دوسبے سپاہی ۴۸ رجمنٹ اور شیخ حسین بخش سپاہی ۱۳ رجمنٹ کو کہ اب یہ
شیخ حسین بخش نایک ہو گیا ہے فی نفر ایک قبضہ شمشیر مرصع و ایک عمامہ قیمتی اور چند تھان پارچہ
سفید مرحمت ہوے اور سواے ان پارچہ سفید مذکورہ بالا کے تین تین سو روپیہ نقد بھی فی نفر عنایت ہوئے

شروع احوال فساد

باوصف اس حال کہ جناب سر ہنری لارنس صاحب بہادر اس طرح مفسدین کو سزا اور
اور وفاداروں کو انعام دیتے تھے وہ سرکشی جس کا مدت سے خوف تھا بمقام میرٹھ برپا ہوئی اور
یہ مقام بباعث قیام توپخانہ و سپاہ گورہ بخیال عوام اس قدر مستحکم تھا کہ اسمیں گمان سرکشی بھی
خارج از وہم و گمان بلکہ دیوانہ پن تھا —

میرٹھ

بتاریخ ۲۳ ماہ اپریل کرنیل اسمتھ صاحب کمانیر رسالہ سوم نے باین خیال کہ خوشنودی
و رضا جوئی سپاہ اسمیں متصور تھی حکم صادر فرمایا کہ رجمنٹ کے سوار پریڈ پر حاضر ہو کر طریق سرکاری
نئی بندوقوں کا بغیر کاٹنے کارتوس کے دیکھیں اور حوالدار میجر اور اسکا اردلی جو بنگلہ صاحب کا
موجود تھے انکو صاحب نے دکھایا کہ کس طرح یہ عمل ہو سکتا تھا اور اردلی حوالدار میجر نے دو مرتبہ
اسی طرح نئی بندوق سر کی، بوقت شب اس افسر کا خیمہ آتش زنی سے خاک ہو گیا اور اسپتال سواران
جو متصل میگزین کے تھا اسکا بھی یہی حال ہوا بوقت نواخت دو گھنٹہ شب کرنیل اسمتھ صاحب کو
خبر پہونچی کہ کچھ سوار کارتوس لینے میں انکار کرتے ہیں باستماع این حال ایک افسر نے واسطے ملتوی رکھنے
پریڈ کے عرض کی مگر بخیال اسکے کہ اس امر میں سبکی سرکار اور غلبہ سپاہ متصور ہے اور نیز بدین گمان کہ صبح تک

سپاہ راستی پر آجاویگی حکم التوا جاری ہوا الغرض صبح کو سپاہ پریڈ پر حاضر ہوئی اور جو از [illegible]
کارتوس صرف کیا اور انکو ترکیب سر کرنے کی بتلائی مگر منجملہ ۹۰ نفر سپاہ پانچ نے تو کارتوس لیے اور باقی
نے انکار کیا تماشا یہ ہے کہ یہ کارتوس وہ تھے جنکا وہ ہمیشہ استعمال رکھتے تھے اور ویسے کارتوس نہ
تھے فوراً اطلاع اس امر کی کماں افسر مقام میرٹھ کو ہوئی اور پچاسی نفر سپاہ جنہوں نے انکار
لینے کارتوس سے کیا تھا معطل ہو کر حوالات میں بھیجے گئے تحقیقات مقدمہ کورٹ میں شروع
ہوئی اور بتاریخ نہم ماہ مئی پریڈ پر تمام سپاہ گورہ و ہندوستانی جا کر مجرموں کو واسطے سنانے حکم
سزا کے حاضر لائے اور روبرو تمام سپاہ کے انکو پابزنجیر کر کے حکم قید کا سنایا گیا حوالدار جنسے
سپاہ کو لینے کارتوس سے منع کیا تھا اور وہ لوگ جو زیادہ تر مجرم تھے دس دس برس
کو قید ہوئے اور ما بقی پانچ پانچ برس کو محبوس ہوئے۔

تمام شب تاریخ نہم و صبح دہم مجرموں کے دوست سپاہ رجمنٹ ۱۱ و ۲۰ اور نیز مردمان
بازار کے پاس جا کر مشورہ سنج ہوئے کہ کیا تدبیر استخلاصی مقیدین میں مستحسن ہے۔۔
شروع تجویز مقدمہ مذکورۂ بالا سے ہر شب ایک یا دو مکان سرکاری نذر شعلہ ہوتے تھے
مگر سوائے آتش زدگی کے اور کوئی امر فساد انگیز تا شام یکشنبہ دہم ماہ مذکور وقوع میں نہیں آیا
تھا الا دہم کو انواع جنگ و خونریزی کا بازار گرم ہوا جسکا بیان بچشم دید ذیل میں درج
ہوتا ہے اول بیان پادری سمتھ صاحب کا ہے جو مقام میرٹھ میں پادری تھے اور وہ یہ ذکر
بتاریخ دہم ماہ مئی روز یکشنبہ شام تک امن و امان تھا اور میں بگھی میں سوار ہو کر گرجا گھر جو
قریب ایک میل کے میرے مکان سے تھا واسطے ادائے نماز شام جاتا تھا کہ راستہ میں دو سپاہی
گورہ شصتم رجمنٹ شاہی کو کیا دیکھتا ہوں کہ مجروح و خستہ و خون آلودہ بمدد چند رفیقوں کے
چلے آتے ہیں بعد ازاں جب میں گرجا گھر میں پہنچا تو دیکھا کہ بگھیاں اور گاڑیاں بخوف
و ہراس تمام بھاگی جاتی ہیں اور ایک گروہ مردم میرے قریب آئے اور مجھے جانب بازار
اشارہ دیکھنے کا کیا میں نے جو دیکھا تو ادھر سوائے شعلہ اور دھوئیں کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا
اور آواز بندوق سماعت میں آتی تھی اور غل و شور خلائق کا گوش زد ہوتا تھا پادری ساٹھر
صاحب جو میرے شریک نماز تھے مع اپنی میم صاحبہ کے اس اثنا میں آپہونچے مگر چونکہ

کوئی شخص وہان نمازگزاری کو موجود نہ تھا ہم بھی واپس اپنے مکانون کی جانب روانہ ہوسکے
اب وقت قریب گھنٹہ شام کا تھا اور ہمنے دانستہ راستہ اور مقامات مجمع عام کو بچا کر راہ جانب
رائفل اور توپخانہ کے اختیار کی اثنا راہ مین ایک پہرہ بگسے سپاہیون سے تھے جو قریب آٹھہ
یا دس نفر کے توپخانہ پر متعینات تھے اور جسمین سے تین سپاہی بعد از ہمارے جانے کے
مقام مذکور پر بمقابلہ ایک افسر ولایتی جو اپنے سپاہیون کو ساتھہ لیکر انکے مقام پر قبضہ کرنے کو
آیا تھا مارے گئے تھے ہمکو سلام کیا مین بخیریت اپنے مکان پر پہونچا مگر میرے ہمسایہ یعنی بگل
صاحب مع میم صاحبہ نے جو توپخانہ اسپی سے تعلق رکھتے ہین بیان کیا کہ سپاہی پہرہ بریگیڈیر
صاحب نے جو قریب تر اس مکان سے ہی تھوڑا عرصہ ہوا کہ ایک گولی سر کی تھی اور وہ میرے
اور میم صاحبہ کے بیچ مین سے گذر گئی ہم اسوقت دروازۂ احاطہ پر کھڑے تھے بعد از سماعت
اس حال کے ہم بالاتفاق بجانب برآمدہ مغربی گئے اور آواز ایک گولی کی سنی جو نزدیک اسطبل
سر ہوئی تھی اور اسکے بعد آواز ٹاپ اسپ کی دبیہ بھی کان مین آئی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ فلپ
صاحب ڈاکٹر اسپان متعلقہ رسالہ سوم کی یہ بگھی تھی اور وہ بخرابی تمام پانچ سوارون کے ہاتھہ سے مارا
گیا اور ڈاکٹر کرشی صاحب جو تھوڑے عرصہ بعد صاحب مذکورہ بالا کے اسی بگھی مین آتا تھا مجروح و خستہ ہوا
مگر ابتک زندہ ہے اور امید زیست رکھتا ہے اس اثنا مین فوج ولایتی یعنی ششم گارڈ ڈراگون شاہی ایک
رسالہ اور ایک توپخانہ بنگال حاطہ اور رجمنٹ شصتم رائفل شاہی چھاونی پیادگان ہندوستانی مین
آپہونچی اور گراب بند وقین سر ہونی شروع ہوئین مگر سپاہ سے زیادہ تو خرابی اور ظلم باشندگان
شہر اور ساکنان صدر بازار نے کی انھون نے کپتان میکڈونلڈ صاحب کی میم کا تھوڑی دور تعاقب
کرکے بزخمہاے شمشیر وغیرہ قیمہ کر ڈالا مگر شکر خدا کہ اسکے بچہ ہاے خردسال اسطرح بچ رہے
کہ وہ آیا کے پاس تھے اور آیا انکو اپنے ساتھہ بچا کر لیگئی اور نیز ان لوگون نے اجیٹن چیمبر صاحب
صاحب کی میم کو جو باغ مین خفیہ بیٹھی تھی کیونکہ اجیٹن صاحب خود چھاونی مین کار سرکار پر گئے
تھے قتل کیا اور اس بیرحمی سے مارا کہ اول تو میم صاحبہ کے کپڑے انکے بدن پر جلائے اور بعد
از ان گولی سے مار کر شمشیر سے جسم میم صاحبہ کا پارہ پارہ کیا قریب دس بجے کے پانچ سواران
رسالہ سوم نے ایک بنگلے کو جو روبرو ہمارے بنگلے کے تھا آگ لگا دی اور بعد ازان بریگیڈ صاحب

بنگلے کو بھی جلانے کا ارادہ کیا مگر خوش نصیبی ہم لوگون کی سے اسنے آگ نہ لی بعد از نواخت گیارہ گھنٹہ کے مضبوط پہرہ گورہ لوگون کے ہمارے مکانات کے گرد قائم کیے گئے اور توپخانہ ولایتی گردا گرد گشت کرنے مین مشغول ہوے مگر ساکنان دیہات قریب وجوار نے بازار آتش زنی تا صبح گرم رکھکر دست تطاول بحال ضعفا دراز کیا اور اس ہنگامہ مین نقصان جان و مال بہت ہوا وہ حصہ میرٹھ کا جہاں سرکشی واقع ہوئی تھی وہان مکانات ویرانہ وسوختہ کے سواے اور کچھ نظر نہین آتا ہے چند باشندگان کی محافظت جان مین مثل گرنٹ ہڈ صاحب کمشنر قسمت میرٹھ اور انکی میم صاحبہ مین ایک اعجاز ہوا تھا کوئی باغات مین اور کوئی مکانات خدمتگاران مین پوشیدہ ہوکر بچے اور کوئی لباس خدمتگارانہ زیب تن کرکے جان بسلامت لیگئے گو کہ سپاہ وغیرہ دشمنان جان انکے عقب مین سرگرم خونریزی تھی بہ شب یکشنبہ یعنی شب مفسدہ جو انگریز قبل از آنے سپاہ گورہ میدان سرکشی مین جان بحق ہوے تھے انکی تفصیل ذیل مین لکھ دی جاتی ہے —

ٹریگر صاحب مہتمم مدراس کپتان میکڈونلڈ صاحب بستم پیادگان ہندوستانی مع میم صاحبہ کپتان ٹیلر صاحب اور ٹیلی صاحب اور ہندرسن صاحب متعلق رجمنٹ مذکور اور کرنیل فنس صاحب کمانیر ۱۱ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی اور چیمبر صاحب کی میم جنکا قاتل بتاریخ ۱۴ ماہ مذکور گرفتار ہوکر بسزایاب خفاے گلو ہوا اور جسم مجرم کا بآتش غضب سوختہ وخاکستر کیا گیا اور رسالہ سوم مین صاحبان مفصلہ ذیل مقتول ہوے تھے فلد صاحب ڈاکٹر اسپیان واسن صاحب مع میم صاحبہ مناک نیب صاحب جو چند عرصہ سے شامل رسالہ ہوے تھے اور لنیک ڈل صاحب اور رانڈ ماسٹر کی ایک دختر خردسال اور سواے اکثر گورہ توپخانہ وششم رایفل وعورات واطفال گورہ ودیگر عیسائیان کی نسبت ساکنین مقام میرٹھ کے جو جو حرکات خارج از انسانیت ومروی ہیچ قتل انگریزون کے وقوع مین آئے ہین قابل بیان نہین چنانچہ ایک انمین سے جسکے بیان مین قلم ایک سے خشک ہے اشک سیاہ روتا ہے یہ ہے کہ سارجن لو صاحب جو چھاونی سے بفاصلہ رہے تھے اور ایک میم اور پانچ اطفال انکے تھے شب یکشنبہ کو مجروح ومقتول ہوے یہ تو معلوم نہین کہ وہ کسطرح زخمی ہوے اور کیا انکے اوپر گذرا مگر جب صبح روز دوم یعنی دوشنبہ کی صبح کو وہان تعلیم گاہ جسکے وہ ملازم تھے انکی تلاش مین نکلے تو بنگلہ سے بفاصلہ قریب چالیس قدم کے

صاحب کی لاش نظر پڑی جسم کا یہ حال تھا کہ خدا دشمن کو بھی دیکھنا نصیب نہ کرے اور قریب چار
گز کے فاصلہ پر اُسکے ایک لڑکے کی لاش پڑی تھی مردمان مذکور جب بنگلے مین گئے تو وہان وہ
لڑکے صاحب مرحوم کے خستہ و مجروح مثل گوشت قیمہ زدہ پڑے تھے مگر حیات باقی تھی کہ وہ دم
زندگی کا بھر رہے تھے دونون لڑکون کو اُسی وقت ڈولی مین ڈال کر اسپتال مین روانہ کیا چنانچہ
ایک اُنمین سے جان بحق ہوا اور دوسرا ہنوز زندہ ہے اور ظن قوی ہے کہ وہ جان بر ہوگا اب اسکو
اعجاز مسیحائی اور فضل الٰہی کہتے ہین کہ میم صاحبہ اور وہ اطفال باقیماندہ جو اِس قدر مجروح و خستہ
ہو گئے تھے کہ کوئی جگہ اُنکے جسم پر خالی از جراحت نہ تھی بعد از نصف شب کسی طرح افتان و خیزان
با غلطان و پیچان اسپتال تک پہونچ کر مثال اجسام بیجان زمین پر گرے اُسی وقت معالجہ اُنکا
شروع ہوا اور باوجود اسقدر صعوبت اور تکالیف رنج و الم و محن و غم کے اب اُنکو بہت افاقہ
ہے اور چند روز مین صحت کلی نصیب اِن بیکسون کے ہوگی۔

شروع سرکشی مین مفسدون نے اول ۵۰ نفر قیدیان سپاہی رہا کیے اور باقی ماندہ قیدیان
جو چودہ سو آدمی تھے وہ بھاگ گئے اور جیلخانہ کو آتش دے دی قیدیان بازنجیر کمتیان کیلو تھانہ
کے حلقے مین گئے اور جو آہنگر اُنکا ملازم تھا اُس سے سلسلہ قید کا شکست کر دیا یعنی زنجیر ہائے
آہنی جو اُنکے افعال قبیح سے شرمگین ہو کر اُنکے پاؤن مین ڈالی تھین اور ہر وقت ہمراہ اُنکی رہتین
کرتی تھین وہ ایسی حرکات سے باز رہین اپنے پاؤن سے جدا کین اور بخلاف حکام وقت آمادہ فساد ہوئے
لفٹنٹ جی جی ایکفورڈ صاحب نے جو متعلق رجمنٹ ششم پیادگان ہندوستانی اور بمقام میرٹھ
مین علاقہ انجنیری یعنی بارک ماسٹری کا رکھتے تھے عرصہ کثیر تک مفسدین سے لڑتے رہے اور خزانہ
کو بچایا مگر آخرکار مفسدین نے مکان صاحب ممدوح کو آتش دی اب ایکفورڈ صاحب باہر کوٹھی
کے آئے اور اکثر مفسدین کو تہ تیغ بیدریغ کر کے خود زخمی ہو کر زمین پر گرے اور جب تک
مکان مین آگ روشن رہی بے حس و حرکت افتادہ رہے اور صاحب کے عیال و اطفال باغیچہ
مکان مین پوشیدہ تھے بعد ازین بافضال الٰہی و امانت غیبی اِس معرکہ مہلکہ سے تمام خاندان
نے نجات پائی اور اب زخمہائے صاحب ممدوح اندمال پذیر ہو گئے ہین اکثر ملازمان ہندوستانی
نے اِس ہنگامہ مین ایسا طریق اختیار کیا جس سے وہ لوگ مستوجب تحسین و آفرین کے ہوئے

رسالہ سوم باستثناے ہفتاد و یا ہشتاد سواران کے اور تمام رجمنٹ ششم پیادگان ہندوستانی شب یکشنبہ کو روانہ مقام دہلی ہوئے مگر رجمنٹ ۱۱ پیادگان ہندوستانی جو ہرگز شریک مفسدان نہین ہوئے تھے اور جنھون نے اپنے افسرون کو نہین مارا تھا اور نہ انکے مکانات جلائے تھے بلکہ اکثر عورات اور بچگان صاحبان کی حفاظت کی تھی قریب میرٹھ کے مقیم رہے اور ایک سو ۲۰ نفر سپاہ تو واپس آگئی ہین اور یقین ہے کہ اور بہت سپاہی واپس آویںگے کیونکہ ایک اشتہار معافی جرائم کا جاری ہو کر انکے پاس بھیجا گیا ہے —

بشب دوشنبہ اکثر سے از میم صاحبان و اطفال تعلیم گاہ توپخانہ مین جسکے گرد دیوار حصار تھی اور پہرہ و چوکی مضبوطی تمام قائم کیے گئے تھے شب باش رہین اور شب مذکور مین کوئی امر فساد انگیز سرزد نہوا مگر بار ہا بندوقین درمیان پہرہ والہ و بدمعاشان دیہات و بازار چلتی رہین اور تجویز میجر جنرل صاحب بہادر آئین جنگی ضلع میرٹھ مین جاری ہوا —

اکثر صاحب لوگون کے پاس کوئی چیز سوائے رخت بدن باقی نہ رہا خصوصاً پادری الفرڈ صاحب اور سید لبنہ صاحب کی میم کے پاس تو اسباب ایک حبہ کا بھی باقی نہ رہا پادری صاحب گرجا گھر مین نماز ادا کرتے تھے جب مفسدہ شروع ہوا اور صاحب عبادت گاہ سے دوان دوان چھاونی گورہ مین پہونچ کر وہان بسلامت لیگئے اور بدمعاش انکے مکان مین جو اندرون شہر واقع تھا گئے اور تلاش ہر ایک گوشہ و کنارہ مکان مین کی مگر صاحب خوش طالعی سے انکو دستیاب نہوئے الا مکان مذکور دست ستم بدکاران سے جلکر خاک سیاہ ہو گیا —

گریٹ ہڈ صاحب کی میم کے بچنے مین اعجاز ہوا تھا جب مکان انکا جلتا تھا تو وہ بام خانہ پر تھین مفسدون کو جب وہ باہر کوٹھی کے نہ ملین اور نوکران صاحب سے دریافت ہوا کہ صاحب اور میم صاحبہ دونون گھر مین نہین ہین اور انکی تلاش یہان بیفائدہ ہی تو مفسد آگ لگا کر چلے گئے بعد جانے مفسدون کے میم صاحبہ اسطرح بام سے اتر کر مکان سوختہ مین سے نکل بھاگین لیکن ایک بال کو بھی آسیب نہ پہونچا اور گریٹ ہڈ صاحب کے اتفاق مین تمام شب بایک درخت کے پیچھے دیگر افسران و سرراہ کاران طویلہ یا پور جسکو زبان انگریزی مین سنڈ کہتے ہین مع اپنی عیال و اطفال کے بتاریخ ۱۳ ماہ مئی فرار ہو کر بھیجی۔ وز دوم بلا مزاحمت وارد میرٹھ ہوے نا افسران

مذکورین ذیل مین درج ہوتا ہی کپتان ڈی اویلی صاحب مع میم صاحبہ و دیگر متعلقان کپتان ہرٹ
صاحب مع میم صاحبہ و دیگر متعلقان بیری صاحب ڈاکٹر اسپان بنگالی صاحب نائب ڈاکٹر اور
باقی ماندہ باشندگان قوم عیسائی مع قبائلان —

چھٹی کمپنی سفرمینا کی بتاریخ ۱۴ مقام میرٹھ مین روڑکی سے آئین اور جب انکو حکم ہوا کہ سب
اپنے ہتھیار حسب الحکم جرنیل صاحب کے سپرد کردو تو سپاہ مذکور نے انکار کیا اور اپنے کمان افسر
کپتان فریزر صاحب کو بگولہ بندوق ہلاک کیا اور بھاگ کر میدان مین قیام پذیر ہوئے مگر توپخانہ
اسپی اور کارڈ ڈریگون نے انکا تعاقب کیا اور پچاس نفر سپاہ مفسدین قتل ہوئے اور اکثر گرفتار
آئے بعد ازان سپاہ گرفتار شدہ نے ارادہ فرار کیا اور اس ارادہ مین ۵۹ نفر سپاہی اور مقتول
ہوئے و دیگر کمپنی نے ہتھیار سپرد سرکار کردیے اور میرٹھ مین مقیم رہین —

ایک ہندوستانی کا بیان جو بخوبی اس معاملہ سے واقف تھا اسطرح پر ہے کہ بتاریخ نہم ماہ مئی
قریب شام بوقت نواخت شش گھنٹہ کے جب صاحب لوگ گرجا گھر جاتے تھے سواران رسالہ سوم اپنے
گھوڑون پر زین کرکے سوار ہوکر بطرف جیلخانہ روانہ ہوئے اور بغیر شور و شغب کے درخواست
واسطے رہائی اپنے ۸۵ نفر سواران کے کی اور اپنا مطلب حاصل کرکے واپس اپنی لین چلے آئے مگر
خانہ زین سے باہر نہ آئے اور نہ اسلحہ اپنے جسم سے جدا کیے اسی اثنا مین رجمنٹ ۱۱ و ۲۰ مع اسلحہ
شامل انکی ہوگئی تمام افسران متعلقہ ہر سہ رجمنٹ پریڈ پر جمع ہوئے اور سپاہ کو فہمایش کرنے لگے مگر
کچھ فائدہ مترتب نہوا اور سب سپاہ نے ایکبارگی بندوقین سرکین اور اکثر افسرون کو ہلاک کیا اس
عرصہ مین خبر سرکشی کی میم ہا سے مقیم میرٹھ کو پہونچی اور سب چھاونی گورہ کی طرف روانہ ہوئین اکثر
سے میم صاحبان یعنی سکنڈ و نلڈ صاحب اور چیمبرس صاحب کی میم مع عیال و اطفال کے بحالت خوار
و زبون قتل کی گئین اور انکی لاشین بجائے زمین کے سپرد شعلہ مکانات کی گئین بمجرد فساد انگیزی
افواج کے باشندگان صدر بازار و ساکنان دیہات قرب و جوار نے کمر غارت گری پر چست باندھ
کر اور ہاتھ تظلم کا دراز کرکے اول تو قیدیان جیلخانہ کو جو قریب ۱۲۰۰ نفر ہو سکے تھے اور جنمین اکثر دائم الحبس
تھے رہا کیا بعد ازان شہر میرٹھ کو لوٹنا شروع کیا مفسدین افواج نے بعد از قتل کرنے صاحب لوگون
کے مع میم صاحبون کے اور انکے اطفال کے جو سلسلے آگئے بہت خرابی کی اور اپنی چھاونی کو جلاکر

اور دیگر عمارات قرب و جوار دان بروسے نالہ جو درمیان چھاونی کے جاری ہی سوخت و تاراج کرکے بطور کوچ سپاہ تین گروہ آگے پیچھے اور وسط مین درست کرکے بجانب دہلی روانہ ہوئے تعجب تو یہ کہ چھاونی میرٹھ مین سپاہ گورہ بکثرت تھی اور ہر طرح کا ساز و سامان حرب و دغا کا آمادہ و آراستہ تھا تسپر بھی تعاقب ان بدمعاشون کا نہوا اور یہ مفسد جنکا قلع و قمع راستہ ہی مین ممکن اور مناسب تھا بےمزاحمت اور بےروک ٹوک داخل شہر دہلی ہوے ۔

تیسرا بیان اس مفسدہ کا اسطرح پر ہے

بتاریخ دہم ماہ مئی روز یکشنبہ وقت شام جب قدرسے سپاہی گورہ واسطے اداے نماز کے گئے تھے رجمنٹ بستم پیادگان ہندوستانی نے فساد شروع کیا اور انکو واسطے شامل ہونے کے بلایا فوراً سپاہ ۱۱ رجمنٹ کرنیل فنس صاحب کے پاس جاکر خواہان اسلحہ ہوئی کرنیل صاحب نے اسلحہ عنایت نہ فرمائے اور ہمراہ انکے پریڈ پر تشریف لیجاکر فہمایش سپاہ رجمنٹ بستم کی شروع کی مگر سپاہ مذکور نے بےتامل کرنیل صاحب کو گولی سے مار کر زمین پر گرا دیا افسران دیگر جو اس ہنگامہ مین مقام پریڈ پر آئے سپاہ کے ہاتھ سے جان بر نہوے رسالہ سوم نے جب یہ شور و غل سنا تو وہ بھی اپنی چھاونی سے باہر آئے اور شریک مفسدان ہوے اب ہنگامہ آتش زنی اور قتل کا برپا ہوا اور کوئی انگریز بلاتمیز فرقہ و عمر یعنی بغیر لحاظ ذکور و اناث و طفل و جوان و پیر کے جو انکے سامنے آگیا گویا موت کے سامنے آگیا تھا ایک گروہ مفسدان بطرف جیلخانہ گئے اور جو سپاہی رسالہ سوم ایک روز پیشتر بباعث نہ لینے کارتوس کے قید ہوے تھے انکو رہا کرکے اپنے ساتھ لے آئے بعد ازان بدمعاشان صدر بازار شامل مفسدان ہوئے اور جو کچھ بردے کار آیا زمینی اور زنانہ سنہری ہر کوئی بنگلہ واقع چھاونی ہندوستانی ویرانی اور سوختگی سے نہ بچا اور اکثر افسران ۲۰ رجمنٹ طعمہ اجل ہوئے مگر افسران ۱۱ رجمنٹ کو انکے سپاہیون نے حفاظت مین رکھا اور اکثر انہین کے اس ہنگامہ مین جان بر ہوگئے ۔

ایک تروپ توپخانہ اسپی اور ایک باٹری کامع تمام رایفل شصتم و سپاہ ڈراگون فوراً موقع فساد پر موجود ہوئے اور چند گولے اسے گریپ اس جانب کو راہی کیے جدھر سے آواز تفنگ آتی تھی مگر بباعث تاریکی شب اصل مقام مفسدین کا معلوم نہوتا تھا کہ گولہ شست پر جاکر کارگر ہوتا

کوشش کر رہے تھے کیا دیکھتے ہین کہ اکثر سپاہی اپنی اپنی بندوقین یا زغلولہ لیکر بھاگے جاتے ہین افسر
بھی اُنکے تعاقب مین گئے اور فہمایش کی کہ اپنی چھاؤنی مین آجاوین اس عرصہ مین ایک سوار رسالہ
سوم کا باشندہ کوب چھاونی مین گیا اور اسطرح پر زبان آور ہوا دیکھو انگریز لوگ آتے ہین اگر تمکو پاس
سپاہ گری کا ہے تو آؤ اور جو کچھ کرنا ہو ایک مرتبہ کرلو بازاری آدمی بھی اُسکے ساتھ متفق اللفظ ہوے
اب اکثر سپاہ کمپنی کمپنی کی باہر آئی اور افسران مذکورین نے ہرچند بہت فہمایش کی اور کچھ آدمیون کو
باز بھی رکھا مگر اکثر سپاہی بطرف میگزین روانہ ہوے وہان پہونچکر سب نے ہتھیار لیے اور رجمنٹ
کے کرنیل فنیس صاحب کو جو قریب میگزین کے آئے تھے بغلولہ تفنگ مقتول کیا اور کپتان ہیلڈ صاحب
متعلق ہشتم رجمنٹ اور ٹریگر صاحب مہتمم مدارس کو بھی بعد ازان ہلاک کیا باقی ماندہ افسرون نے جگہ
چوک صدر بازار مین قائم رکھی اور فوج میسرہ کو رد کا گولیان چارون طرف سے مثال قطرات باران
انپر برستی تھین اس عرصہ مین کسی شخص نے انکو خبر دی کہ افسران مذکور کو بالا ہلاکت کو پہونچ گئے اور
اکثر سپاہیون نے اُنسے کہا کہ تم اب یہان سے بچ جاؤ افسران موصوفین با فسوس تمام مذکور سے
روانہ ہوے اور جب وہ چھاونی سے باہر آئے تو سپاہ اُنکے تعاقب مین بھاگی یہ حال ملاحظہ کرکے
افسران مذکورین بھی تیز قدم ہوے مگر بعد ازان حرکات غصہ آمیز سپاہ کو بہ نرم کلامی ملائم کیا اس
حالت پہ بھی افسران رجمنٹ ہشتم نے کوئی امر خلاف مردانگی یا سواے شجاعت نہین کیا یعنی لفٹنٹ
ہمفری صاحب نے بعد از قتل ہونے تین افسرون کے ارادہ میگزین جانے کا کیا اور اثنای راہ مین
گیارہ گولی کھا کر اُنکا گھوڑا گرا کوئی اُن افسرون مین سے گو کہ بے ہتھیار تھے ایسا نہ تھا کہ جسنے تامل
بیچ جادۂ راستی پر لانے سپاہ مفسد کے نہ کیا ہو اور بصورت انحراف مفسدین مسلح جنکے پاس بنادق
پر ادر کسی ہوئی تھین بضربات مشت زمین پر نہ گرا دیا ہو مگر چونکہ ہر ایک امر کا ایک وقت ہے اور کسی
وقت جنگ کرنا اور کسی وقت گریز کرنا مصلحت وقت ہوتا ہے اب وقت گریز کا آگیا تھا اور بچان بسلامت
یعنی نا ہر ایک افسر رجمنٹ ہشتم کا بغیر تائید غیبی اور کرم از اعجاز نہ تھا کیونکہ جب لفٹنٹ ہمفری صاحب
کا گھوڑا جیسا پیشتر مذکور ہوا ہے مارا گیا تو یہ صاحب زمین پر گرے اور اکثر سپاہ نے جو اُنسے چند
قدم کے فاصلہ پر تھی گولیان انپر ماریں مگر صاحبکو کوئی نہ لگی اور صاحب ممدوح وہان سے اٹھکر
بھاگے اور ایک مکان مین جو اسپتال کے حاطہ مین خدمتگارون کے واسطے بنا تھا جا کر مخفی ہو رہے

کپتان ارل صاحب بگھی پر سوار بمع مفسدین اور بارش گلولہ مین سے بھاگ نکلے اور گھوڑے یا بگھی یا سوار کو کچھ آسیب نہ پہونچا کپتان لوسن صاحب کی گردن مین ایک گولی لگی جسکے بعد وہ بھی بھاگ گئے اور سپاہی اور بدمعاشان بازار انکے تعاقب مین ہوئے مگر صاحب موصوف کوٹھی بہ کوٹھی بھاگتے ہوئے ایک بگھی کے نزدیک پہونچے جو بہ تیزی تمام بھاگی جاتی تھی اور اسپر سوار ہوکر جان بسلامت لیگئے کپتان ٹیلر صاحب اور لفٹنٹ مندرسن صاحب اور لفٹنٹ شولاہیم صاحب اور لفٹنٹ نیل صاحب اور لفٹنٹ ٹاٹلر صاحب اور ڈاکٹر ایڈلی صاحب اتفاقاً سب بے سلاح اور پاپیادہ چلے جدھر جاتے تھے گروہ کثیر مفسدین کا نظر پڑتا تھا ہر ایک گلی کوچہ جادہ و راستہ مکان و احاطہ ایک ہیئت مجموعی سرکشی کی نظر آتی تھی جس سے ممات اور تباہی فرنگیان رونما تھی غرض کہ صاحبان موصوفین لڑتے ہوئے اور مفسدین مسلح کو یہ ضربات مشت پسپا کرتے ہوئے کرنیل اسمتھ صاحب کی کوٹھی تک پہونچے اور وہان جاکر مکانات خدمتگاران مین جو خالی پڑے تھے جاگزین ہوئے یہانسے لفٹنٹ مندرسن صاحب اور لفٹنٹ ٹیل صاحب اور کپتان ٹیل صاحب علیحدہ ہوکر دوسرے مکان مین گئے اور شناخت ہوکر منزل مقصود کو پہونچے اسطرح پر کہ جن مکانات مین یہ سب صاحب تھے انمین بھی دست آتشین فساد دراز ہوا اور یہ سب شعلہ کو پاکوب کرتے ہوئے نکلے اس اثنا مین کپتان ٹیلر صاحب تو اسی وقت گروہ مفسدین کے ہاتھ سے جان بحق ہوئے اور لفٹنٹ ٹیل صاحب اور لفٹنٹ مندرسن صاحب کے اوپر کوئی سو گولی پڑی مگر کوئی کارگر نہ ہوئی کیونکہ انکو اس سے زبون تر موت سے مرنا تھا جب یہ دونون صاحب ان گولیون سے بچ کر کسی طرف کو بھاگے تو اور مفسد دوچار ہوئے اور انھون نے بہ زخمہائے شمشیر دونون صاحبون کو پارہ پارہ کرکے اسطرح کاٹا کہ کوئی عضو بالکل ثابت نہ رہا باقی ماندہ تین صاحبون نے عہد کیا کہ لڑکر مرنا اچھا ہے اور لکڑیان ہاتھ مین لیکر ایک معبد گاہ مین جو کرنیل صاحب کے احاطہ مین تعمیر تھا پناہ گیر ہوئے قدرت خدا اور برکت معبد گاہ سے انکی نجات ہوئی یعنی تمام احاطہ مین وہی ایک مکان بسبب آتش و فتنہ سے بچا رہا پانچ گھنٹہ تک یہ تینون صاحب وہان رہے بعد ازین انکو خبر پہونچی کہ فوج گورہ آگئی یہ سنکر وہ وہانسے نکلے اور شامل فوج ہوئے قتل عام اور مرگ ناگہانی سے محفوظ رہے

یہ تمام قتل اور خونریزی اور تاخت جانہاے بنی نوع جو اکثر مقامات مین وقوع مین آئی ہرگز
واقع نہوتی اگر مفسد مقام دہلی تک نہ پہونچتے اور راستہ ہی مین اُنکا علاج قرار واقعی کیا جاتا باعث
موجود ہونے افواج گورہ بمقام میرٹھ کچھ مشکل نہ تھا یہ اظہر من الشمس ہے کہ رایفل ششم وقت شام باتمام
خبر فساد جمع ہو کر منتظر حکم تعاقب مفسدان تھے مگر نصف گھنٹہ تک اُنکو حکم نہ ملا اور جب حکم ملا
تو یہ ملا کہ آہستہ آہستہ بطور کوچ سوگوالان قدم زن ہون اور تیزگامی کہ جسکو زبان انگریزی مین ڈبل
کوچ کہتے ہین ہرگز نکرین بروقت وارد ہونے موقع فساد پر اور دیکھنے غدر اور خونریزی مفسدان کے
نائرۂ غضب شجاعان ولایتی کا جوش مین آیا اور وہ مستعد اس امر کے ہوے کہ بزودی ہر چہ تمام تر
تعاقب مفسدان کرکے خاک وجود سرکشان جسمین آتش فتنہ بیجا شعلہ در ہو رہا تھا تندباد توپ و تفنگ
رعد آہنگ اور آب شمشیر دلاوری و مردانگی سے فرو کرکے برباد دیوین مگر بخلاف مناسب وقت
اُنکے دل پرجوش سرد ہو گئے کیونکہ انکو کوئی حکم مناسب نہ ملا بلکہ زیادہ تر رنج انکو اس امر سے ہوا
کہ کوئی کار شجاعت و دلاوری اُنسے نہ ایا گیا اور تن بتقدیر وہ لوگ ناظر حرکات مفسدان رہے
ہندوستانی ہر چہار طرف روان اور دوان تھے اور شور و غل مچا رہے تھے اور بازار غارتگری
اور آتش زنی اور قتل و خونریزی کا گرم کر رہے تھے اور ان شجاعان میدان صف آرائی کو حکم سر کرنے
اتواپ کا یا گرفتار کرنے مفسدین کا نہ دیا گیا زیادہ برین ایک امر یہ ہوا کہ بعد اُسکے دلاوران ولایتی
کو حکم ہوا کہ واپس راستہ پختہ پر جا کر مقیم ہون اور اسطرح زیادہ از نصف چھاونی دست تظلم و
غارتگری سرکشان مین چھوڑ دی رجمنٹہاے ہندوستانی نے بعد از صدور کرنے ہر ایک امر
تعدی و ستم کے کوئی دقیقہ از دقائق ایذا رسانی سے فروگذاشت نہ کیا اور من بعد بہ فتح و فیروزی
روانہ مقام دہلی ہوے تعجب تو یہ ہے کہ تعاقب ایسے بدکردارون کا تا بحد و چھاونی بھی نہو
گو مقام میرٹھ مین دو رجمنٹہاے ولایتی من کل الوجوہ آراستہ و پیراستہ موجود تھین جو یہ
حالات دیکھ کر پیچ و تاب کھا رہے تھے کہ کسی طرح حکم ہو تو اُن بدکردارون کو پاداش
اعمال زشت کو پہونچا دین مگر کوئی حرف مطلب دلی گوش نواز سامعت منتظران نہ ہوا جو راستہ
مفسدین نے بکمال استفادہ بھی معلوم ہوا اور یہ بھی ظاہر تھا کہ ہر ایک صاحب ولایت زاد جو
دہلی مین مقیم ہے انمین سے ایک بھی دست تظلم بدمعاشان جنگلی سے جانبر نہو گا مگر تاہم

کوئی امر انکی حفاظت کا منصور تصور پر نہ آیا درصورت ایسی فروگذاشت کے کچھ مقام تعجب اور استعجاب
نہین جو فوج دہلی نے بفور وارد ہوے مفسدین میرٹھ کے شمولیت انکی اختیار کی کیونکہ انکو اور زیادہ
تقویت اس خیال سے ہوئی ہوگی جو دسی سپاہیان ہندوستانی نے جو میرٹھ مین تھی کیسا کارنامہ
کیا اور باوصف موجود ہونے ایسی فوج کثیر گورہ جو اسقدر آراستہ اور پیراستہ تھی کہ جسکا ثانی
ہندوستان کے کسی مقام پر یکجا نہ تھا اُسکا ایک مو بھی ان سے ازار کش نہوا اور یہ بھی کچھ مقام تعجب کا
جو بعد ازین اور ہوا دیدہ حالات مرقومہ بالا شہر دہلی ملجا و ماوا ے مفسدان و شرکشان ہوا

دہلی

بتاریخ یکم ماہ اپریل یعنی قریب ایک مہینا گیارہ روز پیشتر وقوع اس بلوہ کے ایک اشتہار جامع مسجد
مین آویزان کیا گیا تھا اسکا مضمون یہ تھا کہ بتاریخ ۱۱ ماہ مئی دہلی لوٹی جاویگی اور بڑا کشت و خون
ہوگا لیکن ظاہر ہے کہ اُسوقت حکام نے کچھ توجہ اس جانب نہ کی اور جیسے اور امور اس قسم کے اسوقت ہو
مین ہنسی مین ٹالے جاتے تھے یہ بھی اخبار نویسان اضلاع شمالی و مغربی نے ہنسی مین ٹال دیا تھا
اور اسی سبب سے پھر کچھ خیال اسکا کسی کے دل مین نہ آیا جبتک کہ بتاریخ ۱۱ مئی ایک گروہ مفسدین
میرٹھ کا جسمین کچھ سوار اور پیادہ تیسرے رسالہ اور رجمنٹہاے ۲۰ و ۱۱ ہندوستانی کے
تھے بجانب شہر دہلی رہ گرا ہو کر صبح وقت ۷ بجے تاریخ مذکور کے پل کشتی سے عبور کرکے داخل شہر
ہوے جو کچھ بیان واقعی یا جو مفصل حال بعد داخل ہونے مفسدین مذکورین کے شہر مین ہمکو دستیاب
ہوا وہ بذریعہ عرضی ایک منشی ملازم میجر جی سکتر صاحب کے حاصل ہوا اور بجنسہ ذیل مین تحریر کیا جاتا ہے
مضمون عرضی بروقت وارد ہونے اوپر پل کے سپاہیان مفسدین نے صندوق محصول میر
بحر کو لوٹا اور ایک رجمنٹ سپاہ مذکور عبور دریا بذریعہ پل کرکے داخل شہر ہوے اور پل پر ایک
انگریز کو جو اُنسے دوچار ہوا تھا مار ڈالا بعد عبور رجمنٹ مذکور کے ملاحان نے پل توڑ دیا اور سوار
گھوڑون پر پار ہو کر براستہ دہلی دروازہ داخل شہر ہوے اور سر سواری پاشنہ کوب انگوری
باغ کو جو نیچے قلعہ کے ہے باین ارادہ گئے کہ بڑے صاحب کو وہان قتل کرین ۔
کوتوال شہر نے جب یہ خبر سنی فوراً مسٹر فریزر صاحب کو اطلاع کی اور صاحب
موصوف نے بزودی ہرچہ تمام تر حکم دیا کہ کاغذ دفتر شہر مین بھیجا جاوے اور خود بگھی مین سوار ہو کر

دونالی بھر کر اور دو سواران اردلی ہمراہ لیکر بجانب مفسدین روانہ ہوئے جب مفسدین نے صاحب ممدوح کو دیکھا تو اُنکے درپیے جان ہوئے اور صاحب موصوف نے ایک مفسد کو ایک گولی سے اور ایک اسپ سوار مفسد کو دوسری گولی سے مارا اور بگھی مین سے باہر کود پڑے اور براہ سمن برج قلعہ کے اندر جاکر دروازہ قلعہ بند کیا اور وہان سے لاہوری دروازہ قلعہ پر پہونچکر صوبہ دار گارڈ کو جو پہرہ پر تھے حکم بند کرنے دروازہ مذکور کا کیا اور صوبہ دار نے فوراً تعمیل حکم کی اس اثنا مین ایک سوار مفسد نے قلعہ کے دروازہ پر آکر صوبہ دار سے کہا کہ دروازہ کھولو صوبہ دار نے پوچھا کہ تو کون ہے اُسنے جواب دیا کہ مین سوار رسالہ میرٹھ کا ہون پھر صوبہ دار نے کچھ تامل کرکے دریافت کیا کہ اور سپاہی کہان ہین تب اسنے کہا کہ اور سپاہی انگوری باغ مین ہین صوبہ دار نے تب اُسکو کہا کہ جاؤ اُنکو بھی لے آؤ تب مین دروازہ کھولونگا سوار یہ سنکر واپس گیا اور تھوڑے عرصے مین سب کو لے آیا جب وہ سب دروازے پر آئے تو صوبہ دار مذکور نے دروازہ کھولا اور سب سپاہی داخل قلعہ ہو گئے۔

مسٹر فریزر صاحب اور کپتان ڈگلس صاحب قلعہ دار نے ہر چند صوبہ دار سے کہا کہ یہ کیا دغابازی ہے اپنے سپاہیون سے کہو کہ بندوقین بھر لین کیونکہ اگر زیادہ نہین تو ایک کمپنی کا گارڈ دروازہ قلعہ پر ہمیشہ رہتا ہے مگر صوبہ دار نے کچھ نمانا اور صاحب کمشنر کو دشنام دہی کرکے کہا کہ یہان سے چلا جا جب فریزر صاحب اور کپتان ڈگلس صاحب نے یہ حال دیکھا اور کلمات فحش سنے تو وہ دونون وہان سے بھاگ کر طرف اندرون قلعہ چلے مگر راستہ مین سواران مفسد اُنکے درپیے ہوئے اور ایک نے ایک پستول طرف فریزر صاحب کے سر کیا جس سے اُنکو زخم پہونچا اور دو ایک دیوار کے سایہ سے کھڑے ہو گئے اس اثنا مین ایک اور مفسد آیا اور ایک ہی ضرب شمشیر سے انکا سر تن سے جدا کر دیا۔ اور صاحب اس واردات جگر خون کن کو اسطرح پر بیان کرتے ہین کہ ایک شخص بچشم خود دیدہ یون بیان کرتا تھا کہ جب فریزر صاحب کو کسی سوار مفسد نے زخمی غسلوۂ تفنگ کیا تو انھون نے دو مفسد دن کو وہان مارا اور

اپنی بگھی پر سوار بھاگے گو زخم سے خون جاری تھا اور تکلیف جراحت کی بہت تھی لیکن تاہم
اُنمین طاقت بگھی چلانے کی باقی تھی کہ اس عرصہ مین ایک مفسد آیا اور اُسنے صاحب کے سائیس کو
تلوار دی اور کہا کہ تو صاحب کو مار ڈال سائیس نے تلوار لیکر ویسا ہی کیا اور صاحب کے سینے پر
ایسا تلوار کا ہاتھ مارا کہ دل پاش پاش ہوگیا فقط بعد ازین مفسدین نے راستہ مین کپتان ڈگلس مہتمم
قلعہ دار کو بھی مجروح و ہلاک کیا پھر وہ قلعہ کے دیوان عام شاہی مین پہونچے جہان انھون نے
دو میم صاحبون کو مارا (وہ شاید جنگ صاحب اور گلفرڈ صاحب کی لڑکیان تھین) اور
وہان سے دریا گنج جاکر سب مکانون کو آگ لگا دی اس عرصہ مین ایک اور رجمنٹ مفسدون کی
شہر مین داخل ہوئی اور آتے ہی بدمعاشان شہر کو کہا کہ تم شہر کو لوٹو اور ہمکو اسباب لوٹ مین
ہاتھ لگانا حرام ہے سواران مفسد جو دریا گنج کو جلا رہے تھے انھون نے وہان پانچ انگریز اور
تین میمون کو مارا اور باقی عیسائی جتنے وہان تھے وہ سب بھاگ کر کوٹھی راجہ کشن گڈھ مین پناہ
گیر ہوئے مفسد دریا گنج کو اسطرح تباہ و خاک سیاہ کر کے کوٹھی بنک مین گئے اور وہان اسکو
آگ لگا کر پانچ صاحبون کو قتل کیا اور وہانسے کوتوالی جاکر بدمعاشون کو کہا کہ شہر کو لوٹو
یہ سنکر کوتوال بھاگ گیا اور اسنے کوئی تدبیر بچانے مظلومان شہر کی نہ کی بعد ازان مفسدان
کرنیل سکنر صاحب مرحوم کی کوٹھی پر آئے مگر اُسکو نہ چھیڑا اور جتنے مکانات قرب وجوار گرجا گھر
تھے ان سب کو آگ لگا دی اور جتنی میم اور صاحب لوگ اور اُنکے بچے ملے سب کو مار ڈالا من بعد
پانچ نفر سوار باشندہ کو سب چھاؤنی کو گئے اور جب نزدیک چھاونی کے پہونچے تو جتنے سپاہی
وہان تھے انھون نے اپنے افسرون کے بنگلون کو جلانا اور جو انگریز انکو ملا اُسکو مارنا شروع کیا
باقی سواران مفسد شہر مین میگزین کو گئے جب وہ نزدیک میگزین کے پہونچے تو جتنے سپاہی
اور قریب ہزار آدمی شہر والے میگزین کے ساتھ ہو گئے دو رجمنٹ چھاونی دہلی نے کو توالی مین
شامل مفسدان ہو کر شہر کو لوٹنا شروع کیا اور دو رجمنٹ نزدیک لعل ڈگی رود بر وسمت قلعہ کے مقام
پذیر ہوئین ایک گارد بدین خیال راجہ کشن گڈھ کی کوٹھی پر گیا کہ اُسنے انگریزون کو پناہ
دی ہے اور فی الحقیقت اُس کوٹھی مین تیس انگریز و میم اور اُنکے بچون سے زیادہ پناہ گیر تھے
وہان پہونچ کر مفسدون نے اسکو آگ لگا دی اور کوٹھی مذکور ایک دن اور ایک رات تک جلتی رہی

مگر انگریز سب اتہ خانہ مین محفوظ تھے روز دوم صبح کو مفسد دو توپین میگزین سے لائے اور تمام روز انہون نے کوٹھی مذکور پر گولہ اندازی کی مگر کسی کو آسیب نہ پہونچا بعد ازین مفسدین نے ہر مقام شہر کو لوٹنا شروع کیا کوٹھی کرنیل سکنر صاحب مرحوم جسکو مفسدین میرٹھ نے ہاتھ نہ لگایا تھا بدمعاشان دہلی نے خوب لوٹا۔

بتاریخ ۱۳۔ مفسدین دوبارہ اُن انگریزون پر حملہ آور ہوے جو کوٹھی راجہ کشن گڈھ مین پناہ گیر تھے اس روز انگریزون نے بھی کوٹھی پر سے گولیان مارین اور تیس نفر مفسدین کو مقتول کیا مگر جب انکے پاس سامان حرب و دغا کچھ باقی نہ رہا تو تیس انگریز باہر آئے اور جار تہ خانہ مین رہے اس عرصہ مین ولیعہد شاہی بھی وہان پہونچے اور مفسدین سے کہا کہ انکو ہمین دیدو ہم انکو اپنی حراست مین رکھکر انکی نگہبانی کرینگے مگر مفسدین نے کچھ خیال نہ کیا اور سب کو تہ تیغ کیا۔

مسٹر جورج سکنر صاحب انکی میم مع بال بچون کے قلعہ مین پناہ گیر تھے جاسوسون نے خبر دی اور مفسدین نے انکو قلعہ سے کوتوالی مین لیجا کر بصد خواری ہلاک کیا ڈاکٹر چمن لال ہندوستانی ڈاکٹر کو شفاخانہ مین اور انگریزی ڈاکٹر صاحب کو جیلخانہ مین قتل کیا تین روز تک لاشہاے مقتولین کی بیگور و کفن پڑی رہین اور بروز چہارم مفسدین نے انکو اٹھواکر دریا مین ڈلوادیا۔

اب مفسدین نے بادشاہ سے درخواست کی کہ یا تو ہمکو دو مہینے کی تنخواہ دوا دو یا ہمارا روزینہ مقرر کردو یعنی رسد وغیرہ ہر روز دلوادیا کرو بادشاہ نے سب مہاجنان شہر کو طلب کیا اور حکم دیا کہ اگر درخواست سپاہ کی پوری نہ کردینگے تو سب اپنی جانون سے ہاتھ دھو بیٹھینگے مہاجنون نے عرض کی کہ ہم بیس روز تک انکو دال روٹی دے سکتے ہین اور اس سے زیادہ ہم مین مقدور نہین یہ سنکر مفسدین نے کہا کہ ہم لوگ تو مرنے پر کمر باندھکر بیٹھے ہین جو چند روز ہماری زندگی کے باقی ہین انمین ہم دال روٹی کیونکر کھاوین بادشاہ نے یہ کلام استماع کر کے حکم دیا کہ چار آنے روز تمکو ملا کرینگے۔

مفسدین نے اب دو توپین ہر ایک دروازہ شہر پر چڑھا دین اور ایک ہزار من بارود میگزین پیدا اونی سے لاکر رکھی اور جتنا گولہ گولی وغیرہ میگزین شہر مین تھا اسپر قبضہ کرلیا اس شورش سے رسد شہر مین آنے سے بند ہوگئی اور ہر شے گران ہوگئی آٹا ۴ اثار اور گندم ۱۸ اثار اور روغن زرد

دہ بار بکنے لگا او رعلی ہذا القیاس سب چیزین گران قیمت ہوگئین اور جتنے دیہاتی گردنواح کے تھے
سب اُٹھ کھڑے ہوے اور سب نے لوٹنا شروع کیا بادشاہ نے رفع فساد کے واسطے پانچ دیہات
گوجران کو جلوا دیا جو کوٹھی کرنیل سکنر صاحب مرحوم کی بمقام بلاس پور تھی وہ بھی لٹ گئی —

بعد از لوٹنے دہلی کے دوسو سوار مقام گورگانوان کو گئے او رمقام مذکور مین بازار آتش زنی
گرم کرکے خزانہ کوٹا اور سات لاکھ چوراسی ہزار روپیہ وہان سے اپنے ساتھ دہلی کو لے آئے
اب مفسدین کے پاس نقد روپیہ خزانہ دہلی اور خزانہ گورگانوہ کا اکیس لاکھ چوراسی ہزار روپیہ
موجود ہے اور یہ روپیہ قلعہ مین زیر حراست سپاہ مفسد و سپاہ شاہی کے رکھا گیا ہے —

اب مقام دہلی مین تین رجمنٹ ہین ایک تو میرٹھ کی اور دو دہلی کی اور دوسو سوار موجود ہین
اور باقی سپاہ مفسدین بطرف علی گڈھ اور آگرہ روانہ ہوگئی ہے لچھمین چند سیٹھ نے جو بڑا متمول
اور رہنوز سیٹھ ہے اپنی کوٹھی کو دست برد مفسدین سے بباعث بہر دز دعوت کرنے سپاہ
مفسدین کے بچا رکھا ہے اور صرف یہی ایک کوٹھی وال ہے جسکو مفسدین نے نہین لوٹا

ایک افسر ۳۸ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کا اسطرح پر اپنی مصیبت کا حال جو اسیر
بباعث سرکشی دہلی کے پڑی تھی بیان کرتا ہے یہ صاحب او رافسران رجمنٹ مذکور سے جدا
ہوکر بہ تنہائی بحنت سپاہ دوسوار ان مفسد سے دوچار ہوا اور انھون نے اُسکو مجروح
خفیف بھی کیا اور یہ صاحب ۲۷ تاریخ تک یعنی چودہ روز ویرانون اور جنگلون مین پھرتے پھرتے
میرٹھ پہونچے اور اس عرصہ مین کئی مرتبہ غارتگرون کے ہاتھ سے بچے بیان یہ ہے کہ تاریخ
۱۱- قریب ساڑھے دس بجے صبح کے ایک میرا نوکر بھاگتا ہوا میرے کمرے مین آیا اور اسنے
کہا کہ بڑی کھلبلی مچ رہی ہے اور لوگ کہتے ہین کہ تمام سپاہ ہندوستانی میرٹھ کی دہلی کے
لینے کو آتی ہے یہی اول خبر مفسدہ کی میرے پاس پہونچی تھی چونکہ میرا بنگلہ چھاؤنی مین تھا
مین نے یہ خبر سنکر پیادہ بنگلہ انساین کیمبر صاحب اجیٹن ۳۸ رجمنٹ ہندوستانی پر جاکر دیکھا
کہ صاحب افسر کمانڈنگ اور کرنیل ہیوٹ صاحب دونون موجود ہین انھون نے بھی میری
ہی خبر کا تصدیق کیا اور کہا کہ ۵۴ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی مع دو ضرب توپ شہر
مین بھیجی گئی ہے اور دو دو کمپنی ۳۸ و ۷۴ رجمنٹ کی پہاڑی پر جو درمیان چھاؤنی اور

شہر کے واقعہ ہو قیام پذیر ہونگی اور باقی سپاہی رجمنٹہائے مذکور کے کہین بھیجے گئے دینگے مگر اپنی چھاؤنی مین مستعد اور مسلح رہینگے منگام واپسی اپنے بنگلے کے راستے مین کپتان نکول صاحب سے جو میجر برگیڈیر کا کام کرتے تھے مجھسے ملاقات ہوئی مگر انھون نے اتنا ہی بیان کیا کہ کچھ سواران مفسد نے جو قریب ایک سو پچاس نفری کے ہین پل کشتی کا قبضہ کرلیا ہے اور جو انگریز انکو میرٹھ سے آتے ہوئے ملا اُسکو قتل کیا۔

تھوڑے عرصے کے بعد دونون اتواپ مذکورہ بالا میرے بنگلے کے برابر سے بطرف شہر گئین انکو دیکھ کر مجھے اطمینان ہوا کہ ۵۴ رجمنٹ اور یہ دونون توپ واسطے رفع کرنے مفسدین کے کافی ہونگی اور جو بعد ازین وقوع مین آیا اُسکا کبھی گمان بھی نہ تھا لیکن مین نے بنظر احتیاط اپنا روڈ اور یعنی طپانچہ پنج نالہ کسا اور حکم دیا کہ گاڑی کے گھوڑے طیار رکھو۔

قریب بارہ بجے دوپہر کے میرے نوکرون نے مجھے خبر دی کہ چھاؤنی دریا گنج کے نزدیک قلعہ کے سب جل رہی ہے اور نیز یہ بھی کہا کہ میری رجمنٹ کے صاحب اجیٹن اور صاحب کمانڈنگ چھاؤنی کو گئے ہین مین بھی سوار ہو کر گیا اور دیکھا کہ سپاہ کو سامان جنگ تقسیم ہو رہا ہے مین وہانسے اپنی کمپنی مین گیا اور سپاہیون سے گفتگو کرنے لگا وہ سب نیک چلن معلوم ہوتے تھے اور سبنے کہا کہ ہم کچھ اس فساد کے حال سے واقف نہین بلکہ بہت سے سپاہی ظاہر مین کمر بندی سے ناخوش معلوم ہوتے تھے اور کہتے تھے کہ ابھی ہم شہر کی تعیناتی ہفت روزہ سے آئے ہیں اور ابھی روٹی پانی بھی نہین کیا در جواب اُسکے مین نے اُنسے کہا کہ یہ فساد غالب کہ تھوڑے عرصے مین فرو ہو جاویگا کیونکہ ۵۴ رجمنٹ اور توپین واسطے سزا دہی مفسدین کے روانہ ہوگئی ہین مین نے یہ بھی اُنسے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ تم سب اگر ضرورت پڑے تو لڑو گے اور حق نمک ادا کرو گے در جواب انھون نے مجھسے کہا کہ ہمنے سرکار کمپنی کا نمک کھایا ہے اور ہم بالکل مستعد لڑنے پر ہین انمین سے ایک حوالدار نہایت شور و غل مچا کر اپنی صفائی ظاہر کرتا تھا مگر باحتیاط تمام اُسنے یہ کلمہ زبان سے نکالا کہ ہم مفسدین سے لڑینگے ہی کہتا تھا کہ اگر کوئی حکم راجہ کا ہوا آویگا تو اُس سے لڑینگے۔

بعد عرصہ قلیل کے دو کمپنی یعنی نمبر ۱ و ۹ زیر علم کپتان ٹیلر صاحب اور کپتان گارڈنر صاحب کی

پہاڑی کو روانہ ہوئین کہ وہان جاکر مقیم رہین انھون نے بروقت روانگی ایسا شور وغل مچایا کہ
بیان سے باہر ہے معلوم ہوتا تھا کہ انکو کچھ سرگرم خوشی ہے مگر اُنکے کردار کسی طرح بہ مفسدانہ نظر نہین
آتے تھے مین اپنے سپاہیون سے گفتگو مین مشغول رہا اور انکے کلام با طریقہ سے کوئی امر خلاف
سرزد نہین ہوتا تھا اسی عرصہ مین خبر پہونچی کہ ۵۴ رجمنٹ نے بروقت پہونچنے اندر شہر کے انکار
لڑنے سے کیا اور سواران رسالہ سوم نے اپنے افسرون کو کٹوا دیا اور کچھ انکا مقابلہ نہ کیا اب مقدمہ
بہت سنگین معلوم ہوا اور سپاہ کو حکم کوچ کا ہوا اور سب سپاہ و پریٹ توپخانہ پر جمع کی گئی اور صاحب بریگیڈیر
اور بریگیڈ میجر صاحب دونون موجود تھے سپاہ کو حکم ہوا کہ کارتوس جنگی بھر لین انھون نے تعمیل حکم
کی باجے والون کو بھی بندوقین اور سامان جنگ دیا گیا یہ بیان ہو ہی رہا تھا کہ کرنل رپلی صاحب
۵۴ رجمنٹ کے ڈولی مین وہان آ گئے انکو بہت زخمہاے شدید لگے تھے اور کوارٹر گارڈ توپخانہ
مین رکھے گئے مین نے بگوش خود سنا کہ وہ کسی افسر سے کہتے تھے کہ مجھے اپنے ہی سپاہیون نے سنگین
مارین ڈاکٹر اسٹوارٹ صاحب جو فوج قلعہ کے ڈاکٹر تھے وہ بھی شہر سے آ گئے اور انھون نے بھی
بیان غم افزاے قتل افسران ۵۴ رجمنٹ کا کیا بعد از مشورہ مسر دست درمیان بریگیڈیر گریوس صاحب
اور بریگیڈ میجر اور کپتان ڈی ٹشیر صاحب توپخانہ و دیگر افسرون کے یہ قرار پایا کہ جو اسباب اور فوج
موجود ہے وہ سب پہاڑی کے اوپر جا کر برج جھنڈہ کے پاس قائم ہون اس مقام پر اتنا اور
بیان کرنا چاہیے کہ زیادہ تر سپاہ ۳۸ رجمنٹ اور دو توپین زیر حکم میجر ایبٹ صاحب کے واسطے
امانت گارد نیم کشمیری دروازہ کے بھیجی گئی تھی اب جیسا مین پیشتر بیان کر چکا ہون باقی ماندہ
فوج پہاڑی پر جا کر مقیم ہوئی اور دونون ضرب توپ برج کے سامنے اسطور پر لگائی گئین کہ
انکی زد راستے پر جو شہر کو جاتا تھا تھی جو سپاہی باقی ماندہ ۳۸ رجمنٹ کے تھے انھون نے بجانب
راست برج مذکور کے ہتھیار لگا دیے تمام میم صاحبان اور انکے بچے وغیرہ آپ آ کر برج مین
جمع ہونے لگے اور تھوڑے عرصے کے بعد بہت سے باشندگان شہر بھی آ پہونچے اب خبرین
قتل تمام انگریزون کی جو شہر مین تھے آنے لگین اور یہ بھی خبر لگی کہ جو سپاہ میگزین اور راہ و بغاوت
شہر سے پر تھی اور تینون رجمنٹون کی تھی سب نے کار سرکار کرنے سے انکار کیا صاحب بریگیڈیر نے
اب ایک چٹھی لکھ کر معرفت شتر سوار کے میرٹھ کو روانہ کی اور دس بجے کے وقت حکم دیا کہ بذریعہ

تاربرقی خبر مفسدے کی انبالہ کو بھیجی جاوے صاحب ممدوح نے بعد ازین سب سپاہ کو جمع کیا اور اُنسے دریافت کیا کہ سبب اُنکی فریاد کا کیا ہی بعض سپاہ نے کچھ کچھ عذر لاطائل درباب زبونی کارتوس بیان کیے امیر صاحب موصوف نے انکو سمجھایا اور یقین کروادیا کہ سرکار کا ارادہ ہرگز نہین کہ کسی طرح اُنکے مذہب مین خلل انداز ہو اور اُنکو کبھی ایسے کارتوس جنسے کچھ انکو حرج واقع ہو دیے جاوینگے ایسی گفتگو ہوتی رہی مگر سپاہ ترش رو اور ناراض نظر پڑتی مین اُنکی نگاہون سے مطمئن نہ تھا وہ پہاڑی کے اوپر گرد آکر بیٹھے تھے مین بھی اُنکے پاس گیا اور وہان بیٹھ کر باتین کرنے لگا انھون نے یہ خبر سنکر کہ تمام افسران ۵۴ رجمنٹ کے مارے گئے بہت تاسف کیا اور کہا ہمکو یہ نہایت ناگوار معلوم ہوا مین نے اُنسے پوچھا کہ تم ساتھ رہوگے یا مجھے اور میرے عیال و اطفال کو بلکہ تمام انگریزون کو مارے جاتے ہوے دیکھوگے اکثر سپاہ نے یہ کہا کہ جہان تمہارا ایک قطرہ پسینا گریگا وہان ہمارا ایک قطرہ خون کا گریگا اور مجھسے وہ بلحاظ و ادب تمام پیش آتے رہے —

اس مقام پہاڑی سے کہ بلند تھا ہم خوب اچھی طرح شہر کو دیکھ سکتے تھے اور وہان اب کئی مقامون پر آگ نظر آتی تھی بظاہر وہ سب مقامات انگریزون کے تھے قریب ساڑھے تین گھنٹہ بجے سہپہر کے ہمنے دیکھا کہ بہت سا کچھ اُڑ گیا اور ہمنے بالیقین جانا کہ میگزین اڑ گیا آواز اُڑنے کی بہت زور کی نہ تھی اس سے ظاہر ہے کہ اسمین بارود کم تھی —

یہان اب یہ ہوا کہ جتنے سپاہی تھے سب اپنے ہتھیار لیے دوڑ پڑے جو انھون نے قفل کر رکھے تھے اور غل مچا کر اور اشارات بیہودہ کر کے کہا کہ دوستو پیارے بھائی سپاہی کیونکہ گارد ۳۸ رجمنٹ کا اسوقت میگزین پر تعینات تھا اڑ گئے اور ہم شہر مین جاتے ہین بمشکل انکو اسوقت روکا اور جانے نہ دیا آخر کار وہ پھر کچھ راضی ہوئے اور ہتھیار کو پھر قفل کر رکھا مین اور افسرون کے ساتھ عین اُنکے بیچ مین تھا اور مین نے اسوقت تک کوئی لفظ بیہودہ انکی زبان سے نہین سنا صرف ایک جوان سپاہی نے اتنا کہا تھا کہ تمہارا نمک پانی اب کھایا نہین جاتا —

قبل از اُڑنے میگزین کے ایک گاڑی شہر سے آئی تھی جسمین لاشین کپتان اسمتھ اور کپتان برو صاحب اور لفٹنٹ ایڈورڈ اور لفٹنٹ واٹرفیلڈ صاحب کی تھین اور یہ سب صاحب متعلق ۵۴ رجمنٹ کے تھے لاشون پر ہم صاحبون کے کپڑے پڑے ہوے تھے —

بعد ازین آواز بہت توپون کی از جانب جیب پہاڑی گوش زد ہوئی اور عرصہ قلیل کے بعد کپتان ٹیلر
اور گارڈنر صاحب برج پر پہونچے تھوڑے سے سپاہی اُنکے ساتھ تھے کیونکہ جسوقت آواز اُڑنے
میگزین کی آئی تھی اُسی وقت بہت سے سپاہی انکو چھوڑکر اپنی لین کی طرف چلے گئے تھے ۔
برگیڈیر صاحب نے اُن دونون توپون کو جو کپتان ڈی تسٹر صاحب کے توپخانہ کی تھین اور
جو بیچ کو روانہ شہر کے ہوئی تھین واپس منگایا تھا وقت واپسی اِن دونون توپون کے ساہیون نے
وہ راستہ چھوڑکر برج مذکور کو جاتا تھا وہ راستہ اختیار کیا جو چھاونی کا تھا اُنکو راستہ مین
تھوڑے سے سپاہی کپتان ٹیلر صاحب کی جماعت کے ملے جنھون نے کپتان صاحب
کو چھوڑ دیا تھا اور فوراً توپون کا قبضہ کرکے کپتان ایلن صاحب کمانیر اور سارجنٹ کو بھگا دیا
سپاہیان مذکور نے چند گولیان انپر بھی کین اور انکو بطرف دریا بھگا دیا لفٹنٹ صاحب اور
سارجنٹ صاحب یہ حال دیکھہ کر بھاگے اور اِس برج مین آگئے میری دانست مین یہی
دونون صاحب اِن صاحبون مین سے جو شہر مین گئے تھے اول یہان پہونچے تھے بعد ازین سپاہیان
مذکور نے توپون کو پھیرا اور جانب شہر روانہ ہوئے چونکہ حملہ کرنا سپاہیون کا اوپر لفٹنٹ ایلن صاحب
کے اور چھین لینا توپون کا برج سے معلوم نہین ہوتا تھا اِسواسطے کپتان ڈی تسٹر صاحب نے
جو توپون کو شہر کی جانب جاتے ہوئے دیکھا سوار ہوکر انکی طرف باین ارادہ گئے کہ انکو پہاڑی
پر لاوین جسوقت سپاہیون نے انکو آتے دیکھا اُسی وقت اُنپر گولیان مارنا شروع کین اور
صاحب کی سواری کا گھوڑا زخمی ہوگیا جب سپاہیان مذکور قریب تر شہر کے پہونچے تو انھون نے
ڈپٹی کلکٹر کرنیرا صاحب کو دیکھا اور اسپر بھی بارش گولیونکی شروع کی مگر یہ صاحب بھی بھاگ کر
برج پر بسلامت آپہونچے دن مین بہت بندوقین اور سامان جنگ برج مین جمع کیا اور ہمکو
امید قوی تھی کہ اگر توپخانہ نہ بگڑ جاویگا تو عہدہ داران انگریزی اور سارجنٹ اور دیگر عیسائی
برج برتا آنے مدد میرٹھ کے قائم رہ سکتے ہین مگر یہ نہ معلوم تھا کہ میرٹھ مین کیا ہوا ہے ۔
قریب شام بعد از مشورہ جنگی عہدہ داران کے یہ صلاح قرار پائی کہ میرٹھ کی طرف چلو
اور تمام ہیم صاحبان اور وہ لوگ جو قابل لڑنے کے نہ تھے اُنکو بگھیون پر سوار کرکے وزیرآباد
گھاٹ سے جو قریب چھاونی کے ہے جمنا پار ہوکر روانہ ہون بگھیان اور دونون توپین کپتان ڈی تسٹر صاحب کے

آگے بڑھین اور پیادہ اُنکے پیچھے چلے سپاہی ہندوستانی جو ساتھ چلے تو آہستہ اور نہایت بیدلی سے
بعد از اترنے پہاڑی کے ہمنے دیکھا کہ بگھیان اور چین کرنال کے راستے پر چلین اور براستہ وزیر آباد
گھاٹ کا چھوڑ دیا مین اپنے سپاہیون کے ساتھ پیادہ چلتا تھا اسواسطے کہ میرا گھوڑا میرے ساتھ
نہ تھا اور بہت سے افسر اور برگنڈیر اور برگیڈ برہیجر بی میرے ساتھ تھے جب ہم قریب اپنی لین
۵۴ رجمنٹ کے پہونچے تو سب سپاہی سرخود ہو کر لین مین چلے گئے میرا بنگلہ بھی چونکہ نزدیک تھا
سے آگے نہ چلے سپاہی سب منتشر ہو کر اپنے اپنے جھپرون مین چلے گئے میرا بنگلہ بھی چونکہ نزدیک تھا
مین بھی وہان گیا اور اپنے گھوڑے کو طیار رکھا مین اُسپر سوار ہو کر لین مین گیا اور سپاہیون سے
دریافت کیا کہ میرے ساتھ چلتے ہو مگر انھون نے کچھ جواب نہ دیا بلکہ بظاہر معلوم ہوا کہ میرا بولنا
بھی انکو ناگوار تھا مگر اسوقت تک وہ سب خاموش تھے اور کوئی حرکت سختی یا تشدد کی اُنسے
ظہور مین نہین آئی تھی وہ سب چھوٹے چھوٹے گردہون مین علیحدہ علیحدہ جمع تھے صرف ایک
سپاہی جو بد چلن معلوم ہوا اور انفیل کمپنی کا تھا اور جب مین نے اُس سے پوچھا کہ تمنے میم صاحبونکی
بگھیان اور گاڑیان کرنال کی طرف جاتے ہوئے دیکھین اسنے نہایت درشت اور فحش جواب دیا۔
. بعد ازین مین کرنال کی طرف یا ین ارادہ چلا کہ گاڑیون سے ملون اور تھوڑی دور جاکر دونون
گاڑیان جو گاڑیون کے ساتھ گئی تھین ملین وہ دہلی کی طرف واپس آئی تھین کیونکہ گولہ اندازون نے کرنال
جانے سے انکار کیا مین راستے مین اکثر افسران رجمنٹہائے مختلف سے ملا وہ سب کرنال کی طرف بھاگے
جاتے تھے انھون نے متفق اللفظ سوائے اسکے اور کچھ نہ کہا کہ اب کچھ باقی نہین اور کسی طرح
جاسے اُنکو ڈھونڈھنی چاہیئے اب وقت قریب شام کے تھا اور کچھ تاریکی ہونے لگی تھی فقط
بیان ذیل جو درباب حرکات ۵۴ رجمنٹ و دیگر رجمنٹہائے مقیم دہلی کے ہے ہمنے اُس کتاب سے
جسکا نام ریگلز آف —
دی میوٹنی دہلی یعنی حالات مفسدہ دہلی ہے اور جو میرٹھ مین بغیر نام مولف کے چھپی ہے نکالا گیا ہے
بجسب خبر آمد مفسدان وحال قتل چند انگریزان و مسماری محصول خانہ میرٹھ بعد سوختگی چند عمارات
کی چھاؤنی مین پہونچی تمام فوج کو حکم طیاری کا ہوا ۵۴ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی جو قریب تر مکانات
شہر کے تھی اول طیار ہوئی جسمین کی چھ کمپنیان زیر حکم کرنیل ریپلی صاحب کشمیری دروازہ پر واسطے

ردکرنے مفسدین کے گئین اور دو کمپنیان بزیر حکم میجر پیٹرسن صاحب توپون کے ساتھ جانے کے
واسطے کھڑی رہین کرنیل ریلی صاحب باعث ناواقفیت اصل ماہیت فساد کے اور تصور کرکے کہ
فساد صرف بازاریونکا ہی اپنی سپاہ کو خالی بندوقون کے ساتھ لیگئے انکے خیال مین یہ تھا کہ اس فساد بازاریونکو
سنگینون سے فرو کرکے مفسدین کو منتشر کردینگے یہ فوج جب شہر مین پہونچی ناگہان سامنے
سے چند سواران مفسد نمودار ہوئے اور انھون نے آتی ہی افسرون پر حملہ کیا اور سپاہ سے کہا کہ
ہم تمسے کچھ نہین کہتے چونکہ افسرون کو اس فساد کا اشتباہ گمان بھی نہ تھا وہ سب آگے فوج کے
تھے اور اسیواسطے وار مفسدین کا اول انپر ہوا اور گولیان انکا ریان اور تلوارون کی انکے اوپر پڑنے
لگین کرنیل ریلی صاحب کو اول تو گولی لگی اور بعد ازان مفسدین نے کئی زخم شمشیر کے انکو مارے
اور دو تین عہدہ دار اور بھی گولیون سے زخمی ہوئے افسرون نے سپاہ سے ہرچند کہا کہ ہمکو بچاؤ مگر
انھون نے اپنی بندوقین پر نہ کین اور نہ کوشش مفسدین کے بھگا دینے مین کی بلکہ بخلاف اسکے چند
بار سپاہیون نے کرنیل ریلی صاحب کے کئی زخم سنگین کے لگائے اس ہنگامہ مین کپتان ڈلیس صاحب
جو اس وقت کے واسطے گارد شہر پر تعینات تھے مقام فساد پر آپہونچے اور جو کہ کمان گارد کا اسے شہر کے
جو گارڈ مین کہ ۳۸ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی مین سے تعینات ہوا سیواسطے حکم اپنے گارڈ والون کو دیا کہ طیار ہوکر مقابلہ
مفسدین کا کرین اور چونکہ انکی بندوقین پر تھین اس لیے حکم فیر کرنے کا دیا ان بدذاتون نے انکار صاف اتباع
حکم سے کیا اور ہرچند صاحب موصوف نے نصیحتاً دھمکا کہا انھون نے کچھ خیال نہ کیا اور درجواب بہت سے طعنہ
آمیز اشارات وحرکات کیے اور کچھ انسے حاصل نہوا آخرکار انھون نے صاف صاف بزبان مفسدانہ بیان کیا
کہ ہم ان لوگون کے واسطے کچھ نہین کرینگے جنھون نے ارادہ ہمارے مذہب کے بدلوانے کا کیا تھا
اور جو چاہتے تھے کہ ہماری ذات دونون ہندو اور مسلمان کی بگڑ جاوے غرض کہ انھون نے اور
بہت سے الزام غلط سرکار کو لگائے اور کہا کہ اب ہم اسکا بدلہ لینگے اس عرصۂ قلیل مین پانچ افسر
۵۴ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کے یعنی کرنیل ریلی صاحب زخمی شدید ہوکر اور کپتان
اسمتھ صاحب اور کپتان بروا اور لفٹنٹ ایڈورڈ اور لفٹنٹ واٹر فیلڈ اور کوارٹر ماسٹر سرجنٹ
بھی مارے گئے مگر گمان یہ ہے کہ ان صاحب کو شہر والون نے جو شامل مفسدین ہوگئے تھے
مارا اور لفٹنٹ ٹیلر صاحب کو بھی انھون نے زخمی کیا ایک سپاہی ۵۴ رجمنٹ مذکور کا بھی

زخمی ہوا اُسکے بازو پر زخم گولی کا آیا اب حالت بلوہ مین جب سرکشون نے دیکھا کہ سپاہ نے
انکا مقابلہ نہ کیا وہ طرف کشمیری دروازے کے جہان ایک چھوٹا مورچہ بنا ہوا تھا اور رات
مقام گارڈ کا بنا ہوا ہے اور اُسکے آگے سائبان اور صحن ہے مگر قوت افسری ہماری سے توپخانہ
زیر حکم لفٹنٹ ولسن صاحب اور دو کمپنیان ۵۴ رجمنٹ ہندوستانی وہان آ پہونچین اور سوار
مفسدین اور بدمعاشان شہر کو پھر شہر مین ہٹا دیا۔

بعد اسکے پہونچا اور بدذات طرفین ۵۴ اور ۳۸ رجمنٹ کی قریب گیارہ گھنٹے بجے کے چھاؤنی
مین پہونچی اسکے پہنچتے ہی سپاہیان ۷۴ رجمنٹ ہندوستانی کو جمع کیا تو اُنمین سے قریب ایک سو
پچاس نفری موجود تھی اور باقی مقامات مختلف چھاؤنی مین اول ہی تقسیم اور تعینات ہو چکی تھی
باقی ماندہ سپاہی مع دونون توپون کے واسطے اعانت کے زیر حکم میجر ایبٹ صاحب کے شہر مین بھیجی گئی۔

یہان ایک اور حرکت بیجائی سپاہیان ۳۸ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کی ظاہر ہوئی یعنی کپتان
ڈی ٹشنی صاحب کی توپین اور ایک حصہ ۳۸ اور ۷۴ رجمنٹ کا پریڈ پر طلب ہوا اور بریگیڈیر صاحب
نے ہر ایک کپتان افسر سے کہا کہ وہ اپنے سپاہیون کا ارادہ اسطرح پر دریافت کرین کہ اُنسے
بلا کر کہین کہ حاضر ہو کر بطور والنٹیر یعنی از طرف خود درخواست دیکر شامل ہون تاکہ معلوم ہو کہ وہ وفا
دار ہین یا نہین جب ایسا ہی عمل مین آیا تو تمام سپاہیان میجر ایبٹ صاحب حسب الطلب حاضر آئے
مگر ایک متنفس بھی ۳۸ رجمنٹ کا اپنے مقام سے تل بھر نہ سرکا ۷۴ رجمنٹ کے سپاہیون کو جو حاضر
آئے تھے حکم بھرنے بندوقون کا دیا گیا اور انھون نے بے تامل تعمیل حکم کی اور شہر کی طرف بانتظام
تمام روانہ ہو کر تھوڑی دیر بعد دوپہر کے کشمیری دروازے پر پہونچے مگر وقت گذر چکا تھا یعنے
مفسدین وہان سے چلے گئے تھے اسواسطے اُنسے سوا اسکے اور کچھ فائدہ نہوا کہ وہ وہان
جا کر قیام پذیر ہوئے۔

اب مفسدین کہین نظر نہین آتے تھے اور نہ کسی نے بتلایا کہ کہان گئے بہت سے
سپاہی ۵۴ رجمنٹ کے بھی غائب تھے صرف دو کمپنیان انکی زیر حکم میجر پیٹرسن صاحب کے وہان موجود تھین
عرصہ قلیل کے بعد لاشین افسرون مقتولین کی چھاؤنی مین گاڑی پر ڈال کر بھیجی گئین انپر
میم صاحبون کی گون وغیرہ پڑی تھی۔

جب ۵۴ نمبر رجمنٹ شہر کو چلی گئی تھی تو کپتان ڈی ٹشیر صاحب مع دو توپون کے پیچھے رہ گئے اور
انھون نے چاہا کہ آگے بڑھکر ایسے مقام وسطی پر قائم ہون جسکے ایک جانب پختہ بندی چوراہے
کی تھی اور دوسری جانب راستہ پہاڑی کا تھا بوقت تمام صاحب موصوف نے ۳۸ نمبر رجمنٹ
کو واسطے گھیرنے راستے کے بھیجا انکی غرض یہ تھی کہ کپتان دی ٹشیر صاحب کی توپون کا قبضہ کر لیوے
کپتان صاحب حکمت عملی سے سپاہیان رجمنٹ مذکور کو اپنی توپونکے گرد جمع نہونے دیتے تھے مگر تاہم
تمام روز چار یا پانچ سپاہی انکے ہر وقت گرد گولہ اندازان توپ مذکور کے رہے —

قریب بارہ بجے دن کے برج جھنڈہ والہ میم صاحبون اور انگریزی سوداگرون اور دیگر عیسائیان
سے بھر گیا اور تمام مکان غل و شور سے پر تھا اور کوئی شخص ایسا نہ تھا کہ کسی طرح کی ہدایت
یا انتظام اُس انبوہ مین کرتا یا اُس شور و غل کو دور کرتا اس موقع پر سارجنٹ الا نے کپتان ڈی
ٹشیر صاحب کو خبر دی کہ اُسکے ایک بانسری نواز نے ۳۸ رجمنٹ کے سپاہیون کو یہ کہتے ہوئے
سنا ہے کہ اگر ایک بھی آواز گولہ توپ کی ہوئی تو سب سپاہی ۳۸ رجمنٹ کے پھر جاوینگے اور
انگریزون کو قتل کرینگے —

مگر وقت گذرتا جاتا تھا اور شہر مین آگ ہی آگ نظر آتی تھی —

قریب تین بجے کے شہر مین ایک آواز بڑی چیز کے اڑنے کی ہوئی یہ آواز میگزین کے قریب کی
تھی سپاہیون نے جب دیکھا کہ کیا ہوا تو کہا کیا برا آدمی جرنیل ہے ہمارے آدمیون کو اسطرح مارتا ہے
کپتان ڈی ٹشیر صاحب نے پھر بریگیڈیر صاحب سے کہا کہ جو دو توپین میجر ایبٹ صاحب کشمیری
دروازے کو گئین ہین انکو پھر بلوالو اور صاحب بریگیڈیر صاحب نے اسی بموجب حکم دیا کہ وہ زیر
اہتمام لفٹنٹ ولیی صاحب کے واپس آوین تھوڑے عرصہ کے بعد حکم کیا کہ میجر ایبٹ صاحب ۷۴
رجمنٹ کو واپس لے آوین عرصہ قلیل کے بعد دونون توپین زیر حکم لفٹنٹ ولیی صاحب کے
رستے پر نظر پڑین گویا چھاؤنی کو پھرتی جاتی تھین یہ دیکھ کر کپتان ڈی ٹشیر صاحب نے بیوگل
دیا کہ وہ آکر شامل انکے بمقام برج ہون مگر وہ نہ پھرے تو کپتان صاحب موصوف نے یہ خیال کیا
کہ شاید انھون نے آواز بیوگل کی سنی نہین اس اثنا مین توپین جا کر قریب ایک گروہ ۳۸ رجمنٹ کے
پہونچین اور انکے پہونچتے ہی آواز سر ہونے بندوقون کی گوش زد ہوئی اور فوراً توپین شہر کی طرف

جاتی ہوئی نظر آئین کپتان ڈی ٹشیر صاحب یہ دیکھ کر گھوڑے پر سوار ہو کر توپون کی طرف گئے کہ انکو
جا کر لے آوین جب قریب گولہ کی زد کے پہونچے تو انھون نے حکم دیا کہ دہنی طرف ہو کر جلدی ہمارے
پاس آ ؤ اب انکو معلوم ہوا کہ سبب توپون کے شہر کی طرف جانے کا کیا تھا اکثر سپاہیون ۳۸
رجمنٹ نے اپنی بندوقین انکی طرف کین اور انکو تولا یہ حال دیکھ کر کپتان صاحب نے اپنا
گھوڑا پھیرا کہ برج کو واپس جاوین اسی عرصہ مین چھہ گولیان انکے اوپر آئین تین انمین سے صاحب
کے گھوڑے کو لگین اور تین خالی گئین گھوڑے کو زخم کاری لگے مگر اسقدر طاقت اسمین باقی تھی
کہ وہ صاحب کو برج تک لیگیا اور وہان پہونچ کر زمین پر گر کر مر گیا دونون توپین اور
سپاہیان ۳۸ رجمنٹ طرف کشمیری دروازے کے چلے گئے —

ہنگام وارد ہونے لفٹنٹ ڈوبی صاحب کے مین گارڈ مقام کشمیر دروازہ مین میجر ایبٹ صاحب
نے ایک کمپنی ۷۴ رجمنٹ کو روانہ کیا کہ جا کر دریافت کرین کہ آیا مفسد از راہ شوق جو دلی ار میگزین
مین واقع ہوئی تھی پیش قدمی کرتے ہین یا نہین مگر اس مقام پر ان لوگون کی ایسی خدمت ہوئی
تھی کہ وہ خوف جان سے وہان ایکدم نہ ٹھہر سکے اور سب بجانب شہر فرار ہو گئے تھے

اب وقت قریب تین بجے کا تھا اور کچھ نشان مفسدین کا کشمیری دروازے پر نمایان نہ تھا
اس اثنا مین چھاونی سے حکم آیا کہ دونون توپین زیر حکم لفٹنٹ ایسلیبی صاحب واپس چھاونی
کو بھیجی جاوین حسب الحکم انکو حکم واپسی دیا گیا کہ بزودی مقام مذکور پر پہونچین میجر ایبٹ صاحب نے
اب یہ ارادہ کیا کہ جو میم صاحب مقام مین گارڈ مین پناہ گیر تھین انکو روانہ چھاونی کرین اور یہین
خیال حکم دیا کہ انکی گاڑی طیار ہو آوے —

بعد از عرصہ بعید کے وہی دونون توپین جو زیر حکم لفٹنٹ ایسلیبی صاحب کے چھاونی کو واپس
روانہ ہوئی تھین مقام کشمیری دروازہ پر پھر آئین مگر لفٹنٹ صاحب اور گولہ انداز انکے ہمراہ نہ تھے
درابیون نے یہ بیان کیا کہ گولہ انداز چھوڑ کر بھاگ گئے اور ہم بغیر انکے چھاونی نجا سکے ہمراہ
توپون کے اکثر سپاہی ۳۸ رجمنٹ کے اندر کشمیری دروازے کے تین تین چار چار ملکر آ گئے
قریب ساڑھے چار بجے کے حکم بریگیڈیر صاحب کا اس مضمون سے بنام میجر ایبٹ صاحب صادر
ہوا کہ جتنے سپاہی ۷۴ رجمنٹ کے انکے ہمراہ مین گارڈ مین ہون انکو لیکر جلدی مقام چھاونی

مین آجاوین جب یہ حکم میجر ایبٹ صاحب کے پاس پہونچا تو میجر پیٹرسن صاحب اور صاحب ڈپٹی کلکٹر
نے بیان کیا کہ ۷۴ رجمنٹ کا مقام مین گارڈ سے جانا مناسب نہین کیونکہ میجر پیٹرسن صاحب کی
راے مین بغیر سپاہیان رجمنٹ مذکور قیام مقام مذکور پر متعذر تھا اور صاحب ڈپٹی کلکٹر کی راے
مین طریق ۷۴ و ۵ رجمنٹ کا اُنکے اوضاع و اطوار سے مشتبہ تھا پس اس صورت مین مقیام
۷۴ رجمنٹ کا مقام گارڈ بہت نزدیک بلکہ انسب ہی مگر میجر ایبٹ صاحب نے جواب کہا کہ
چونکہ خاص حکم اُنکے نام صادر ہوا ہی اُسکی متابعت اُنکو واجب اور لازم ہی میجر صاحب نے پھر میجر
میجر صاحب سے درخواست کی کہ آپ حکم کی تعمیل مین کچھ توقف فرمایئے درین چھاونی پاکر برگیڈیر
صاحب کو ضرورت قیام ۷۴ رجمنٹ کا مقام مین گارڈ عیان کرتا ہون اور یہ کہکر سوار ہوے تھوڑے
عرصے کے بعد توپین چھاونی سے بغیر گولہ اندازون کے کشمیری دروازے پر آئین اور جب میجر
صاحب نے اُنسے پوچھا کہ تم بیچارے جانے چھاونی کے واپس یہان کیون آئے تو درایورون نے
جوابات لاطائل و دیوچ اسطرح پر دیے کہ گولہ انداز توپین چھوڑ کر بھاگ گئے یہ سنکر میجر صاحب نے
اُنکو حکم دیا کہ ہمارے ساتھ چھاونی چلو اور چونکہ بہت سی میمین وہان موجود تھین میجر صاحب نے
خیال کیا کہ اُنکو بھی چھاونی لیجانا سہل ہوگا اور سب کو ایک ایک توپ کی خالی کرواکر اُسپر سوار کرا
دیا کیونکہ اُنکی ابھی گاڑی جسکے واسطے اول حکم آنے کا ہوا تھا اسوقت تک نہین پہونچی تھی چونکہ
اب صاحب ڈپٹی کلکٹر کو گئے ہوے ایک عرصہ ہوا تھا کہ وہ واپس نہین آئے میجر صاحب نے
زیادہ توقف تعمیل حکم برگیڈیر صاحب مین مناسب نہ سمجھا اور سواے ازین گارڈ کے حوالدار نے
اُنسے کہا کہ اُنسے کچھ آواز بندوقون کی چھاونی کی جانب سنین اور اب صاحب کو مناسب ہے
کہ زیادہ توقف یہان نہ کرین درین صورت میجر صاحب نے یہان ارادہ کیا کہ اپنی رجمنٹ کو چھاونی
مین لیجاوین اور افسران رجمنٹ مذکور کو حکم طیاری کا دیکر کوچ بولا اور توپخانہ کو حکم ہمراہی دیا
قریب ۱۲۰ سپاہی ۷۴ رجمنٹ کے میجر صاحب کے ہمراہ ہوکر بجانب چھاونی روانہ ہوے تھے قریب
تین سو قدم دروازے سے باہر ہوے ہونگے کہ سپاہیان ۳۸ رجمنٹ دروازے مین گھس گئے اور
دروازہ بند کر لیا اور توپخانہ بھی اندر ہی رہا اور دروازہ بند کرتے ہی سپاہیان مذکورین نے اُن
عہدہ دارون پر جو باہر نہ نکل سکتے تھے بندوقین فیر کرنی شروع کین کپتان گوردن صاحب

۵۴ رجمنٹ کے اول مارے گئے ایک سپاہی ۳۸ رجمنٹ نے انکو پیچھے سے گولی ماری اور وہ فوراً
گرکر مرگئے بعد انکے لفٹننٹ اوبلی صاحب اسی رجمنٹ کے زخمی شدید ہوئے مگر انھون نے گرتے
گرتے اپنی دونالی کی دونون گولیان بجانب گروہ مفسدین سر کین اور بعد ازین جان بحق تسلیم
کی انسائن اوڈلٹن صاحب متعلقہ ۵۴ رجمنٹ نے جب یہ حال دیکھا تو وہ وہان سے بھاگے اور زینہ
مین گارڈ پر چڑھ کر خندق مین کود پڑے اور دوسری پڑی پر چڑھ کر جنگل کی راہ سے چھاونی کا راستہ
لیا صاحب ممدوح کو راستہ مین میجر پیٹرسن صاحب ۵۴ رجمنٹ کے ملے جو ہمراہ ۵۴ رجمنٹ کے
دروازے سے نکل گئے تھے بلکہ اثناء ایک انکے سپاہی نے بصدمہ دستبرد زبردستی نکال دیا تھا
یہ دونون صاحب مقام پہاڑی پر جہان برج جھنڈے کا ہی قریب چھ بجے کے پہونچے میجر ایبٹ صاحب
نے آواز بنادیق اندرون دروازہ کشمیری سنکر اپنے سپاہیون کی طرف پھر کر پوچھا کہ وہ کیا ہے جو سپاہی کہ
انکے نزدیک تھے انھون نے جواب دیا کہ ۳۸ رجمنٹ والے اپنے افسرون کو مار رہے ہین یہ سنکر میجر صاحب
نے حکم دیا کہ واپس چل کر عہدہ دارون کی کمک کرو مگر کسی نے نہ مانا اور تمام خوش آمد اور چاپلوسی
میجر صاحب کی بیفائدہ تھی صرف یہ جواب تھا کہ ہمنے تمکو بچا لیا اور ہمسے وہان جاکر کچھ نہ بنیگا تمکو بھی
وہان کچھ بیٹھیگے اور تمکو ہمنے ان حرامزادون سے اب تک بچا لیا ہے یہ کہکر سب سپاہی گرد میجر صاحب کے
آسکے اور انکو زبردستی چھاونی ۵۴ رجمنٹ مین لیگئے معلوم ہوتا ہے کہ اس عرصہ مین غدر کشمیری
دروازہ ان افسرون اور میمون پر بے سروپا فیر کرتے تھے جو وہان اندر دروازے کے رہ گئے تھے
لفٹننٹ اسمتھ صاحب چار سپاہیان ۳۸ رجمنٹ سے بچ کر آخرکار ایک سپاہی گلزار سنگھ کے ہاتھ سے
مارے گئے مشہور ہے کہ سپاہیان ۳۸ رجمنٹ نے اس شخص کو اس امر قبیح کے واسطے یعنی قتل اسمتھ
صاحب کی بابت اسواسطے پسند کیا تھا کہ اس شخص کو صاحب موصوف کی حسب تجویز کورٹ مارشل
بباعث غفلت بکار سرکار عہدے سے گھٹا دیا تھا اور لفٹننٹ اسپورن صاحب کے ایک زخم آیا
تھا اور فورسٹ صاحب کی میم کے شانے پر ایک گولی لگی تھی باقی تمام عہدہ دار اور میم صاحبان
برج کے اوپر چڑھ گئے تھے اب فضل خدا و حکم ربانی سے مفسدین نے سر کرنا بنادیق کا موقوف
کرکے بارادہ لوٹ جانب خزانہ روانہ ہوے مگر چلتے چلتے تمام توپون کو بجانب ان بیکسون کے
سر کیا اور ہرچند فاصلہ قریب ۵۴ گز کا تھا مگر فضل خدا سے کسی کو انمین سے آسیب نہ پہونچا اور گولا اوپر

دیوار سے ہوکر باہر چلے گئے اب ان صاحبون کو فرصت ملی تو یہ سب خندق مین اُترکر اور پار جاکر
کوٹھی مٹکاف صاحب مین پہونچے وہان خوبی طالع سے صاحب موصوف کے واسطے کھانا
طیار تھا یہ سب وہان بیٹھ گئے اور بعد فاقہ کشی تمام روز انھون نے کھانا کھایا اور دیگر عہدہ داران
وغیرہ سے جنکو صبح سے کچھ نہ ملا تھا اور نہ آیندہ کچھ توقع ملنے کی تھی بہرحال بہتر رہے —
میجر ایبٹ صاحب قریب شام کے اپنی رجمنٹ کے مقام کوارٹر گارڈ مین گئے اب وہان
اُنکے سپاہیون نے صلاح کرنی شروع کی کہ صاحب کو کیونکر بچا رکھیے ابھی شور رہے ہین ایک
جوالدار نے صاحب سے کہا کہ اگر آپ یہان سے چلے جاوین تو بہتر ہے تھوڑے اُنمین سے چھاونی میں
گئے کہ صاحب کے واسطے گھوڑا اسواری کا لاوین اور سب نے بعجز والحاح یہ کہا کہ تم یہان سے
چلے جاؤ کیونکہ اگر سپاہیان ۳۸ رجمنٹ یہ سن لینگے کہ تم یہان مخفی ہو تو وہ آنکر تمکو مار ڈالینگے اور
اسوقت ہمسے کچھ نہوگا اور نہ ہم آپکو بچا سکینگے اس عرصہ مین بہت سی گاڑیان اور بگھیان بجانب
کرنال بھاگتی نظر پڑین یہ دیکھکر سپاہیون نے کہا دیکھو صاحب سب افسر و میم صاحبان بجانب
کرنال بھاگے جاتے ہین تم بھی اُنکے ساتھ چلے جاؤ اس عرصہ مین میجر ایبٹ صاحب کی گاڑی جسپر انکے
سب عیال و اطفال بیٹھے تھے نظر پڑی اور ہرچند کوچوان کو آوازین دین اور ٹھہرنے کو کہا
تاکہ وہ بیٹھ جاوین مگر بگمان اسکے شاید مفسد اسی بہانے سے اسکو ٹھہراتے ہون نہ ٹھہرا اور چلا گیا اس اثنا مین کپتان
ہاکی صاحب یہ سواری گھوڑا وہان پہونچے اور میجر صاحب کو اپنے پیچھے سوار کرکے لیچلے اور ان
دو توپون تک پہونچا دیا جو جانب کرنال جاتی تھین ایک توپ کے پہیے پر میجر صاحب سوار ہوے
اور باتفاق افسران اولفن صاحب چار میل تک گئے مگر آگے جانے کو دراہیون نے انکار کیا اور کسیطرح
بطمع انعام یا خوف سزا دغابازی و بے ایمانی کے راضی آگے جانے کو نہوے اور ان دونون صاحبونکو
راستہ پر اتار دیا خدا کی قدرت سے کپتان ڈیلپس صاحب سواری گھوڑی کی پاس پہونچے اور دونون صاحبونکو اپنے ساتھ سوار
کرکے روانہ آگے کے ہوے — اکثر گاڑی و بگھی وغیرہ جو اول مرتبہ فرار ہوکر چھاونی سے نکل گئین اور برگیڈیر گریوز
صاحب اور کپتان نکول صاحب اور کپتان ٹیلر صاحب مع عیال و اطفال اس گروہ مین تھے اور اکثر میم
صاحبان تھین سب سیدھے کرنال کو پہونچ گئے اور تمام راستہ مین صرف ایک جگہ قریب چالیس میل دہلی
سے کہ وہان ڈاک بنگلہ ہے واسطے کھانا کھانے کے ٹھہرے تھے مگر کرنیل نوٹ صاحب و جو انکے ساتھ تھے

بھاگ نکلے تھے گئے اور رسالہ اوّل مین سرگردان رہے آخر کار رسالہ سوم زیر حکم لفٹنٹ گف صاحب
اور لفٹنٹ میک کنزی صاحب نے انکو بھی حفاظت مین لیا اور اس گروہ مین کرنیل ہیوٹ صاحب
لفٹنٹ پیدوکتر صاحب اور لفٹنٹ لیکر صاحب تینون ۳ رجمنٹ کے اور لفٹنٹ ولسن صاحب
توپخانہ والا اور لفٹنٹ سا کیا صاحب انجنیر لفٹنٹ والی پارٹ صاحب ۴ رجمنٹ کے اور لفٹنٹ
مو ذرست صاحب میگزین والا اور فورسٹ صاحب کی میم مع تین لڑکیون کے اور فریزر صاحب
کی میم شامل تھی یہ سب صاحب تنگ زار ایک صاحب کوہن نامے سے کے ہین جو ہر چند یورپین ہیں مگر
ہین اور رشتہ دار ڈیوس صاحب کے خانہ شمرو کی بیگم نے اپنا لڑکا قرار دیا تھا ہین کوہن صاحب
موصوف نے ان سب صاحبون کی بڑی مہمان نوازی کی اور اپنی حفاظت مین رکھا اور بدلہ دے
اس کارنمایان کے سرکار سے مستحق پرورش کے ہین صاحبان مفصلہ الذیل بمقام باغیت تو تین
نواخت دو گھنٹہ صبح تاریخ ۲۱ مئی میجر ایبٹ صاحب و کپتان ولیمن صاحب مع میم صاحبہ کپتان
ہا کی صاحب اور انسائن لیٹن صاحب متعلقہ ۷۴ رجمنٹ ہندوستانی کپتان ڈی ٹشیر صاحب توپخانہ
والا مع میم صاحبہ و میم صاحبہ ہیٹسن صاحبہ اور مرلی صاحب کلکٹر کشنم مع والدہ صاحبہ
اور ہیلی صاحب مع میم صاحبہ و اطفال یہ سب صاحب بامن و امان تا بمقام ہیبنی پہونچے جہان
نمبردار نے انکی بڑی مہمانداری کی اور اس نمبردار نے جو صاحب اسکے گانون کے جانب
انکلا اسکی بڑی خاطر داری اور تواضع کی اس مقام مین ان سب صاحبون نے کھانا کھایا اور
قریب دو بجے بعد دوپہر کے بجانب میرٹھ روانہ ہوے اور وقت غروب آفتاب بمقام مذکور مین پہونچ گئے
ایک اور گروہ جسمین لفٹنٹ ہونربل ایڈ جکٹن صاحب اور لفٹنٹ رنیر صاحب و دیگر صاحبان
ایجلو صاحب مع لفٹنٹ دلوبی صاحب کے تھے بظاہر دیہاتیون کے ہاتھ سے مارے گئے
کیونکہ ابتک کوئی نشان انکا معلوم نہین ہوتا ۔

لفٹنٹ دلوبی صاحب اور لفٹنٹ فورسٹ صاحب اور لفٹنٹ رنیر صاحب و دیگر صاحبان نے
میگزین واقع اندرون شہر کو بہادرانہ بہت عرصہ تک بچایا گیا مگر جب دیکھا کہ بباعث دغابازی
اشخاص اندرون میگزین و بکثرت اجماع مفسدان بیرون میگزین حفاظت و قبضہ تمام مذکور کا
ناممکن ہے تو محافظان بہادر نے جو صرف آٹھ صاحب تھے میگزین کو آگ لگا کے اڑا دیا اور

اس ہنگامہ میں چند صاحب بھاگ نکلے لفٹنٹ فورسٹ صاحب کی چٹھی سے حال محافظت
میگزین کا اسطرح واضح ہوتا ہے۔

بتاریخ ۱۱ مئی درمیان سات اور آٹھ بجے صبح کے سر تھی اوفلس مٹکلف صاحب میرے
مکان پر آئے اور مجھسے کہا کہ میگزین میں چل کر دو توپیں لگوا کر پل پر بھیجدو تا کہ مفسد عبور دریا نہ
کرنے پاویں میں انکے ہمراہ ہوا اور میگزین میں آکر دیکھا تو لفٹنٹ ولوبی صاحب اور لفٹنٹ
رنیر صاحب مع کنڈکٹر بکلی صاحب شا صاحب بکلی صاحب اور اکٹنگ سب کنڈکٹر کرو صاحب
اور سارجنٹ ایڈورڈ صاحب اور سٹوارٹ صاحب مع عملہ ہندوستانی وہاں موجود ہیں سر تھی
اوفلس صاحب اپنی بگھی سے اتر آئے اور میں اور لفٹنٹ ولوبی صاحب ہم دونوں انکے ساتھ
اس برج پر گئے جو دریا کی طرف تھا اور جہان صاف پل نظر آتا تھا وہاں پہونچ کر دیکھا کہ
مفسد پل پر سے عبور کر رہے ہیں اور یہ جانب پل کا گویا جانب دہلی قبضہ سواران مفسدین ہے
یہ حال دیکھکر سر تھی اوفلس مٹکف صاحب لفٹنٹ ولوبی صاحب کو ہمراہ لیکر دروازہ شہر پناہ
کو دیکھنے گئے کہ آیا وہ بند ہو گیا ہے یا نہیں مفسدین کے واسطے کھلا ہے مگر یہ امر تحقیق ضرور نہ تھا کیونکہ مفسدون
کے لیے تو دروازے کھل گئے تھے اور وہ شاداں وہ جہان دروازہ ہائے قلعہ میں داخل ہوکر
بادشاہی مکانات تک پہونچ گئے تھے جب لفٹنٹ ولوبی صاحب واپس آگئے تو انھون نے
دروازے میگزین کے بند کر کے تیغے لگوا دیے اور ہر ایک تدبیر ممکن الوقوع بواسطے حفاظت
کے عمل میں آئی اندر دروازے کے دو توپین چھ چھ پونڈ کی دو چند گراب دیگر باہتمام اکٹنگ سب
کنڈکٹر کرو صاحب سارجنٹ سٹوارٹ صاحب موقعون کے رکھی گئیں اور ان صاحبون کے ہاتھ
میں پلیتان فتیر دی گئیں اور یہ حکم ہوا کہ اگر قصد توڑنے دروازے کا اور اندر آنے کا کیا جاوے
تو دونوں توپون کو ایک ساتھ داغکر آپ اس مقام پر اندر چلے جاوین جہان لفٹنٹ ولوبی صاحب
اور میں دونوں مقیم تھے بڑا دروازہ میگزین کا بھی اسی طرح دو توپون سے مضبوط کیا گیا تھا
اور اندر اسکے گوکھرو بچھا دیے گئے تھے اور بہ نظر زیادہ تر حفاظت کے اور دو توپین اسطرح قائم
کی گئیں بحقیقین کہ انکا گولہ دروازے پر اور ایک برج پر جو نزدیک تھا پہونچتا تھا درمیان فاصلہ ساٹھ گز
دروازہ سے دو برد دفتر اور سامان دونوں راستے کے تین چھ چھ پونڈ کی اور ایک غبارہ ۲۴ انچی

اس طرح پر قائم کیا گیا تھا کہ وہ جلد ادھر جا ہین ادھر پھر کر مکانات متصلہ کی حفاظت کر سکے جب
سب توپین اور عبارہ قائم ہوے تو اسمین دو چند گراب دیے گئے بعد ازین یہ تدبیر ہوئی کہ سب
ہندوستانی عملو کو ہتھیار دیے جاوین اور جب انکو دیے لگے تو انھون نے نہایت ناخوشی سے لیے
اور انکے چہرے سے گھبراہٹ ہمین پائی گئی کیا کہ سرکشی اور سفید ذری کیونکہ جو حکم انکو صاحبان سے
ملا انھون نے اسکی تعمیل نہ کی خصوصاً عملۂ اہل اسلام تو بالکل منحرف معلوم ہوتے تھے بعد ازان
اس تدبیر کے کنڈکٹر بکلی صاحب اور سکلی صاحب اور سارجنٹ اسٹوارٹ صاحب نے ایک
نشانہ لگایا اور انکو یہ حکم تھا کہ جب لفٹننٹ ولوبی صاحب کے حکم سے کنڈکٹر بکلی صاحب اپنی ٹوپی
سر پر سے اٹھاوین اسی وقت اسکو آگ دیدو اور سکلی صاحب نے بہ نشانہ اڑایا مگر اسوقت کہ
جب ایک ایک گولہ غبارے سے کام چل چکا تھا اس عرصہ مین گارڈ قلعہ سے آیا اور قبضہ میگزین کا
بنام شاہ دہلی طلب کیا مگر اسکا کچھ جواب یہان سے نہ دیا گیا —

فوراً بعد اسکے صوبہ دار گارڈ میگزین نے لفٹننٹ ولوبی صاحب کو اور مجکو خبر دی کہ شاہ
دہلی نے مفسدین کو کہلا بھیجا ہے کہ ہم زینہ بھیجتے ہین تاکہ وہ لوگ زینہ لگا کر دیوار ہاے میگزین پر چڑھ آوین
اور تھوڑے عرصہ کے بعد زینے بھی آ پہونچے اور جب دیوارون پر لگانے گئے تو ہندوستانی عملو اور
سب دیوارون پر چڑھ کر زینہ ہاے مذکور کے ذریعہ سے باہر اتر گئے اور کثرت مفسدین کی دیوارون
پر نظر آئی ہمنے جبتک گولہ گولی باقی رہا خوب گراب ان پر ماری اور انکا نقصان بھی بہت ہوا مگر وہ
بکثرت تھے اور قبل از بھاگ جانے کے ہندوستانی عملہ نے توزدان رنجک پوشیدہ کر دیے
تھے اور ایک شخص انہین سے کریم بخش نامے دربان خاص گروہ مفسدین سے ملا تھا کیونکہ وہ
مفسدین بیرونی سے متکلم ہوتا تھا اور اندر کے حال کی سب خبر انکو دیتا تھا لفٹننٹ ولوبی صاحب اس
شخص کی حرکات سے ایسے تنگ ہو گئے تھے کہ انھون نے مجکو حکم دیا تھا کہ اگر ابھی یہ شخص
دروازے کے پاس جاوے تو اسکو گولی مار دو —

لفٹننٹ رنیر صاحب نے ہمراہ دیگر صاحبون کے سب کچھ کیا جو واسطے حفاظت میگزین کے
ضرور اور ممکن تھا کنڈکٹر بکلی صاحب نے تمام اتواب مذکورہ بالا کو طرف باغات میہے کم از کم
چار چار فیر فی توپ سر کئے اور اس مضبوطی اور درستی اور آسانی سے یہ امر کیا کہ گویا اپنی پریڈ پر

کام دے رہے تھے ہر چند از جانب مفسدین کہ ۴۰ یا ۵۰ گز کے فاصلے پر تھے بارش گولیون کی
ہمیشہ ہو رہی تھی جب سب گولی چل چکی تو کنڈکٹر نکلی صاحب کے ایک گولی بازو پر کہنی سے اوپر لگی اور
یہ گولی بعد ازین نکال لیگئی اور تھوڑے عرصے کے بعد مجھے بھی دو گولیان بازوے چپ پر
لگین کہ اسوقت مین بیکار ہو گیا بعد اسقدر جنگ و ہنگامہ کے لفٹنٹ دلوبی صاحب نے حکم اڑا دینے
میگزین کا دیا اور کنڈکٹر نکلی صاحب نے فوراً اسکی تعمیل کی اور تمام شتابون کو آگ دکھادی جب
میگزین اڑا تو بچ گئے ہر چند کوئی بے آسیب نہ رہا تھا وہ اُن راستون سے جو دروازے وغیرہ
مین اڑنے میگزین سے ہو گئے تھے دریا کی جانب باہر آئے لفٹنٹ دلوبی اور مین جان بسلامت
لیکر کشمیری دروازے تک پہونچے اور مین نہین کہہ سکتا کہ اورون کو کیا ہوا لفٹنٹ رنیر صاحب
اور کنڈکٹر بکلی صاحب بھی جان بسلامت میگزین سے باہر بھاگ گئے تھے اور سارجنٹ ہول
صاحب لو بوقت تواخت اگننڈ صاحب وہ واسطے حفاظت میگزین اور امانت میگزین کے آتے
تھے مفسدون کے ہاتھ سے مارے گئے تھے —

اب اس قصہ رنج افزا کے ختم کرنے کے لیے ہم چیٹی ایک افسر ۵۴ رجمنٹ کی جو رجمنٹ
صرف تمام کھیوری دہلی مین سے قائم رہی تھی بطور شہادت درج کرتے ہین —

بہ صبح روز شنبہ تاریخ ۱۱ مئی تمام فوج دہلی کو پریٹ کرنے کا اور پریٹ وسطے کے واسطے سننے
تجویز کورٹ مارشل کے جو درباب سواران رسالہ سوم کے پڑھی جاتی اور فہمایش کیجاتی حکم
ہوا تھا چنانچہ سب پریٹ پر جمع ہوسے اور بعد پریٹ بدستور قدیم اپنی اپنی چھاونی کو گئے کہ قریب
نو بجے کے کرنیل ریلی صاحب کمانڈنگ ۵۴ رجمنٹ آئے تاکہ اپنی رجمنٹ کو مع دونون توپون
کے ہمراہ لیجا کر پل دریا پہ جاوین اور چند مفسدین رسالہ سوم کو جو آنے والے تھے انکو عبور دریا
نہ کرنے دوین تمام رجمنٹ گورہ فوراً باہر آ گئی اور دس منٹ کے عرصے مین طیار ہو کر بخوشی تمام
روانہ ہوئی جب مین پریٹ پر پہونچا تو کرنیل صاحب نے مجھے حکم دیا کہ اپنی کمپنی یعنی نہم اور کمپنی
اول کو لیکر اور توپخانہ مین جا کر اُن دونون توپون کے جو روانہ ہونے والی تھین ساتھ رہین چونکہ
کپتان ڈی ٹیشیر صاحب کا بنگلہ راستے مین تھا مین انکے پاس گیا اور اُنسے احوال روانگی توپ
مذکور دریافت کیا کپتان صاحب ممدوح نے بجواب کہا کہ ایک لمحہ مین طیار ہونگی اور تم جا کر صدر بازار

انکا انتظار کرو دونون جلدی وہان پہونچنگی مین بموجب انکے کہنے کے صدر بازار مین جاکر ٹھہرا مگر آدھے گھنٹے سے زیادہ گذرا اور کچھ نشان توپون کا نظر نہ آیا ناچار ہوکر مین نے لفٹنٹ والی بارٹ صاحب سے جو میرے ساتھ تھے کہا کہ وہ جاکر دریافت حال درنگ وتساہل کا کرین اور مین اپنی کمپنیان لیکر طرف شہر کے جاتا ہون تاکہ وقت رایگان نجاوے لفٹنٹ والی بارٹ صاحب اسوقت وہان پہونچے جب توپین باہر آتی تھین اور میرے پاس اسوقت پہونچین جب مین نصف راستے سے زیادہ طی کرچکا تھا جب مین قریب سنو گز کے نزدیک مین گارڈ کے پہونچا تو کپتان ولیسن صاحب متعلقہ ۳۸ رجمنٹ میرے پاس آئے اور مجھسے جلد روانہ ہونے کو کہا کیونکہ مفسد وہان آگئے تھے اور انھون نے تمام افسران ۵۴ رجمنٹ کو قتل کیا تھا یہ سنکر مین نے حکم دیا کہ دونون توپین اور سب بندوقین فوراً بھری جاوین اس عرصہ مین مین نے دیکھا کہ کرنیل صاحب مجروح وخستہ مین گارڈ سے بامداد قالیف میجر ۵۴ رجمنٹ کے چلے آتے ہین اور قالیف میجر نے انکو ایک پالکی گاڑی مین سوار کرادیا چونکہ ہر دو کمپنی نے بندوقین طیار کرلی تھین مین انکو لیکر بہ تلاش مفسدان بجانب مین گارڈ روانہ ہوا مگر وہان کوئی مفسد اسوقت نہ تھا اور نہ کوئی سپاہی ہشتم کمپنی ۵۴ رجمنٹ کا جو مجھسے پہلے وہان آئے تھے موجود تھا یہ حال دیکھ کر مین نے دونون توپین اُس دروازہ شہر پر قائم کین جو روبرو سے شہر تھا اور پہرے جابجا مقرر کردیے مین اس مقام پر یہ بھی بیان کرتا ہون کہ کپتان ولیسن صاحب نے مجھسے کہا تھا کہ جو پہرہ مین گارڈ تھا جسمین پچاس نفر سپاہی ۳۸ رجمنٹ کے تھے انھون نے چھ گز کے فاصلے پر سے کھڑے ہوکر دیکھا کہ کرنیل ریپلی صاحب کو مجروح وخستہ کیا اور کسی نے انکی مدد نہ کی گو کپتان ولیسن صاحب سب تدبیر سے انکو ترغیب اعانت کی دیتی تھی اور کرنیل ریپلی صاحب بھی خود بیان کرتے تھے کہ مجھے ایک اپنی رجمنٹ سپاہی نے سنگین سے مجروح کیا یہ جو ہو سو ہو مگر یہ امر ظاہر ہی کہ انھون نے کچھ تدبیر واسطے روکنے مفسدین کے قتل ومجروحی افسران سے نہ کی اسواسطے کہ ڈاکٹر اسٹوارٹ صاحب بھی بیان کرتے ہین کہ صاحب موصوف نے انکو سوار ان مفسدین سے دست بوسی کرتے ہوے دیکھا تھا —

الغرض جب کوئی مفسد نظر نہ آیا تو ہمنے تلاش لاشہ ہاے افسران مقتولین شروع کی اور

انکو جا بجا پڑا ہوا دید آن مین روبرو دمدمے گرجا گھر و دیگر مکانات متصلہ کے پایا اور سب کو صحن مکان مین
گارڈ مین جمع کیا لاشہائے افسران مفصلۃ الذیل کے دستیاب ہوئے کپتان اسمتھ صاحب کپتان
بروس صاحب لفٹنٹ ایڈورڈ صاحب اور لفٹنٹ وائٹ فیلڈ صاحب اور ڈاکٹر ڈفیک صاحب دیگر
صاحب یعنی لفٹنٹ ٹیلر صاحب اور لفٹنٹ اٹین برن صاحب اور انسائن انجلو صاحب بھاگ گئے
تھے اور بعد ازین بسلامت ہمارے شامل ہوگئے گارڈ مین سے بھی لفٹنٹ ٹیلر صاحب کے ایک سخت
زخم سر پر آیا تھا جو صاحب کہتے تھے کہ شہر والون نے مارا تھا اب شہر والون نے گرجا گھر اور دیگر کوٹھی
ہاے صاحبان شروع کیا اور ہر ایک مقام کو خوب لوٹا میم صاحبان مختلف مقام مین گارڈ تک جان بسلامت لے گئین
قطع نظر امور مذکورہ بالا کے اور سب طرح اسوقت تک یعنی دو بجے تک شہر مین امن و امان رہا بعد ازین آواز توپ
منجانب میگزین سماعت مین آئی مین یہ بیان کرنا بھول گیا کہ بوقت نواحت ایک گھنٹہ بعد دوپہر کے ۷۴
رجمنٹ زیر حکم میجر ایبٹ صاحب کے آئی تھی بعد گذرنے عرصہ قریب ایک گھنٹہ کے میگزین کے
اڑنے کی آواز آئی مگر ہم جتنے صاحب لوگ مین گارڈ مین تھے ہمکو یہ معلوم ہوا کہ کسنے اڑایا اور کیونکر
اڑا جبتک لفٹنٹ ولوبی صاحب نے جو میگزین سے بھاگ کر ہمارے پاس پہونچے تھے آکر
بیان کیا کہ مین نے اور سارجنٹ لوگون نے اسکو تا بمقدور بچایا اور اسوقت تک نہ اڑایا جبتک
اسکا بچنا ممکن تھا مگر جب شاہ دہلی نے زینہ ہائے جنگی بھیجے اور وہ ہر طرف دیوارون پر قائم ہوکر
مفسدین اندر تک پہونچ گئے اور خلاصی وغیرہ ہمسے منحرف ہوکر استعانت مفسدین مین مشغول
ہوئے تو ناچار ہمنے اسکو اڑا دیا اور تدبیر ہمنے اول ہی کر رکھی تھی کہ بہت سی باروت جمع
کرکے شتابی اسمین لگا رکھی تھی پس جب ہمنے دیکھا کہ اب حفاظت میگزین کی غیر ممکن ہے
اور مفسد بھی بہت سے اندر آچکے ہین اسوقت اول شتابون کو ہمنے آگ دی اور معلوم نہین
کہ کتنے آدمی اسمین مرے مگر مین بمشکل بچ کر بھاگ نکلا ہون اور صاحب موصوف کے چہرے
سے بھی عیان تھا کہ سوائے فضل خدا کے اور کوئی صورت انکے بچنے کی نہ تھی مگر بارود کے
دہوئیں سے تمام چہرہ انکا سیاہ ہو گیا تھا —

اس روز تمام دن کوئی حکم صاحب برگیڈیر کے پاس سے ہمارے پاس نہین آیا ہر چند ہمنے
کئی مرتبہ حکم کے واسطے آدمی بھیجے مگر ایک مرتبہ بھی صاحب موصوف اور نہ انکے برگیڈ میجر

میجر صاحب ادھر دیکھنے تک آئے کہ یہان کیا ہو رہا تھا گو اسمین شک نہین کہ انکو یہان آنا لغو
تھا صاحب موصوف نے البتہ دو ضرب بالوٹ تو ہماری اعانت کو بھیجی تھین لیکن وہ واپس منگالی
تھین ڈاکٹر ووڈ صاحب ۵۴ رجمنٹ کو بروقت اُنکے واپس جانے کے مین گارڈ سے ہمراہ دو
زخمیون کے علاج کے واسطے آئے تھے ایک سپاہی توپخانہ نے زخمی شدید کیا انکے چہرے پر زخم
سخت لگا یا قریب پانچ بجے شام کے ایک حکم اس مضمون کا آیا کہ ایک دیگ یا ایک کل رجمنٹ ہم
یہ مجھے بخوبی یاد نہین جو زیر کمان میجر ایبٹ صاحب کے تھے برج جھنڈہ والا پر جو پہاڑی پر ہی اد
جہان ۷۴ رجمنٹ طیار کھڑی ہی آجاوے فوراً جب سپاہی طیار ہوے اور منتظر کوچ کے کھڑے تھے
کہ بعض سپاہیان ۳۸ رجمنٹ نے افسرون پر جو صحن مین موجود تھے گولیان مارنی شروع کین مین تو
متصل دروازہ کشمیری کے تھا اور مین نے دیکھا کہ ایک افسر زخمی ہوکر زمین پر گرا اسمین ایک سپاہی
میری ہی رجمنٹ کا میرے پاس آیا اور میرے شانے پر ہاتھ رکھکر مجھے باہر دروازے کے دھکا
دیکر نکال دیا اور یہ کہا کہ اگر ایک لحظہ بھی یہان ٹھہروگے تو تم بھی اسی طرح مارے جاؤ گے جو ہین
مین باہر آتا تھا کہ ایک اور افسر ۵۴ رجمنٹ کا میرے ساتھ ہوا اور ہم نے سپاہی ساتھ لیکر اسکے
چھوڑکر احاطہ لیے بنگالہ کی راہ سے برج جھنڈہ والا کی راہ لی اور وہان پہنچکر بریگیڈیر صاحب
اور اور صاحب لوگون کو سب حال جو مین گارڈ مین واقع ہوا تھا کہا اس مقام پر تمام میم لوگ
چھاؤنی اور سولجین کے مع اکثر عہدہ داران موجود تھین اور جب یہ حال سنکر عزم فرار بالجزم ہوا تو
ازدحام اور کثرت گاڑی اور بگھی اور پالکی گاڑی وغیرہ کی قابل دیکھنے کی تھی یہ سب بجانب
کرنال روانہ ہوئین مگر جب اس مقام پر پہونچین جہان سے راستہ میرٹھ کو جاتا تھا چند سواریان
بجانب مقام مذکور روانہ ہوئین سابق اس سے یہ بھی بیان کرنا لازم تھا کہ قریب گیارہ بجے کے
ایک سپاہی لائٹ کمپنی ۵۴ رجمنٹ کا میرے پاس آکر بیان طراز ہوا کہ مجکو رجمنٹ والون نے
اسواسطے آپکے پاس بھیجا ہی کہ آپ انکو جہان حکم دین وہ وہان جادین مین یہ سنکر متعجب ہوا اور
مین نے اس سے دریافت کیا کہ رجمنٹ کہان ہی اسنے کہا کہ سبزی منڈی مین ہی یہ سبزی منڈی
ایک بڑا آباد بازار بجانب جنوب چھاؤنی کے ہی مین نے اُس سے پوچھا کہ رجمنٹ وہان کسواسطے
اور کیونکر گئی تب اسنے جواب دیا کہ جسوقت مفسدین نے افسرون پر حملہ کیا تو سب سپاہی متفرق

ہو کر بھاگ گئے اور تمام شہر مین پھر شور ہوا کہ اب بازار مذکور مین جمع ہوئے ہین یہ سنکر مین نے حکم دیا
کہ رجمنٹ کو جا کر کہو کہ سب میرے پاس چلے آوین یہ سنکر وہ گیا اور سب سپاہی حسب الحکم مع
نشان جھنڈہ وغیرہ حاضر ہوئے بعد ازین حوالدار میجر نے آکر مجھسے کہا کہ تمام راستے مین سواران
رسالہ سوم ہمراہ سپاہیون کے تھے اور ترغیب انکے ساتھ شامل ہونے کی دیتے رہے مگر
سپاہیون نے انکار کیا یہانتک تو حال بچشم دیدہ مین نے بیان کیا مگر جب مین گارڈ سے
یہان آیا تو جو حال بعد ازان وہان واقع ہوا وہ از روے چٹھی ایک صاحب کے جو میرے بعد
وہان موجود رہے تھے اور سب صاحبون کے ساتھ وہان سے بھاگے تھے درج کیا جاتا ہے
کہ جب سپاہیان ۳۸ رجمنٹ نے افسرون پر غلولہ بازی شروع کی تو سب افسر صاحب
بھاگ کر برابر بدر رو جو اندر کمرے مین گارڈ کے تھی پناہ گیر ہوئے مگر وہان پہونچنے تک تین
صاحب لوگ یعنی کپتان گارڈن صاحب اور لفٹنٹ اسمتھ صاحب اور لفٹنٹ ریلی صاحب
کہ تینون ۳۸ رجمنٹ کے تھے مارے گئے اور لفٹنٹ اوسبورن صاحب ۵۴ رجمنٹ کے
ایک زخم گولی کا ٹانگ پر آیا مگر یہ صاحب سب کے ساتھ مقام مذکور پر پہونچے اور
وہان اپنی ٹانگ کے زخم کو باندھکر خندق مین کود پڑے اور صحیح و سلامت تہ خندق تک
پہونچے اور صاحب بھی انکے پیچھے کودنے کو طیار ہو رہے تھے کہ آواز گریہ وزاری میم
صاحبان جو کمرے مین گارڈ مین تھین گوش زد ہوئی یہ سنکر سب صاحب کچھ پروا گولیونکی
نہ کر کے جو مثل باران انپر برستی تھین کمرہ مذکور مین واپس گئے اور سب میم صاحبون کو وہان سے
نکال لائے اور سب صاحبون نے اپنے اپنے رومال لیکر اور سب کو یکجا بٹکر ہر ایک میم صاحبہ کو
علیحدہ علیحدہ انہین رومالون کے ذریعہ سے جو بمنزلہ رسن کے بن گئے تھے خندق مین اتار دیا
اور بعد انکے آپ بھی خندق مین اتر کر دوسری جانب چڑھ کر انہین رومالون کے ذریعے
سے تمام میم صاحبون کو دوسری جانب کھینچ لیا وہان سے وہ سب بجانب میرٹھ روانہ ہوئے ہمکو
ہر قدم پر یہ خیال تھا کہ اب مفسد آئے اور اب ہمکو مار ڈالا مگر نہایت تعجب کا یہ امر ہے کہ مفسدون نے
انکی پیروی نہ کی اور نہ انکو اسوقت بھی مارا جب وہ خندق مین اترے اور اسکی دوسری جانب
چڑھے کیونکہ اس فرو روی اور بالا برآمد کی میم صاحبان مین آدھے گھنٹے سے زیادہ عرصہ لگا ہوگا

الغرض یہ سب صاحب لوگ اور ہم صاحبان سلامت آزادے دریا پہونچے اور وہان سے روانہ
ہوکر بعد خوف جان ابتر سرگردانی و فاقہ کشی ہفت روزہ ایک دیہہ مین پہونچے جو صرف بارہ میل
دہلی سے فاصلہ پر تھا اور جہان کے نمبردار نے اقرار روانہ کرنے چٹھی کا بمقام میرٹھ کیا تھا فوراً
چٹھی لکھکر روانہ کی گئی اور تیسرے دن کچھ فوج آئی اور سب قافلے کو بحفاظت میرٹھ لیگئی
لفٹنٹ [illegible] صاحب اور انسائن انجلو صاحب بھی مین گارڈ سے بھاگ گئے تھے مگر کسی گانو
مین مارے گئے —

بعد از قتل انگریزان مفسدین نے ایک شاہزادے کو تخت پر بٹھایا اور اپنے چوکی پہرے
سب دروازون پر اور کوتوالی مین نصب کیے توپین چہار طرف قلعہ کے چڑھائی گئین اور
خزانہ قلعہ مین رکھا گیا کیونکہ مفسدین کا یہ ارادہ تھا کہ اگر انگریز حملہ کرینگے تو وہ اس مقام کو دم
آخر تک نہ چھوڑینگے —

جو ظلم اور زیادتی مفسدین سے بہ نسبت باشندگان شہر کین وہ اُس مقدار سے کم نہ تھین جتنے کہ
اُنسے توقع تھی شہر دہلی ہمیشہ سے دولتمند شہر ہی اور مفسدین بھی اس حال کو خوب جانتے تھے —

ایک ہندوستانی احوال اُس ایام کا جسقدر عرصہ تک وہ شہر مین تھا یعنی ۲۱ - مئی سے ۲۳
جون تک کا اسطرح بیان کرتا ہی کہ انھون نے یعنی مفسدین نے ہر ایک دولتمند کے گھر اور
دکان کو شہر مین لوٹا انھون نے ہر ایک گھوڑا جو کسی باشندہ شہر کے طویلے مین تھا چھین لیا
انھون نے اکثر دکاندارون کو بوجہ تقاضا کرنے قیمت واجبی اشیا کے جان سے ہلاک کیا انھون
نے بزرگ آدمیون سے بد زبانی کی گارڈ دہلی دروازے سے جس سے ہر ایک مسافر صادر و وارد کو لوٹا
جس روز سے کہ مین داخل شہر ہوا اور جس روز تک کہ وہان سے روانہ ہوا یعنی تاریخ مذکورہ بالا
تک مین نے کبھی سارا بازار کھلا نہین دیکھا صرف دو چار بقالون کی دکانین باسباب جزوی کھلی
رہتی تھین دکاندار اور باشندگان شہر نہایت افسوس کے واسطے برباد ہوجانے امن و امان کے کرتے
ہین اور مفسدین کو صبح سے شام تک بددعا دیا کرتے ہین مفلس اور اہل حرفہ کی نوبت فاقہ کشی
کی پہونچی اور عورات بیوہ اپنے اپنے مکانون مین رویا کرتی ہین —

نامی اور مشہور ملازمان انگریزی نے اپنے مکانون سے نکلنا موقوف کر دیا ہے —

ایک کوتوال ہر روز نیا مقرر ہوتا ہے سپاہیون نے شہر مین جہان روپیہ تھا وہان سے لوٹ
کر لے لیا اور یہ سب روپیہ سپاہیون کے ابھی پاس ہے اسمین سے ایک حبہ بھی خزانۂ شاہی مین داخل
نہین ہوا اسی سبب سے چار یا پانچ رجمنٹ فی سپاہی کے پاس ہزارہا روپیہ ہو گیا تھا یہانتک کہ
اسکی وجہ سے وہ لوگ مشکل حرکت کر سکتے تھے اس باعث سے انہون نے اسکی مہرین بدلوائین
مہاجنون نے نرخ مہر کا یہانتک بڑھا دیا کہ جو مہر سولہ روپیہ ورکی تھی اسکے چوبیس اور پچیس روپیہ
کر دیے اور چونکہ سپاہیون نے مہاجنون کو اول مین لوٹا تھا انہون نے اب سپاہیون کو
اسطرح لوٹنا شروع کیا اور سپاہیون کو لوٹا کہ مہرہاے سمی بجاے طلائی کے انکے ہاتھ فروخت کین —
جن رجمنٹ کو کچھ لوٹ ہاتھ نہین لگی وہ ان دولتمند سپاہیون پر رشک لیجاتے ہین اور چونکہ
سپاہیان متمول لڑائی پر بلکہ صرف میدان جنگ تک جانے کو راضی نہین ہوتے اس حیلے
سے وہ لوگ انکو بہت سخت و سست کہتے ہین میرے نزدیک انہین آپسمین کسی روز خوب لڑائی
ہوگی بلکہ مین نے کئی مرتبہ ہنگام قیام بمقام دہلی خود سنا کہ دولتمند اور غریب سپاہیون مین لڑائی
ہونے والی ہے —

ایک رجمنٹ علی گڈھ سے اور ایک سو پچاس سوار مین پوری سے اور تھوڑے سے بے سلاح
سپاہی آگرہ سے سنے اور ایک رجمنٹ اور دو سو سوار ہانسی اور حصار سے اور تھوڑے سے بے نظام
سپاہی انبالہ سے اور دو سو سوار اور دو کمپنی نظامت کی متھرا سے ششم رسالہ لائٹ اور دو رجمنٹ
جلندھر سے اور دو رجمنٹ اور توپخانہ نصیر آباد سے میرے روبرو دہلی پہونچے اور
شامل مفسدان ہوے —

مین اب بیان کرتا ہون کہ کس کس خزانے کا روپیہ خزانۂ شاہی مین مفسدین نے لا کر داخل
کیا یعنی خزانۂ شہر و دیگر تحصیل سرکار متصل پل ہنڈن خزانہ روہتک خزانہ علی گڈھ خزانہ ہانسی خزانہ
متھرا خزانہ ہرسرو کی گڈھی اور خزانہ ترنسیلی اس مین سے بادشاہ فی سپاہی پیدل چار آنہ اور
فی سوار ایک روپیہ فی یوم دیتے ہین مجھے یہ نہین معلوم کہ کسقدر روپیہ خزانہ ہاے مذکورۂ بالا
سے لایا گیا مگر یہ معلوم ہے کہ بتاریخ ۱۰ جون ایک لاکھ اور انیس ہزار روپیہ خزانۂ شاہی مین موجود تھا
شہزادہ جو افواج شاہی کے افسر مقرر ہوے ہین ان عیشی بندون پر مجھے رحم آتا ہے بعضے بوقت

عین تابش آفتاب کے انکو شہر سے باہر جانا یہ تا ہی انکے دل آواز ہاے توپ و تفنگ سے
دھڑکتے ہین اسیر مشکل یہ ہی کہ نابلد آئین حکمرانی فوج سے ہین اور انکے سپاہی انکی ناواقفی پر قہقہہ
مارتے ہین اور بعض وقت انکی بدنظمی کے باعث انسے بدزبانی کرتے ہین بادشاہ شیرینی واسطے فوج
کے میدان کارزار مین بھیجتے مگر ان تک نہین پہونچتی کیونکہ سپاہیان متعینہ دروازہ ہاے شہر اسکو بطور
اسباب دشمن لوٹ لیتے ہین شجاعت افواج شاہی ہر طرح قابل تعریف کے ہے وہ فی الحقیقت نہایت
دانا ہین جب کبھی وہ چاہتے ہین کہ میدان جنگ سے واپس آوین تو پارچہ ہاے کہنہ اپنی ٹانگون پر
باندھکر بہانہ زخم شہر کے اندر تک لنگ لنگ کنان ہاے و ہوے کرتے ہوے دوستون کو ہمراہ لیکر چلے آتے ہین

بتاریخ سی ام جون وقت شب بمقام پل ہنڈن مفسدین بالکل بدحواس ہوگئے تھے اکثرون
نے انہین سے اپنی بندوقین اور تلوارین کنوئن مین ڈال دی تھین اور منتشر ہوکر بجانب دیہات جنگل فراری
ہوگئے تھے کیونکہ انکو یقین تھا کہ سپاہ ظفر انگلشیہ انکے تعاقب مین چلی آتی اگر افواج انگریزی انکی
تعاقب مین آتی تو اسی شب شہر دہلی پر قبضہ ہوجاتا زیراکہ سپاہیان مذکورین دوسرے روز شہر مین
واپس آئے اور اکثر انہین کے مفقود الخبر ہوگئے انکو راستے مین گوجرون نے خوب لوٹا حتی کہ جب
وہ شہر مین داخل ہوے تو کسی کے پاس ایک حبہ بھی باقی نہ تھا —

اطاعت حکم بادشاہ شاذ و نادر ہوتی ہے اور حکم شاہزادگان کو کوئی بھی نہین مانتا —

سپاہی ہرگز اپنی رجمنٹ کے بوگل کو نہین مانتے اور اپنے افسرون کی نافرمانی کرتے ہین اور
اپنے کار متعلقہ مین تغافل کرتے ہین انکی کبھی گنتی نہین ہوتی اور وہ کبھی اپنی وردی نہین پہنتے
بیگمات و شاہزادگان اپنے ایام خوش سابقہ کا حسرت کرتے ہین اور یہ خیال کرتے ہین
کہ مفسدون کا آنا گویا بدبختی کا آنا ہے شاہزادگان زبان سپاہ کی فہم نہین رکھتے اور بغیر ایک
مترجم یا تعبیر کنندہ کے انسے گفتگو نہین کرسکتے —

بیل کے گولون نے اکثر مکانات شہر کو منہدم کردیا ہے اور قلعہ مین جو تخت سنگ مرمر
دیوان خاص مین تھا وہ پارہ پارہ ہوگیا بادشاہ سلامت بہت گھبراتے ہین جب کوئی گولہ قلعہ
مین جا کر بیٹھتا ہے اور شاہزادے اسکے ٹکڑے لاکر شاہ کو دکھاتے ہین بایں وجہ اکثر خاندان
شاہی نے بخوف بود و باش قلعہ کو ترک کردیا —

مدرسہ دہلی روز اول لوٹا گیا تھا اور انگریزی کتابین اب تک گلی کوچہ مین پڑی ہین
جو انگریزی زبان بولتا ہے اُسکو سپاہی مارتے ہین اور قید کرتے ہین —
تاریخ ۱۱ - مئی کو میگزین اوڑا تھا اور اسکے سبب مکانات متصلہ کو نہایت گزند پہونچا
اور قریب پانچ سو آدمی جو کوچہ ہاے مختلفہ متصلہ مین آمدورفت کرتے تھے اُسکے صدمے سے
مرگئے اور گولیان اسقدر مکانات باشندگان مین گرین کہ بعضے لڑکون نے آدھ سیر اور
بعضون نے سیر بھر اپنے مکانون کے صحن مین سے چنین بعدازین مفسد مع کمینہ باشندگان شہر
اندر احاطۂ میگزین کے گئے اور ساز و یراق و اسلحہ و توپ بنادیق خوب لوٹی لوٹ میگزین کی تین
دن تک رہی اور ہر ایک سپاہی نے تین تین چار چار بندوقین اور جسقدر تلوار اور سنگینین لین جسقدر وہ اسکا
غلاصیون نے اپنے گھر پلنگ سمیٹ نفیس اوزار اور اسلحہ اور توپ بنادیق سے بھر لایا اور
بعد ازان بتدریج انکو بنرخ دو سیر فی روپیہ فروخت کیا —
چادر ہاے مسی بنرخ تین سیر فی روپیہ فروخت ہوتی ہین اور اندلون نہایت بڑی قیمت
بندوق کی آٹھ آنہ ہی مگر کوئی شخص خوف سے خرید نہین کرتا اور اچھی انگریزی کرچ چار آنہ پر
بھی گران ہے اور ایک آنہ واسطے سنگین کے بڑی قیمت متصور ہے —
توزدان اور پرتلے اس کثرت سے ہین کہ اُنکے لوٹنے والون کو نیلام فروخت ایک
حبہ بھی نہین ملتا —
ہر بار روت مجنون کے ٹیلے مین تھی اُسمین سے قریب نصف کے لوگو جرا اور باشندگان
شہر لوٹ لیگئے اور ما بقی شہر مین آگئی —
کتاب ہاے مذکورۂ بالا مین ذکر بطور سرسری فراریان شہر کا جنکی جانبری مین کار اعجاز ہوا ہے
کیا گیا ہے اب ہم چند صاحبون کا حال لکھتے ہین جنکی مصیبت اور خوف نظیر نہین رکھتا —
او پر بھی ذکر ہو چکا ہی کہ کسقدر شجاعت و مردانگی گنڈ کٹر بکلی صاحب اور دیگر صاحبان
بروقت حملہ مفسدان میگزین مین بروے کار لائے ہین اب چٹھی مندرجۂ ذیل سے واضح
ہوگا کہ بکلی صاحب پر بعد ازان اُسکے بھاگنے کے اور بعد اُڑنے میگزین کے کیا واقع ہوا —
اول میگزین سے نکلتے ہی صاحب موصوف نے روبرت صاحب کی میم کو مع اُنکے

طفل چہار سالہ کے عبور دریا کروایا اور اب وہ دونون یعنی میم صاحبہ و طفل میرٹھ مین صحیح موجود
ہین اسمین وقت یہ تھی کہ صاحب کے ایک ہاتھ مین تو ایسا زخم میگزین کی لڑائی مین آیا تھا
کہ وہ ہاتھ بیکار ہو گیا تھا اور صرف ایک ہاتھ باقی تھا جسکے ذریعہ سے دو آدمی عبور دریا کرانے
انھین صاحب کا کام تھا اور آدمی کیسے کہ ایک تو میم صاحبہ اور دوسرا ایک طفل چہار سالہ اور
جب صاحب موصوف مقام میرٹھ مین پہونچے تو انکو واسطے علاج کے اسپتال مین لیگئے کیونکہ
انکے جسم پر کئی زخم تھے ایک تو وہ تھا جو ہاتھ پر میگزین مین آیا تھا اور پانچ چھ زخم بعد عبور دریا
انکے جسم پر اسطرح لگے تھے کہ جب انھون نے عبور دریا کیا تو مفسدین نے انکو گھیر لیا اور سولے تمنچہ
اور نیزہ یا تلوار وغیرہ انکے جسم پر تھے سب چھین لیگئے تھے اور انکو کئی زخم مار کر بدانست خود مردہ اور زندہ
چھوڑ گئے تھے مگر [illegible] زندہ رہے بعد از آوارہ گردی بارہ دن کے صاحب
موصوف اور لفٹنٹ [illegible] صاحب اور انکے عیال و اطفال کے میرٹھ مین پہونچے تھے اور رینر صاحب
سے [illegible] ملے تھے اور اس حالت مین ملے تھے کہ رینر صاحب وغیرہ کے
پاس بھی جو کچھ تھا سب مفسدین نے چھین لیا تھا اور انکو گھیر رکھا تھا رینر صاحب اور انکی میم صاحبہ
بیان کرتے تھے کہ اگر اس شخص یعنی راقم خبر کی شجاعت و دلیرانہ طریق کا واسطہ درمیان
ہوتا تو وہ کبھی [illegible] مقام میرٹھ تک نہ پہونچتے کیونکہ اسنے کئی مرتبہ بیخوف و خطر اپنا
سر زمین پر رکھدیا اور [illegible] مفسدین سے انکے سر پر سپر رکھا کہ اسکو تن سے جدا کرے مگر
جب انھون نے [illegible] اپنے سر کو اس نیت سے قربان کرتا ہون کہ تم بعد از میرا [illegible]
سکے عورتون کی [illegible] نہ کرنا تو مفسدین کو رحم آیا اور انھون نے سر کاٹنا
اس سے زیادہ کیا شجاعت کا کام ہوگا وہ اسپتال مین صرف چھ روز رہا کہ بعد اسکے برگیڈیر
[illegible] روانہ ہونے کو تھے کہ یہ صاحب بھی برگیڈیر صاحب کے پاس پہونچے
اور درخواست کی کہ مجھے بھی ہمراہ لیچلو مگر بباعث زخمون کے اتنے ہرے تھے برگیڈیر صاحب
نے منظور نہ کیا تاہم ہمنے سنا کہ صرف دو دن اسپتال مین تھے اور بروقت ہمراہ توپخانہ
و سامان جنگ جو واسطے فوج میرٹھ کے روانہ ہونے والا تھا روانہ ہوئے اور انکے ساتھ مقام تل
ہنڈن پر پہونچ کر ہمراہ فوج کے داخل چھاؤنی دہلی ہوئے اور تا تاریخ ۱۷ ماہ جون فوج سے

ساتھ رہے اس عرصے مین تین مرتبہ اُنکو نوبت سرسام کی ہوئی دو مرتبہ تو راستے مین اور ایک مرتبہ
سورجال چھاؤنی پر جہان وہ بکار ضروریہ مین مشغول تھے سبب اس مرتبہ سرسام کی نوبت ہونے کا
یہ تھا کہ اول تو جسم نقیہ دوم ہر وقت آفتاب مین کارہاے سخت کا انجام دینا الغرض تا تاریخ مذکور
انکو واپس میرٹھ روانہ کیا مگر اسمین اُنکی مرضی نہ تھی گو رد نکی وہان چھاؤنی مین مقیم رہ کر کارہاے
سخت کرنے سے اُنکی جان کا خوف تھا اب سُنا ہے صاحب موصوف کو بہت آرام ہے اب ہم
پوچھتے ہین کہ اس شخص کے واسطے کیا کرنا واجب ہے اس شخص نے چھبیس[26] سال خدمت سرکار
کی ہے اور اس چھبیس برس کے عرصہ مین سترہ برس اور ڈنیس یعنی سیگرین کا کام کیا اور کچھ مال
و اسباب تھا وہ سب برباد کیا زیادہ تر رقت کا مقام یہ ہے کہ اُنکی میم صاحبہ اور تین اطفال
بھی اسی مین ضائع ہوے —

ڈاکٹر ایس ایچ بٹس صاحب بست پچیس[25] روز ہندوستانیون مین سرگردان تھے اور ہر طرح کے
صعوبات و بیعزتی انھون نے اس عرصے مین اٹھائی اور تین چار مرتبہ یہ ہوا تھا کہ وہ اپنے تئین
قریب بمرگ تصور کرتے تھے اُنکا اپنا بیان صعوبات اور خوف کا جو اُنپر حالت فرار مین طاری
ہوئے تھے ذیل مین درج ہوتے ہین بہ توجہ و اشتیاق تمام پڑھے جاوینگے —

تمام میم صاحبان برج بیاڑی واقع دہلی مین جمع تھین اور جب کہ خوف ظاہر ہو گیا مین بریگیڈیر
گریوس صاحب کی خدمت مین جو اُسوقت کمانیر فوج دہلی تھے گیا اور جا کر کہا کہ مین چٹھی لیکر میرٹھ
جاؤنگا اگر چٹھی بہ طلب کمک امداد فوج گورہ تحریر ہو بریگیڈیر گریوس صاحب نے فوراً چٹھی لکھ کر
میرے حوالے کر دی اور مین اپنی میم سے اور تین لڑکیون سے اور دیگر میم صاحبان سے رخصت
ہو کر اپنے بنگلے پر گیا اور پوشش فقیرانہ بدل کر چہرہ اور ہاتھ اور پاؤن کو رنگ دیا اور روانہ ہوا
شہر مین ہوتا ہوا پل جمن تک پہونچا مگر وہان کیا دیکھتا ہون کہ پل شکستہ ہو گیا ہے ناچار وہان سے
واپس بطرف چھاؤنی اس نیت سے آیا کہ گذر واقع مقام متصل میگزین بارود چھاؤنی سے عبور
دریا کیا جاوے مگر اس عرصہ مین سواران رسالہ سوم چھاؤنی مین پہونچ گئے تھے اور گوجر اور جاٹ
دہات متصلہ چھاؤنی لوٹنے کو جوق جوق چلے آتے تھے اور بنگلہ ہاے صاحبان کو آگ لگ چکی تھی
یہ حال دیکھ کر مین مایوس پہونچنے میرٹھ کا ہوا اور براہ میدان پریٹ آگے بڑھا اس اثنا مین دو سپاہی

میرے اوپر گولی چلائی مگر مین بچ گیا اور اُس باغ تک پہونچا تھا جو متصل شہر کے واقع ہے کہ گانون
والون نے مجھے گرفتار کر کے سب کپڑے میرے چھین لیے وہان سے برہنہ مادرزاد بطرف کرنال
اس خیال سے روانہ ہوا کہ شاید کوئی صاحب یا میم جو اسطرف کو روانہ ہوئے ہین راستہ مین ملے
مگر مین ایک میل بھی نہ گیا تھا کہ دو سپاہی نمودار ہوئے جنھون نے اور صاحبون کا تعاقب کیا تھا
مگر اُنکے ہاتھ کوئی نہ لگا تھا وہ میرے پاس پہونچے اور شمشیر ہائے برہنہ ہاتھ مین لیکر کہنے لگے کہ
فرنگی ہے مار دو مین اُنکے سامنے بلجاجت تمام گر پڑا اور چونکہ مین مذہب اسلام سے اور زبان
ہندی سے واقف تھا مین نے تعریفین اُنکے پیغمبر محمد کی کرنی شروع کین اور کہا کہ اگر وہ یقین
کرتے ہین کہ امام مہدی واسطے انصاف کرنے کے بموجب کردار لوگون کے دنیا مین پیدا ہونگے
تو وہ مجھے بیگناہ نہ مارین اور دیگر مسائل مذہبی و اخلاق آمیز کہے تاہم اُنمین سے ایک نے ایک
وار شمشیر کا مجھپر کیا مگر مین زمین پر گر پڑنے سے اُسکو بچا گیا اور چونکہ وہ سوار تھے اُنکی تلوارین پھر
مجھ تک نہ پہونچین میرے کلمات عجز آمیز نے کچھ اُنکے دلون مین اثر کیا اور اُنھون نے مجھے پھر
نہ مارا اور یہ کہا کہ اگر تو بنام آنحضرت امان نہ مانگتا تو تو بھی شامل اور کافرون کے نہ بچتا مین بہت
اب گھبرایا اور کھڑے رہنے کی بھی طاقت مجھ مین باقی نہ تھی مگر چونکہ چلنا ضرور تھا ناچار مین
وہان سے آگے روانہ ہوا قریب ایک میل اور چلا ہونگا کہ بہت سے مسلمان نظر پڑے اور وہ
میری طرف بھاگ کر آئے اور مجھے دیکھکر کہنے لگے کہ یہ فرنگی ہے کافر کو مار ڈالو اور
میری طرف مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ تم فرنگیون نے یہ چاہا تھا کہ ہم سب لوگون کو کرسٹان
کرین یہ کہکر مجھے کشان کشان ایک گانون مین لیگئے جو قریب ایک میل کے یا کچھ زیادہ
فاصلے پر راستہ سے تھا اور میرے ہاتھ پشت پر باندھ دیے بعد ازان ایک نے اپنے بیٹے کو
کہ کریم بخش جاؤ اور اپنی تلوار لے آؤ ہم اس کافر کا سر کاٹینگے کریم بخش گیا اور جبتک وہ تلوار لیکر
آوے اور میری دریائے ہستی مین ڈوبنے کی تدبیر کرے کہ آواز گانون کی آئی کہ دھاڑے دھاڑے یہ
سنکر جتنے مسلمان میرے پاس تھے سب اپنی اپنی فکر کرنے لگے وہ ادھر گئے اور مین قابو پاکر ریتی تھا
راستے کی جانب بھاگا اور اسطرح ان بے رحمون سے نجات پائی اور راستے پر آکر بجانب کرنال
روان اور دوان ہوا اور راستے مین پھر مجھے چند آہنگرون نے جو میگزین دہلی مین ملازم تھے گھیر

لیا مگر ایک نے پہچان کر مجھے کہا کہ صاحب خوف نکرو اور میرے ساتھ گانون مین چلو مین آپکے
کھانے پینے کی فکر وہان کرونگا اور اگر تم آگے جاؤگے تو بیشک اُن مسلمانون کے ہاتھ سے جو بازاد
لوٹتے اور مار ڈالتے فرنگیون کے باہر گئے ہین مارے جاؤگے مین ان آہنگرون کے ساتھ اُنکے گہر
مین گیا اور اُنھون نے فی الحقیقت میری نہایت خاطر داری اور تواضع کی کسی نے مجھے دھوتی
لگانے کو دی اور کسی نے ٹوپی اور کسی نے دودھ پینے کو اور روٹی کھانے کو دی غرض کہ یہان
مین نے سمجھا کہ کچھ انفاس زندگی باقی ہین مگر ایسا گھبرایا ہوا تھا کہ مجھسے بولا بھی نہین جاتا
تھا اُنھون نے مجھے ایک چارپائی بھی دی اور مین اُسپر لیٹ گیا مگر نیند نہ آئی تھی مین نے
اُن آدمیون سے کہا کہ مین ڈاکٹر ہون یہ سُنکر وہ اور مین میری زیادہ کرنے لگے دوسری صبح کو
چودھری گانون نے مجھے بلوایا اور تمام گانون والے فرنگی ڈاکٹر کے دیکھنے کو جمع ہوے ہر چند
مین تھکا ماندہ تھا مگر جو گانون والے مجھسے پوچھتے تھے اُسکا جواب شافی مین اُنکو دیتا تھا اور جب
اُنھون نے یہ دیکھا کہ مین اُنکے مذہب اور رسوم سے آگہی کلی رکھتا ہون وہ ازحد خیال میرے
زندہ رہنے کا رکھنے لگے اور یہ بھی برملا کہتے تھے کہ وہ مجکو حتی المقدور بچا دینگے مین اسی
گانون مین رہتا تھا اور مین نے سُنا کہ ڈاکٹر دوڈ صاحب ۲۸ رجمنٹ کے کسی گانون مین جو
بفاصلہ ۵ یا ۶ میل کے ہے اور نام موضع پور ہے موجود ہین اور ایک آدمی نے اُس گانون سے
میرے پاس آکر کہا کہ ایک صاحب ڈاکٹر دوڈ صاحب نامے میرے گانون مین ہین اور اُنکو کچھ
ادویہ مطلوب ہین اور تم سب ہندوستانی دوائیات جانتے ہو از راہ مہربانی بتلاؤ کیا اُنکو
دیا جاوے مین نے ایک نسخہ لکھدیا مگر مجھے معلوم نہین کہ وہ اُنکے پاس پہونچی یا نہین مین
اسی گانون مین مقیم تھا کہ کرنیل ریلی صاحب کی خبر مجھ تک پہونچی کہ صاحب موصوف مجروح
وخستہ برف خانے کے قریب جو متصل میدان پریڈ کے واقع ہے پڑے ہین یہ سنکر مین نے
گانون والون سے کہا کہ صاحب بہت بڑے نامی صاحب ہین اگر تم اُنکے واسطے کھانا پانی
لیجاؤگے تو سرکار تمکو بعوض اس خدمت کے انعام بہت سا دیگی گانون والے اُنکے پاس تین
روز تک کھانا لے گئے مگر جب مین اس گانون سے روانہ ہوا تو کوئی دس روز کے بعد
مین نے سُنا کہ کرنیل صاحب موصوف کو کسی سپاہی نے برف خانے کے پاس قتل کیا چندروز

مجھے موضع بادری مین قیام پذیر ہوے گذرے تھے کہ یہ بات مشہور ہوئی کہ تمام فرنگی جو میرٹھ
اور انبالہ اور کلکتے مین تھے سب قتل ہو گئے اور شاہ دہلی کی حکومت قائم ہوئی اور اگر کوئی
شخص کسی فرنگی کو مخفی اپنے گھر یا گانون مین رکھیگا تو وہ قتل اور اُسکا گانون ویران کیا جاویگا
یہ اشتہار سُنکر موضع بادری والے گھبرائے اور انھون نے مجکو بوقت شب گانون سے نکال کر
ایک مقام پر جہان کچھ درخت انبہ کے تھے چھوڑ آئے اور وہان مین شب و روز تنہا رہتا تھا
شب کو کوئی نہ کوئی گانون والا میرے پاس آکر مجھے کھانا اور پانی دیجاتا تھا ایسے نازک وقت مین
جو کچھ مجھپر گذرتا تھا بیان سے باہر ہے مین تمام دن آفتاب مین اور شدت گرمی مین رہتا تھا اور شب
تنہائی مین گذرتی تھی اور شغال وغیرہ گرد اگرد چلایا کرتے تھے صرف خدا ہی آگاہ ہے یا مین جانتا
ہون جو جو شدائد مین نے اُٹھائے بعد از گذرنے پانچ دن کے ان درختون مین سے مجھے
پھر گانون مین لے گئے اور وہان ایک کوٹھہ مین جسمین بھوسہ تھا پوشیدہ کر رکھا مین اس مقام
مین ۲۴ گھنٹے رہا اور جو گرمی اسمین معلوم ہوتی تھی اور دل خفا ہوتا تھا اُسکا بیان زبان سے
ادا نہین ہو سکتا مین نہین کہہ سکتا کہ کون سی مصیبت زیادہ سخت ہے یا تنہائی مقام درختہاے انبہ اور
یا کوٹھہ بھوسہ اب ایک اور خبر مشتہر ہوئی کہ سوار واسطے تلاش فرنگیون کے مقرر ہوے ہین اور
وہ ہر ایک گانون مین جاکر تلاش کرین اب مصلحت یہ قرار پائی کہ مین ایک فقیر جوگی کے ساتھ
موضع بادری سے روانہ ہون اور یہ فقیر میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ جہان تم کہو گے وہان
مین تمکو لیجاؤنگا مگر یہان تمھارا قیام آیندہ اچھا نہین مین اسی وقت روانہ ہوکر مقام برسوہہ مین
گیا اور وہان تمام شب بسر کی اس فقیر نے میرے سب کپڑے اپنے ایک دوست کے گھر
مین جاکر رنگے اور مجکو مالا اور دراچھہ کے پہننے کو دیے تاکہ فقیر جوگی کی اور میری صورت مین
کچھ فرق نہ رہے بعد از درستی سب سامان فقیرانہ کے اُسکے ساتھ مین نے بھی پھیری شروع
کی وہ میرے تئین کئی گانون مین لیگیا اور کہین مجھے کشمیری اور کہین دادو پنتی اور جوگی فقیر بتلایا ہر
ایک گانون مین کہ ہمارا گذر ہوا وہان کے باشندون نے کچھ نہ کچھ مجھسے پوچھا اور مین جو اُنکا
جوتش یعنی نجوم وغیرہ علوم جانتا تھا جو جسنے پوچھا اُسکا جواب شافی اُسکو دیا اس سبب سے
اور بھی زیادہ میری خاطر ہونے لگی اب کوئی پیسہ مجھے دیتا ہے اور کوئی کھانا میرے واسطے

لانا ہے بہت جتنے ہندو تھے وہ سب فرنگیون کے حال پر رحم کرتے تھے مگر جتنے مسلمان تھے وہ سب
خون کے پیاسے تھے وہاں سے روانہ ہوکر ایک اور گاؤن مین پہونچے وہان سیوک داس منت
فقیر کبیر ہی رہتا تھا اُسکے پاس گئے مین اُسکے مذہب کی باتون سے بھی واقف تھا اور کچھ
کتب جو اُسکے سامنے پڑھتے وہ میرے حال پر نہایت مہربان ہوا مین نے اُس سے بوقت
دریافت بیان کیا کہ مین کشمیری ہون مگر اُسکو یقین نہ آیا اور اُسنے کہا کہ کشمیری کبھی آنکھون والا
نہین ہوتا اور یہ بھی کہا کہ تمھاری زبان اور اوضاع اور کپڑے وغیرہ سب درست ہین مگر تمھاری کبری
آنکھین تمکو چھپنے نہین دیتین تم بالتحقیق فرنگی ہو مین نے بھی صاف ظاہر کردیا کہ ہان مین
ہون مگر چونکہ اقوال کبیر مین نے اُسکے روبرو پڑھے اور قول وقسم کری وہ بطور شائق مجھسے
مہربانی پیش آتا تھا مین اسی فقیر کے مکان مین تھا کہ ایک سپاہی آیا اور کہنے لگا کہ میرے پاس
چٹھیان واسطے فوج انبالہ کے جو بالفعل مقام رائی مین مقیم ہو موجود ہین مین وہان یہ چٹھیان پہونچاؤنگا
اُسنے مجکو نہ پہچانا کہ یہ بھی فرنگی ہو مگر مین نے اُس سے کہا کہ مین ڈاکٹر صاحب ہون اور چاہتا
ہون کہ میری چٹھی صاحب کمان افسر فوج مذکور کے پاس لیجا اُسنے اقرار لیجانے کا کیا
اور مین نے اسکو چٹھی لکھدی اور درخواست اعانت کی کی اُس آدمی کی چٹھی پر ایکدن بعد انتظار
رہا اور جب اسکا کچھ جواب نہ آیا اور نہ کچھ کمک آئی تو مین نے یہ مصلحت سمجھی کہ اب میرٹھ کا
چلنا مناسب ہو جو فقیر کہ مجکو وہانتک لیگیا تھا اُسنے اقرار میرٹھ جانے کا بھی میرے ساتھ کیا
اور اکثر آدمی اس گاؤن کے میرے ساتھ تا بمقام ہرچندپور گئے جہان ایک زمیندار مسمی فرانسز
کوہن صاحب کہ سابق مین تحصیلدار سرکاری بھی رہتے تھے یہ بزرگ آدمی از حد مہربانی
سے میرے ساتھ پیش آیا اور مجکو چٹھیات کرنیل بنوٹ صاحب کی اور کپتان ساالکیلڈ صاحب
کی اور لفٹننٹ ہولنڈ صاحب کی اور مارشل صاحب سوداگر دہلی کی اور اکثر صاحب
لوگون کی دکھائین انمین درج تھا کہ کوہن صاحب نے انکی بڑی خاطرداری اور تواضع
کی ہے اور انکو بحفاظت تا بمقام میرٹھ پہونچادیا ہے یہانسے مین نے تجویز روانہ ہونے مقام
مذکور کی کی کہ اس عرصے مین ایک چٹھی میرے نام موضع کیکرا سے اس مضمون کی آئی کہ
سوسوا اور راجہ جیمند کے بسر کردگی کپتان میک اندرو صاحب کے مقام کیکرا مین میرے منتظر ہین

اور وہ مجھے تا بمقام رائی کہ مقام کیوہی پہونچا دینگے کو ہمن صاحب نے مجھے اپنی گاڑی مین سوار کروا کر روانہ موضع مذکور کا کیا یہان پہونچ کر کپتان ہیک اندر و صاحب اور لفٹنٹ ید صاحب کو کہ وہ دونون صاحب میرے رجمنٹ کے تھے دیکھ کر مجھے خوشی ہوئی اور یہان مین جان آئی مین بائیس دن تک دیہات اور باغچون اور ویرانون مین سرگردان پھرتا تھا اور اگر مجھے زبان ہندوستانی اسقدر خوبی اور صفائی سے نہ آتی ہوتی تو مین بھی ضرور کہین نہ کہین قتل کیا جاتا زبان ہندی مین ایسی بولتا ہون جیسے زبان انگریزی اور مین اپنی جانبری اس تہلکہ عظیم سے کار اعجاز و نتیجہ فضل آلہی سمجھتا ہون مگر جو صعوبات و تکالیف مین نے اٹھائے ہین انکا بیان مجھسے نہین ہو سکتا۔

ایک اور گروہ افسران و میم صاحبان جو بجانب میرٹھ روانہ ہوا تھا وہ اپنا حال اسطرح بیان کرتے ہین اول حال طریق مفسدانہ افواج دہلی بیان کرکے باقی ماندہ حال اسطرح درج کرتا ہے یہ ارادہ چھاؤنی والون کا تھا کہ برج جھنڈہ والا پر قائم ہوکر مقابلہ مفسدان کیا جاوے مگر اب یہ امر بیکار متصور ہوکر ارادہ فرار مین نہاد خاطر قرار پایا اور جب روانگی شروع ہوئی تو سپاہی ۳۸ رجمنٹ اور ۷۴ رجمنٹ کے بھی فوراً مقام مذکورہ بالا سے روانہ ہوے اور تھوڑتے سے سپاہی افسرون کے ادہ جھنڈہ کے پاس باقی رہے میم صاحبان اور گاڑی وغیرہ بجانب کرنال روانہ ہوئین افسرون کو بعضے بعضے انکے سپاہیون اور خدمتگارون نے فوراً بھاگ جانیکی صلاح دی بلکہ جبراً انکو وہانسے بھگایا کیونکہ مقام مذکور پر بھی مفسدان شہر آنے والے تھے یہ وقت شام کا تھا اور تاریکی شب زمین پر طاری ہو چکی تھی کہ بندوقین انکے گرد اگرد سر ہونی شروع ہوئین اور اکثر بنگلہ ہاے چھاونی مین آگ لگی اور انکی روشنی دور دور تک پہونچی اب کوئی اور تدبیر سواے فرار کے باقی نہ رہی در حال فسر کہ وہان باقی تھے انھون نے بھی اپنی کوشش درباب دوبارہ قائم کرنے انتظام سپاہ کے بیسود تصور کرکے جلد چھوڑ دی جو ہر لحظہ انکے واسطے زیادہ تر نقصان دہندہ ہوتی جاتی تھی اور سرگردان ہوکے کبھی تھک کر زمین پر دراز ہو جاتے تھے کہ شاید نیند آوے اور بعض وقت جان کا خوف کھا کر اٹھ بیٹھتے تھے غرض اسطرح رات کاٹی صبح کو سپاہی مفسد انکے گرد و پیش مین نظر آئے

نکہ سپاہیون کو انکا مقام معلوم ہوا ناچار وہان سے سپاہی اور آگے تلاش مین بڑھتے افسران مذکورین نیک خدمتی گانون والا ہاے قرب وجوار کے نہایت مشکور رہے کسی نے کھانا انکو دیا اور کسی نے انکو اپنے پاس مخفی رکھا دن مین جو صاحب شب بھر جدا تھے وہ آن ملے اور جو شب بھر ساتھ تھے وہ جدا ہو گئے گانون والون نے ان صاحبون کو جنکی حفاظت کا ذمہ انھون نے کیا تھا ایک نالہ دریاے جمن سے جو پایاب تھا عبور کرا کر جنگل مین مخفی ایک مقام محفوظ مین رکھا اور وقت سہ پہر آکر انکو خبر دی کہ ایک اور گروہ صاحبون کا معہ میم صاحبان بھی ہین انکے مقام سے کسی جگہ نزدیک مقیم ہین یہ وہ لوگ تھے جو مین گارڈ کشمیری دروازے سے فرار ہو گئے تھے اور جب مین گارڈ مذکورین انکی نظر نہ آیا تھا تو تمام میم صاحبو نکو بیٹھی توپ پر سوار کرا کر چھاونی کی جانب روانہ کیا تھا اور راستے مین مفسدین نے انکو لوٹ کر گولیاں بندوق انپر مارنی شروع کی تھین اور بعد ازان یہ لوگ خندق مین اتر کر اور دوسری جانب سے چڑھ کر فراری ہو گئے تھے اور راہ مین ایک میم صاحب کے شانے پر گولی کا زخم بھی آیا تھا الغرض وہانسے فراری ہو کر تمام شب اس گروہ نے بھی شاق گروہ مسبوق الذکر کاٹی تھی اور کئی مرتبہ سپاہیون کے ہاتھ سے بمشکل بچے تھے اور بعضے وقت تو ایسا ہوا تھا کہ سپاہیان مفسدین انکی تلاش مین گولی کی زد تک پہونچ گئے تھے مگر قدرت خدا کہ انکے پہنچنے مین یہ نہ آئے ـ

یہ دونون گروہ یکجا ہو کر ملاقات ہمدگر سے تسکین پذیر ہوے اور باعث زیادہ ہونے نفری کے اپنی طاقت پر اطمینان بھی کچھ حاصل کر کے روانہ آیندہ ہوے وہ دو یا تین میل تک کنارہ جمن پر راہی رہے بعد ازان ایک نالہ دریاے مذکور پر پہونچے جس سے عبور مشکل ہوا کیونکہ وہ گردن تک عمیق تھا اور زور بھی پانی کا ایسا تھا کہ پیر اکھڑے جاتے تھے بلکہ کچھ فاصلے تک وہ سب بہتے بہتے چلے گئے اور بمشکل قدم قائم کر کے دوسرے کنارہ نالہ مذکور تک جان بسلامت پہونچے

اب شام ہو گئی تھی اور رات کو بباعث عبور دریا بہت شدائد سر راہ پہونچے دوسری صبح پھر گانون والے انکے دوست بنے اور انکو ایک مقام پر جہان درخت بہت تھے لیجا کر متواری کیا مگر تھوڑے عرصے بعد انکو اطلاع دی کہ وہان رہنا مناسب نہین کیونکہ گروہ ہاے سواران انکے درپے ہین یہان سے چلکر وہ لوگ ایک گروہ گوجران کے ہاتھون گرفتار ہوئے جنکے ارادے نا

جلدی ظاہر ہوگئے مگر چونکہ سب صاحبون کی بندوق وغیرہ پانی مین تر اور بیکار ہوگئی تھین اس لیے مقابلہ گوجران بے سود اور ناممکن متصور ہوا گوجران مذکورین نے ایسا شور وغل مچایا کہ جس سے وحشت پیدا ہوا اور بدبختی وبیہودگی سب ہتھیار اور دیگر اسباب چھین اور لوٹ کر بلکہ اُنکے پارچۂ پوشیدنی بھی جو اُنکے جسم پر تھے اُتروا کر اُنکو چھوڑ دیا یہ گوجر تو اُنکی جان بھی نہ چھوڑتے مگر کسی فقیر نے فہمایش کرکے اور اُنکی شفاعت کرکے اُنکی جان بچائی تھی اسطرح پر برہنہ جسم سوائے مقامات مستور کے آفتاب اور گرم ہوا مین سب چلتے چلتے چلتے چلتے شام کی اور آفتاب وگرمی ہوا سے بھی اُنکو آمان ملا وہان ایک گانون برہمنون کا تھا آمین جا کر کسی فقیر کے تکیہ پر جا پڑے وہان وہ سب صاحب تین دن رہے اور اپنے محافظون کے ہاتھ سے انھون نے بہت آرام پایا انھون نے بہت سی مدارات اور خاطر داری اُن صاحبون کی کی یہانتک کہ جراح بھی انھون نے اُنکے زخمون کے صاف کرنے کے واسطے بہم پہونچایا اور جو دوائی وغیرہ گانون مین مل سکتی تھی سب اُنکے واسطے مہیا اور موجود کی گئی اس گانون سے وہ ایک اور گانون مین حسب خواہش ایک زمیندار کے جو پیدایش سے جرمن تھا اور جسنے اُنکی خبر پائی تھی چلے گئے وہان اُنکو یہان سے زیادہ آرام ملا وہان اُنکو مکان رہنے کو کھانا اور کپڑا سب اچھی طرح سے ملا اس شب کو اور زیادہ تر اطمینان ہوا کیونکہ ایک رسالہ سواران میرٹھ سے مع جواب چٹھی جو اُن صاحبون نے مقام فرودگاہ سابق سے روانہ کیئے تھے اُنکے پاس آیا زمیندار مذکور نے اُنکو سواریان کردین اور آٹھوین روز فرار مقام دہلی سے وہ صاحب دوبارہ انگریزی عملداری مین اور مہربان دوستون مین بمقام میرٹھ پہونچ گئے فقط

ڈاکٹر بالفور صاحب اپنا دہلی سے فرار ہونے کا مختصر حال اسطرح پر بیان کرتے ہین —
بعد ازین کہ فرار ہونا قرار پایا الیاس صاحب نے اپنی ڈاک کارٹ یعنی گھی بگس دار جسکے اوپر ٹپ وغیرہ کچھ نہین ہوتا ہے مجھے سواری کو دی اور مین نے اپنی ہمشیرہ مس سمیتھ کو اپنے برابر اُسپر بٹھلایا اور راستے مین سے لفٹنٹ طامس صاحب انجنیر اور میم ٹرانسن صاحب کو مع کپتان فریزر صاحب کے ۲ بچے کے جو میم صاحبہ کی گود مین تھا اُٹھا کر اپنے پاس اُسی گھی مین جگہ دی ہم سب طرف کرنال کے روانہ ہوسے بعد از روانگی کے لفٹنٹ طامس صاحب بسبب

کہا کہ بہتر یہ ہوگا کہ نہر کے پار ہو کر آسکے دیرے مین جو اُس راہ سے آتا ہے چلین اور وہان پہونچکر جدھر صلاح قرار پاوے روانہ ہونگے ہمنے ایسا ہی کیا اور چھوٹے ٹھانے تک پہونچے دوسرے روز صبح کو ہم صلاح ہی روانگی کی کر رہے تھے کہ نمبر داران موضع اودہر جو قوم کے جاٹ ہین ہمارے پاس آکر گویا ہوئے کہ ہمنے قتل جو دہلی مین ہوا ہے سُنا اور ہم تم سب کو اگر مرضی ہو تو اپنے گامین رکھین مین نے سب کو صلاح دی کہ اِس امر کو قبول کرنا مناسب ہی اور وقت شب ہم سب اُنکے ساتھ گانون مین گئے وہان انھون نے ہمکو چار یا پانچ دن رکھا اور ہر طرح سے ہماری خاطر داری اور تواضع از حد کی اور آخر کار جب کسی فوج سرکاری کی خبر آمد بطرف دہلی نہ سُنی تو انھون نے ہمکو صلاح دی کہ کنارے کنارے نہر کے چل کر کرنال جانا مناسب ہی انھون نے ہماری حفاظت کی اور راستہ بتلایا اور جو گانون والے کہ مفسد ہو گئے تھے اُنسے بندوبست ہماری حفاظت کا کیا اور ہر طرح خاطر داری مین مشغول رہے اور ایسی خدمت ہم لوگون کی کی کہ مجھے اندیشہ اِس امر کا ہے کہ ہم اُسکا عوض لائقہ اُنکو کچھ نہ دے سکینگے ہم بتاریخ ۲۰ - کرنال مین امن وامان پہونچ گئے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر یہ امر سُنکر بہت خوش ہونگے کہ یہ ملک جسمین سے ہمنے گذر کیا تھا اُسمین زیادہ تر آدمی ہمارے یعنی سرکار کے بہادار تھے اور نہایت بلوے مین بھی وفادار رہے اور سرکشی اور مفسدہ صرف قوم گوجر مین جو متصل سٹرک کلان کے رہتے ہین مستولی تھا فقط -

ایک میم صاحبہ جنکا ذکر ڈاکٹر بالفور صاحب کی چٹھی مین مندرج ہے اپنے حال فرار ہونے کو اسطرح پر بیان کرتی ہین -

بروز دوشنبہ تاریخ ۱۱ - قریب نواخت آٹھ گھنٹے کے بعد ازادائے نماز صبح مین ایک دوست کی ملاقات کو جو بیگزین کے پاس رہتے تھے گئی جب اول یہ خبر سُنی کہ مفسد لوگ میرٹھ سے آتے ہین تو مجھے اور دیگر میم صاحبون کو یہ صلاح دی گئی کہ ہم سب بیگزین مین جاکر پناہ گیر ہون مین وہان نہ گئی اور اپنی والدہ کے گھر مین جو متصل تھا گئی اور اُنکو اِس امر کی اطلاع دی اور نوکرون نسے یہ کہا کہ اِس امر کی خبر لیکر ہمکو اطلاع دو مگر اسوقت اُن سب نے یہ کہا کہ یہان کچھ اندیشہ نہین اور کوئی خرابی یہان نہین ہوسکتی کیونکہ شہر دہلی کی بہت ہوشیاری سے

خبر دادی ہوتی ہو اور کئی میم صاحبان و یان آکر جمع ہوئین قریب نصف گھنٹہ گذرا ہوگا کہ نوکر نے غل کیا کہ مفسد آگئے اور مکانات لوٹتے ہین اور گرجا گھر تک پہونچ گئے چونکہ گرجا گھر ہمارے مالاکو ٹھی سے نزدیک تھا اب بھاگنا بھی ناممکن ہوا اور ہمارے نوکرون ہمکو یہ صلاح دی کہ ایک مکان ملازمان مین جاکر سب مخفی ہورہین ہمنے فوراً ایسا ہی کیا فوراً بعد ہمارے مخفی ہونے کے دو سوار اندر حاطے کے آئے اور اس مکان کے نزدیک آکر جہان ہم پوشیدہ تھین کھڑے ہوے اور نوکرون سے دریافت کیا کہ صاحب لوگ اور میم لوگ کہان ہین اپنی جان کا کچھ خوف نہ کرو ہم تم مین سے کسی کو ایذا نہین پہونچا دینگے لیکن ہمارا ارادہ ہی کہ سب عیسائیون کو جو دہلی مین ہین قتل کرین نوکرون نے کہا کہ سب بھاگ گئے ہمکو معلوم نہین کہ کہان گئے مگر کسی جگہ امن مین گئے ہونگے اور اگر تمکو گمان ہو کہ کوئی بنگلے مین ہوگا تو تم خود جاکر تلاش کرلو اس جواب سے سوارون کو اطمینان اور تسلی ہوئی اور وہ وہانسے باہر جاکر ہر طرف تلاش کرتا مین مشغول ہوے تھوڑے عرصے کے بعد چھ سپاہی ہ رجمنٹ کے اندر احاطے کے آئے اور انکو ہمارا مکان مخفی ہونے کا معلوم ہوگیا یہ دریافت کرکے وہ خوب ہنسے اور ٹھٹھا کرنے لگے بندوقین ہمکو دکھائین اور کہا کہ ہم تمکو مار ڈالینگے ہمنے بالحاح اور خوشامد کہا کہ ہمکو نہ مارو اسپر انھون نے کہا کہ باہر آؤ اور ہمارے ساتھ چلو پھر دیکھنا کہ کیا ہم کرینگے ہم سب باہر نکلین اور انکے ساتھ ہولین وہ ہمکو مین گارڈ مین جہان وہ رہتے تھے لیگئے اور وہان ہمکو لاشہ ہاے افسران دکھائین جو زمین پر پڑی تھین اور ہنسکر ہماری طرف مخاطب ہوکر کہنے لگے کہ دیکھو یہ سب صاحب اسواسطے مارے گئے کہ کمانڈر انچیف صاحب نے ارادہ ہماری ذات خراب کرنے کا ان کارتوسون سے کیا تھا۔

بعد ازین افسرون نے جو گارڈ پر تھے جب دیکھا کہ میم لوگ نیچے سپاہیون کی لین کے پاس کھڑی ہین وہ جلدی دوڑکر ہمارے پاس آئے اور سپاہیون کو ہٹاکر ہمسے کہا کہ اوپر ہمارے مکان پر جاؤ یہ سنکر ہم سب وہان گئین وہان پہونچ کر ہمنے دیکھا کہ اکثر افسر موجود ہین اور ہم مقام مذکور مین نواحت دس گھنٹے سے تین بجے تک نہایت تکلیف اور دغدغہ مین رہین۔

میجر ایبٹ صاحب نے جو ایک افسران موجودہ مین سے تھے برج جھنڈہ والا پر کہلا بھیجا کہ

پیشان توپ کی بھجادو کہ انپر سب میم لوگون کو سوار کرکے اپنے سپاہیون کی کمپنی کی حفاظت مین
برج مذکور تک پہونچا دین زیرا کہ مقام حال مین انیست کا بھروسا نہین اور مقام برج اسکی
نسبت امن تر ہے یہ پیشان تو آئین مگر انکے ساتھ توپین بھی آئین ایک گروہ سپاہیان ۳۸ رجمنٹ کا
ہمراہ تھا میجر ابیٹ صاحب نے ہم سب کو انپر سوار کرکے آپ اپنی کمپنی لیکر آگے بڑھے اور حکم دیا
کہ پیشان مذکور انکے ساتھ آوین سپاہیان ۳۸ رجمنٹ جبتک میجر صاحب دروازہ کشمیری سے
باہر گئے تب تک خاموش کھڑے رہے اور انکے باہر جاتے ہی دروازہ بند کیا اور ہم سب سے
کہا کہ اگر تم ابھی انپر سے نہین اترتین تو ہم تم سب کو مار ڈالینگے سب نے انکا کہنا مانا اور پیٹیون پر سے
کود پڑین مگر میری ہمشیرہ کود نہ سکی کیونکہ اسکی گود مین لڑکا تھا اور اُسنے اُن سپاہیون سے کہا
کہ ذرا صبر کردین لڑکا کسی کو دوں تو اسپر سے اترون مگر جب انہون نے دوبارہ اترنے کو کہا
تو اُسنے لڑکے کو میرے گود مین ڈال دیا اور آپ پیٹی پر سے کود پڑی اس عرصے مین ایک تلنگہ
۵۴ رجمنٹ نے میرا بازو دیکھا اور مجھسے کہا کہ اگر زندگی کی کچھ قدر ہے تو میرے ساتھ چل یہ کہکر
مجھے زبردستی ایک کھڑکی کی راہ سے لیجا کر صدر بازار مین لیگیا راستے مین مین نے بندوقون کی آواز سُنی
اور دریافت کیا کہ سپاہی افسران مغرورین کو مارتے آتے ہین اور دیکھا کہ تھوڑے سے تعاقب مین
سپاہیان ۳۸ رجمنٹ بھاگے جاتے تھے اور چند افسر قتل بھی ہوگئے تھے میرا ہمراہی
مجھے کپتان برد صاحب کے بنگلے پر لیگیا اور وہان مجھسے کہا کہ اسمین ایک میم ہے وہ تمھاری
خبرداری کریگی بعد ازان معلوم ہوا کہ وہ بھی برج جھنڈہ والا پر چلی گئی ہین اور مین نے اس سے
کہا کہ مجھے بھی وہان پہونچا دے اکثر سپاہی مجھے دیکھ کر ہنستے تھے اور ایک نے اسمین سے
میرے پاس آکر کہا کہ مین تمکو بحفاظت وہان پہونچا دونگا اور اسنے ایسا ہی کیا مین کوئی دو
منٹ برج پر ٹھہری تھی کہ صلاح بھاگنے کی مصمم ہوئی تمام سپاہی اب مفسد ہوگئے تھے اور
اور کوئی انمین سے اپنے افسر کا حکم نہ مانتا تھا پس جسکو جدھر راستہ ملا وہ ادھر چلا گیا ڈاکٹر
بالفور صاحب نے از راہ مہربانی مجھپر رحم کیا اور اپنی گاڑی پر مجھے جگہ دی ہم جتنی جلد
ممکن تھا سڑک چھوڑ کر بھاگے اور کنارے کنارے نہر کے ۵ ۶ میل جاکر ایک گھنٹہ مقام کیا
اور پھر وہان سے روانہ ہوکر ایک چوکی پر جو ۵ میل اُس مقام سے تھی پہونچے اور باقی رات

میدان مین کاچ ایک ٹھیکہ دار نہر کا گانوُن متصلہ سے ہمارے پاس آیا اور اُسنے کہا کہ مین نے سُنا ہے تم سب دہلی سے بھاگ کر آئے ہو مگر مین تمھاری حفاظت کرونگا —
صبح کو اُس شخص نے آکر اور ہمکو دو روپیہ دیکر ایک باغ مین رکھا جو اُسکے گانوُن کے پاس تھا اور کہا کہ دن کو یہان رہا کرو اور شب کو بخوف غارتگرون کے ہمکو اپنے مکان مین لیجاتا تھا دہا ہم کوٹھے پر یعنی مکان مذکور کی چھت پر رات بسر کرتے تھے اور چھ روز اسی طرح ہم وہان رہے آخر کار دیہاتیان ہمسایہ نے اُس سے کہا کہ تجکو انھون نے بہت روپیہ دیا ہوگا ورنہ تو کیون اسقدر اُنکی خاطر کرتا ہے پس اگر ہمکو بھی تو اُسمین سے حصہ دیگا تو بہتر ورنہ ہم شب کو آن کر ان سبکو مار ڈالینگے یہ حال دیکھ کر ہمارے محافظ نے ہمسے کہا کہ اب بہتر یہ ہے کہ تم سیدھی کرنال چلی جاؤ وہان سننے مین آتا ہے کہ کچھ فوج سرکاری آگئی ہے اور وہ واسطے حفاظت راستے کے ہمارے ساتھ مقام مذکور تک گیا ہم مقام مذکور مین بروز چہارم پہونچے اور کمانڈر انچیف صاحب نے بعوض اوس خدمت اور محنت کے اُس شخص کو ایکہزار روپیہ انعام دیا —
جو لڑکا مین گود مین لائی تھی وہ دو روز مین مر گیا اور مین نے یہ خبر بھی سُنی کہ میری والدہ بھی اُسی روز بباعث سختی اور محنت کے جان بر نہوئی اور مر گئی —
وہ گروہ جسکو ہمنے پیچھے چھوڑا تھا اور جسمین میری ہمشیرہ تھی اُنکے تعاقب مین مفسد گئے تھے مگر وہ بفضل خدا اس اعجاز سے بچے کہ کبھی جھاڑیون مین پوشیدہ ہو رہتے تھے اور کبھی اُن ہی جھاڑیون مین بیٹھے بیٹھے اور لیٹے لیٹے چلتے تھے اور خارہاے درخت جو اُنکے جسمون مین ہر جگہ چبھتے تھے اُسنے خون جاری ہوگیا تھا فقط —
ڈاکٹر ڈوڈ صاحب کی میم نے بھی اپنی سختیون کا حال جو اُنھون نے اور دیگر صاحبان نے جو اُنکے ہمراہ تھے دہلی سے کرنال تک اُٹھائی تھین مشتہر کیا ہے —
ڈاکٹر ڈوڈ صاحب زخمی ہوگئے اور مین پیادہ پا اُنکے ملنے کو دوڑی قبل ازین مین اُنکو کہلا بھیجا تھا کہ برج پہاڑی پر جو مقام محفوظ تر تھا آجاوین بل صاحب کی میم جو تمام سختیون مین میری شریک تھی ایک دوست کی مہربانی سے اُسکو بگھی پر جگہ ملی اور مین بھی اُنکے ساتھ سوار ہوئی

اور جب مین ڈاکٹر ووڈ صاحب کے پاس پہونچی تو وہان ایک اسپتال کی ڈولی رکھی ہوئی تھی میز نے بدین خیال کہ ڈولی مین صاحب اچھی طرح سفر کرینگے بہ نسبت کسی اور سواری کے انکو ڈولی مذکور مین سوار کرا کر اپنے ساتھ لیا تھوڑی دور ہم گئے تھے کہ کہارون نے ڈولی رکھدی اور انکار آگے جانے سے کیا ہمانے انکو پالکی گاڑی مین جو انکے ساتھ آئی تھی سوار کروا کر روانہ کرنال کیا اور میجر پٹیرسن صاحب اور پیل صاحب کو یہان سے رخصت کیا اب ہم دو میم سب پیچھے میدان پریٹ سے گذرین تین مرتبہ راستے مین ڈاکٹر ووڈ صاحب کی سواری بدلنی پڑی اور اسمین عرصہ لگ گیا اور اور میم صاحبون اور صاحب لوگون سے ہم پیچھے رہ گئے اور ان کے بعد دہلی سے روانہ ہوے ہم صرف دس میل طے کر چکے تھے کہ دیہاتی ہمارے پاس آئے اور انھون نے چاہا کہ ہمکو روکین اوسی عرصے مین ایک سائیس نے ہمارے پاس آکر کہا کہ اگر تم آگے جاؤ گے تو مارے جاؤ گے کیونکہ دیہاتی راستے پر تمھارے انتظار مین کھڑے ہین یہان بھی ہمکو مشکل نظر آتی تھی کیونکہ ہمارے گھوڑے انھون نے پکڑ لیے تھے اور شمشیر برہنہ شاید ہمارے سائیس کے سر پر آہیختہ تھے القصہ ہم اُنسے تو بچ گئے مگر اب ارادہ کیا کہ کمپنی باغ کو واپس چلین اور وہان دوسرے روز تک اپنے تئین مستورات اور متواری رکھین. یہ ہی ہمنے کیا اور مالیون نے اقرار کیا کہ ہم تمکو پناہ دینگے بہت عرصے کے بعد ایک گروہ چالیس یا پچاس آدمیون کا لاٹھیان لیکر ہمارے پاس آیا اور انھون نے کہا کہ جو کچھ تمھارے پاس ہے وہ دیدو انکا مقابلہ بیفائدہ تھا کیونکہ دو عورتین بیکس تھین اور وہ ایک گروہ وحشیون کا اور ڈاکٹر ووڈ صاحب کے ایسا زخم شدید لگا تھا کہ وہ نہ اٹھ سکتے تھے اور نہ بات کر سکتے تھے اب ہمارے پاس یعنی پیل صاحب کی میم کے پاس اور میرے پاس ایک ایک صندوق زیور وجواہرات وغیرہ کا تھا جسکے بچانے کی توقع مین ہم اپنے ساتھ لے آئین تھین اور سوا اسکے میرے پاس سو روپیہ نقد بھی تھے ہماری یہ توقع ناحق تھی کیونکہ انھون نے سب سے چھین لیا اور سوا اسکے پیل صاحب کی میم کا جوغہ اور ٹوپی اور پوشاک اور دو چادر خون آلودہ بھی لین اور ہماری سواری کی بگھی بھی توڑ ڈالی اور گھوڑون پر سوار ہو کر اپنی راہ لی اسکے بعد پھر کئی مرتبہ اکثر گروہ غارتگران آئے اور اسوقت تک انھون نے

پیچھا نہ چھوڑا جبتک انھون نے خوب نہ دیکھ لیا کہ ہم فقیر ہو گئے تھے اور ہمارے پاس ایک حبہ کا اسباب باقی نہ رہا تھا اور یقین کرنا کہ یہ لوگ جو ہمکو لوٹنے آئے تھے انمین سے ایک کے ہاتھ میز دستانہ حلوائی تھے قریب ایک بجے بعد نصف شب کے مین اور پیل صاحب کی میم ڈاکٹر صاحبکو ایک درخت کے نیچے چھوڑکر بہ تلاش کسی موضع کے باغ سے باہر نکلین بعد از بڑی کوشش اور ترغیب کے ایک زمیندار ہمکو اپنے ساتھ لیگیا اور ہمکو مکان رہنے کو دیا اور دودھ اور روٹی کھانے کو دی اور اُس روز شام کو ہم وہان سے روانہ بجانب کرنال ہوئے اور اسی طرح رات رات کو ہم سات میل بوقت طے کرتے تھے کیونکہ ایک زخمی آدمی کو بھی ساتھ لیجانا پڑتا تھا اور گانون گانون بھیک کھانا مانگ کر کھاتے تھے اور خالی زمین پر سوتے تھے بعض بعض جگہ ہم پر یہ لوگ مہربانی کرتے تھے مگر اکثر مقامون پر طعنہ اور نامہربانیان ہر طرح کی ہوتی تھین یہانتک کہ سایہ مین بھی وقت تمازت آفتاب کوئی بیٹھنے نہین دیتا تھا اسطرح ہمنے چھ دن کاٹے انمین سے تین دن تو آفتاب مین کسی درخت یا ٹیل کے نیچے رہتے تھے ہر وقت خوف جان کا تھا اور پانی بھی میسر نہ آتا تھا مگر اس خبر سے البتہ ایک گونہ تشفی ہوتی تھی کہ ہم سواران بادشاہ کے ہاتھون سے شاید کہ بچینگے بروز ششم ہم بمقام بال رگدھ وارد ہوئے یہ دیہ رانی منگلا دیبی کا ہے اس مقام پر ہماری خاطر داری اور مدارات رانی صاحبہ نے بخوبی کی اور کہا کہ ہم تمہاری حفاظت کرینگے مگر بروز دوم تمام توقعات برباد ہو گئین کیونکہ رانی کے اپنے آدمی اُسکی اس مراعات سے جو ہماری نسبت ہوئی تھی ناراض ہوئے اور اُنھون نے اُسکو دھمکایا کہ اگر تم انکو یہان سے روانہ نہ کرو گی تو ہم سب تمہارا موضع لوٹ لینگے۔ یہ نہایت افسوس کی بات ہمارے واسطے تھی مگر کچھ چارہ نہ تھا اور یہ تجویز مقرر ہوئی کہ پچھلی رات کو پیا نسے روانہ ہونا چاہیے اس عرصے مین ایک اور صورت اطمینان کی نظر آئی یعنے اتفاقاً میجر پیٹرسن صاحب مجروح اور بیرون مین چھالے پڑے ہوئے اور لنگی باندھے وہان وارد ہوئے اور انسے دو گھنٹہ کے بعد پیل صاحب بھی صحیح اور تندرست آپہونچے کیونکہ یہ صاحب تمام راستہ ہمارا پتا لگاتے ہوئے چلے آتے تھے اب خیال کرنا چاہئے کہ یہ ملاقات ہر چند مغتنمات سے تھی مگر اُسمین رنج بھی زیادہ ہوا کہ ہمسے ذی رتبہ آدمیون کے پاس کچھ باقی نہ رہا ہو اور ہم ہندوستانی کپڑون مین بسر کرین قبل از غروب آفتاب ہم وہانسے نکالے گئے اور

راستہ سڑک چھوڑ دو تین گانوٗن طے لیے ہم راس تردد مین اسقدر تھک گئے تھے اور ماندے ہو گئے تھے
کہ ہمنے ایک زمیندار سے بلجاجت کہا کہ ہمکو کہین بیٹھنے دو اور کچھ کھانے کو لا دو کل یہانسے چلے
جاوینگے اُس زمیندار نے ہماری بڑی خاطر کی کھانا بھی بافراط لایا اور چارپائیان سونے کو دین دوسرے
روز چار بجے صبح ہم وہانسے روانہ ہوے ایک گانوٗن والے نے ایک چارپائی اور ایک کہار میرے
شوہر کے واسطے دیے اور اسی سبب سے اُس روز ہمنے بیس میل قبل از شام طے کیے میری جوتی
گھس گئی تھی میجر پیٹرسن صاحب کی بھی سب اُڑ گئی تھی اور ریت گرم ریگ پر اور رفتار میدانون مین
برہنہ پا چلتی تھی الغرض ہم تھانہ کسولی کے قریب پہونچے اور یہان ہمارے ساتھ نہایت مہربانی اور
رعایت ہوئی ایک آدمی نے ہم پر رحم کھا کر ہمارے واسطے نہایت مزے دار کڑھی پکائی دوسری
صبح کو ہماری سواری کے واسطے دو گھوڑے ایک خچر اور ایک گدھا تحصیل کسولی تک جانے کو دیا
جہان پہونچکر ہمنے اپنے تئین محفوظ سمجھا دوسرے روز شکرم ہمارے واسطے کرنال سے آئی اور سپاہی
مہاراجہ پٹیالہ کے ہماری حفاظت کے واسطے اُسکے ساتھ تھے ہم سب وہان سے روانہ ہوے
اور بتاریخ ۲۰ مئی کرنال مین پہونچے اس مقام مین پہونچ کر ہم رگھی صاحب کے مکان پر گئے
اور راستی تو یہ ہے کہ اس صاحب نے ہم فقیرون کے اور پناہ گیرندون کے ساتھ ایسا سلوک کیا
جو اصل عیسائی کو واجب اور لازم ہے ان صاحب سے ہمکو ہر طرح کا آرام و آسایش ملا اور ہم
کبھی اُنکا احسان نہ بھولینگے اُن صاحب کے ساتھ ہم زیادہ ایک ہفتے سے نہ رہے اور بعد ازین پھر
اپنا سفر ملک ترین مین شروع کیا یعنی کرنال سے انبالے گئے اور انبالے سے ڈاک کاریٹ پر سوار
ہو کر کالکا پہونچے راستے مین اکثر گاڑی پر سے اُتر کر خود گاڑی کو گرم ریت مین کھینچنا پڑتا تھا میجر
ڈاکٹر ووڈ صاحب کے زخم کو گیارہ دن تک خود باندھا اور زخم ایسا خراب تھا کہ جبڑے دانت کے
گولی سے اُڑ گئے تھے اور گیارہ روز کے بعد ایک ڈاکٹر صاحب نے اُسکا زخم ملاحظہ کیا ہماری
مفروری نہایت خراب تھی ہمنے بڑی سختیان اُٹھائین اور طعنہ ہاے سخت و کریہ بلکہ خارج
از آدمیت سہنے پڑے ہمارا اسباب سب دروبست لٹ گیا اور ریل صاحب کی منیم کے پاس اور
میرے پاس بہت چیزین بیش بہا جواہرات کی تھین کچھ اُسمین سے دوستون نے بطور تحفہ دی
تھین اور کچھ ہمنے آپ خریدی تھین لیکن اُن نالائق غارتگرون نے کچھ اسکا خیال نہ کیا

ہمنے پانی کی طرف سے بھی نہایت مصیبت اٹھائی ہمکو پیاس بہت لگتی تھی اور جب پانی ہمارے پاس سے ختم ہوجاتا تھا تو جھیلوں کا پانی جو کنارہ راستہ پر ہوتا تھا گو میلا اور گرم دار ہوتا تھا تاہم ہم سب بخوشی اُسے پیتے تھے اور کنوؤں مین سے بھی پانی کھینچ کر ہر چند کھارا ہوتا تھا پی لیتے تھے یہان پر یہ بھی مین کہتی ہون کہ اول مین کرنیل ریلی صاحب کی ڈولی ہمسے آگے آگے جاتی تھی لیکن کہان وہ رکھدی گئی ہمکو معلوم نہین مین جانتی ہون کہ ایسا ہوتا کہ ہم انکو بھی کوشش کرکے اپنے ساتھ لاتے مگر ہماری قدرت سے یہ امر باہر تھا اگر ممکن ہوتا تو ہم ہرگز انکو قتل ہونے کو تنہا نہ چھوڑتے

موہن لال جسنے کابل مین بھی سرکار کی خدمت کی تھی دہلی مین موجود تھا جب وہان فساد شروع ہوا اور قتل سے بچکر ولی داد خان کے پاس پناہ گیر ہوا مگر ولی داد خان نے اُسکو قلعہ بالاگڈھ مین قید رکھا قلعہ مذکور مین وہ ۲۴ روز قید رہا بعد ازان وہان سے بھاگ کر آخر کار اول ہفتہ ماہ اگست مین بمقام میرٹھ پہونچا وہ اپنا حال اسطرح ایک چٹھی مین جو اُسنے ہاجسن صاحب کے بیٹے کے نام لکھی تھی بیان کرتا ہے۔

۔ ہاجسن صاحب بروز یکشنبہ تاریخ ۱۰ ماہ مئی بوقت حاضری مقام دہلی مین وارد ہوئے اور ہم دونون ملاقات باہمدیگر سے بہت خوش ہوئے اور تدبیر روانہ کرنے چند دن کی چیزون نے واسطے راجہ صاحب کے خریدے تھے کی بوقت شام مین انکو اپنی گاڑی مین سوار کر کے انکو عمارات عالیشان شہر کے دکھانے کے واسطے لیگیا ہمنے رات بخوشی تمام بسر کی ہماری اور ہنرون کی تعلیم کے باب مین اکثر ذکر رہا اور یہ بھی ذکر ہوتا رہا کہ وہ باوجود صغیر سنی کے کس خوبی سے اپنے دفتر کا کام بتمام سر انجام کرتا تھا۔

منجملہ صبح ۱۱ ماہ مئی کی نمودار ہوئی یکشنبہ کی صبح تک سب طرح امن وامان شہر مین تھا اور کوئی علامت فساد کی معلوم نہین ہوتی تھی اور کلکتہ کے اخبار بھی ہمارے پاس آئے یکایک یہ خبر وحشت اثر سنکر حالت یاس طاری ہوئی کہ مفسد میرٹھ کے یہان آپہونچے اور انھون نے حرکات قتل و غارت گری و سوختگی مکانات عیسائیان وغیرہ شروع کیا بعد ازدرے سواران رجمنٹ ہائے پیادہ بھی آپہونچے اور فوج دہلی نے شامل ہو کر کار قتل کو بخوبی سر انجام کیا جب مجھے وہ دن یاد آتا ہے میرے جسم پر لرزہ طاری ہوتا ہے۔

قریب دو بجے دن کے چار سپاہی مع بندوقون کے میرے دروازے کے روبرو آ کر کھڑے
ہوئے گو دروازہ بند تھا مگر چونکہ انکو بدمعاشان شہر نے ترغیب دی تھی انھون نے بدزبانی اور سخن
کہنا شروع کیا اور کہا کہ یہ مکان ایک عیسائی کا ہے اور کل ایک صاحب اس مکان مین آکر
فروکش ہوا ہے ہم مالک مکان کو اور اُس صاحب نو وارد کو دونون کو قتل کر ڈالینگے ہمارے
نوکرون سے اور محلہ والون سے کہا کہ یہ گھر کسی عیسائی کا نہین اور نہ اُسمین کوئی صاحب آکر فروکش
ہوا ہے بعد از بہت خوشامد اور عاجزی کے اور دینے کچھ روپئے کے خوشیر خان نے
اُنکو دیا اُس روز تو حرامزادے چلے گئے —

جس وقت تک کہ یہ سب تکرار ہوتی تھی اور وہ لوگ چلے نہ گئے تھے تمھارے والد اور مین
دونون ایک مکان تنگ و تار مین جسمین ہیمہ سوختنی رکھی جاتی تھی پوشیدہ بیٹھے رہے —
تاریکی شب مین ہاجس صاحب کو اپنے عمو کے گھر مین نے اس خیال سے بھجوا دیا کہ اگر وہ
سپاہی دوبارہ آوین اور مکان کے اندر چلے آوین تو صاحب کو وہان نہ پاوین —
بتاریخ ۲۱ ماہ مذکور بدمعاشان شہر سے میرا کل حال اور تعلق بہ سرکار سنکر مفسدین بجماعت
کثیر آئے اور قریب چار کی دو کانون کو لوٹ کر میرے گھر مین بھی زبردستی گھس آئے اور سب
اسباب لوٹ لیا اور مجکو گرفتار کر کے چونکہ شہر والون سے سب سُن چکے تھے کہنے لگے کہ
انگلستان جانے سے تو ہندو نہین رہا اور اپنی لڑکی یعنی دختر کو واسطے تعلیم کے ولایت بھیجنے سے
اور ہاجس صاحب یعنی تمھارے باپ کی رشتہ داری سے تو مسلمان بھی نہین اور تو مخبر سرکار
ہے اور اس کام کے واسطے تجھے ایک بڑی پنشن ملتی ہے اسواسطے ہم تجکو مار ڈالینگے اور ایک
نے نال بندوق کی میرے سینے پر رکھی اور مستعد بقتل ہوا مگر گریہ وزاری عورات خانہ اور
عاجزی ہندو و مسلمانان ہمسایہ و تفہیم کوتوال شہر جو اتفاقاً اُسوقت اُدھر سے گذرا جاتا تھا
انھون نے میرا مارڈالنا ملتوی رکھا اور کہا اول خوب تحقیقات کر کے تجکو مارینگے —
اس واردات کے بعد مین مخفی ہو گیا اور کبھی کہین رہنے لگا ہاجس صاحب بھی میرے
عمو کے گھر سے میرے خالہ کے مکان مین گئے اور وہان چند روز رہے اب اُنکے وہان مخفی
رہنے کا شک لوگون کو ہوا اور ہاجس صاحب اور ہم سب کی یہ صلاح قرار پائی کہ قسمت

آزمائی کیجیے اور یہانسے بھاگ چلیے تو بہتر اس سے ہے کہ یہان گھر مین گرفتار ہوکر قتل ہوجیے یہ خیال کرکے انھون نے تبدیل لباس کیا اور آٹھ بجے رات کے صاحب بائین ارادہ وہان روانہ ہوے کہ لاہوری دروازے سے کسی طرح باہر ہوکر روانہ کرنال ہوجیے مگر انکار ہیر بیان کرتا ہے کہ نحوست طالع سے مفسدین نے اُنکے اطوار اور رفتار سے پہچان کر گرفتار کرلیا ہنگام گفتگو اُنکے تکلم سے بھی پایا گیا کہ وہ صاحب بہ لباس ہندوستانی ہین آخر کار ہاجس صاحب نے قبول کیا کہ وہ کون تھے یعنی عیسائی تھے اور کسواسطے اور کسکے پاس آئے تھے صاحب نے میرا نام بھی لے دیا۔

الغرض صاحب کو تو وہین قتل کیا اور اب در پے میری تلاش کے ہوے چند میرے دوستون نے پانصد روپیہ دینے کا اقرار کرکے خضر سلطان کہ ایک شاہزادگان مفسدین سے تھا بادشاہ احسان فراموش سے درباب میرے شہر سے جانے کے ہمراہ ولی داد خان تعلقدار بالاگڈھ جو مقام قریب دو میل شہر بلند شہر سے واقع ہے اور جہان سیٹ صاحب کلکٹر اور مجسٹریٹ فرمان فرما تھے اجازت حاصل کی خان مذکور رئیس خوار دنمک حلال رعیت سرکار مین سے تھا اور ۲ تاریخ ۱۰ جون گذشتہ فرمان بردار صاحب کلکٹر ہاایک پالکی مین پوشیدہ ہوار ہوکر ہمراہ پالکیان زنانہ سواری خان مذکور مین شہر سے باہر نکلا خان مذکور نے شہر دہلی مین مجسے اقرار کیا تھا کہ وہ مجکو مقام آگرے مین پہونچا دیگا اور ہمیشہ خیرخواہ سرکار رہیگا مگر بروقت سننے خرابی ہمارے انتظام کی جو چند مقامون مین واقع ہوئی تھی پہو نچ خود بھی منحرف ہوگیا۔ اور مجکو بطور قیدیان اس ارادے سے اپنے پاس رکھا کہ اگر فوج انگریزی اُسپر حملہ آور ہوگی تو وہ مجکو قتل کرکے خود فراری ہو جاویگا۔

اگرچہ مین نہایت متاسف اور مغموم تھا مگر ہر وقت اسی تجویز مین رہتا تھا کہ کسطرح اس دغاباز کی قید سے رہائی ہو خفیہ مین نے راؤ گلاب سنگھ کو ایک متمول اور بڑا تعلقدار کو جیسا اور خیرخواہ سرکار اور دوست مفسد مذکور کا تھا لکھا کہ وہ ولی داد خان کو لکھکر مجھے اپنے پاس طلب کرلیوے راؤ مذکور نے ازراہ مہربانی اپنے دیوان کو دغاباز مذکور کے پاس بھیجا کہ وہ ازراہ عنایت مجکو اُسکے حوالے کردیوے مگر اسنے اسکو منظور نہ کیا۔

بعد اسکے مین نے ایک اپنے دوست کو آگرے مین لکھا کہ قریب بیس نفر سپاہی ملازم رکھکر
مقام بالاگڈھ مین آوے اور ہمکو خفیہ قید مین سے نکال لیجاوے مگر اسکے پاس اسوقت روپیہ
موجود نہ تھا اور نہ اسکو سپاہی میسر آسکے اسواسطے اس سے بھی کچھ میری اعانت نہ ہوئی —

اب کوئی تدبیر باقی نہ رہی تھی صرف فضل الٰہی پر نظر تھی کہ جسنے اسوقت تک حفاظت جان
کی تھی بتاریخ ۲۹ - جولائی تھوڑے سے شجاعان فوج ولایتی یعنی گورہ میرٹھ سے آئے اور مفسد
مذکور کی فوج کو بمقام ہاپوڑ شکست دی اس شکست سے اسقدر پریشانی وخوف واندیشہ قلعہ
مین پیدا ہوا کہ سب کے حواس باختہ ہوے اور مین صبح بتاریخ ۳۰ - ماہ مذکور قیدخانے سے نکل
کر بمقام بلندشہر جو نزدیک دریاے گنگ کے واقع ہے پہونچا —

چندروز کے بعد سپیٹ صاحب نے جنکی ملاقات بلندشہر مین مجھسے ہوئی تھی میرے فراری
ہوکر مقام مذکور مین وارد ہونے کی خبر سنکر صاحب موصوف اور ڈنلوپ صاحب کلکٹر میرٹھ نے
ایک چٹھی تلطف آمیز لکھکر کچھ سوار ولسن صاحب کے رسالے کے میرے لینے کو بھیجے مقام
میرٹھ مین ولیم صاحب نے کہ نہایت خلیق اور رحم دل ہین مجھپر بڑی مہربانی رکھی اور از خود میری خاطر
داری کی بموجب انکے فرمانے کے مین نے انکو ایک نقشہ قلعہ بالاگڈھ کا اور حال مفسدین جو وہان
گذرتا تھا لکھکر حوالہ کیا —

ایک میم خاندان سکندر صاحب مین سے لباس ہندوستانی پہنکر میرٹھ کو چلی گئی تھی اور بتاریخ
۱۴ ستمبر مقام مذکور مین پہونچی تھی وہ اس طور پر حال مفسدہ دہلی تحریر کرتی ہین کہ بروز فساد جو
عیسائی دریا گنج مین رہتے تھے ایک مکان کے کوٹھے پر سب جمع ہوے اور تین یا چار روز تک
مقام مذکور مین قائم رہے جب سپاہیون نے دیکھا کہ بندوق سے وہ اس مقام سے نہین اترینگے
تب وہ ایک توپ توبنی لائے اور اسکے ایک گولے سے سب کنڈکٹر شل صاحب نے جان
بحق تسلیم کی جس قدر عرصے تک کہ یہ لوگ کوٹھے پر رہے انکے پاس کچھ کھانا پینا نہ پہونچا اور
غریب معصوم بچے جوع و عطش سے گریان ونالان رہا کرتے تھے ان کمبخت نالائقون نے
لڑکون کو کہا کہ اگر تم نیچے آؤ تو ہم تمکو کھانا پینا سب کچھ دینگے اور جب وہ ناچار نیچے اترے تو فوراً
اشارہ قتل کیا اور سب معصومون کو ذبح کر ڈالا اور تھوڑے عرصے کے بعد قتل عام شروع ہوا

جو لوگ کہ وہان قتل ہوئے انمین سے چند صاحبون کا نام ذیل مین درج ہوتا ہے ۔
مین صاحب کنڈکٹر میگزین مع عیال و اطفال اور میم پرایس صاحب کے مع عیال و اطفال
اور میم پرایس صاحب کی دو دختران و دو نواسہ اور کنڈکٹر بکلی صاحب کی میم اور اطفال ایک
ریلی صاحب کی میم اور دو بچہ اور آئیوس صاحب کی میم اور نریس صاحب کی لڑکیان اور نواسہ وغیرہ
روڈ صاحب مصور جو فراری تھے اپنا حال سفر چھ ہفتہ کا جس عرصے مین وہ دہلی سے
آگرے تک پہونچے تھے اس طور پر تحریر کرتے ہین ۔

مین جی محل صاحب انجنیر ریلوے یعنی سڑک آہنی اور اے پیج سپنسر صاحب اور بکنگ صاحب
متعلقہ سڑک مذکور تھے جو بڑے مہربان اور مہمان نواز ہین بنگلے مین رہتا تھا جو دو میل بجانب
جنوب شہر دہلی کے واقع تھا ۔

قریب نو بجے صبح کے ہمنے خبر فساد کی سنی دس بجے دو گھوڑے سوارون کے بغیر سوار اور
جنگلے زین کے قبور مین ایک پستول سر ہو چکا تھا ہمارے دروازے پر آئے بارہ بجے بنک گھر کو
لوٹا اور پانچ صاحب وہان قتل ہوے بنگلہ ہاے شہر چھاونی تمام روز جبتک ہمنے شہر چھوڑا
جلتے رہے قریب ڈیڑھ بجے بعد دوپہر کے خبرین ایسی متوحش مشہور ہوئین کہ ہمنے احتیاط کو
عین شجاعت قرار دیکر جزوی اسباب جو ضروری تھا ایکجا کرکے بابو کو حکم دیا کہ نوکرون کو اسکے
ساتھ روانہ کر دے اور بعد ازان قریب دو بجے کے ہم خود بھی وہان سے روانہ ہوے اور آہستہ
سڑک آہنی کے کنارے کنارے چلے اور چند قدم آن ڈیڑھ سو سوارون سے جو مقبرہ ہمایون
واسطے گرفتاری مفرورین کے مقیم تھے بچکر آگے بڑھے اور چونکہ ہزارہا قلی وغیرہ وہان کام
کرتے تھے کسی مفسد نے ہمکو نہ دیکھا جب ہم ٹیلر صاحب کے بنگلے پر پہنچے تو معلوم ہوا صاحب موصوف
اسی وقت وہان سے چلے گئے تھے تھوڑی دیر ہم اس بنگلے مین رہے اور وہان سے ہمنے میگزین
کا اڑنا دیکھا بعد ازان بنگلے سے روانہ ہوکر چار میل پر ٹیلر صاحب کو جا پکڑا اور وہان جو بنگلہ تھا
انہون مکث کرکے کھانا کھایا اور پھر روانہ ہوکر فرید آباد مین جو چھ میل بنگلہ مذکور سے بفا
دار ہوے یہان ہمنے مقام کیا جانے پی اور بہ ہوشیاری رہے نصف شب کو راجہ بلب گڈھ
وہان آیا اور آکر ہمسے کہنے لگا کہ پچاس سوار تمھاری تلاش مین آتے ہین بہتر ہی کہ تم لباس اپنے

خدمتگار دن کا ہین لو اور جلدی میرے قلعہ مین آجاؤ مین تمہاری حفاظت کرونگا یہ کہکر آپ اپنے
قلعہ کو گیا تاکہ وہان کچھ فساد برپا نہو راجہ نے بلب گڈھ پہونچکر ایک سوار بھیجا کہ ہمکو لیجاوے
مگر وہ تھوڑی دیر باہر ٹھہر کر واپس چلا گیا اور ہم بھی قلعہ مین پہونچے فوراً راجہ نے ہمکو ایک مکان مین مخفی
کر رکھا ہمارے وہان پہونچنے ہی کی دیر تھی کہ پچاس سوار بھی آ پہونچے مگر انکو راجہ کے آدمیون نے
کہا کہ صاحب لوگ تو آگے بڑھ گئے وہ یہ سنکر آگے کو روانہ ہوئے اور ہم وہان سے ایک منید لیکر
بہ سواری رتھ ایک گانون کو روانہ ہوئے جو قریب چھ میل کے فاصلے پر تھا اور ہمارے ساتھ
راجہ کا سالار واسطے حفاظت راہ کے متعین ہوا تھا اس گانون مین پانچ دن ایک مکان کے
کوٹھے پر چھوٹے سے مکان مین جسمین ایک دریچہ اور ایک ہی دروازہ تھا رہے بعد پانچ روز کے
وہان سے بھی بسواری شتر مرسلہ راجہ صاحب بلب گڈھ بہمراہی معتمد راجہ صاحب بطرف متھرا روانہ
ہوئے اور راستے مین ہر ایک گانون سے بچتے بچتے چلے جبتک ایک گانون مین پہونچے
جسکا نام اروان تھا اور اُس گانون مین شتربان ہمکو سیدھا لیگیا مگر راستہ ایک جھگڑے سے
بند ہوگیا تھا اسواسطے ہم اُس راستے سے واپس آئے چار تو بامن و امان باہر آئے مگر
وہ مع بین صاحب کے پیچھے رہ گیا ہم انکے انتظار مین باہر ٹھہرے رہے اور گانون والے سب
ہمارے گرد و پیش مسلح کھڑے تھے اس عرصے مین دو آواز بندوق کی گوش زد ہوئی سنتے ہی
ہم سب وہان سے بھاگے شتر اولین جسپر محل صاحب سوار تھے وہ تو اچھی طرح باہر نکل
گیا اور دوسرا جسپر سنیسر صاحب تھے وہ گر پڑا اور اُسکی نکیل ٹوٹ گئی اور وہ بھاگ گیا اور
تیسرا بھی کلنگ صاحب کو لیکر گر پڑا اور بھاگ گیا اور بیمار ابھی زمین پر گرا اور پھر اُٹھ نہ سکا اور
جو کوئی اُسکے قریب جاتا تھا اُسکو کاٹنے کو دوڑتا تھا اسواسطے ناچار اُسکو وہین چھوڑنا پڑا انیسر صاحب
اور کلنگٹ صاحب تو راستہ چھوڑ کر بھاگے اور ٹیلر صاحب اور مین راستے پر بھاگتے تھے کہ
ہمکو مفسدین نے جان لیا اور مارنا شروع کیا چونکہ صبح ہونے والی تھی ہم مفسدین کے مقابلہ
پر آمادہ ہوئے انھون نے ہمکو گھیر لیا ٹیلر صاحب نے اُنسے مصالحت کی اور مفسدین نے
کہا کہ اگر تم اپنی بندوقین دے دو تو ہم تمکو تکلیف نہ دینگے اس اقرار پر ہمنے اپنی بندوقین حوالہ
کردین لیکن یہ معاملہ ہو ہی رہا تھا کہ ایک نے میرے شانے پر ایک صدمہ چوب پہونچایا

مین نے بھی پھر کر اپنی رایفل کا کندہ اُسکو جڑا جب ہم اپنی جد و جہد مین دست و حلے تھے اور بجانب
گانون واپس آتے تھے کہ ٹیلر صاحب نے اپنا پستول اُس آدمی سے چھین کر جسکو انھون نے دیا تھا
واپس راستے کی راہ لی اس اثنا مین ایک شخص نے میرے سر پہ ایک تلوار ماری مین نے ہاتھ
اُٹھا کر کہا بس جو ڈیڑھ سو روپیہ میرے پاس ہے وہ مین دیے دیتا ہون اور مین نے دیدیے اور
اُسکی تقسیم کرنے مین اُنمین تکرار ہو لی مین نے جو پیچھے دیکھا تو ٹیلر صاحب اُسی وقت میرے
نظر سے غائب ہوے مگر کوئی اُنکے تعاقب مین نہ تھا اس اثنا مین ایک شخص دوڑ کر آیا اور اُس نے
میرے سر پر ایک تلوار بڑے زور سے ماری جسکے صدمے سے مین زمین پر گر پڑا مگر تلوار کند تھی
اور زخم مجھے نہ آیا زمین پر گر کر مین نے بہانہ مر جانے کا کیا اور بیشتر کے جھل زمین پر پڑا رہا اب وہ
میرے کپڑے پوشاک یا بوٹ جیرٹ بکس وغیرہ کی بابت آپسمین تکرار کرنے لگے اور میرے جیرٹ
بکس مین تیس روپیہ بھی تھے وہ بھی ایک نے کہا مین لون اور دوسرے نے کہا مین بعد از تقسیم
اسباب مذکورہ وہ سب میرے گرد پیش کھڑے ہوے اور تھوڑے عرصے تک کچھ اطوار مرتبہ میرے
اوپر گلنے لگے اور کبھی کبھی کوئی ایک لات بھی مجھے مار دیتا تھا ایک نے بدین خیال کہ دیکھین مر گیا یا ابھی زندہ
ہے میری گردن پر پانون رکھا اور اُسکو اُٹھا کر زمین پر پٹک مارا مگر مین نے بھی ایسا دم سادھا تھا کہ
اُنکو کچھ معلوم نہوا اور جیسے کوئی پتھر ہوتا ہو اسیطرح کا میرا جسم ہو گیا اُسی شخص نے پھر میری گردن
کے نیچے پیر ڈال کر مجھے سیدھا کیا اور جب مجھے معلوم ہوا کہ کسی نے ہاتھ میرے دل پر رکھا مین نے
دم لینا بند کیا اور جبتک وہ ہاتھ میرے دل پر تھا اسوقت تک مین نے دم نہ لیا اب کچھ غل شور
سا ہوا مگر مین صاف مطلب اُسکا سمجھ نہ سکا تھوڑے عرصے بعد جو مین نے ایک آنکھ کھولی
تو کوئی نظر نہ پڑا تو مین اُٹھا مگر باعث سیلان خون کے نہایت کمزور ہو گیا تھا اور مشکل چل
نہ سکتا تھا الغرض افتان وخیزان روان تھا کہ ایک گروہ مسلح آدمیون کا نظر آیا
کہ آپسمین کچھ گفتگو کر رہے تھے مجھے دیکھ کر انھون نے اشارے سے کہا کہ یہان سے
چلا جا اور ایک انمین سے میرے پاس آیا اور حسب استدعا میری ایک کنوین پر لیگیا وہان
مین نے پانی پیا اور اُسی آدمی نے ایک راستہ کہ خالی از خار و خس تھا بتلایا کہ میرے
پیرون کو جو برہنہ تھے گزند نہ پہونچے اور میرے ساتھ چلا اُسنے کہا کہ اپنے کپڑے جو تمام خون

حوالے آلودہ ہو رہے تھے مجھے دو کہ مین انکو دھو کر لا دون اس حیلے سے اسنے میری کرتی وغیرہ اور فتوحی جسمین عقیق کے بوتام تھے اور زنجیر طلائی لگی ہوئی تھی اتروالی اور چاہا کہ مجھے مارے مگر مین نے اسکے ذہن نشین کر دیا کہ اگرچہ مین زخمی ہون مگر ولایت زادہ ہون یعنی اسکو زمین پر گرا کر مین آگے بڑھا مگر بباعث تابش آفتاب کے مجھ مین تاب باقی نہ رہی تھی مین نے قمیز ہندوستانی کہ جو تیہ نیچے سے نکال کر اپنے سر پر رکھی اور اسطرح ایک یا دو میل چلا تھا کہ دو یا تین آدمی لٹھ لیے ہوے میرے پاس آئے اور مجھے دھمکانے لگے مین نے انسے صاف کہدیا کہ اگر تم مجھ مار ڈالو گے تو تمکو کچھ نہین ملیگا اسواسطے کہ میرے پاس ایک کوڑی بھی نہین ہے لیکن اگر تم مجھکو بلب گڈھ پہونچا دوگے تو مین تمکو سو روپیہ دونگا اور اگر آگرے لیجاؤ گے تو تین سو یہ سنکر انھون نے مجھے تھوڑا پانی پلایا اور چھوڑ دیا بعد ازان ایک آدمی بہیئت وحشت ناک کھیتون مین سے دوڑتا اور غل مچاتا میری جانب آیا مین اسے دیکھ کر کھڑا ہوا اسنے میرے پاس آکر قمیز جو میرے سر پر تھی اتار لی اور مجھے مارنے کو تھا کہ مین نے ہاتھ اٹھا کر کہا کہ میرے پاس کچھ نہین ہے ہان مگر بلب گڈھ تک کے سو روپیہ اور آگرے تک لیجانے کے تین سو روپیہ دے سکتا ہون،

اسکو اس بات کا یقین نہ آیا کہ راجہ بلب گڈھ ہمارا دوست ہے اس عرصے مین دو گانون والے اور آئے اور انھون نے آکر کہا کہ دو صاحب لوگ آگے گئے ہین اور دوسرا گانون جو یہان سے قریب ہے اسمین فروکش ہین انھون نے مجھے پانی بھی پلایا اور دیہہ مذکور مین بھی پہونچایا وہان کیا دیکھتا ہون کہ سینسر صاحب اور رکنگ صاحب دونون موجود ہین اور فضل الہی سے انکو کوئی مفسد بھی راستے مین نہین ملا تھا اور نہ انکو کسی طرح کا آسیب پہونچا تھا سینسر صاحب نے ازراہ مہربانی میرے زخم دھوئے ہر دو صاحبان موفین نے نمبردار دیہہ سے اقرار کیا تھا کہ اگر ہمکو آگرے پہونچا دوگے تو ہم فی صاحب پانچ سو روپیہ دینگے بعد از قیل وقال بسیار نمبردار نے انکار کیا مگر انکی بندوقین اور تین سو روپیے جو انکے پاس تھے چھین لیے اسی وقت ہمارے پاس ایک چٹھی مچل صاحب کی پہونچی انھون نے ہمکو طلب کیا تھا اور لکھا تھا کہ حامل چٹھی کے ساتھ چلے آؤ کہ یہ گانون خیرخواہ سرکار کا ہے بروقت استفسار معلوم ہوا کہ دیہہ مذکور دو کوس ہمارے مقر سے تھا ہم روانہ ہو کر صاحب موصوف کے پاس پہونچے وہان ہم سب شام تک

مقیم رہے ہمارے رہبر نے اب ہمکو صلاح دی کہ یہان سے روانہ ہوکر دوسرے گانون مین جو
چھ میل فاصلے پر ہے جانا بہتر ہے کیونکہ گانون مذکور ایک کلان دیہہ ہے اور اُسکے باشندگان ہماری
حفاظت بھی کر سکتے ہین اُسکے کہنے بموجب ہم وہان گئے اور آٹھ یا نو روز تک وہان مقیم رہے
گو اِس اثنا مین اکثر میواتیون نے اُس دیہہ والون کو دھمکایا کہ اُنکے گانون پر حملہ آور ہونگے مگر
انھون نے کچھ خیال نہ کیا اب ہمکو بالتحقیق یقین ہوا کہ اگر ہم اُس دیہہ خرد مین مقیم رہتے تو بیشک سب
قتل ہوتے ہمکو اب زیادہ تشفی ہوئی کہ فورڈ صاحب مجسٹریٹ گورگانوان نے مقام ہوڈل سے
پیش گارڈ فوج بھرت پور کا ہماری حفاظت اور ہمرہی کے واسطے بھیجا اور پہنچنے صاحب موصوف
کے پاس پہونچکر نہایت آرام پایا ہم وہان بہت روز مقیم رہے اور ہر روز انتظار آمد خبر فتح دہلی کے
رہتے تھے کہ اِس عرصے مین مقام متھرا مین بھی فساد ہوگیا اور جو سپاہی ہمارے ساتھ تھے انھون نے
بھی اُنکی پیروی کی یعنی اُنھون نے بھی فساد شروع کیا اور ہمکو کہا کہ یہان سے چلے جاؤ بعد ازین
ہم ہارڈی صاحب کے ہمراہ ہوکر با امن وامان بتاریخ ۲۶- جون ہوڈل سے آگرے مین پہونچے-

مل صاحب نے قبل از روانگی مقام ہوڈل سے دو سو روپیہ اور گھوڑے سواری کے راجہ
بلب گڈھ سے لیے تھے اور اِن گھوڑون مین بحساب فی سوار ایک گھوڑا کم تھا مگر تاہم
فی الحقیقت بڑی رعایت راجہ صاحب نے کی تھی-

بتاریخ ۱۹- اگست ایک میم صاحب یعنی لیسن صاحب کی میم کیمپ مین روبرے شہر دہلی کے
آئی اُنکے ہمراہ ایک غازی باشندہ مقام سوات تھا گو شہر سے دو غازی اُنکے ساتھ چلے تھے
انمین سے ایک تو مفسدون کے ہاتھ گرفتار ہوگیا اور دوسرا ساتھ پہونچا لیسن صاحب کی میم
بہیئت وبہ لباس طفل افغان فراری ہوئی تھین اور میم صاحبہ دہلی مین شروع فساد ۱۱- مئی
یعنی تین مہینے سے زیادہ سے قید مین تھین اُنکا ایک بچہ اُنکی گود مین گولی سے جان بحق ہوا تھا
اور وہی گولی میم صاحبہ کو بھی لگی تھی بعد زخمی ہونے کے دونون غازیان مذکورۂ بالا نے
اُنکی حفاظت کی تھی-

ایک شب بیشتر میم صاحبہ کے شامل کیمپ ہونے سے وہ کسی تدبیر سے اجمیری دروازے کے
باہر نکل کر گھاس مین شب بھر پوشیدہ رہین وقت صبح اُنھون نے ایک کو غازیون مین سے

بھیجا کہ جاکر دیکھے کہ فوج انگریزان سبزی منڈی مین ہین یا نہین وہ دیکھ گیا اور سب حال میم صاحبہ سے اسنے واپس آکر بیان کیا تمام حال استماع کرکے میم صاحبہ وہان سے روانہ ہوئین اور جتنا تیسرا قدم چل سکین قدم زن ہوئین تنشر یان دشمن نے ایک غازی کو تو گولی سے مار دیا اور میم صاحبہ اور غازی باقی ماندہ کے تعاقب مین بھی چلے مگر جب ہماری گولی کے ٹپتے پر پہونچے تو مفسدین تعاقب کنندگان نے وہان سے آگے قدم نہ رکھا اور میم صاحبہ مع غازی مذکور کے بمقام سبزی منڈی پہونچی میم صاحبہ نے زانو پر گر کر سجدہ شکر بدرگاہ پروردگار ادا کیا۔

میم صاحبہ عجب ذلیل و خستہ حال تھین اور اکثر ہمارے سپاہیون نے انکے حال زار کو دیکھکر بے اختیار رو دیا انکے کولے پر ایک زخم تھا اور انکا نرا انگشت بالکل گھس گیا تھا کیونکہ قید مین انکے انگوٹھے رسی سے باندھ کر انکو ایک جگہ باندھ رکھا تھا ہمارے سپاہیون نے انکی تواضع گرمجوشی کری کوئی پانی لایا اور کوئی رم شراب کوئی روٹی لایا اور کوئی گوشت مگر میم صاحبہ نے بباعث ضعف بدنی کچھ نہ کھایا او رنہ پیا تھوڑے عرصے تک اکثر سپاہی انکے گرد رہے اور اکثر سوالات کرتے رہے یہان تک کہ انکو دق کردیا مگر میم صاحبہ نے سب کا جواب مجمل طور پر دیا آخر کار کپتان بیلی صاحب وارد ہوے اور ایک ڈولی منگوا کر میم صاحبہ کو اسمین سوار کیا اور زیر حفاظت پہرہ انکو کیمپ مین روانہ کیا وہان انکو ایک خیمہ علیحدہ ملا اور جتنی چیزین ضروریات کی تھین سب مہیا ہوئین بروقت فرار ہونے کے شہر سے انکے پاس ایک پرانا میلا کپڑا تھا جو انھون نے اپنے جسم کے گرد لپیٹ رکھا تھا اور ایک ٹکڑا اور تھا جو انکے سر پر لپٹا ہوا تھا انکے پاؤن مین دستانے نہ تھے اور پیرون مین پرانا ہندوستانی جوتا تھا درحقیقت وہ اس سے زیادہ بری حالت مین نہین ہوسکتی تھین جیسی وہ آپ تھین۔

جیمس مور لی صاحب جو بسبب خدمت اور استعانت ایک ادنی ملازم کے جو ہندوستانی تھا جان بسلامت لیگئے تھے اسطرح اپنا حال فرار جس سے بڑا تعجب پیدا ہوتا ہے بیان کرتے ہین مین اور میرا دوست ولیم کلارک صاحب دونون ایک مکان دو منزلہ واقع بازار کشمیری دروازے مین رہتے تھے ہم دونون کی شادی بھی ہوگئی تھی اور میرے تین بچے بھی تھے اور کلارک صاحب کا ایک لیکن کلارک صاحب کی میم کو قریب ہی ایک اور ہونے والا تھا

بتاریخ ۱۱ ماہ مئی قریب نو اخت نو گھنٹے کے مین طیار دفتر جانے کو تھا کہ ایک بڑا شور بازار مین ہوا
اسمین ایک میرا نوکر آیا اور اُسنے کہا چند رجمنٹ اپنے ولایتی افسرون کو قتل کرکے میرٹھ سے یہان
شہر مین آئے ہین ہماری کچھ سمجھ مین نہ آیا کہ کیا کرنا چاہیے اور مین نے اپنی بگھی واپس بھیجدی ہم دو تین
گھنٹے مکان پر اور بھی ٹھہرے ایک اور نوکر نے آکر کہا کہ یہ بدمعاشان شہر جمع ہو کر انگریزون کو مارتے
ہین یہ سُنکر میری بی بی اور لڑکون نے رونا شروع کیا کچھ نوکر ہمارے دروازے پر جاکر کھڑے
ہوئے اور ایک نے انمین سے کہا کہ چلو میرے مکان مین پوشیدہ چھپ رہو مگر میرا ارادہ یہ تھا کہ باہر
جاکر دیکھون تو کیا ہو رہا ہے پس ایک موٹی چوب دستی ہاتھ مین لیکر مین گلی مین گیا مگر وہان کوئی
نظر نہ پڑا مین اور آگے بڑھا وہانتک بھی کوئی نہ تھا آخر اُس گلی کو طے کرکے دوسرے کوچے مین گیا
جو بجانب راست تھا اُسمین بھی کوئی آدمی موجود نہ تھا صرف ایک معمر آدمی ایک دوکان کے دروازے
پر بیٹھا تھا مین تھوڑی دیر وہان ٹھہرا تو بجانب راست ایک انبوہ آدمیون کا نظر آیا مگر مجھے
بہت دور تھے اور سوا اسکے غل وشور کے اور کچھ سمجھ مین نہ آتا تھا بخیال اسکے کہ وہ میرے
مکان پر آدھمکینگے مین وہان ہی تھوڑی دیر کھڑا رہا اور اُنکو دیکھا رہا آخر کار مین نے ایک شور
پشت کی جانب سے سُنا اور پیچھے پھر کر جو دیکھا تو ایک گروہ آدمیون کا میرے دروازے کے
اندر جاتا تھا مگر انھون نے مجھے باہر کوچے مین دیکھ کر چند آدمیون کو میری طرف روانہ کیا یہ حال
دیکھ کر مین فوراً دوسری گلی مین بجانب چپ گیا جہانسے ایک راستہ میرے مکان کی طرف
بھی جاتا تھا مگر کئی چکر کھا کر اُس راستے مین ایک دروازے پر چند عورات اور ایک یا دو آدمی
کھڑے تھے مگر انھون نے مجھے دیکھ کر کچھ نہ کہا وہان سے بھی مین آگے کو بھاگا تھوڑی دور آگے
گیا تھا کہ دو آدمی ایک اور گلی مین بھاگتے ہوے نکلے اور میری طرف کو یہ کہتے ہوے آئے
کہ مار فرنگی کو انمین سے ایک کے ہاتھ مین تلوار تھی اور دوسرے کے لاٹھی جب وہ نزدیک آئے
تو مین بھی ٹھہرا اور مین نے ایک ایسا سونٹا اُس تلوار والے آدمی کے سر پر مارا کہ وہ زمین پر گر گیا
دوسرے نے لاٹھی میرے سر پر ماری مگر مین نے سر جھکا لیا اور لاٹھی میرے شانے کو چھوتی ہوئی
چلی گئی مین نے اپنی لاٹھی جو پھرائی تو اُسکے زانون پر اس زور سے لگی کہ وہ چیخ کر زمین پر بیٹھ گیا اس
عرصے مین لوگ وہان جمع ہونے لگے اور مین وہان سے بھی آگے کو روانہ ہو کر ایک

نجار کی دوکان پر پہونچا وہان گاڑیان بہت سی کھڑی تھین اور ایک چھت گاڑی کا شکستہ زمین پر
ترچھا پڑا تھا اُسمین جگہ میرے لائق کافی تھی اور مین اسمین گھس بیٹھا اس عرصے مین مین نے سُنا کہ
چار یا پنج آدمی یہ کہتے ہوے اُدھر سے گذرے کہ اِدھر ہی کو گیا مین مارے خوف کے دم بھی
اچھی طرح نہین لیتا تھا تھوڑے عرصے بعد اُنکے جانے کے پھر وہان کچھ نہ تھا اور کوئی آدمی ادھر
سے نہین گذرا اب مجھے خیال اپنے عیال واطفال کا اور کلارک صاحب اور انکی بی بی
اور بچون کا آیا مین نے اپنے دل مین کہا کہ کیا وہ سب قتل ہوے اور اس خیال کے آتے ہی
مین کہا کہ جو ہو سو اسے پاس تک یعنی گھر مین جانا چاہیے اور اس خیال نے مجھے مثل دیوانہ بنادیا
اِن ہی توہمات مین تھا کہ دوبارہ اُس راستے مین شور وغل پیدا ہوا ایک انبوہ کثیر غل وشور
مچاتا ہوا اُدھر سے گذرا اور وہ لوگ انگریزون کو گالیان دیتے جاتے تھے اس اثنا مین دو تین
عورات گھر سے باہر نکل کر نزدیک اُس چھت کے آکھڑی ہوئین اور ایک بچہ اُنکے ساتھ تھا
وہ اسکے نیچے جھانکنے لگا کسی نے اُنکو کوٹھے پر سے کہا کہ اندر آکر دروازہ بند کرلو مین وہان ایک
عرصے تک چھپا رہا کیونکہ یہ بازار بہت چلتا تھا اور مین نے سوچا کہ اسمین ہر جگہ آدمی ملینگے بعد
دوبارہ مجھے خیال اپنے عیال واطفال کا آیا اور اب مین نے یہ کہا کہ کچھ ہی ہو اب تو ضرور
گھر جانا چاہیے یہ کہکر مین باہر آیا اور ذرا کھڑا ہی ہوا تھا کہ ایک عورت نے پکارا کہ کون ہے مگر
مین نے کچھ جواب نہ دیا اور مین وہان سے روانہ ہوا یہ گلی وسط شہر مین واقع نہ تھی بلکہ قریب فصیل
شہر کے تھی اور اُسمین بقال وبنیے وغیرہ نہین رہتے تھے مگر بابو بنگالی رہتے تھے تمام بدمعاش
اب شہر کے لوٹنے گئے ہوے تھے مین اس راستہ مین صرف ایک یا دو آدمیون سے ملا اور وہ
مجھے جانتے تھے اُنھون نے کہا کہ اپنے تئین بچاؤ آخر الامر مین اپنی مکان کی پشت تک جہان ایک
باغ واقع تھا پہونچا اور ایک کھڑکی مین سے اندر گیا اب قریب چار بجے کا وقت تھا کیونکہ تمام
دن مین اُس چھت کے نیچے رہا تھا مین نے وہان ہی بندوقون کی آوازین سنی تھین اور ایک
اور ایک بڑا زلزلہ سا بھی آیا تھا جو بعد ازان معلوم ہوا تھا کہ باعث میگزین کے اُڑنے کا تھا
جیسا پیشتر ذکر ہو چکا ہے مین اپنے باغ کے اندر آیا اور ہر شے کو مثال مردہ خاموش پایا اور جب مین
مکان کے نزدیک پہونچا تو گرد اُسکے کرسیان اور گلاس اور رکابیہاے شکستہ اور کتب وغیرہ

افتادہ تھین اور چند دست بقچہ پوشاک کے جل رہے تھے مین اول ادھر گیا جدھر نوکر وغیرہ
رہتے تھے مگر انمین کوئی آدمی نظر نہ آیا مگر گاؤخانے کی جانب سے کچھ ایسی آواز سی آئی جیسے کوئی کراہتا
ہو وہان جو مین گیا تو دیکھا کہ ہمارا قدیم دھوبی جسنے بیس برس میرے والد کی خدمت کی تھی پڑا ہی
مین نے اسکا نام لیکر آواز دی تب اسنے آنکھ کھولی اور مجھے دیکھکر رو کر کہنے لگا ای صاحب
انھون نے ان سب کو قتل کیا انھون نے ان سب کو مار ڈالا اسکے سنتے ہی مجھپر حالت غشی طاری
ہوئی اور مین بیٹھ گیا دھوبی سے مین نے کچھ پانی پینے کو مانگا اسنے اپنے گھر سے مجھے لا دیا بعد
پانی پینے کے مین نے اس سے پوچھا کہ کیا ہوا اور کیونکر ہوا اول تو وہ خوب رو دیا بعد ازان اسنے کہا
کہ اے صاحب جب تم چلے گئے تو دونون میم صاحب اور بچے یکجا مخوف بیٹھ رہے کیونکہ گلی اور
کوچے مین شور بہت ہوتا تھا اور آوازین بندوقون کی بھی آتی تھین یہ حال دیکھکر کلارک صاحب
نے اپنی بندوق شکاری نکالی اور اسکو بھرا مین نے اُنسے پوچھا کہ اگر کہو تو دروازہ بند کر لون
انھون نے بجواب کہا نہین ہمکو کچھ اندیشہ نہین ہے اسکے بعد ایک انبوہ کثیر لاٹھیان اور تلوارین
اور برچھیان لیے ہوے اندر حلقے کے آگئے کلارک صاحب زینہ پر کھڑے ہوے اور انھون نے
اُنسے پوچھا کہ تم کیون آئے ہو اور کیا چاہتے ہو ان آدمیون نے انکو سواے دشنام کے اور کچھ
جواب سوال کا نہ دیا اور کہا کہ ہم ہر ایک فرنگی کو مارینگے صاحب یہ سنکر اندر چلے گئے اور
دروازہ بند کیا انکے پیچھے وہ سب آدمی بھی اندر گھس گئے نوکر سب بھاگ گئے صرف
مین یہان رہا جب وہ سب اندر گھس آئے تو کلارک صاحب نے کہا یہ سب چیز موجود ہے
لیجاؤ مگر ہمکو نہ مارو انھون نے تب صاحب کو دشنام دیئے اور انکی میم کی طرف دیکھ کر کہا
کہ یہ تمھاری میم ہے اور خوب ہنسے اب انھون نے سب اسباب کو توڑنا اور لوٹنا شروع کیا
ہماری میم صاحب نے تینون بچون کو لیکر غسل خانے مین جاکر دروازہ بند کر لیا تھا کلارک
صاحب اگر میرے پیچھے بندوق لیکر کھڑے ہوے تھے جب انھون نے بندوق دیکھی تو کہا کہ
یہ ہمکو دیدو اور ایک شخص انمین سے میم صاحب کے پاس گیا اور انکے رخسارے کو چھو کر
کچھ کچھ فحش بکنے لگا کلارک صاحب یہ دیکھ کر چلائے کہ او سور اور اسکو گولی سے مار دیا اور
دوسرے کو دوسری گولی سے زخمی کرکے بندوق کی نال سے انکو مارنے لگے یہ دیکھ کر

مین نے جانا کہ یہ لوگ سب کو مار ڈالینگے اور مین بھاگ کر غسل خانے کی طرف گیا کہ میم صاحب کو نکال لیجاؤن مگر وہان بھی بہت آدمی موجود تھے انھون نے مجھے مارا اور کہا کہ یہان سے بھاگ جا نہین تو ہم تجکو بھی مار ڈالینگے مین ناچار باغ مین جا کر ایک درخت کی اوٹ مین جا بیٹھا وہان سے اول مین نے بڑا شور و غل سنا بعد ازان دیکھا کہ وہ لوگ اسباب نکال کر چارون طرف پھینک پھینک کر توڑتے تھے اور دروازے کے شیشے بھی توڑ ڈالے بعد ازین انھون نے کہا کہ اب چلو لوٹین اور وہ سب یہان سے چلے گئے یہ سنکر مجھکو تھوڑی دیر تو سُن کا عالم رہا پھر مین نے اٹھکر دھوبی سے کہا کہ چلو اندر چلین اور مکان مین جا کر باہر کے کمرے مین دیکھا کہ اکثر چیزین ٹوٹی پڑی ہین میز تکو کلھاڑیون سے توڑا تھا اور سب چیزین فرش پر بکھری پڑی تھین جام اور جیلے کے ڈھیر لگے ہوے تھے بسکٹ تمام پھیلے پڑے تھے اور بوتلین برانڈی وغیرہ شراب کی جو توڑی تھین تو اُنکی بو تمام مین پھیلی ہوئی تھی —

یہ ذرا ذرا حال میرے دل پر نقش ہے وہ اندیشہ جو بد تر دیکھنے کا ہر ایک شخص کو ایسے موقع پر ہوتا ہے اُسی اندیشے سے مین اسی کمرے مین بہت دیر تک رہا اور ادھر اُدھر دیکھتا رہا آخر کار دلکو مضبوط کرکے دوسرے کمرے مین گیا وہان جو حال ہوا تھا اُسکے دیکھنے کو فی الحقیقت دل بہت مضبوط کرنا چاہیے تھا وہان جاتے ہی سامنے جو نظر پڑی تو کلارک صاحب کا بیٹا دیوار پر ایک میخ سے لٹکا ہوا نظر آیا اُسکا سر نیچے لٹکا تھا اور اُس سے جو بے خون دیوار پر جاری تھی اور نیچے اُسکے ایک چشمہ خون کا بنا ہوا تھا افسوس کہ یہ قتل انھون نے ماں کے سامنے کیا ہوگا یہ دیکھکر مین سُن رہ گیا اپنی آنکھین بند کرلین اور لرزہ میرے بدن پر طاری ہوا اور جب دوبارہ مین نے چشم وا کین تو اُس سے زیادہ نادیدنی دیکھنا پڑا یعنی کلارک صاحب اور اُنکی میم دونون پہلو بہ پہلو پڑے تھے یہ حال مجھسے بیان نہین ہوسکتا اور مین بیان نا کرونگا کیونکہ مین سابق ذکر کرچکا ہون کہ کلارک صاحب کی میم کو قریب اولاد ہونے والی تھی —

مین چیخنے کی آواز سنکر تیسرے کمرے مین گیا اور وہان دیکھا کہ دھوبی مذکور ہاتھ مل مل کر رو رہا ہے وہ دروازہ غسل خانے پر کھڑا تھا مین دوڑ کر دروازے تک گیا مگر غسل خانے مین نہ جا سکا کیونکہ وہان وہ حال تھا کہ دشمن کو بھی دیکھنا نصیب نہو مجھسے تو اسکا خیال بھی نہین ہوسکتا کہ

مین مثال میم صاحبہ کلارک صاحب اپنی میم کو دیکھوں مین وہان بیحواس ہوکر دونون ہاتھ زانو
پر رکھ کر بیٹھ گیا مجھے اسوقت رونا بھی نہ آیا اور ایسا معلوم ہوا کہ گویا ایک پہاڑ میرے دل پر قائم ہے
جو اشک کو آنکھون سے آنے نہین دیتا مجھے معلوم نہین کہ کتنی دیر مین وہان بیٹھا رہا آخر دھوبی
نے آکر کہا کہ ادھر آدمی آتے جاتے ہین اور اب یہان رہنا مناسب وقت نہین اور وہی مجھے اٹھا کر
اپنے گھر مین لیگیا اب قریب شام کا وقت تھا اور تاریکی ہونے لگی تھی گمان مین آیا کہ اب ہمارے
نوکر واپس اپنے اپنے گھر مین آونگے مگر مجھے کسی کا اعتبار نہ رہا تھا دھوبی نے مجھسے کہا کہ آج
رات کو مین تمکو اپنے بھائی کے گھر لیجاؤنگا جو دوسری طرف شہر مین رہتا ہے اور ایسی تجویز کرونگا
کہ تم بھی کسی طرح شہر سے باہر پہونچو پھر تم ہم کرنال چلینگے مین اسکے گھر کے اندر جاکر لیٹ رہا
اور وہ باہر مکان کے بیٹھا رہا تھوڑا عرصہ بھی نہین گذرا تھا کہ ایک گروہ بدمعاشون کا حاطے
کے اندر آیا وہ خوب ہنسے اور چلائے بعد ازان ایک کھڑکی کی راہ سے جو متصل اس مکان کے
تھی باہر چلے گئے مین نے خود سنا کہ ایک نے انہین سے یہ کہا کہ کیا تماشا ہے اب میرے نوکر بھی واپس
آئے اور آپسمین ذکر واقعہ مذکورہ بالا کا کرنے لگے اور سبھے اسکی نہایت خوشی ہے کہ انھون نے
مجھے بھی مقتولون مین تصور کیا ایک نے انہین سے کہا کہ میم صاحب اور بچون کا مارنا نہایت
قبیح امر ہوا اب روزگار کہان ملیگا مگر دوسرے نے اسے فوراً جواب دیا کہ وہ لوگ کافر تھے
اب شاہ دہلی ہرایک کی پرورش کرینگے بعد از نصف شب کے مین باہستگی باغ مین گیا اور دھوتی
کی کر لی مین کر اور چادر اوڑھ کر باہر نکلا اور مقام مقررہ پر پہونچ کر دھوبی سے ملا وہ مجھے
ساتھ لیکر اپنے بھائی کے مکان پر گیا ہر جگہ راستے مین نہایت کھلبلی مچ رہی تھی
اور بجانب میگزین ایک تیز شعلہ نمودار تھا اور باہر فصیل کے بندوقین چیل رہی
تھین جب ہم قریب اسکے بھائی کے مکان کے پہونچے تو دھوبی نے کہا کہ تم چپ چاپ
ایک گوشے مین ٹھہرو مین اندر جاکر دیکھون کہ کون کون ہین یہ امر میرے واسطے باعث
خوش طالعی ہوا کیونکہ بعد ازان معلوم ہوا کہ دھوبی کا بھائی بہت خوش تھا کہ اب ہمارے
سب کپڑے اسکے پاس رہینگے اور وہ ہرگز ہمارے بچانے کی تجویز نہ کرتا بلکہ
ہمارے قتل پر آمادہ تھا مین اسی گوشے مین بہت دیر تک ٹھہرا رہا اور آدمی

اکثر اُدھر آتے جاتے تھے اگر انکو ذرا بھی معلوم ہوتا کہ ایک فرنگی اُنکے قریب موجود ہے تو خدا جانے
باکیا ذلتین اُٹھانی پڑتین مین تمامی عرصہ مین رہا ہون مگر تاہم مجھے خوف تھا کہ کوئی اُن دلاوروں میں سے
مین سے مجھسے ہم کلام نہ ہوا اور میرے چادر کے سبب ترکیب اوڑھنے سے مجھے شناخت
نہ کرلین اس کشمکش وپیچ میں میں تھوڑی دیر بیٹھا رہا اب صبح ہونے لگی اور اس خیال سے
کہ اب روز روشن ہوگا تو سب دیکھینگے اور پردہ کھل جاویگا اور زیادہ اندیشہ دل مین پیدا
ہوا لیکن آخر کار دھوبی نکلا اُسکے آگے آگے ایک نرگاؤ کپڑون کا لدا ہوا تھا وہ میری طرف
نہ آیا بلکہ سامنے کو دوسرے کوچے مین چلا یہ دیکھکر مجھے افسوس ہوا کہ دیکھو یہ بھی مجھے چھوڑ کر
جاتا ہے خیر جو میری قسمت مین ہوگا وہ ہوگا لیکن جب اُسکی خدمت گزاری اور ایمانداری کا
خیال آیا تو دل نے کہا کہ یہ اسواسطے اُدھر نہین آیا کہ اور کسی کو میری جانب خیال نہو اسی سبب
مین اُسوقت وہان بیٹھا رہا جبتک دھوبی تھوڑی دور چلا گیا بعد ازان مین اٹھا اور اُسکے
پیچھے ہولیا اور وہ آگے آگے جاتا تھا اور مین کچھ فاصلے پر پیچھے تھا جبتک اُس کوچہ کے
باہر ہوئے جسمین اُسکا بھائی رہتا تھا بعد ازان اُسنے ٹھہر کر مجھے اشارہ کیا مین اُسکے پاس
گیا تب اُسنے کہا کہ اُسکا بھائی بے ایمان ہے وہ کبھی تمکو نہ بچاتا اور مین اِس بہانے سے اب
نکل آیا ہون کہ ایسے وقت شہر مین رہنا مناسب نہین جب اسطرح کا فساد برپا ہوا اور مین اپنے
گانو ن جاؤنگا یہان نہ ہونگا ہم دونون دروازہ شہر کے باہر نکلے اور کسی نے ہمکو نہ روکا ہم بڑی
سڑک قریب تین میل کے گئے تھے کہ دھوبی نے یہ صلاح کہ اب کرنال جانا مناسب ہی
کرنال کا راستہ وہان سے دور تھا اور ہمکو قریب سارے شہر کا چکر کرکے وہان پہونچنا تھا
الغرض ہم ادھر کو روانہ ہوے اور راستہ مین اکثر آدمی دار دھاڑ ملی مگر کسی نے ہمسے کچھ نکہا ہم
آہستہ آہستہ روان تھے اور قریب شام کے کرنال کے راستہ پر پہونچے یہان اور ہی معاملہ تھا یہان جو
لوگ جاتے آتے تھے انکی تلاشی لیجاتی تھی کچھ مال لوٹ کا نہ لیجاتے ہون ایک گروہ مفسدین نے
ہمکو گھیرا اور کہا کہ یہ بوڑھا آدمی بڑا ہوشیار ہے مال لیے جاتا ہے دھوبی نے بے تامل اُنسے کہا کہ میرا بوجھ دیکھ
لو جب انھون نے اُسکو دیکھا اور اُسمین کچھ نہ پایا ہمکو چھوڑ دیا مین نے اب دھوبی سے کہا کہ آیندہ اگر
کوئی گروہ مفسدان ملے تو اول ہی کہنا چاہیے کہ جاؤ فرنگیون کو لوٹو اور یہ واقعہ جو ہوا ہے اُسکا

دکر ہنسی اور مذاق سے کرنا چاہیے اور اُسنے آیندہ ایسا ہی کیا جسکے سبب کسی نے ہمپر پھر کچھ شبہہ
نہ کیا دوسرے روز ہم بہت صبح یعنی تھوڑے عرصے بعد نصف شب کے روانہ ہوے اور تاریکی شب
مین مین بہل پر سوار ہوکر منزل طے کرتا تھا روز سوم ہم ایک چھوٹے سے شوالہ ہندوان کے نزدیک
ٹھہرے ہم ایک پیپل کے درخت کے نیچے بیٹھے اور ایک گوشائین آگر تالاب پر جو بڑا متصل تھا
ٹھہرا دھوبی کچھ کھانا لانے گیا اور مین وہان ہواے سرد جو چل رہی تھی سو گیا جب دھوبی کھانا
لیکر آیا تو اُسنے مجھے جگایا اور اُس گوشائین نے کہا کہ مین جانتا ہون کہ یہ فرنگی ہے ہمنے یہ سنکر
اُسکی خوشامد کی اور کہا کہ ہمپر رحم کرو گوشائین نے کہا جاؤ مین کسی کو تکلیف نہین دیتا ہون اب
مین اِن پارچہ زنانہ سے تنگ آیا تھا اور درحقیقت مجھے شرم بھی زنانہ بھیس سے آتی تھی اور
مین نے یہ خیال بھی کیا کہ دہلی سے اتنے فاصلے پر اب کون تکلیف دہ ہوگا ان خیالات سے مین نے
تبدیل لباس کیا یعنی پارچہ زنانہ چھوڑکر لباس مردانہ شال گاڑھان مین لیا اکثر گانون والے
ہمکو طعنہ اور دشنام دیتے تھے اور ہماری ہنسی اُڑاتے تھے مگر کسی نے ہمکو تکلیف جسمانی نہین دی
راستے مین مین نے دیکھا کہ ایک انگریزن کی لاش قیمتی ہوئی میدان مین پڑی ہے اور جب
مین نے دیکھا کہ ایک گدھ بدتا ہوا اُسکی طرف اُڑکر جاتا ہے مجھے نہایت رنج ہوا اُسکے پاس لاش
ایک انگریز کی نظر پڑی جو بظاہر قریب سولہ برس کے سن کا تھا اُسکے معاینہ سے معلوم ہوتا
تھا کہ اُسکو لاٹھیون سے مارا تھا مین نے اُسکو وہان دفن کیا مگر قبر اُسکی برائے نام تھی یعنی
تھوڑی سی ریگ اِدھر اُدھر سرکا کر اُسکی لاش وہان رکھ کر وہی ریگ پھر اُسپر ڈال کر اُسکو دبا
دیا تھا افسوس صد افسوس راستہ مین مین نے سُنا کہ چند صاحب لوگ آگے جاتے ہین اور
چاہا کہ اُنسے جا ملون مگر اُنکے پاس پہونچ نہ سکا قبل ازاین فساد کے میری ٹانگ مین درد تھا
اور اب جو گرمی اور مٹی مین چلنا پڑا تو وہ اور زیادہ ہوگیا تھا اکثر مجھسے چلا نہ جاتا تھا تو مین پیر گھسیٹ
رکھتا تھا مگر چلنا ضرور تھا اگر ایسا موقع ہوتا تو کبھی مین ایسی تکلیف گوارا نہ کرتا مگر خیال حفاظت
جان ایسا قوی ہوتا ہے کہ کوئی امر سخت اور تکلیف دہ ہو مگر اُسکے آگے دوستی اور تکلیفون
کچھ معلوم نہین ہوتی اور انسان اُسکے واسطے سب کچھ گوارا کرتا ہے

سردرشتہ بعد روانگی مقام دہلی سے مین کرنال مین پہونچا وہان مجھے ایک بنک سمیرٹن ملا اور

چونکہ اندیشہ و فکر و خطرۂ جان اب رفع ہوگیا کچھ مجھے ہوش آنے لگا اور جب ہوش آیا تو بیماری بخار نے منھ دکھایا نوبت بسر سام پہونچی اب مجھے کچھ کچھ افاقہ ہونا شروع ہوا ہے فقط

اب غور اور خیال کرنے کا مقام ہے کہ زمانۂ سلف سے ابتک جتنے فساد اور واقعہ گذرے ہین کب ایسا ہوا ہے کہ بچہ غیر زائیدہ رحم مادر سے نکالا گیا ہو کب بچہ ہاے انگریزان جلاتے ہوے اور زندہ ہوتے تلوارونکی نوک پہ فخریہ اٹھاکر بازارون مین پھرائے گئے تھے کب عورات انگریزان چاندنی چوک دہلی مین روبروے ہزارہا آدمیون کے برہنہ اور بعد ذلت و خواری بیگناہ قتل کی گئی تھین کب عورات انگریزان تختون پر زندہ میخ ماری گئی تھین یا زندہ جلائی گئی تھین تمام ان قبیح اور ناشایستہ حرکات و ظلم و تعدی سے نیک سیرتی اور نیک کرداری ہندوستانیون کی ظاہر ہوتی ہے القصہ تمامی مفرورین دہلی کسی نہ کسی طرح کی حفاظت تلطف آمیز یا سو رمہمان نوازی کا بیان کر سکتے ہین ایک فقیر بتاریخ ۱۲ مئی میرٹھ مین آیا ایک بچہ انگریز کا اُسکے پاس تھا جو اُسنے دریاے جمن مین سے ڈوبتا ہوا نکالا تھا میرٹھ آنے تک راستے مین گئی جگہ اُسکو بباعث اُس بچے کے مار پڑی اور تکالیف ہوئین مگر اُسنے اُسکو بچایا اور ہزار طور سے اپنے ہی پاس رکھا میرٹھ مین آکر جب حکام کو حوالے کیا تو اُسکو روپیہ بالعوض حفاظت کے دینے لگے اسنے انکار کیا کہ مین نہ لونگا مگر یہ درخواست کی کہ ایک چاہ اُسکے نام سے کندہ کروادو جسکے سبب یہ امر یادگار رہیگا۔

حالات حصر کہ دہلی مقدمۂ دہلی مین جو آخر کتاب ہذا ثبت ہوا ہے تحریر کیا گیا اسواسطے تکرار اس مقام پر لکھنا تحصیل حاصل متصور ہوا۔

کانپور

تمام واقعات قتل بلکہ اُسکو ذبح کہنا چاہیے جو پچھلے ہنگامہ مین اکثر مقامات مین وقوع مین آئے ہین جو قتل کانپور مین نانا بٹھور والے نے کیا سب سے زیادہ نادیدنی تھا سات سو بچاس مظفری مین سے جو ایک مہینہ پیشتر خوب مضبوط اور جوان تھے صرف دو چار آدمی یہ قصہ پر غصہ کہنے کو باقی رہے ہے لفٹنٹ لاوسی صاحب اور لفٹنٹ طامس صاحب ۲ ۵ رجمنٹ کے اور رانسائن بردن صاحب ۵۶ رجمنٹ اور دو سپاہی صرف اس قتل عام سے جان بسلامت لیگئے تھے تین مرد اور چار

عورتین اور بچے بھی سنا ہے کہ بچ کر الہ آباد پہونچی تھین مگر انکا نام سننے مین نہین آیا یہ لوگ اس قتل سے
بچی رہے تھے جو دریا پر ہوا تھا اور کانپور مین اسوقت تک مخفی رہے جبتک جنرل ہیولک صاحب
کی فوج مقام مذکور مین پہونچی —

یہان کچھ بیان نانا مذکور کا کرنا چاہیے یہ نانا مشہور بنام نانا دھوندھو پنتھ وہ شخص ہے جسکو
باجی راؤ پیشواے معزول پونا والے نے اپنا لڑکا بنایا تھا پیشواے مذکور سرکار کا پنشن خوار تھا
اور ماہ دسمبر ۱۸۵۲ء مر گیا پیشواے مرحوم کی پنشن تعدادی آٹھ لاکھ روپیہ ماہواری نانا کو نہین ملی
اور یہ شاید باعث اسکے انحراف کا اسوقت مین ہوا ہو مگر قبل ازین یہ شخص بہت مانوس انگریزون سے
معلوم ہوتا تھا اور اکثر انسے بہ تواضع پیش آتا تھا کہ یہ شخص بٹھور مین جو دس میل بجانب غرب کانپور
واقع ہے بود و باش رکھتا تھا اور اسی ضلع مین پیشواے مرحوم کی جائداد پر قابض اور متصرف تھا
اس شخص کو سرکار سے اجازت پانچ سو سوار اور پیادہ اور تین ضرب توپ کی واسطے رکھنے کی تھی اور
یہ فوج درحقیقت حکومت سرکاری سے خارج تھی نانا کو کل اختیار اس فوج کا تھا —

اب پھر کانپور کا حال شروع ہوا کانپور مقام چھاونی افواج اور بڑا وسیع مقام قریب پانچ
میل طول مین بجانب راست دریاے گنگا کے واقع ہے اور اگرچہ سابق مین یہان فوج گورہ بہت
رہتی تھی مگر اب بہت کم ہو گئی تھی ہنگام فساد فوج گورہ معہ کمک جو انکو بھیجی بھی حسب تفصیل ذیل تھی
ایک کمپنی توپخانہ کی ۵۹ نفر سپاہی اور چھہ ضرب توپ فوج پیادہ ساٹھ نفر ۸۴ رجمنٹ شاہی اور
ستر نفر ۳۲ رجمنٹ شاہی کے مع بیمار و بیکار اور ۱۵ نفر اول مدراس فیوزلیرز کی اور فوج ہندوستانی
مین سے دوم رجمنٹ سواران غیر آئین اور اول ۵۳ و ۵۶ رجمنٹ پیادگان اور گولہ انداز
متعلقہ باتری کے تھے اور جنرل سر ہیو ویلر صاحب کمانیر اس فوج کے تھے —

علاوہ اسکے بہت گورہ یا اہل عیسائی اور اہل ولایت انگریزی اس چھاونی مین بکثرت رہتے تھے اکثر
انمین سے متعلق بدفاتر ملکی و سڑک آہنی و نہر وغیرہ کے تھے اور معہ تمام سپاہیان گورہ ۳۲ رجمنٹ
شاہی جو لکھنؤ مین مقیم تھے رہتے تھین انپر نظر کرکے کچھ شک نہین کہ ایک نفری عیسائیون کی
یعنی باشندگان یورپ کی سب مرد و زن و بچہ سات سو پچاس سے کم نہو گی —

خبر فساد میرٹھ و دہلی اس مقام مین بتاریخ ۱۴ ماہ مئی کو پہونچی اور اگرچہ سب بے اعتباری جو کم و زیادہ

احاطہ بنگالہ مین ہوگئی تھی کانپور مین بھی معلوم ہوتی تھی خصوصاً منجانب توپخانہ اول رجمنٹ ہندوستانی
جو سالہا سال سے یکجا رہتے تھے اور اُنکے ارادہ فاسدہ برملا معلوم ہوتے تھے مگر کوئی تدبیر اُسکے انسداد
کی سوائے اسکے عمل مین نہ آئی کہ توپخانہ بارک کے گردہ مین بھیجا گیا تھا اور اُسکے لیجانے کی وجہ بھی یہ
ہوئی کہ تاریخ ۱۶ ماہ مذکور وقت شب چھاؤنی ہندوستانی مین آگ لگی آگ کے خوف ہی توپخانہ
کو وہان بھیجدیا تھا اسیمین لوگ اور سوداگر چھاؤنی بھی آکر بارکون مین پناہ گیر ہوئے ایک کمپنی
۳۲ رجمنٹ شاہی لکھنؤ سے وارد ہوئی اور سب افسرون کو حکم ہوا کہ اپنی اپنی رجمنٹ کی چھاؤنی
مین شب باش ہوا کرین زیادہ تر سبب اندیشے کا کانپور مین یہ ہوا تھا کہ ایک خبر تمام شہر مین مشہور ہوئی
تھی کہ تاریخ ۲۴ ماہ مئی وہ کارتوس تقسیم ہونگے جنکی اتنی شہرت ہے اور یہ بھی مشہور ہوگیا تھا کہ توپخانہ
والون نے صاف کہدیا ہے کہ ہم جلادون کے جو کارتوس مذکور لینے مین انکار کرینگے اپنی توپین سر کرینگے
اس سبب سے زیادہ تر اندیشہ دلون مین غالب تھا یہانتک کہ تاریخ ۲۴ ماہ مذکور روز مبارک
سالگرہ ملکہ معظمہ قیصرہ سلامی معمولی بھی فیر کرنی نامناسب متصور ہوئی۔

نانا بتھور والے نے ظاہر کیا کہ درصورت فساد مین نگہبانی خزانہ کرونگا اور اس لیے صاحب کلکٹر
بہادر کی صلاح سے تاریخ ۲۲ ماہ مئی کو اُسنے دو توپین اور دو سو نجیب لاکر خزانے پر تعینات کیے
گو وہان ایک کمپنی ۵۳ رجمنٹ ہندوستانی کا بھی گارد موجود رہا۔

دوم رسالہ اودھ زیر حکم لفٹنٹ باربر صاحب متعلقہ ۴۸ رجمنٹ چھاؤنی مین تعینات ہوئے
کہ وہان گشت کیا کرین اور راستے پہرے مقرر کرین۔

چند روز بعد طرفیہ اودھ رسالہ مین بھی کچھ شبہہ پایا گیا اسواسطے رسالہ مذکور روانہ فتح گڈھ کیا
اور اُنکی ہمراہی مین کپتان ہیس صاحب متعلقہ ۲ رجمنٹ بوسکہ افسر عسکری مسٹر ہنری لارنس صاحب
چیف کمشنر اودھ تھے اور کپتان کیری صاحب متعلقہ ۱۷ رجمنٹ گئے اور ایک یا دو روز بعد اُنکے
لفٹنٹ ایش صاحب نصف باٹری توپخانہ اپنی لیکر روانہ مقام مذکور ہوئے ہوئے دو چار منزل ہوئے ہونگے
کہ سواران رسالہ نے فساد شروع کرکے کپتان ہیس صاحب کو قتل کیا چند سکھ جو رجمنٹ مین تھے
بطرف کانپور روانہ ہوئے اور راستے مین سے لفٹنٹ ایش صاحب کی باٹری سے ملکر صاحب ممدوح
کو بھی واپس اپنے ساتھ لائے کپتان کیری صاحب بھی رسالہ سے بچکر بھاگ نکلے جنرل ویلر صاحب نے

سب حال سُنکر سکھون کو رخصت کیا مورچال بارکہاے ۳۲ رجمنٹ شاہی کی ڈبو مین باندھنے شروع کیے اور ہر ایک انگریز کو حکم ہوا کہ بارکہانے مذکور مین آکر رہا کرین —

تاریخ ۲ - جون اول کک جسمین دو کمپنی ۸۴ رجمنٹ شاہی کی اور ۵۰ نفر سپاہی گورہ مدراس فیوزلیر کی تھی پہونچی ایک کمپنی رجمنٹ مذکورہ بالا کی مع اس کمپنی ۳۲ رجمنٹ شاہی کے جو چند روز پیشتر آئی تھی روانہ لکھنو کی گئی —

تاریخ ۴ - جون رسد وغیرہ ایک مہینے کی اور ایک لاکھ روپیہ مورچال مین جمع ہوا لیکن تاہم نو لاکھ روپیہ خزانہ مین جمع تھا اور کچھ تدبیر اُسکے لیجانے کی یا سامان جنگ و ذخیرہ وغیرہ جو بکثرت اور ڈپو اور میگزین مین پڑا تھا عمل مین نہ آئی اس واردات کا یہان بیان کرنا اسواسطے ضرور ہے کہ معلوم ہو کہ صرف نانا پر ہی کل اعتماد نہ رکھا گیا تھا بلکہ جو حال کہ گذرتا تھا اُسکا بھی کچھ خیال نہ کیا گیا تھا عہدہ داران رسالۂ دوم و رجمنٹہاے اول و ۵۶ کو حکم ہوا کہ اپنی اپنی چھاؤنی مین شب باش ہوا کرین —

تاریخ ہشتم ماہ مذکور بوقت نواخت دو گھنٹہ صبح فساد شروع ہوا اور رسالہ دوم اور رجمنٹ اول نے اپنی اپنی چھاونی چھوڑکر باہر فساد شروع کیا مگر اپنے اپنے افسرون کو جو احوال شروع ہنگامہ سنکر اپنی اپنی چھاؤنی مین آگئے تھے نہ مارا —

مفسد اول خزانہ اور میگزین پر گئے جو سول لاین مین بجانب غرب شہر واقع تھے اور ان دونون مقامون پر بے مقابلہ کاردمتعینہ کے قبضہ حاصل کیا من بعدہ جیلخانہ مین گئے اور سب قیدیونکو رہا کر دیا اور تمام مکانات دفاتر سرکاری کو جلا دیا بعدہ بجانب کلیان پور جو کانپور سے اول منزل بطرف دہلی ہے روانہ ہوے اور مقام مذکور مین پہونچ کر قیام کیا قبل از دوپہر رجمنٹہاے ۵۳ و ۵۶ بھی مقام مذکور مین جا کر شامل اُنکے ہوئی —

یہ قابو پا کر نانا نے بہت سا خزانہ اپنے قبضے مین کر کے اور مقام مفسد ان مین جا کر ترغیب دی کہ واپس کانپور چلکر تمام مکانات منہدم کرو اور کل افسران و سپاہ اور باشندہ عیسائی ہنگریزون کو قتل کر بعد اُسکے دہلی یا لکھنو چلینگے اور کچھ سپاہ واسطے قبضے مین رکھنے شہر اور ضلع کے کانپور مین چھوڑ دینگے —

بموجب اُسکی صلاح کے کاربند ہو کر اور اپنے تیئن اُسکے ماتحت گردان کر اُسی شام کو بنفس نفیس واپس کانپور مین آئے اور نانا نے بلاتامل جنرل ویلر صاحب کو کہلا بھیجا کہ اب مین تمسے لڑنے آیا ہون ۔

جو لوگ کہ کچھ لائق تھے اُنکو دھمکا کر اور ہر ایک شے جو اُنکو ملی اُسکو لوٹ کر اور ہر ایک انگریز جو اُنکے ہاتھ لگا اُسکو مار کر نانا نے اپنے پیغام کی صداقت اسطرح پر کی کہ دو۔ اپنی توپین اور وہ کلان توپین جو وہ میگزین مین لایا تھا سامنے ویلر صاحب کے کمپو کے قائم کین اور گولہ اندازی دس بجے صبح کے تاریخ ۷۔ جون سے شروع ہوئی ۔

اس مقام پر بدین نظر کہ حال محصورین کا بخوبی ظاہر ہو مختصر بیان اس امر کا بہت ضرور ہے کہ جنرل ویلر صاحب کیسی خراب اور بے موقع جگہ پسند کی تھی اور تدابیر اُسکی حفاظت کی کیسی غیر مکتفی تھین ۔

ڈپو ۳۲ نمبر رجمنٹ شاہی کا جسمین بیمار اور بیکار آدمی اور عورات اور لڑکے رجمنٹ مذکور کے تھے ایک وسیع میدان مین دو بارکین شرقی کنارہ شہر پر تھین یہ بارکین یک منزلہ تھین اور ہر بارک ایک کمپنی یعنی سو سپاہیون کے رہنے کے لائق تھی ایک اُنمین سے سرپوش تھی اور دوسری پکی بنی ہوئی مگر دونون کے آگے برآمدہ بنا ہوا تھا دیوارین خشتی یک و نیم فٹ چوڑی تھین اور ایک کنوان اور معمولی مکانات ملازمین ہر ایک بارک کے متعلق تھے ۔

گرد ان بارکون کے ایک خندق کھودی تھی اور مٹی خندق کے باہر کی جانب بطور فصیل یا دیوار کے ڈالی گئی تھی جو قریب پانچ فٹ بلند ہوئی تھی مگر یہان اسطرح پڑی تھی کہ گولی بھی اُس سے نہ رکے اور اسی طرح صاف میدان دونون طرف توپون کے واسطے رکھا گیا تھا اور کوئی شے اُنکے محفوظ رکھنے کی موجود نہ تھی اب خیال کرنا چاہیئے کہ اسطرح کا مورچہ کسقدر پناہ بارس اور استحکام موجودہ مورچال کی دے سکتا ہے حالانکہ بارکوں سے تھوڑے ہی فاصلہ پر عمارت کی جگہ کافی واسطے پناہ دینے اور توپون کے موجود تھی جس سے مفسدون نے نیا فائدہ اُٹھایا واسطے گھیرنے یعنی محفوظ رکھنے بارکون کے ایک دیوار چند فٹ بلند بہت ضرور تھی مگر خیال مین گذرتا ہے کہ شاید قلت مزدوران و سختی مٹی کی جو اول و آخر گرما مین مثال پتھر ہو جاتی ہے باعث

طیار ہونے مضبوط دیوار آڑ کا ہوا ہوگا فقط
اب پھر مطلب کی طرف غور کرنا چاہیے یعنی گولہ رانی چار توپون مذکورہ بالا سے شروع ہوئی
مگر توپخانہ دشمن کا زیادہ بباعث قبضے مین ہوسنے میگزین کے ہوا اور عرصہ چند گھنٹے مین انھون نے
بارکون کے اوپر چودہ ضرب توپ اور غبارون سے آگ برسانی شروع کی —
اول تو محصورون نے بھی خوب جواب انکی توپون کا دیا اگرچہ ان فائدہ نہ اٹھایا کیونکہ انکی
توپین فیلڈ گنز یعنے نونی اور چھ پونی تھین اور دشمن ہزار گز سے زیادہ فاصلے پر بارکون سے تھے
اور انکی توپون نے بھی اس روز چندان نقصان محصوران نہین کیا مگر دوسرے روز وہ اور ترکیب
موثر تر عمل مین لائے یعنی دین کا جھنڈا شہر مین کھڑا کیا اور تمام مسلمانان ایماندار کو حکم ہوا
کہ شامل ہون اور جو شامل نہوے انکو دھمکایا اور رشوت دیے اور انپر جرمانے کیے اور محصورون
کو اپنے حال سے مایوسی ہوئی فوج نانا کی بہت جلد بکثرت ہوگئی اور ہر روز زیادہ ہوتی
تھی اسکا کچھ عجب نہین کیونکہ میگزین جسمین ہر طرح کا سامان بکثرت موجود تھا اور خزانہ جسمین
لکھا روپیے تھے اور شہر جسمین ہزارہا آدمی تھے اُسکے قبضے مین تھا گولی بندوقون کی بلافصل
ان مورچون پر حمارات متصلہ سے آتی تھین اور توہاے کلان رفتہ رفتہ نزدیکتر آتی جاتی
تھین اور اُنکے گولے سیل وغیرہ کے دیوار خشتی بارک پر علی الاتصال گرتے تھے خس پوس
مکانون کو جسمین بیمار اور بیکس عورات اور زخمی آدمی بکثرت جمع کیے گئے تھے گولہاے
کارکیس سے آگ لگی اور اکثر مردمان مذکورہ بالا مین سے زندہ جل گئے اور دواخانہ بھی
برباد ہوگیا اور سب بیمار وغیرہ نباچاری ایک مکان مین بہ تنگی رکھے گئے بیمار اور زخمی
بغیر علاج اور خبرگیری کے اکثر مرتے تھے جب محصورین کا بہت سامان جنگ صرف مین
آگیا تو بناچاری انھون نے گولہ رانی کم کی اور آخرکار انکا حال مایوسی اور بیکسی کا ہوگیا
اور یہ نوبت صرف تین چار روز کے گولہ رانی مین ہوگئی —
ایک نالہ یا خندق تھوڑے فاصلے پر روبروے مورچال کے واقع تھا اُسکی راہ سے
دشمن بجانب بارک آگے بڑھے اور یہان سے گولہ رانی متصل اور زیادہ موثر ہونے لگی —
بجانب غرب محصورین ایک نئی بارک بنتی تھی اُسکی ناتمام دیوارون کی پشت پر دشمنون نے

اپنے بند وقچی قائم کیے تھے مگر محصورین نے حملہ آور ہوکر انکو مقام مذکور سے پس پا کیا اور اپنے پہرے دو بارکون مین قائم کیے کیونکہ سپاہ محصورین اسقدر کثرت سے نہ تھی کہ دشمنون کو دوسری جانب دیوار مذکور کے بھی بند وقچی قائم نہ کرنے دیتی اب آمد و رفت بارکون کی مشکل ہوئی کوئی شخص اپنے مقام محفوظ سے کچھ فاصلے تک نہین جا سکتا تھا کہ بغیر بند وقین اسپر سر نہوتی نہین اوائل مین تو پانی دیوار کی اوٹ مین ہوکر جو قریب کنوے کے تعمیر ہوئی تھی بھر لایا کرتے تھے اب دیوار مذکور بصدمات گولہ سے منہدم ہو گئی اور پانی جان سے ہاتھ دھوکر ملتا تھا یعنی جو شخص پانی لینے جاتا تھا وہ توقع زیست کی چھوڑ جاتا تھا۔

اب پناہ صرف نصف شکستہ دیوارین بارکون کی یا چند روزہ حفاظت انبار خیمہ و بیہ وغیرہ کی باقی رہگئی تھی خوراک ایک مقام سے دوسرے مقام تک دن کو نہین پہونچ سکتی تھی اور لاشِ مردون کی وقت شب اٹھا کر چاہ متصلہ مین بغیر ادائے رسوم تدفین ڈال دی جاتی تھین توقع کمک کے آنے کی تا تاریخ ۱۲ جون کو تھی مگر روز بروز ناامیدی مین گذرتا تھا اور یہان گولی اور بیماری اپنا کام کرتی تھی رسد کم ہوتی جاتی تھی اور جو مصیبتین سب محصورین اُٹھاتے تھے انکا تصور بھی مشکل ہو سکتا ہے۔

تاہم محصورین حملہ آور ہوکر جو توپین متصل آجاتی تھین انکو لیکر میخ مار دیتے تھے اور واپس بارکون مین بغیر اُٹھائے نقصان کے چلے جاتے تھے اور کبھی کچھ اتلاف جان بھی ہوتا تھا مگر مفسدین پھر اور توپین میگزین سے لیکر انکی جگہ قائم کر دیتے تھے اور ہر چند مقام بارکون کا چندان مضبوط اور مستحکم نہ تھا مگر مفسدین اسقدر دلاوری نہین رکھتے تھے کہ اُسپر حملہ آور ہوتے اسوقت مین صرف موذی جال ڈالے ہی کچھ تکلیف مین نہ تھے بلکہ جو صاحب لوگ کہ شہر مین گرفتار ہوے تھے اور اکثر ہندوستانی جنپر شبہہ اعانت اور خدمتگزاری فوج انگریزی کا ہوتا تھا وہ بھی قتل ہوتے تھے ایک فرد مہاجنون اور صرافون کی طیار ہوکر اُن لوگون سے بطور جرمانہ لیا گیا تھا اور اسباب ہر ایک قسم کا لوٹ لیا تھا اور تباہ و برباد کر دیا تھا تاریخ ۲۰ جون تک فوج انگریزی نے اپنی جگہ قائم رکھی اُنکا نقصان سپاہ صرف مین زیادہ از صد نفر ہوا تھا اور میم لوگ تکلیف اُٹھاتے دیوانی ہو گئی تھین بتاریخ مذکور

صبح کو نانا نے پیغام صلح بھیجا اور کچھ عجب نہین اُسنے بھیجا ہوگا اور اُسکے پیغام کی سماعت بھی ہوئی کپتان مور صاحب کمانڈنگ سپاہ ۳۲ رجمنٹ شاہی نے جسنے اول سے دلیری محصورین کی بڑھا رکھی تھی اور بوجہ اُسکے حملہ کروانے سے محصورین کا حال تباہ دیکھکر اور اقرار نانا پر اعتماد کیکر اجازت دستخط کرنے اقرار نامہ کی حاصل کی اور گو اکثر افسر موجودہ صلاح اور مشورہ اُسکے خلاف مین دیتے تھے مگر صلح طرفین سے منظور ہوئی ۔

کشتیان فوراً مہیا ہوئین کہ باقی محصورین کو الہ آباد تک پہونچادین اور بتاریخ ۲۷ - جون وقت صبح سب محصورین کشتیون کی جانب روان ہوے ۔

اب موقع اُس قبیح اور زبون دغا بازی کا آگیا تھا جو کبھی نہوئی ہوگی یعنی یہ لوگ کشتیون پر اچھی طرح بیٹھے بھی تھے کہ حسب قرار داد سابق ملاح کشتیون کی پوشش خس کو آگ لگا کر کنارے پر دوڑ آئے اور فوراً گراب اور گولی انگریزون پر برسنی شروع ہوئی تیس ۳۰ کشتیان جو اُنکے واسطے دیار ہوئی تھین انمین سے دو کسی طرح سے چل نکلین مگر انمین سے بھی ایک صدمہ گولہ سے شکستہ ہوگئی مگر اُسکے کشتی نشین دوسری کشتی تک جو آگے بھاگی تھی جان بسلامت لیگئے اور ان اٹھائیس ۲۸ باقی ماندہ کشتیون کے سوارون مین سے کچھ تو قتل ہوے اور کچھ ڈوب گئے اور باقی مقید ہوے ۔

جو ایک کشتی روان ہوگئی تھی اُسمین پچاس آدمی سوار تھے اور وہ تو دریا مین جاتی تھی اور دونو کنارون پر سے مفسد اُسپر غلولہ اندازی مثال آتش بازی کر رہے تھے قریب چھ میل جاکر کشتی مذکورہ دریا پر جا کر اٹکی اور سواران کشتی مذکور تا شام متوقف رہے رات کو سب نے ملکر اُسکو ریت سے نکال کر روان کیا اور آٹھ میل تک پھر نہ رُکی بمقام نجف گڈھ مین پہونچکر پھر اٹک گئی یہان پھر مفسدین اُسپر حملہ آور ہوے اور اکثر کشتی نشینون کو قتل کیا مگر آخر کار ریس یا ہوکر کانپور بھاگ گئے اُنسے احوال کشتی و کشتی نشینان استماع کرکے نانا کی دو پوری رجمنٹ اُنکے تعاقب مین روانہ ہوئین بوقت شب ایک ایسا طوفان آیا کہ اُسنے کشتی کو وہان سے سرکا دیا اور وہ پھر روان ہوئی مگر ساعت نا مانعیت دریا کے وہ بوقت صبح پھر ریت پر جا لگی اور جب صبح صادق ہوئی تو کشتی نشینون نے دیکھا کہ اُنکے بھیجا اور دغا باز دشمن اُنکے ساتھ کنارہ دریا پر آپہونچا اب کشتی تیس ۳۰ میل کے فاصلے پر کانپور سے بمقام شیوراج پور آپہونچی تھی ۔

اب چونکہ کشتی کا روان کرنا ممکن نہ تھا چودہ آدمی انمین سے بجانب کنارہ اس ارادہ سے آئے کہ دشمنون کو بھگا دین اور آنکر انھون نے ایسا ہی کیا مگر جوش مین آکر خشکی پر زیادہ دور تک انکے تعاقب مین نکل آئے مفسد ہنچ ہوہان انکو گھیر لیا یہ جماعت قلیل تھا ان کی جب پیچھے ہٹی تو کشتی کی راہ بھول گئے اور ناچاری کنارہ دریا پر قریب ایک میل کے ہٹتے گئے جب مفسدین بہت ہی قریب آئے اور انکا بہت زور پڑا تو ناچار کہین پناہ کی جگہ کا خیال آیا اور ایک شوالہ جو قریب تھا اسمین پناہ گیر ہوئے تاکہ چندے دم لین دروازہ شوالہ پر ایک تو انمین سے کام آیا اور باقی ۱۳ نفر اسکے اندر چلے گئے اور اول تو امان مانگی مگر جب منظور نہوئی تو ... ن نے اپنی بندوقین بھر بھر لین اور اکثر مفسدین کو کشتہ اور خستہ اور ناقابل جنگ آئندہ کیا مفسدین اس قلیل گروہ انگریزان سے بھی اتنے خائف تھے کہ انپر حملہ آور نہو سکے اور ایک توپ لاکر اس شوالے کے آگے لگا دی اور توپ سے بھی کچھ اثر نہوا بعد ازان مفسدین نے انبار ہیزم شوالہ کے دروازے پر بدین ارادہ جمع کرنا شروع کیا کہ اسکو آگ سے جلا دین افسوس کہ عمارات شوالہ گول تھی اس لیے جماعت اندرونی مفسدین کو جمع کرنے ہیزم سے بھی مانع نہ آسکی ان ہیزم سے بھی بخوبی کار برآری نہوئی کہ مفسدین نے بارود انپر رکھ کر اڑانی شروع کی جسکے دھوین سے اندر شوالہ کے اس جماعت کو نہایت تکلیف ہونے لگی بلکہ دم خفا ہونے لگا اب انھون نے ارادہ کیا کہ باہر نکل کر بجانب دریا روان ہون جسوقت یہ لوگ باہر آئے تمام دشمن ہر چہار طرف فراری ہو گئے چھ یا سات انگریز جو شناوری سے آشنا نہ تھے دشمن کے غول مین گھس گئے اور جان عزیز کو اسقدر قیمت گران پر جسقدر ان سے ہوسکا اور باقی صاحب لوگ دریا سے گنگ مین کود پڑے دو ان مین کے اول ہی قتل ہوگئے تھے اور تیسرا شناوری سے تھک کر قریب کنارے کے آیا تھا کہ وہان وہ مارا گیا اور باقی چار صاحب چھ میل تک شناوری کرتے ہوئے گئے گو تین انمین کے زخمی تھے اور وہان انکو دریا مین سپاہی ایک راجہ خیرخواہ سرکار کے جو بعد ازین دریافت ہوا کہ مہاراجہ دگبجے سنگہ راجہ بیسواڑہ مین مضافات اودھ تھا ملے چونکہ تین دن کچھ فاقے سے یہ صاحب لوگ تھے اور پھر ادھر میل سے کوئی انکے تعاقب مین بھی نہین آیا تھا ان صاحبون نے اب اپنے تئین محفوظ سمجھکر راجہ کے پاس پہونچا اور راجہ نے انکی حفاظت اور خبر گیری خوراک وغیرہ ۲۹ جون سے لغایت ۲۸ جولائی اور آخر کار کچھ سپاہی دیکر

تا بہ کمپوے فوج سرکاری جو الہ آباد سے کانپور واسطے شامل ہونے فوج زیر حکم برگیڈیر جنرل ہیولاک صاحب کی جاتی تھی پہونچا دیا —

اُن صاحبون مین کے جو کشتیون پر سے مقید ہوے تھے اکثر تو اُسی روز قتل ہوئے تھے اور مابقی یعنی عورات اور لڑکے ولایتی افسرون اور سپاہیون کے ایک مکان واقع چھاونی کانپور مین قید کیے گئے تھے ان قیدیون مین سے قلیل نے تو تکالیف سے باعث مرگ نجات پائی اور باقی جو واسطے دیکھنے اور مصیبتون کے زندہ رہے وہ وقت بوقت جب خبر فتح الہ آباد کی فوج کی آتی تھی گروہ گروہ مفسدون کے ہاتھ سے قتل ہوتے تھے —

جب فوج جنرل ہیولاک صاحب کی کانپور پہونچی اُس صبح سب مقیدین باقی ماندہ کے انفاس ختم ہوے اور جسوقت فوج سرکاری چھاونی مین داخل ہوئی علامات قتل وخونریزی کے تازہ تھے زمین قیدخانے پر خون اور بال پھیلے ہوے تھے اور کنوان جو متصل مکان مذکور کے تھا اُسمین لاشین قیمہ کی ہوئین پڑی تھین یہ دیکھ کر ہر ایک شخص کو نہایت افسوس ہوا کہ ہم کانپور پہونچے تو سہی مگر افسوس کہ بدیر پہونچے —

چند حالات جو اوپر مذکور نہین ہوے ہین اور جو بیان لفٹنٹ ڈلافوسی صاحب سے معلوم ہوے تھے انکی وضاحت بیان مسماۃ میزرین سے بھی جو بطور آیا ملازم گرین ذی صاحب سوداگر مقیم کانپور کی تھی ہوئی اسواسطے ذیل مین درج ہوتے ہین —

بعد دس روز کے ایک گولہ اوپر چھت ایک مکان پختہ کے جو مورچال مین واقع تھا گرکر پھٹا اور اُسنے تمام مکان مین آگ لگا دی تمام اچھی پوشاکین اور دیگر اشیا میم صاحبون کی اور بچون کی سوختہ ہوگئین اسواسطے اب اُنکو از حد تکالیف مین گذران کرنا پڑی کھانا بھی بہت کم ملتا تھا کیونکہ سب لوگ خوف جان سے بھاگ گئے تھے اور سپاہی میم لوگون اور بچون کے واسطے کھانا پکاتے تھے مگر کبھی روز تک اُنکو کھانا بالکل نہین ملتا تھا اس عرصے مین قریب ایک سو پچاس مرد وزن وبچہ بیماری اور بُھوک سے مر گئے خصوصًا عورات وبچہ بکثرت لذت گیر ذائقہ موت ہوے اور کچھ دیواروں کے گرنے سے اور بعضے تفکرات وتکان وتکالیف سے مر گئے جنکو بی صاحب کی میم ایک نواب کے گھر مین چُھپی تھی اور نواب مذکور نے چاہا کہ اسکو بلباس ہندوستانی براے حفظ جان لکھنو بھیجے اور میم صاحبہ روانہ ہوئی

گھاٹ تک پہونچی تھی کہ ایک سوار نے اُسنے شناخت کیا اور گرفتار کرکے نانا کے پاس بھیجدیا نانا نے
اسکو گرین ڈی صاحب کے ساتھ حکم قید کا دیا سپاہی اب ہر روز کے لڑنے سے ایسے تنگ آگئے
تھے کہ انھون ننے نانا سے کہا کہ اگر تم اپنا اقرار اب پورا نہین کرتے تو ہم تمکو قتل کرینگے نانا نے انکو جواب دیا
کہ کچھ اندیشہ نکرو مین تمکو اقرار سے زیادہ دونگا اور اُسنے میم صاحبہ مذکورہ سے پوچھا کہ تم ہمارا خط
جنرل ویلر صاحب کے پاس لیجاؤگی جیکوبی صاحب کی میم نے کہا کہ ہان لیجاؤنگی غرضکہ چٹھی لکھی گئی
اور مصحوب میم صاحبہ پاس جنرل صاحب کے مرسل ہوئی جب وہ نزدیک کمپو کے پہونچی تو اول
سپاہ پہرہ نے انکو نزدیک نہ آنے دیا مگر جب زبان انگریزی مین کچھ تقریر ہوئی تو سپاہ نے اجازت نزدیک
آنیکی دی۔ مضمون چٹھی مذکور کا یہ تھا کہ یہ تمہارے حق مین بہت بہتر ہوگا اگر تمہاری مرضی لڑنیکی نہو
کہ تم جتنے اب زندہ ہو الہ آباد چلے جاؤ اگر ایسی مرضی ہو تو تمہارا وہان زندہ پہونچنا ممکن ہے کانپور
چھوڑدو اور تمہاری جان بچ جاویگی فقط۔

جب میم صاحبہ مورچال مین پہونچین تو جنرل ویلر صاحب اُنسے ملنے آئے اور مضمون خط سے
اطلاع پاکر کہنے لگے کہ ایسے امر کا خط کتابت کے ذریعہ سے طی کرنا غیر ممکن ہے اگر نانا کچھ قرارداد کیا چاہتا ہے
تو اُس سے کہو کہ خود آکر کہے یہی جواب جیکوبی صاحب کی میم نانا پاس لیگئین نانا نے بجواب اُسکے کہلا
بھیجا کہ اگر اُس طرف سے گولہ اندازی موقوف ہو تو اس بات کا جواب مین خود جاکر کہونگا جنرل صاحب نے کہا
تا تصفیہ اس مقدمہ کے طرفین سے لڑائی موقوف ہو اور ایسا ہی ہوا دوسرے روز نانا ہمراہی اپنے برادر
بابا بھٹ و برادرزادہ اور بہت سی سپاہ کے مورچال تک گیا جنرل صاحب بھی اسکی ملاقات کو وہان آئے
نانا نے کہا کہ اپنی عورات اور بچون کو الہ آباد پہونچاؤ بعد ازان اگر تمہارے سپاہی لڑنے پر راضی ہون تو
اگر لڑنا ہم تمسے اس امر مین بدعہدی نہین کرینگے جنرل صاحب نے کہا کہ تم اپنے دھرم کے بموجب قول
و قسم کرو اور ہم انجیل پر عہد کرتے ہین کہ ہم مورچال چھوڑ دینگے نانا نے کہا کہ ہمارا عہد یہ ہے کہ جسکی ہم
دستگیری کرتے ہین اور جو ہمپر اعتماد رکھتا ہے ہم اُس سے دغا نہین کرتے اور اگر اُس سے بھی
ہم دغا کرین تو خدا دیکھتا ہے اور وہ ہمکو اسکی سزا دیگا جنرل ویلر صاحب نے کہا کہ اگر تمکو دغا کرنی ہے
تو ہمکو ابھی مار ڈالو دیکھو ہمارے پاس اسوقت کوئی ہتھیار نہین ہے نانا نے جواب دیا کہ ہم تمسے دغا
نہین کرینگے ہماری بات پر اعتماد رکھو اور رسد وغیرہ تمہارے ساتھ کرکے تمکو ہم الہ آباد پہونچا دینگے

یہ سنکر جنرل ویلر صاحب مورچال مین گئے اور وہان افسرون سے اور سپاہ سے اس باب مین
صلاح کی سب سپاہ نے کہا کہ ہندوستانیون کا اعتبار نہ کرنا چاہیے وہ تمہارے ساتھ دغا کرینگے مگر بعض
آدمیون نے کہا کہ انکا اعتبار کرنا چاہیے اور یہ امر بہت مناسب وقت ہے آخرش یہی صلاح مقرر ہوئی
اور جنرل صاحب نے واپس جاکر کہا کہ تمہارے شرائط ہمکو منظور ہین تم ہمکو صرف فتح پور تک پہونچا دو
آگے ہم الہ آباد بآسانی چلے جاوینگے اسکا جواب نانا نے یہ دیا کہ نہین صاحب ہم تمکو الہ آباد تک بحفاظت
پہونچا دینگے اور حکم دیا کہ بیس کشتیان جنس پوش ہوکر طیار رہین جب نانا نے دیکھا کہ سب باتین تصفیہ
پا چکین اُسنے کہلا بھیجا کہ خزانے کا لیجانا کچھ ضرور نہین ہے خزانہ میرے پاس بھیجدو جنرل صاحب نے
کہا تم روپیہ لیلو اسوقت اُنکے پاس تین لاکھ روپیہ تھا اب نانا نے کہلا بھیجا تمہاری حاضری اور
کھانا کل کشتیون پر ہوگا اسواسطے گیارہ بجے تک کل مورچال خالی کردو جنرل صاحب اسپر بھی
راضی ہوے دوسرے روز وہ سب طیار واسطے روانگی کے بیٹھے تھے کہ ایک پیغام نانا کا اس مضمون
سے آیا کہ آج کشتیان طیار نہونگی تم کل روانہ ہونا اور بہتر ہے اگر وقت شام تم روانہ ہوا اور چند باتین
ایسی ایسی کہلا بھیجین جنرل صاحب نے اسپر جواب کہلا بھیجا کہ ہم رات کو روانہ نہونگے شاید تم کچھ فریب
سے کرو اسکے جواب مین نانا نے کہا کہ بہتر چار بجے شام کے روانہ ہونا اور دوسرے روز نانا سب خزانہ
اُنکے پاس سے لیگیا اب پھر اُنکے روانگی مین کچھ توقف ہوا تمام میم لوگ اور بچے لوٹنا یہ سنکر طیار تھے
اور جنرل صاحب نے نانا سے دریافت کیا کہ ہمارے سب نوکر بھی ہمارے ساتھ جاوینگے یا نہین
نانا نے کہا ہان سب کو لیجاؤ دوسرے روز اگرچہ اشتباہ نسبت طریقہ سپاہ نانا کے پیدا ہوا تھا مگر
تاہم اُنھون نے یہ سمجھا کہ سب معاملہ درست ہے پھر روز یکشنبہ نانا نے کہلا بھیجا کہ نوکرون کا لیجانا
کچھ ضرور نہین ہے کیونکہ میم لوگ اور دیگر عورات اپنا کام آپ کرینگی یہ سنکر سب کے دلون مین
اندیشہ پیدا ہوا سات بجے صبح کے مفسدون نے آکر مورچال کا محاصرہ کرلیا اور سب صاحب
لوگ اُنکے اختیار مین آگئے نوکر بھاگنے لگے اور دشمنون نے انکو بھی قتل کیا قلیل نوکر جان بچا کر بھاگ
گئے اسپر سب کو اندیشہ اور زیادہ ہوا مفسدین مورچال مین گھس آئے اور آکر کہا آؤ کشتیون پر
چلو سب سامان طیار ہے میم لوگ اور بچے ہاتھیون پر اور ڈولیون پر روانہ ہوے اور سپاہ وغیرہ
مردون نے پیادہ پا کوچ کیا اور دریا پر پہونچکر کشتیون پر سوار ہوے جب وہان جاکر انھون نے دیکھا کہ ملاح

دیکھا اور سب سامان درست پایا تو نہایت خوش ہوئے جب قلیل تین کے کشتیون پر سوار ہو چکے
تھے اور باقی سوار ہوتے تھے کہ یکایک ایک توپ انیر جلی اُسمین کانسٹر گولیان بھری تھین اور یہ
توپ اور دیگر اتواب جو بعد ازین سر ہوئین سب چھپا کر رکھی تھین اس گولہ سے ایک کشتی مین آگ
لگی اسکے بعد دوسرے توپ سے ایک گولہ آیا جسنے چار کشتیون کو جلایا جو لوگ آگ سے بچے وہ پانی
مین کود پڑے اور سپاہیون نے بھی بندوقین اُنکو مارین سوار مع گھوڑے پانی مین اُتر گئے اور اکثر
آدمیون کو انھون نے وہان قتل کیا پندرہ کشتیون کے سوار جو انگریز وغیرہ تھے سب قتل ہوئے
ایک سو آٹھ عورات اور بچے قتل سے بچے تھے مگر اکثر انمین کے زخمی تھے اور نانانے کہا کہ انکو قتل
نہ کرو قید رکھو ایک کشتی جسمین جنرل ویلر صاحب تھے اُسکو سپاہی کھینچ کر لیگئے بیچارے جو کشتیون پر تھے
وہ گریہ و بکا کرتے تھے اور جو پانی مین تھے وہ خدا سے مدد چاہتے تھے ایک دختر جنرل ویلر صاحب
کی کو ایک سوار گرفتار کرکے اپنے گھر لیگیا اور اپنی بی بی کے پاس اُسکو رکھا یہ سوار چوک کے گرجا
گھر کے پاس رہتا تھا دختر مذکورہ اُسکے گھر مین شام تک رہی سوار مذکور شام کو بازار مین گیا اور وہان
شراب پیکر مدہوش ہو کر گھر مین آکر سو رہا دختر مذکورہ نے قابو پاکر تلوار سے اُسکا سر کاٹ ڈالا
اور اُسکے بھائی کا اور دو اُسکے لڑکون کا اور اُسکی بی بی کا بھی سر تن سے جدا کیا اور آپ گھر
سے باہر نکلی راستے مین کچھ سوار اسکو ملے اُنسے اُسنے کہا کہ جاؤ گھر مین جاکر دیکھو مین نے کس
خوبی سے دھا الدار کے پیر پھیلائے ہین وہ اندر گئے اور وہان دیکھا کہ سب قتل کیے ہوئے
پڑے ہین جب یہ خبر مشتہر ہوئی تو وہ ایک کنوین مین کود پڑی اور اوپر سے لوگون نے اُسکو مار ڈالا
بعد ازان یہ دیکھ کر کہ ایک دختر خردسال نے کیا سانحہ کیا بخوف جان کسی کو جرأت نہوئی کہ کسی
عورات انگریزی سے جنکو نانا نے قید کیا تھا اور چاہتا تھا کہ انکو سپاہ مین تقسیم کر دے کچھ کہے
ایک سو پندرہ عورات اور بچے قید تھے اور بمشکل چہار روز کی خوراک اُنکے پاس تھی بناچاری
بہ نخود دا اور دیگر غلہ اس قسم پر بسر کرتے تھے اب وہ کشتی جسمین جنرل ویلر صاحب اور دیگر
میم لوگ اور افسر تھے بہت دور نکل گئی تھی یعنی قریب بائیس ۲۲ میل کے گئی تھی کہ وہان زمینداران
نے اُسکو گرفتار کیا اور اُنکے ہاتھ پشت پر باندھ کر سب کو نانا کے پاس روانہ کیا نانا اُنکو دیکھ کر
بہت خوش ہوا خصوصاً جنرل ویلر صاحب کو باعث اُنکے معمہ ری کے حکم دیا

کہ جنرل صاحب کے ہاتھ کھولدو ہولاس سنگھ کوتوال کانپور نے کہا کہ ایسا نہ کیجیے تب نانا نے کہا
کہ اچھا جنرل صاحب کو گارڈ مین رکھو اور ماہ بقی صاحبون کو جیمین ریڈ صاحب اور کرین ڈی صاحب
اور کرک پاترک صاحب اور بیک کنزی صاحب اور کپتان بیک کنزی صاحب اور ڈاکٹر ہیرس
صاحب اور دیگر صاحب لوگ تھے اُنکو جہان وہ ہین وہین رہنے دو بعد ازین ایک سپاہی اور
ایک سوار نے ہر ایک انگریز کو قتل کیا ڈاکٹر ہیرس صاحب کو دو گولیان مارین انھون نے مفسدین
کو قبل از مرنے کے بہ دشنام دہی یہ کہا کہ سب مجھے قتل کردیا گولی مارو مگر میرے ہموطن بہت
جلد میرا بدلا تمسے لینگے یہ سنکر دو سوارون نے اُنکو بہ ضربات شمشیر قتل کیا اگر زمیندار
اس کشتی کو گرفتار نہ کرتے تو یہ سب بچ گئے تھے وہ میم لوگ جو سابق سے مقید تھین اُنکے
کھانے کے واسطے حکم تھا کہ خراب چیزین بازار سے خرید کر اُنکو کھانے کو دیا کرو
دس روز بعد اسکے نانا نے ان سب کو ایک مکان مین جو اسیمبلی روم مشہور تھا بھیجا
بعد ازین نانا نے مفسدین دہلی کو لکھا کہ اسقدر عورات اور بچہ انگریزان اُسکے پاس قید ہین
اور درخواست کی کہ اُنکے باب مین کیا کرنا چاہیے وہانسے جواب آیا کہ اُنکو مار ڈالنا مناسب
نہین اس جواب کے بعد نانا نے کچھ آدمی اُنکے واسطے نوکر رکھے چند روز بعد از مفسدہ
الہ آباد ایک سوار نے آکر نانا کو اطلاع دی کہ ایک میم نے مقیدین مین سے ایک چٹھی الہ آباد
کو لکھی تھی اُسکے بموجب بہت سے انگریز کانپور کو آتے ہین یہ سنکر نانا نے حکم دیا کہ سب مقیدین
کو قتل کر ڈالو اور کسی کو انمین سے زندہ نہ رکھو یہ قتل عام ۱۵ ماہ جولائی کو واقع ہوا اور جنرل صاحب
اور دیگر صاحب لوگ جو راستے سے گرفتار ہوکر آئے تھے وہ تاریخ دوم ماہ مذکور قتل ہوئے
تھے جب مقیدین نے سنا کہ نانا نے حکم قتل صادر کیا ہے انھون نے اپنے کپڑے پھاڑ کر دروازے کو
اُنسے خوب مضبوط باندھا ایک سوار نے آکر ہندوستانی ڈاکٹر کو قتل کیا بعد اسکے باورچی اور مہتر
کو دوسرے سوار نے دیوار پھاند کر اور مکان مین جاکر قتل کرنا شروع کیا اور اُسکے پیچھے اور سوار بھی
دروازے کی راہ سے اندر جاکر قتل عام مین اُسکے شامل ہوئے تمام مقیدین اسطرح قتل ہوئے اس
واقعہ کی اطلاع فوراً نانا کو ہوئی اور اُسنے حکم دیا کہ میمون کی لاشین ایک کنوین مین ڈالدی
جاوین اور رشتہ ہائے مقتولین کے بیچ سے پچیس عورات اور بچے زندہ نکلے تھے نانا نے اُنکو جلاد کے حوالے

اور چند بچہ ہائے شیر خوارہ کو تو مفسدین نے اٹھا کر زمین پر مار ڈالا یہ امر بتاریخ ۱۷ جولائی
بوقت صبح وقوع مین آیا تھا اور بوقت شام نانا بمقام بٹھور بھاگ گیا اکثر عورات مجروح کنوئیں
مین ڈالدی گئین تھین اُنکے اوپر انھون لاشین مردون کی اور مٹی وغیرہ والدی تھی کہ سب دب
جاوین قبل از واپس جانے نانا کے اُنھون نے میگزین اڑا دیا تھا فقط

ایک اور عیسائی عورت مسماۃ میری آئن جو گرین ڈی صاحب کی ملازم تھی صاحب ممدوح
اور اُنکے عیال و اطفال کی تکالیف مفصل بیان کرتی ہے اور اِس پر قیاس کرنا چاہیے کہ اسی طرح
ہر ایک شخص کو تکلیف ان بیس دن مین جسمین وہ لوگ محصور رہے تھے ہوئی ہوگی —

کئی روز پیشتر وقوع ہنگامہ سے یعنی تاریخ ۵ - جون ۱۸۵۷ء سے عیسائی باشندگان کانپور نہایت
متفکر اور اندیشہ ناک تھے کیونکہ ہر روز یہ خبر مشہور ہوتی تھی کہ ہندوستانی رجمنٹون سے علامات
بغض ظاہر ہوتے ہین بہمین خوف میرے مالک یعنی گرین ڈی صاحب نے چار کشتیان طیار کروائین
کہ سب اسباب اور عیال و اطفال کو اُنپر تا بمقام کلکتہ لیجاوے رسد و اسباب سب اُنپر
بار کر دیا گیا تھا اور سب طیار روانگی کو تھے کہ عہدہ داران لشکری نے منجانب سپاہ طمانیت کی
اور کہا کہ سپاہ سب نمک حلال ہے اور کوئی آمادہ فساد نہین اسی قیل و قال مین تین چار مرتبہ
کشتیان لدین اور کُھلین اس عرصہ مین میرا مالک اور اُنکے عیال و اطفال سب رات کو ایک
اور بنگلے مین جو برلب دریا تھا جا کر شب باش ہوا کرتے تھے اور کشتیان گھاٹ پر باندھ دیجاتی
تھین آخر کار میرے مالک نے ایک بنگلہ جو سر ہیو ویلر صاحب نے تعمیر کروایا تھا اور متصل [illegible]
کے واقع تھا کرایہ پر لیا بدین خیال لیا کہ وقت ضرورت مع عیال و اطفال وہان جا کر رہینگے —

تاریخ ۴ - ماہ جون یہ خبر تمام شہر مین مشہور ہوئی کہ سپاہی اور سواران زیادہ عرصے تک
خاموش نہ رہینگے کیونکہ علامات بغض اُنسے اب برملا ہوتے ہین یہ سنکر میرے مالک نے ارادہ بنگلہ
مذکورہ بالا مین انتقال کرنے کا مصمم کیا اور بر طبق اُسکے طامس گرین ڈی صاحب کی میم مع بچگان
یعنی لوئیزا جو قریب پندرہ برس کی عمر کے تھی اور ہنری گیارہ برس کا اور جون قریب دس برس
کا اور فریڈرک قریب سات برس کا اور میری قریب ساڑھے پانچ برس کی تھی مع اُنکے محافظ
مسماۃ مس سٹورات کے جو عنقریب کلکتے سے آئی تھی اور جی صاحب اور اُنکی میم اور سپول گرین ڈی صاحب

مع زن و بچہ یعنی روزائن جو قریب چار برس کے تھے اور امیلیا دو برس کی اور ایک بچہ دہ روزہ کا
تھا بر وقت روشنی بنگلہ مذکور میں روانہ ہوئے اور طامس گرین ڈی صاحب خود شام کو انکے پاس پہونچے
اسی روز یعنی تاریخ ۴ ماہ جون ایڈورڈ گرین ڈی صاحب اپنی ما یعنی میم گرین ڈی صاحب کلان
کی مجوز ہوئی کہ کارخانہ نجف گڈھ میں جہان وہ اپنی میم اور بچون کو روانہ کر چکے تھے اور جو قریب
سولہ میل کے کانپور سے واقع ہے اُنکے ساتھ جائین انکے بچے حسب تفصیل ذیل تھے یعنی فرانسس
۱۱ برس کی عمر کالیپا آٹھ برس کی اور مارتھا دو برس کی —

تاریخ ۵ ماہ مذکور قریب نواخت دو گھنٹہ صبح سپاہی اور سوارون نے اپنی اپنی چھاؤنیون
کو جلانا شروع کیا اور شور و غل مچاتے ہوئے خزانہ کلکٹری جانب نواب گنج مین تھا روانہ
ہوئے میرے مالک یعنی گرین ڈی صاحب کلان کی میم اور تمام اُنکے ہمراہی جنمین ریڈ صاحب
مع میم صاحبہ دیگان بھی شامل تھے اب مورچال مین گئین جسمین ایک انبوہ کثیر جمع تھا اسمین ایک
بارک تھی جسکو بارک ہسپتال کہتے تھے اسمین تو تمام افسر اور عہدہ دار مع انکی میم لوگ کے اور سپاہی
مقرر ہوئے اور ایک اور مکان مختصر تھا جو واسطے سوداگران چھاؤنی کے تجویز ہوا تھا اسمین ایک
حصہ میرے مالک کو مع اُنکے ہمراہیون کے مثل میم صاحبہ و بچہ ہا دیگر خویشان و اقارب اور ریڈ صاحب
مع عیال و اطفال و کرک صاحب کی میم مع بچون کے ملا تھا یہ مکان قریب بیس فٹ طول
و دس فٹ عرض مین تھا کسی کے پاس بستر تک نہ تھا اسواسطے ایک بوریا لا کر زمین پر فرش کیا
اور میرا مالک کچھ کھانا مورچال مین لایا —

مفسد یعنی سواران رسالہ دوم و سپاہ رجمنٹہاے ۱ و ۵۳ و ۵۶ رجمنٹ بعد انکے لینے خزانے کے
بمقام کلیان پور جو ۷ میل فاصلے پر کانپور سے ہے جا کر مقیم ہوئے اس سے تمام عیسائی انگریزون
کے دل مین یہ خیال ہوا کہ مفسد اُنکو چھوڑ گئے دوسرے روز صبح تاریخ ۶ ماہ مذکور مفسدین
مذکورین بسرکردگی نانا صاحب مع اُنکی سپاہ و توپون کے واپس کانپور مین آئے اور جلانا
بنگلون کا اور گولہ اندازی کرنی اوپر مورچال کے شروع کی —

میرے مالک نے مع عیال و اطفال کے نہایت سختی از طرف تفکرات و جوع و عطش کے
اٹھائی جس کنوئین سے مورچال مین پانی آتا تھا وہ ایسے بڑے موقع پر تھا کہ اُسپر دشمن کا گولہ

برابر پڑتا تھا اور کوئی آڑ اسکے گرد نہ تھی اس سبب سے بہت کم آدمی پانی لینے جاتے تھے
اور جو جاتے تھے وہ گویا اپنی جان سے ہاتھ دھو کر جاتے تھے اسواسطے پانی ایسا گران ہوگیا تھا
کہ ایک مشک تین روپیہ سے گیارہ روپیہ تک کو ملتی تھی —

تمام اسباب خورش جو میرا مالک اپنے ساتھ لایا تھا وہ گولہ توپ سے برباد ہوگیا اور جو
گولے طرفین سے بکثرت چلتے تھے اُسکے خوف سے میرے مالک کو ایسا خوف دل مین سمایا
کہ اُسنے کھانا چھوڑ دیا روٹی ہاتھ کی پکی ہوئی مورچال مین ایسی گران قیمت ہوگئی تھی کہ ایک
روٹی آٹھ آنہ سے ایک روپیہ تک کو ملتی تھی —

سیمول گرین ڈی صاحب کی میم کے دل پر ایسا صدمہ بیٹھا کہ وہ دیوانی ہوگئی اور بتاریخ ۹-
ماہ مذکور مرگئی اور جی صاحب باعث معمری اور ضعف کے نہایت ناتوان ہوگئے تھے انکے
بیٹھے بیٹھے ایک پارہ مکان جو صدمہ گولہ سے گرا تھا سر پر گرا اور ایک اور تکلیف اُٹھا کر بروز
دوم یعنی ۱۱- ماہ مذکور انھون نے ودیعت حیات سپرد کی اس عرصے مین لوئی زا کو بخار آیا اور
تین روز رہا ان تین دن مین اُسکی تکلیف نہایت رنج دہندہ تھی کیونکہ پانی کمیاب بلکہ نایاب تھا
تیسرے روز اُسنے اپنے والدین کو بلایا اور کہا کہ مین مرتی ہون اور اُن دونون کو توشۂ آخر دیکر
جان بحق تسلیم کی قریب تین روز پیشتر اُسکے بیمار پڑنے کے اُسنے ایک ساعت طلائی مجھکو دی
تھی اور یہ کہا تھا کہ اگر تو نکلنے پہونچے تو یہ گھڑی میری خالہ جون ترزیل صاحب کی میم کو دینا کیونکہ
اُسکو معلوم ہوگیا تھا کہ مین اس تکلیف مین زندہ نہ رہونگی اور نہ اُسکو دوبارہ اب دیکھونگی اس
حکم کی تعمیل مین کرچکی یعنی گھڑی میم صاحبہ مذکورہ کے پاس پہونچا دی بعد ازین میرا مالک پھر بستر
بوریا سے نہ اُٹھا اُسکو اس لڑکی کے مرنے کا نہایت رنج ہوا اور وہ اُسکی بڑی پیاری تھی اس
رنج اور فکر اور خوف مین وہ بھی بتاریخ ۱۷- مرگیا تین روز پیشتر اپنے مرنے کے اُسنے ایک
چٹھی مجھے دی تھی اور یہ کہا تھا کہ میری بہن ترزیل صاحب کی میم کو یا میرے بھائی ولیم گرین ڈی صاحب
کو جیسا موقع ہو دینا مگر یہ کاغذ جس وقت مین مورچال سے باہر نکلتی ایک سوار نے مجھسے چھین لیا —

قریب تاریخ ۱۸- جون مس ٹھوارت جسکا ذکر اوپر آچکا ہے خوف آتش زدگی سے جو اُس بارک
مین لگی تھی جسمین وہ رہتی تھی باہر بھاگی اور باہر نکلتے ہی ایک گولہ اُسکی پشت پر لگا جسکے صدمے سے

وہوہین گرکر مرگئی جی صاحب کی میم جسکے اوپر بھی بہت شدائد اور سختیان گذری تھین ۱۲ —
جون کو مرگئی اب صرف یہ لوگ زندہ تھے یعنی طامس گرین ڈی صاحب کی میم مع اپنے بچون
نبری جون فریڈرک اور میری کے اور سیمول گرین ڈی صاحب اور اُسکے دو لڑکے اور تیسرا
جو اُن ہی دونون مین پیدا ہوا تھا باعث نہ ملنے شیر مادر کے اور پینے صرف پانی کے اٹھارہ دن کا
ہوکر مرگیا تھا۔ قریب تاریخ ۲۵ - کے جیکوبی صاحب کی میم جو باشندہ کانپور تھی نانا کی طرف سے
ویلر صاحب کے پاس یہ پیغام سپرد کر کے دینے آئی پیغام یہ تھا کہ تمام ولایتی آدمی بحفاظت الہ آباد
پہونچا دیے جاوینگے اگر وہ اپنے تئین حوالے نانا کے کرین اور سب خزانہ اسکو دیدین جب یہ شرط
منظور ہوئی تو لڑائی طرفین سے موقوف ہوئی اور اب انگریز بخوف و خطر مورچال کے باہر
بھی پھرنے لگے —

سیمول گرین صاحب اور مین اس قابو کو غنیمت سمجھ کر اُس مکان مین گئی جہان یہ مشہور تھا
کہ میم گرین ڈی صاحب کلان کی اور ایڈورڈ گرین ڈی صاحب کلان کی اور ایڈورڈ گرین ڈی صاحب
مع اپنے عیال و اطفال کے قید ہین ہمنے اُس مکان کے اندر جا کر کیا دیکھا کہ ایڈورڈ گرین ڈی صاحب
کی میم میلے اور پھٹے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے خالی زمین پر بیٹھی ہے اور اُسکی گود مین گرین ڈی صاحب
کلان کی میم کا سر ہے اور لیٹی ہوئی ہے اور ایڈورڈ گرین ڈی صاحب بھی زمین پر لیٹے ہوئے تھے
اور اُنکے بیٹے فرانسس لیٹا اور ہار تھا تھوڑے بیٹھے تھے انھون نے مجھے دیکھتے ہی رو دیا اور
کہا کہ ہم بھوکے ہین اور نانا صاحب کے آدمیون نے ہمکو پانچ چھ روز سے کچھ کھانا نہین دیا انکی
خوش نصیبی سے جو بہشتی نانا نے انکو پانی دینے کو ملازم رکھا تھا وہ میرے مالک کا قدیم نوکر تھا اور یہ
شخص اکثر کچھ شیرینی بازار کی یا روٹی اپنے کپڑے مین چھپا کر اُنکے واسطے لیجایا کرتا تھا۔
تاریخ ۲۶ - نانا صاحب نے خبر دی کہ کشتیان طیار ہین اور طیاریان واسطے لیجانے انگریزون
کے مورچال سے گھاٹ تک عمل مین آئین ہاتھی اور ڈولیان اور اُنکے آنکی سواری کو آئے اور وہ بعجلت
روانہ ہوئے لیکن میری مالکہ ایسی کمزور تھی کہ اٹھ بھی نہین سکتی تھی اور کوئی انکی مدد کو نہ پہونچا
آخرکار ایک بادرچی جسکا لڑکا قدیم سے میرے مالک کا نوکر تھا اور جو اپنے لڑکے کی تلاش مین آیا تھا
اتفاقاً اُنکے پاس آیا اور اُسنے میم صاحبہ کو ایک طرف سے اٹھایا اور ہمنے دوسری طرف سے

اور اسطرح مورچال کے اس کنارے تک لاکر انکو ایک ڈولی مین لٹادیا میم صاحبہ نے ایک انگشتری
الماس میرے جانب پھینکی اور ایک انگشتری طلا اس باورچی کی طرف اور کہا کہ میرے پاس اب
اور کچھ دینے کو نہین ہے یہ تم لیلو اور انگشتری الماس مین نے اب تک ریل صاحب کی میم کو دیدی ہے
تھوڑے عرصے کے بعد ایک سپاہی آیا اور ڈولی مذکور واسطے ایک افسر زخمی کے لیگیا اور میم صاحبہ
کو اتار دیا باورچی نے جب یہ دیکھا تو وہ ایک ہاتھی لایا اور اسپر میم صاحبہ کو بمشکل سوار کروادیا اور
ہنری اور جون اور فریڈرک اور میری پیادہ ہاتھی کے ساتھ چلتے تھے اسطرح وہ گھاٹ تک پہنچے
گھاٹ پر ریڈ صاحب کی میم مع بچون کے کھڑی تھی ہنری جون اور میری انکے پاس گئے مگر فریڈرک
نے اپنی مان کو نہ چھوڑا دو سوارون نے میری مالکنی کو ہاتھی سے اتارا اور تین سپاہی انکو کشتی تک لیگئے
مین نے اسکو کشتی پر بیٹھے ہوے دیکھا وہان وہ ایک جگہ پشت لگا کر بیٹھی اور انجیل جسکو اسنے اس
عرصے مین کبھی اپنے سے جدا نہ کیا تھا پڑھنے لگی اور فریڈرک اسکے پاس بیٹھا اب گولہ اندازی توپہاے
پوشیدہ سے اور تفنگ اندازی کشتیون پر شروع ہوئی مین نے اس کشتی کو جلتے دیکھا جسمین میم صاحبہ
تھین جب یہ نوبت ہوئی تو انجیل کھول کر اسنے اپنے آگے رکھی اور فریڈرک کو اپنی بغل مین دبایا
اور اس ہیئت سے جل گئے ایک سوار نے ہنری کے ایسا ایک ہاتھ شمشیر کا مارا کہ اسکا شانہ بہت
جدا ہوگیا پھر وہ تھوڑی دور بھاگا اور زمین پر گر کر مر گیا اور جون اور میری ہیمول گرین ڈی صاحب
کے دونون لڑکون کے ساتھ گرفتار ہوکر اسمبلی روم مین قید کیے گئے تھے ۔

ہیمول گرین ڈی صاحب بھی اسی وقت جنرل ویلر صاحب کے ساتھ گرفتار ہوکر اور
قیدیون کے ساتھ مارے گئے ۔

گرین ڈی صاحب کلان کی میم اور انکا لڑکا ایڈورڈ اور اسکے عیال و اطفال بعض کہتے ہین
کہ مر گئے اور بعضے یہ بیان کرتے ہین کہ اسمبلی روم مین ہمراہ دیگر قیدیون کے بتاریخ ۱۵ ماہ
جولائی ۱۸۵۷ء قتل ہوے القصہ کوئی انمین سے اب زندہ نہین ہے ۔

کوئی تحقیق حال مسٹر ریسفند صاحب اور انکی میم کا جو فتح گڈھ مین تھے معلوم نہین ہوتا مگر یقین ہے
کہ وہ بھی کانپور مین ہنگام مفسدہ مر گئے وہ بھی متعلق خاندان گرین ڈی صاحب سے تھے خیال
کرنے کا مقام ہے کہ فساد کانپور اور فتح گڈھ مین بکثرت آدمی ایک خاندان کے قتل اور ضائع ہوے ۔

احوال مندرجہ ذیل زبانی ہندوستانیون کے جو ملازم قدیم گرین ڈی صاحب کے خاندان کی تھی معلوم ہوا
قریب دو روز بعد ہنگامہ کانپور کے ناناصاحب کو اطلاع پہونچی کہ کچھ فرنگی ایک کارخانہ مین جو کانپور
سے بہت فاصلے پر نہین ہے مخفی ہین اُسنے ایک گروہ مفسدین کو حکم دیا کہ وہان جاکر انکو گرفتار کرلاؤ
برطبق اُسکے کچھ سوار اور پیادہ بجانب فتح گڈھ روانہ ہوے اور ایک گروہ بدمعاشون کا بھی اُنکے ساتھ ہوا
جسوقت یہ خبر اڈورڈ گرین وی صاحب کو پہونچی فوراً وہ مع اُسکی والدہ اور میم و بچہ کے اور میجر
ہولنگ صاحب متعلقہ انولیڈ پارمنٹ کے کوٹھے پر چڑھ گئے اور زینہ اوپر کھینچ لیا صاحبان
موصوفین اپنی بندوقین اور اُسقدر باروت وغیرہ سامان جنگ اپنے ساتھ لیگئے جسقدر لیجا سکے
جب مفسدین نے اُنکو آگھیرا تو اُنھون نے لڑنا شروع کیا اور دو روز تک مفسدین کو اپنے پاس
نہ آنے دیا آخرکار بعد دو روز کے میجر ہولنگ صاحب مارے گئے اور سامان بھی روبہ کمی لایا اب
کوئی تدبیر لڑنے کی یا فرار ہونے کی نظر نہ آئی اور ناچاری اُنھون نے اپنے تئین حوالہ مفسدان کیا
جنھون نے اُنکو قید کرکے اور ایک چھکڑے پر بٹھا کر جسکے اوپر پوشش بھی کچھ نہ تھی کہ آفتاب سے
جو اُن روز دن نہایت گرم تھا حفاظت ہوتی کانپور لائے یہان ناناکے روبرو گئے اور ناناکی
گرین ڈی صاحب کلان کی میم سے کہا کہ تیرے پاس بہت دولت ہے وہ ہمکو دے اور ہم تجھے اور
تیرے خاندان کو جان سے نہ مارینگے اور اگر زیادہ نہین تو دو لاکھ روپیہ دے میم صاحبہ نے
جواب دیا کہ میرے کارخانہ کا مالک میرا فرزند طامس ہے اُسکو اور تمام میرے خاندان کو بحفاظت
الہ آباد بھجوا دو تو جو مانگو گے وہ دونگی نانانے اِس امر کا اقرار کیا مگر اُسوقت یہی حکم دیا کہ میم صاحبہ
کو اور اُسکے فرزند اڈورڈ کو اور اُسکے خاندان کو سویدا نام مکان مین جو کانپور مین تھا پہرہ گارڈ مین رکھو
اور خبر جو ہمارے پاس اِس واقعہ جانکاہ کی پہونچی ہے صرف یہی ہے جو ذیل مین تحریر ہوتی ہے اور بحالیکہ
کہ نہایت تاسف امیز اور جگرخون کن ہے یہ خبر ہمکو ایک صاحب کی چٹھی سے ملی ہے جو ہمراہ
لشکر بریگیڈیر جنرل نیل صاحب کے کانپور مین آئی تھی —

میرے پاس زیادہ خبر ویلر صاحب کی شجاعانہ حفاظت کانپور کی نہین پہونچی مگر پرچہ ہای
ملفوفہ جو مین نے پارچہ ہاے میم صاحبان مقتولین مین پاے اُنسے کچھ کچھ حال معلوم ہو سکتا ہے
مین نے انبار پارچہ ہاے خون آلودہ مین تین تصویرین بھی پائی ہین گو وہ مین کبھی اور مشتہر

کرونگا اور اسی واسطے بالفعل اپنے پاس رکھتا ہون جسوقت ہم کانپور مین بعد فتح لڑائی کے پہونچے
اُسی وقت ایک شخص نہایت خوفناک ہماری طرف بھاگتا ہوا آیا صورت سے یہ معلوم ہوتا تھا
کہ کسی رجمنٹ کا باورچی ہے مگر بعد ازان معلوم ہوا کہ وہ کوئی کرانی دفتر کمشریٹ کا تھا اُسنے خود جا
ویلر صاحب سے کہا تھا کہ مین بر فساد خوشی اپنے مورچال سے باہر جا کر دریافت کرتا ہون
کہ کمک آتی ہے یا نہین اور ویسی ہی اطلاع آپ کو دونگا مگر مفسدین نے اُسکو گرفتار کیا اور
بطور جاسوسان تحقیقات اُسکی کرکے حکم تین برس قید کا باشقت دیوانہ اُسکی نسبت صادر کیا
حسب الحکم وہ قید رہا اور جہان وہ قید تھا وہان قریب تین سو ہندوستانیون کے اور قیدی تھے اور اکثر
انمین سے اسواسطے قید ہوے تھے کہ اُنکے پاس روپیہ نانا کے دینے کو موجود نہ تھا اور جسوقت
ان قیدیون نے شور و غل ہماری فتح یاب فوج کا سُنا اُسی وقت اپنے گارڈ کے سپاہیون پر
دوڑ آئے اور اُنکو مغلوب کرکے فراری ہوے اُس بیچارے نے اپنے گھر کے نو آدمی مورچال مین
چھوڑے تھے جسمین سے ایک بھی زندہ نہ بچا اور کس بیرحمی سے قتل ہوے کسقدر دقت اپنے
دیکھکر آتی ہی جب وہ گرد و پیش قتل گاہ کے لاشون کو تلاش کرتا پھرتا ہی میری دانست مین
وہ اسواسطے تلاش کرتا ہی کہ شاید کچھ پتا اُسکے خاندان مقتول کا ملے وہ بے اختیار پھرتا جاتا ہی
اور کوئی اُسی بات سے نہین بولتا اور نہ کچھ اُسکی تسکین کی صورت پیدا کرتا ہی ہمارے نزدیک اسوقت مین
کچھ بھی اُسی سے درباب تسکین اور تسلی کے کہنا گویا زہرہ خندہ ہو جائیگا اکثر آدمی بیان کرتے ہین
کہ ویلر صاحب کو بجاے اُس مقام پر مورچال بنانے کے جہان اُنھون نے قائم کیے تھے مناسب تھا
کہ میگزین مین جاکر مضبوطی کرتے اِس سے مفسد بھی توپین اور سامان جنگ اسقدر کثرت سے
نہ پا سکتے ہسپتال و توپخانہ جسکو ویلر صاحب نے چند روز بچایا تھا بالکل گولون سے چھلنی ہو گیا ہی مفسدون
کے پاس اتنی توپین تھین کہ اُنسے ہر ایک بچ پر اُنکا گولا پہونچتا تھا اور مجھے یقین ہی کہ ایک توپ ۲۴ پونڈی پہلے مفسدان
نے لا کر روبرو کنوین کے قائم کی ہوگی کیونکہ یہی ایک جگہ بس تھی اُنکے پاس تھی اکثر محصورین پانی
لانے مین مارے گئے اور آخر کار پانی بھی جو اُسوقت اور اُس ایام مین زندگی کا باعث تھا ملنا
موقوف ہو گیا اپنے وقت تنگی مین شاید شرائط نانا کی کہ ویلر صاحب مع فوج وغیرہ کانپور چھوڑ کر
بحفاظت سپاہ نانا الہ آباد چلا جاوے قبول اور منظور ہوئی ہوگی ہم خوب جانتے ہین کہ کسطرح کی حفاظت

اُس حرام زادے نے اُنکی کی تمام انگریز سوائے عورات اور بچون کے جنکو اُسنے قید کیا تھا وہ بھی تو انھون نے حسب شرائط مقبولہ طرفین اپنے تئین حوالے کر دیا تھا دغا بازی صریح قتل ہوئے راقم کو کچھ پرچہ ہائے کاغذ پوشاک میم صاحبان مین سے جو قتل گاہ مین حسب الحکم نانا قتل ہوئی تھیں ملے یہ حالات غم آلودہ پرچہ ہائے خون آلودہ پر ہین اور تحریرات مندرجہ ذیل اُنپر مسلسل بہ زبان و خط میم صاحبان ثبت ہیں لیکن یہ پرچہ دو میم صاحبون کے روزنامچہ سے جدا کیے ہوئے معلوم ہوتے ہین ظاہراً کہ خط دونون کا ایک سا نہین ہے —

ایک پرچہ مین تو یہ تحریر ہے	دوسرا پرچہ اس مضمون کا ہے
تاریخ ۱۲- جون ماما یعنی والدہ مرگئی — تاریخ ۹- جون الیس جان بحق ہوئی — تاریخ ۲۷- جون کو جورج نے جان دی — تاریخ ۲۱- مئی کو بارکون مین گئے — تاریخ ۵- جون رسالہ بھاگ گیا — تاریخ ۶- جون اول گولہ رانی شروع ہوئی — تاریخ یکم- جون چچا دیلی مرگیا — تاریخ ۱۷- جون خالہ لیسلی نے جان بحق تسلیم کی — تاریخ ۲۷- جون بارکون سے نکلے اور جب دریا پر پہونچے تو فوراً قید ہوئے —	بتاریخ ۲۱- مئی ہم بارکون مین گئے بتاریخ پنجم جون بوقت نو اور دو گھنٹہ صبح سواران رسالہ دوم نے فساد شروع کیا اور دیگر مابقی رجمنٹہا کے ہندوستانی بھی چلی گئین دوسرے روز وقت صبح ہم سب روبرو بارکون کے پہنچے تھے کہ ایک گولہ چھہ پاؤنڈی توپ کا آکر مورچون مین لگا اور اس روز سے تا تاریخ ۲۵- جون گولہ رانی علی الاتصال جاری رہی اس تاریخ کو دشمن نے کچھ شرائط جنرل ویلر صاحب کے پاس بھیج دین اور جنرل صاحب نے انکو منظور کیا اور ۲۷- کو ہم سب بارکون کو چھوڑا اور سب دریا پر واسطے جانے الہ آباد کے گئے کہ وہان سے کشتیون پر سوار ہو کر جاوینگے جب ہم دریا پر پہونچے تو دشمنوان نے ہم پر گولہ رانی شروع کی اور تمام انگریزون کو اور تھوڑی سی میم لوگون کو مار ڈالا اور کشتیون کو جلا دیا

کچھ قلیل آدمی ڈوب گئے اور ہم گرفتار ہو کر
ایک مکان مین یکجا قید کیے گئے ہین —

ایک صاحب جو براہ کانپور سفر کرتے تھے شروع ماہ ستمبر کو قتلگاہ دیکھنے گئے وہ بیان کرتے ہین
کہ اس مکان مین اب تک الجھے ہوئے بال طویل پڑے ہین اور میم صاحبون کے جوتے بھی موجود ہین
چھوٹے بچون کے کپڑے اور اکثر علامات تاریخ افزا نظر آتے ہین اور ایک ستون کے چونے پر
نشان خونکا چارون انگلیون اور ایک انگوٹھے کا بنا ہوا اب تک موجود ہے —

ایک وقائع نگار بابت ماندہ احوال مقام کانپور کا اسطرح پر تحریر فرماتے ہین کہ اس مقام پر
بتاریخ ۱۶ ماہ مئی خبر ہنگامہ مقامات دہلی اور میرٹھ کی پہونچی اسوقت یہان پلٹن اول اور ۵۳ اور ۵۶
رجمنٹ ہندوستانی اور دوم رسالہ غیر آئین اور پچاس نفر سپاہ گورہ متعلق بہ توپخانہ موجود تھی
اور مقام کانپور ایسے موقع پر واقع ہے کہ اسمین کوئی صورت بچاؤ کی ممکن نہین تاہم سر ہیو ویلر صاحب نے
ہسپتال کا بارک واسطے قیام گاہ کے پسند کیا یہ بارک وسط میدان ریت پر واقع ہے اور صورت
ایسے مقام کی اسواسطے منظور ہوئی کہ ویلر صاحب کو اول ہی شبہہ تھا کہ سپاہ موجودہ ضرور پیروی
سپاہ دہلی و میرٹھ کی کریگی اور بعین لحاظ صاحب موصوف نے اس مقان کو بتعمیر مورچال
مضبوط کیا اور تمام اقوام بائری اُسکے اوپر چڑھا دین اور ۳۲ رجمنٹ شاہی کی جتنی عورات اور
بچے تھے اور جتنی میم لوگ مقام کانپور مین موجود تھین سب کو حکم مقام مذکور مین آنے کا ہوا ابھی
آثار مین سپاہ سے معاملات ہنگامہ پردازی آشکارا ہونے لگے شب کو بچا تین لین مین ہوئی تھین
اور اُنکے ہتھیار لینے ناممکن تھے اسواسطے ویلر صاحب نے سر ہنری لارنس صاحب کو واسطے
کمک کے لکھا مگر گو لارنس صاحب کے پاس صرف چھ سو نفری گورے کی موجود تھی اور اسی سپاہ سے
اُنکو انتظام کل ملک اودھ کا کرنا تھا تاہم صاحب محتشم الیہ نے نشتر گورے واسطے کمک کے
روانہ کانپور کیے بآخر ماہ مئی اسی گورہ ۸۴ رجمنٹ شاہی کے اور مدراس فیوزلیر وارد کانپور ہوئے
اور ویلر صاحب نے گورہ ہاے لکھنؤ کو واپس جانے کی اجازت دیدی اور بتاریخ ۱۲ —
ماہ مئی کلکتے کو ایک چٹھی اس مضمون کی روانہ کی کہ وقت بہت نازک ہے اور حفاظت چار
یا پانچ سو نیم او نا قابل جنگ کرنے والون کی جو مقیم کانپور تھے بہت ضرور اور اُنکے پاس

صرف ۵ انفری گورے کی بمقابلہ اسقدر فوج ہندوستانی اور مفسدین شہریان کے موجود ہے
مگر یہ چٹھی کلکتے پہونچنے بھی نہ پائی کہ بتاریخ ۵ جون سپاہ نے ہنگامہ برپا کیا خزانہ لوٹ لیا قیدی
جیلخانے سے چھوڑ دیے اور اکثر افسر دن کو جو مقام مورچہ بندی کے جانب بھاگے جاتے تھے
قتل کیا افسوس کہ اسوقت تک اکثر عیسائی باشندگان شہر مقام ہسپتال مین نہین آئے تھے اور
وہ لوگ بیچارے اسی روز قتل ہوے اور بنگلہ ہاے صاحبان اور بارکہاے سپاہ شعلہ در ہوئی
بعد ازین سپاہ مفسدین بجانب مورچال روانہ ہوئی مگر چونکہ اُنکے پاس توپ نہ تھی اسواسطے ظن
غالب تھا بلکہ یقین واثق کہ اگر وہ شخص جسکا نام تا ابد بدنام تاریخ ہند مین روسیاہ رہیگا بدعہدی نہ کرتا اور اپنے
قول وفعل پر قائم رہتا تو ویلر صاحب تا آنے فوج کمک کے مفسدین کا ہرگز غلبہ نہ ہونے دیتے
یہ شخص سری منت دھوندھو پنت نانا صاحب راجہ بٹھور تھا اس شخص کو پیشوا باجی راو نے متبنی
کیا تھا اور اُسکے مرنے کے بعد اُسکی جگہ قائم ہوا مگر پنشن باجی راو کی اُسکو نہ ملی الا اور سب خزانہ
وغیرہ اُسکے قبضے مین رہا بلکہ اُسکو گورنمنٹ کا حکم یہ بھی ہوا تھا کہ کچھ سپاہ اور چھ توپین اپنے
قلعہ بٹھور مین رکھا کرے یہی توپین آج بخلاف گورنمنٹ مذکور اُسکے کام آئین سابق مین جتنے صاحب
کانپور مین تھے اُنسے اسکی نہایت دوستی تھی اور اکثر اُنکے ساتھ سیر وشکار کو جایا کرتا تھا مگر خبر
ہنگامہ میرٹھ کی سنتے ہی اسنے سپاہ ہندوستانی کی راے لینی شروع کی اور جب اُنکو بھی آمادہ
فساد پایا تو فوراً آپ بھی بگڑ بیٹھا اور اول ہی یہ حرکت کی کہ جو قریب سو انگریز و دہان اور میم
وغیرہ کے فتح گڈھ سے فراری ہوکر کانپور آتے تھے اُنکو اثناے راہ مین اپنے مقام بٹھور
مین گرفتار کرکے ہلاک کیا سپاہ کانپور نے بتاریخ ۵ اُسکو اپنے عزم بلوے کی اطلاع دی اور
اسنے اُسی وقت اپنی چھ توپین اور سپاہی لیکر ارادہ مقام مذکور کا کیا اور جو توپین بھاری اُسکے یہان
زمین مین دفن تھین اُنکو بھی نکالا اور یہ سب سامان لیکر بسرداری فوج مفسد بمقابلہ ویلر صاحب
کانپور مین آیا اور گولہ اندازی مقام مورچہ بندی صاحب موصوف پر شروع کی ہرچند ویلر صاحب کے
پاس توپین ایسی بڑی نہ تھین کہ وہ مفسدین کی توپ کا جواب دے سکتے مگر تاہم ایسی
حکمت سے توپ سرکاری چلتی تھی کہ مفسد قریب نہ آسکتے تھے اور ہرچند ویلر صاحب
کی فوج کا ایک ثلث بعرصہ پانزدہ روز جنگہاے متواترہ مین کام آیا تھا تاہم

تاہم صاحب موصوف نے شجاعت ذاتی انگلینڈ کو خیر باد نہ کہا جب مفسدین نے انکی قیام گاہ پر
حملہ کیا جب ہی صاحب موصوف نے انکو ملد کرکے پسپا کیا اور اگر حفاظت اسقدر ہیم وغیرہ کی انکے
ذمہ نہوتی تو وہ کبھی کے اس مقام سے نکل کر اور مفسدین کو جواب معقول دیتے ہوئے الہ آباد
چلے گئے ہوتے —

آخر کار بتاریخ ۲۲ ماہ جون ویلر صاحب کے پاس صرف دو روز کا کھانا باقی رہ گیا اور
پانی بالکل دستیاب نہ ہوتا تھا اور سامان جنگ بھی صرف ہوچکا تھا اسواسطے انھوں نے
ارادہ کیا کہ ایک حملہ کرکے مفسدین کا غلہ وغیرہ اپنے قبضہ میں کرلیں اور انھوں نے
ایسا ہی کیا اور مفسد پسپا ہوئے اور روبفرار ہوگئے مگر صاحب کے پاس سوار نہ تھے کہ اس
فتح کا حظ اٹھاتا اسواسطے مفسدین کو اور کمک فوج کی وجہ سے ہو ملی تو وہ پھر صاحب کی
طرف آئے اور انکو گھیر لیا کیونکہ جماعت انکی کثیر تھی اور صاحب کی قلیل یہ حال دیکھ کر ناچار
صاحب اپنے تئیں اور اپنی فوج قلیل کو بچاتے ہوئے پھر مورچال میں آگئے اور تمام
محنت بیکار ہوگئی جب یہ حال گذرا تو اب انکے پاس نہ کھانا تھا اور نہ پانی تھا اور
نہ کچھ سامان جنگ تھا اور وہاں قیام کرنا گویا موت کو خود طلب کرنا تھا اسواسطے بمجبوری
انھوں نے نانا کی شرائط قبول کی اور سب سامان اور خزانہ نانا صاحب کے ہاتھ دیکر خود
بجان واحد سب انگریزوں کو اور عیسائی باشندوں وغیرہ کو اپنے ساتھ لیکر کشتیوں پر گئے
اور انکو یقین تھا کہ اب ہم بخیریت اپنے دوستوں سے ملینگے اور اپنا وطن پھر دیکھینگے مگر یہ
خام خیالی تھی جب یہ کشتیوں پر سوار ہوئے نانا نے حکم دیا کہ جو توپیں کنارہ دریاے گنگ پر
پوشیدہ اسی مطلب کے واسطے رکھی تھیں سر ہوں اور لنگے گولوں سے سب کشتیاں
پارہ پارہ ہوکر ڈوب گئیں کچھ آدمی جو انپر سوار تھے تھوڑے عرصے کے واسطے بچے اور جو
ہنوز سوار ہی نہ ہوے تھے وہ کنارے پر گرفتار ہوے اور قید میں رکھے گئے بعد ازاں جب
نانا نے خبر آمد فوج انگریزی کی سنی تو انکو بھی ایک مرتبہ مار ڈالا اور جس بیرحمی سے مارا اسکا
حال ایک مرتبہ اوپر بیان ہوچکا ہے —

جب یہ عرضی درخواست فوج گورہ کی کلکتے میں پہونچی تو نواب لاٹ صاحب بہادر نے

جو بہ صلاح مسٹر ہنری لارنس صاحب اور لاٹ لفٹنٹ صاحب کے اس بلوے کا بندوبست کرتے تھے حکم روانگی فوج کا دیا اور مدارس حاطے سے اور پرنسیلون یعنی حکاسے اور جزائر ماریسیس سے اور کیپ سے فوج گورہ طلب ہوئی مگر اس عرصے مین اضلاع شرقی بھی آتش فساد سے شعلہ ور ہو گئے تھے اور اسی سبب سے کرنیل نیل صاحب کو اول سزا دہی مفسدین بنارس اور الہ آباد لازم آئی اور جبتک وہ اسطرح راستے مین مفسدین کو سزا دیتے ہوئے کانپور پہونچے اسوقت تک قتل انگریزان وغیرہ مقام مذکور مین ہوچکا تھا کہ کرنیل نیل صاحب ہرچند اول اپنے وارد ہونے سے چار سو گورہ اور پانچ سو سکھ سپاہ بسر کردگی میجر رینارڈ صاحب روانہ کانپور کیے تھے اور اُسکے بعد بارہ سو گورہ بتاریخ ۷۔ ماہ جولائی زیر حکم جنرل ہیولوک صاحب روانہ ہوے تھے مگر سودمند نہوے ہیولو صاحب اور نیلا صاحب نیارڈ صاحب کی فوج سے بتاریخ ۱۲۔ ماہ مذکور شامل ہوے اور بتاریخ ۱۲۔ فوج ناناصاحب کو بمقام فتحپور شکست دیکر پس پا کیا بتاریخ ۱۵۔ شکست دوم فوج مذکور کو بمقام پراندی جو بفاصلہ ۲۲ میل کانپور سے جانب ہے نصیب ہوئی اور بتاریخ ۱۶۔ خاص کانپور مین انکو شکست فاش ہوئی رو بفرار لاکر بجانب بٹھور بھاگ گیا کانپور مین پہونچ کر جو حال زبون اور نادیدنی ہمارے گورہ لوگون نے اور افسرون نے دیکھا اُسکا بیان غیر ممکن ہے ایسا حال نہ کبھی کسی نے سُنا تھا اور نہ دیکھا تھا کیا ذلت اور خواری سے ہمارے ہموطن یہان قتل ہوے ہین اور کس کس خرابیون سے اُنکی لاشین پڑی دیکھین اس حال کے تحریر کرنے سے قلم بھی اشک سیاہ روتا ہے اور دوات بھی بارچہ صوف سے اپنے اشک سیاہ پونچھتی ہے مگر کہان تک پاس کرے کہ تمام اشکون مین ڈوبی ہوئی ہے ناچار اس مطلب کو یہان ہی چھوڑا۔

اب بعد فتح کانپور ہولوک صاحب تو روانہ لکھنؤ ہوے اور جنرل نیل صاحب واسطے بندوبست ضلع اور سزا دہی مفسدین کانپور مین قیام پذیر رہے نیل صاحب نے بھی ایسی سزا سخت مفسدون کو دی کہ تا بہ ابد زمانے مین یادگار رہیگی کسی کو پھانسی دی اور کسی کو اول بید لگا کے اور پھر پھانسی دی اور کسی سے جو قوم کا ہت بزرگ مشہور تھا اور مفسدے مین بھی زیادہ شریک تھا اُس سے مکان قتلگاہ صاف کروایا اور انواع اقسام کارہاے زبون اور ناریبا

اُس سے لیکر بعد ازان اسکو پھانسی کے گلو قتل کیا مگر یہ سب بدانست راقم کمتر سزا ہے کیونکہ جو جو
حرکات قبیح اور زیادہ ان اُنسے نسبت انگریزان کے صادر ہوئی ہین وہ درحقیقت ایسی تھین کہ اگر اس سے
زیادہ تر سزا اور ایسی جو کبھی کسی نے سنی ہوا ور نہ دیکھی ہو بلکہ انسانیت سے خارج ہو دیجاوے تو بجا اور واجب ہے

روہتک

بتاریخ ۲۲ - ماہ مئی وقت شام چہار صد نفر سپاہ پیادہ اور اسی قدر سوار مفسدان مع پانچ افسران
انواب مقام دہلی سے بجانب روہتک روانہ ہوے بتاریخ ۲۳ - ماہ مذکور بمقام بہادر گڈھ جو علاقہ
نواب دادری مین واقع ہے پہونچ کر مقیم ہوئی انھون نے اس مقام کو نہ لوٹا اور وہان سے
روانہ ہوکر دوسرے روز بوقت نواخت آٹھ گھنٹہ صبح روہتک مین وارد ہوے اور
اور بر خزانہ کے حملہ آور ہوے جو ساتھ سپاہی متعینہ خزانہ تھے وہ مفسدین کے ساتھ شامل
اور تمام فوج نواب جھجھر کی بھاگ گئی خزانہ کو انھیون نے لوٹ لیا من بعد جیلخانہ
تمام قیدیون کو رہا کیا قیدیون نے فوراً بنگلہ ہاے افسران کو لوٹا شروع کیا اور
شہر کو بھی لوٹا صاحبان انگریز مع تھانہ دار وغیرہ بھاگ نکلے قبل از روانہ ہونے روہتک
سے مفسدین تمام ملازمان سرکاری کو برطرف کرکے نواب جھجھر کے آدمی نوکر رکھے
اور منادی اس مضمون کی باواز دہل پھرادی کہ مقام روہتک سپاہ نے انگریزون
فتح کرکے نواب جھجھر کو دیا فقط

کلکتہ

بتاریخ ۱۲ - ماہ جون روز شنبہ حکام بارکپور کو دریافت ہوا کہ سپاہ تجویز فرار کی پیش نہاد
خاطر رکھتی ہے اور بہ صلاح حکام کلکتہ یہ تجویز قرار پائی کہ اُنکے اسلحے لیلیے جاوین اور
بروز دیگر یعنی یکشنبہ صبح ایک بازوے ۲۶ رجمنٹ شاہی کلکتے سے لدکن بیلگو کو روانہ ہوا کہ
در صورت آنے سپاہ مذکور کے بجانب کلکتہ انکو راستے مین روکین ۷۸ رجمنٹ ہاے لنڈرو کو
حکم ہوا کہ مقام جینورا سے بارکپور کو جاوین ۔
بروز یکشنبہ وقت صبح بہت گاڑیان وچھکڑا جمع ہوے بوقت نواخت ساڑھے چار بجے
تمام کے فوج کی پریٹ ہوئی بازوے ۲۶ رجمنٹ شاہی اور ۷۸ ہاے لینڈر اور توپین

سامنے ہندوستانی فوج کے قائم کی گئین اسطرح پر کہ مربع کی تین جانب انگریزی فوج قائم
ہوئی اور ہندوستانی فوج نے ایک جانب یعنی چوتھی جانب مربع کے پاؤ میل کے فاصلے
پرے جا سکے بعد اسکے حکم دیدینے اسلحہ کا ہوا اور کچھ ایک ناراضی سے انھون نے ہتھیار دیے
تمام سپاہی جو کلکتہ مین اور متصل کلکتہ کے تھے سب کے مع کلکتہ تلنگا اور آخر کالو دی گارڈ کے
اسلحہ لیلیے گئے انھون نے کچھ تکرار دینے اسلحہ مین نکی انکے اسلحہ اُن ہی مقامون پر لیے گئے
تھے جہان وہ اسوقت موجود تھے یعنے گورنمنٹ ہوسن کے گارڈ کے ہتھیار وہان ہی سے لیے
اور خزانے کے خزانے مین اور ٹکسال کے ٹکسال مین اور بلینک کے بلینک مین اور قلعہ
کے قلعہ مین ہر ایک گروہ سپاہ ہندوستانی کے سامنے فوج گورے کی گئی یہ دیکھ کر جسوقت انکو
حکم تعمیل کرنے اسلحہ کا ہوا سب نے بے تامل تعمیل کردیے اور بازمین پر پھینک دیے بعد ازین
اسلحہ اور سامان جنگ سپاہ گورہ نے لے لیا اور سپاہ ہندوستانی کے پاس سوائے گزکے اور
کچھ باقی نہ رہا اس امر سے سپاہ کی ہوائیان سی اُڑ گئین مگر انکا دوبارہ جی مین جی آیا جب انکو
پیر صاحب سب نے مخاطب ہو کر کہا کہ خاطر جمع رکھو تمکو تنخواہ ملیگی اور تم اپنا کام بھی حسب دستور
سابق کرتے رہوگے اور اسلحہ جو لیے گئے تو بنظر احتیاط لیے گئے ہین کیونکہ ملک مین کچھ فساد
سا ہوگیا ہے لیکن جب دوبارہ امن ہوجاویگا تمکو پھر یہ ہتھیار ملجاوینگے —

تاریخ ۴ — بروز شنبہ ایک شخص مسلمان شہر سے قلعہ مین آیا اور ایک سپاہی جمعدار پر جو ۴۳ نمبر
سے تعلق رکھتا تھا اول اور اور باتین کرکے حال دریافت کرنے لگا کہ کیا تدبیرین فوج گورہ
نے قلعہ مین کی گئین ہین اور کیونکر اسکا انتظام ہے غرض ایسے ایسے بہت سوال کیے سپاہی
نے کو ربے عذر اُس سے سب حال سنا اور کہا کہ تم شام کو آنا جسوقت وہ شام کو آیا سپاہی مذکور
نے تمک حال کہا اُسکو فوراً گرفتار کرکے حوالہ حکام کیا کل مگر اسکی تحقیقات کورٹ مارشل مین ہوئی
تجویز آج حکم پھانسی کا نسبت اُسکے صادر ہوا تمام تدبیرین اُسکے قتل یعنی پھانسی
کی درست ہوچکین رسا ایک درخت کی شاخ سے متصل ہسپتال دروازے قلعہ کے
باندھا اور ڈوم بھی موجود ہوئے مگر حکم پھانسی منسوخ ہوا —

تاریخ ۱۰ ماہ جون روز دوشنبہ بوقت نواخت تین گھنٹہ صبح جو جہاز دخانی سمیرمس ناسے

مکان شاہ معزول اودھ تھانہ باڑسے طلب کرلیا گیا ایک گھنٹہ قبل از روانگی جہاز مذکور مکان شاہ ذی
سپاہ گورہ کو حکم طیار رہنے کا ہوا تھا اور انگریزین کے حسب الحکم روانہ بھی ہو گئے تھے اور کچھ فوج
بھی اُنکے پیچھے روانہ ہوئین جب یہ سب فوج اور توپخانہ مکان شاہ تک پہونچا تو اُنکو حکم محاصرہ کرنے
مکان کا ہوا اور مسلح تا بصبح رہتے وقت صبح شاہ کو تو قید کرلیا اور اُسکے ہمراہیون کے ہتیار چھین لیے
شاہ کو اُسی وقت ایک گاڑی مین سوار کرواکر بحراست دو عہدہ داران معتمد کے قلعہ کو روانہ کیا
اور تلاشی کو اغذ کی لیگئی کیونکہ اُس مسلمان نے جو ساتھ سپاہی پہرہ والہ ۴۳ رجمنٹ کے سازش کر
آیا تھا اور جسکی نسبت حکم پھانسی کا ہوا تھا روبرو دسے حکام کے بیان ظاہر اپنا یہ تھا کہ شاہ اودھ کی
تحریک اِس سرکشی مین ہے اور کچھ کاغذ بھی اُنکے پاس موجود ہین —

اُسی تاریخ کی شب کو دو صاحب پائیلوٹ سروش کی پالکی گاڑی مین سوار پھرتے تھے ایک
ویسی ہی گاڑی سامنے سے آئی اور اُنکی گاڑی کو ایسی ٹکر لگی کہ وہ اُلٹتے اُلٹتے بچ گئی چونکہ گاڑی مین
لالٹین نہ تھی اِسواسطے دو صاحب گاڑی مین سے باہر کود سے تا کہ اُس پالکی گاڑی کے سوار نکو
گرفتار کرین جسوقت وہ باہر گاڑی کے آئے تو اُنھون نے دیکھا کہ دو بابو اُس گاڑی مین سے
نکلے اور بہت سے کاغذ اُنکی بغل مین تھے اور کوچوان بھی اُنکے پیچھے ہی کودا اور تینون گاڑی
کو چھوڑ کر بھاگ گئے چونکہ اِن حرکات سے شبہہ پایا گیا اسواسطے ہر دو صاحبان نے پالکی کی تلاشی
لی اور اُسکے کاغذ چھاپے کے اور تحریری اُسمین سے نکلے گاڑی مع اسباب مذکورہ کے
حکام قلعہ کے سپرد ہوئی اور اِسی سبب سے مالک گاڑی مذکور کا کہ ایک دولتمند دیوان
تھا مقید ہوا —

.. دہی کاغذ اخبار کمیٹی واضح ہوا کہ ماہ جولائی ایک بڑی سخت سرکشی واسطے رہائی بادشاہ
معزول کے ہونے والی تھی کہ باعث اشتاعت روانہ کے ملتوی رہی مشہور اطرح پر ہے کہ ساٹھ
آدمی چیدہ دلاور آدمیون نے یہ تجویز کی تھی کہ شب مقررہ مین دیوار قلعہ پر زینہ لگا کر قلعے
کے اندر جا دین اور وہان چاروطرف منتشر ہو کر صاحب لوگون کو اُنکے بسترون پر عالم خواب مین
قتل کرکے شاہ مقید کو رہا کرین تجویز تو بیشک نہایت دلیرانہ تھی مگر یہ ایک امر دیگر ہے کہ وہ کسقدر
عملدرآمد کے قابل تھی بہرحال یہ ثابت ہے کہ کینہ مفسدین کا ہماری جانب اسقدر ہے کہ اگر اُنسے ہو سکے

تو ہماری بیخ دین اُکھاڑ ڈالین۔
چندر روز بعد ایک اور بیہودہ تجویز کا افشا ہوا یعنی مفسدین نے چاہا تھا کہ گودام جنگی قلعہ کو اڑا دین ایک آدمی شاہ دہلی کی جانب سے پیغام لیکر آیا کہ جو شخص گودام مذکور اڑا دیگا اُسکو دس ہزار زر اور جسقدر جاگیر چاہیگا ملیگی۔
دو اور پیغام بر جو دہلی سے آئے تھے اور جو ۷۰ رجمنٹ کے ساتھ سازش کیا چاہتے تھے گرفتار ہوے ایک غازی نے یہ تجویز کی کہ قلعہ کلکتہ مین جو جھنڈا انگریزی ہے اُسکو اتار کر جھنڈا مفسدین کا اُسکے عوض قائم کرے اور مشہور ہے کہ اُسنے سب تیاری اس امر کی کر لی تھی اور قریب تھا کہ یہ وقوع مین آوے کہ غازی مذکور گرفتار ہو گیا۔

انبالہ

بتاریخ یکم۔ جون رجمنٹ پنجم کے ہتھیار لیے ایک گروہ ۹۰ سپاہیون سے جو اسی رجمنٹ کے تھے اور بمقام مذکورہ بالا متعین تھے علامات فساد کے ظاہر ہوے ایک اور گروہ اس رجمنٹ نے جو بکار سرکار بمقام سہارنپور کو روانہ ہوے تھے فساد برپا کیا ۶۰ رجمنٹ کے سپاہیون سے بھی ہتھیار چھین لیے انسے بھی حرکات مفسدانہ ظہور آئے تھے مگر جب بوقت ثبوت وہ نمک حلال پائے گئے تو انکو اسلحہ دوبارہ دیکر روانہ رہتک واسطے مسدود کرنے فساد کے کیا ہنگام تعینات اس مہم کے اُن لوگون نے پھر فساد کیا اور مع اسلحہ و سامان جنگ وغیرہ مفسدان دہلی سے جا کر شامل ہو گئے بعد از روانگی اس رجمنٹ کے آتش زنی جو اس شہر مین اکثر ہوتی تھی بالکل موقوف ہو گئی اور اہمیت چھاؤنی مین جو خلل اس باعث واقع ہوتا تھا رفع ہو گیا احتیاطاً تدابیر تحفظ کی عمل مین آئی ہین اور احاطہ گرجا گھر پر مورچال قائم کیے گئے ہین کہ بروقت ضرورت کار آمد ہون مگر بعد ازین سواے ایک یا دو مرتبہ کے پھر تا آخر اگست کوئی اندیشہ یا علامات فساد کے ظاہر نہ ہوئین۔

بتاریخ ۲۰۔ اگست کہ شب پنجشنبہ تھی دو یا تین پہرے سپاہیان ۵ رجمنٹ کے اپنی چھاؤنی چھوڑ کر بھاگ گئے بروز دوم وقت سہ پہر باقی ماندہ سپاہ موجودہ رجمنٹ مذکور حکم پریڈ کا بدین غرض دیا گیا کہ سب کو جیلخانہ بھیجدین بروقت پریڈ اُنکے سامنے قلیل سپاہی آٹھ رجمنٹ کے

مع تین ضرب توپ کے گئے سپاہیان رجمنٹ ہشتم خاموش کھڑے رہے جبتک انکے گارد بیتین سے کوچ نہ کیا اور جبتک انکو حکم کوچ نہ ملا بروقت حکم کوچ کے یکایک پھر کر بھاگے مگر پانچ لحظہ کے بعد انکا تعاقب ہوا تو انکو ثابت ہوگیا کہ ارادہ فرار انکا بیکار اور بیفائدہ تھا تعاقب مین جو سپاہی سکھ تھے انھون نے اپنی غلولہ اندازی کی کہ قریب نصف مفرورین کے تو جہنم واصل ہوے اور سپاہ تعاقب کنندہ منتشر ہو کر انکے پیچھے رہی اور اکثرون کو جو پریشان ہوکر بھاگتے تھے گرفتار کرکے قتل کیا توپخانہ بھی مع ۱۲ سواران سکھ اور چند ہندوستانی گولہ اندازون کے راستے پر آگیا تھا اور جب یہ آگے بڑھا تو چند مفسدین جو سابق کوٹھی کمنبل صاحب مین جواب مقام قیام فوج پٹیالہ ہے مخفی تھے غلولہ تفنگ سے مارے گئے ایک اور آدمی حافظہ کوٹھی بیک الین سوداگر مین کام آیا بعد از جانے قریب دو میل کے بجانب کرنال وہ الٹے پھرے اور پھر کر بازار کو نرغہ کیا سپاہ مفسدین کی ۴۹ لاشیں متصل بارک کے شمار مین آئین اور کل سپاہ مذکورین مین سے تعاقب وغیرہ مین قریب یکصد و پنجاہ نفر قتل ہوے ۔

لکھنؤ

بتاریخ سوم مئی ۱۸۵۷ء فوج منحرف ہوگئی ایک صاحب اس حال کو اسطرح تحریر کرتے ہین کہ بوقت نواخت نہ گھنٹہ شب فساد شروع ہوا ہم کئی صاحب مس کونٹ گھر مین بیٹھے پورٹ پی رہے تھے کہ آواز توپ کی اور اسکے بعد بندوقون کی گوش زد ہوئی ہمنے فوراً ہتھیار باندھے اور جب افسران انگریزی میدان پریٹ پر پہونچے تو قریب پچاس نفر مفسدین گھوڑون پر سوار سیدھے چھاؤنی کی طرف بھاگے کہ وہان شامل مفسدین ہون چونکہ تعیناتی آج کل بہت تھی اسواسطے ہم صرف قریب دو سو نفر کے تھے القصہ جب ہم چھاؤنی مین پہونچے تو وہان سواے شعلہ ہاے مکانات آتش زدہ اور کچھ نظر نہین آتا تھا وہان سے ہم بطرف شہر روانہ ہوے اور درمیان پلہاے آہنی و پختہ کے گشت کرتے رہے اور قریب ایک بجے صبح کے چھاؤنی مین آکر باہر کوٹھی رزیڈنسی کے ڈیرہ کیا اس مقام پر تا بہ صبح مقیم رہ کر پھر میدان پریٹ پر جہان انگریز اور توپین تھین گئے ۔

۷۱ رجمنٹ سب سے زیادہ فساد پر آمادہ تھی اور ۴۸ اُس سے کم اور ۱۳ برائے نام کیونکہ

۱۳ رجمنٹ کے صرف ڈھائی سو سپاہی بھاگ گئے تھے اور انمین کے بھی اب بہت سے آتے جاتے
ہین انمین شک نہین کہ اسوقت تک یہ رجمنٹ نمک حلال ہے مگر کسی پر اب اعتبار نہین کیا جا سکتا
ہے صبح کو قریب پانچ بجے بعد فساد کے سوارون کو حکم ہوا تھا کہ جلدی بطرف مدکی پور جہان ہم لوگونکی
چھاونی تھی جاوین اور جب ہم قریب میدان گھوڑ دوڑ کے پہونچے تو دیکھا کہ تمام میدان مفسدین سے
بھرا ہوا ہے قریب پندرہ سو آدمی مفسدین وہان جمع تھے انھون نے غلولہ اندازی اور قتل کرنا
شروع کیا اور کچھ انکے لوگ منتشر ہوگئے کہ انکے رستے کو چھانٹ لین اس عرصے مین ایک شخص
سوار بہ لباس سفید نمودار ہوا اور اسنے ہاتھ اٹھا کر کچھ کہا جسکے سنتے ہی قریب نصف آدمیون نے
جو ہمراہ مزادے ہمارے ساتھ تھے ہمکو چھوڑ دیا اب ہم نہایت حیرانی مین ہوے اور رہنے توپین
طلب کین مگر تا آنے توپون کے ہمارے سب بنگلے واقع مدکی پور لٹ گئے میرا جو کچھ اسباب تھا
گھوڑا بگھی خیمہ کتابین وغیرہ تھا سب غارت ہوا اور جو کپڑے میرے جسم پر ہین وہی باقی رہے ہے
اور جو سوار پہرے پر تھے انھون نے بھی اپنے افسرون کے مکان وغیرہ جلائے اور لوٹے اور
زیادہ تر افسوس یہ ہے کہ انھون نے ایک لڑکے کو جو چند روز سے آکر شامل اپنی رجمنٹ کی ہوا تھا
اور جسکا نام ہربلی تھا مار ڈالا اسکی عمر چودہ برس سے بھی کم معلوم ہوتی تھی اور چونکہ سواری اچھی
اسکو نہین آتی تھی اسواسطے وہ مقام پر رہ گیا تھا اور قلیل عرصہ پیشتر ہمارے وہان پہونچنے کے
اپنے ارادہ بھاگ جانے کا کیا تھا کہ اس اثنا مین اسی رسالے کے ایک سوار نے جسمین وہ تھا
اسکو پستول اور تلوار سے زخمی کر کے مار ڈالا تمام میم صاحبان اور بچے ایک قلعہ یعنی ہیلی گارڈ
واقع شہر مین محفوظ اور مصئون ہین یہ لوگ وہان کچھ عرصے سے گئے ہوے تھے تین افسر حسب
تفصیل ذیل مارے گئے برگیڈیر ہنڈسکوم صاحب اور لفٹنٹ گرنٹ صاحب ۷۱ رجمنٹ کے اور
ریالینو کو رسالہ ہفتم کا کوئی افسر مجروح بھی نہین ہوا ہے مگر کسی کو زخم شدید نہین آیا دو رسالے باہر
تعینات ہین انکے افسرون کی طرف سے جنکا نام سیسل صاحب اور بولٹن صاحب اور بار صاحب تھا
ہر طرح کی فکر ہے اب ہم چھاونی مین نزدیک ۳۲ رجمنٹ یا دوا خانہ کے مقیم ہین انھون نے ہمکو
نہایت سمجھایا تھا کہ کل کی رات مدکی پور مین رہو گر ہم اسے زیادہ سمجھتے تھے میری دانست مین
اگر ہم کل کی شب وہان رہتے تو وہ ہمارا گلا بیشک کاٹ ڈالتے کل شب کو یہ ارادہ تھا کہ کچھ سپاہی ۴۸ رجمنٹ کے ہم

ہاتھیوں پر سوار کر کے روانہ سیتاپور کیے جاوین لیکن ارادہ فساد جو شہر مین ہونے والا تھا اور حالت مصیبت جسمین ہم قلیل انگریز گرفتار تھے مانع روانگی ہوا گرمی نہایت شدت سے ہے اور اسیر باعث دھوپ مین پھرنے کے اور کم سونے کے اور کم کھانے کے ایسے ایسے اور بیبون کے ہم کچھ سست ہو گئے ہین استقلال سپاہ گورہ کا کہ کسطرح جو قلیل ہمارے پاس ہے وہ اپنی جگہ پر قائم ہے اگر ہمارے پاس پانچ سو سپاہ گورہ اور آجاوے تو ہمین یہان کچھ فکر نہ رہے مفسدین عذر کرتے ہین کہ ہمنے ناچار ہو کر یہ کیا کیونکہ سرکار نے ہمارے مذہب مین تخلل ڈالنا چاہا تھا میری دانست مین تو سوء انتظام مجسٹر سے باعث اس سب فساد کا ہو وہ چاہتے ہین کہ تو پھر تی توپخانہ کو چھوڑ دین اور وہ سواران رسالہ سوم وقت بوقت بسختی و درشتی پیش آتے ہین —

تاریخ سوم جون اب ہم کمو سے فوج مین ہین اور یہانتک تو ہمارے حق مین بہتر ہے اور گو یہان بھی نہایت تکلیف ہے الا کسی کو نچاہیے کہ چند روزہ تکلیف کا خیال کرے بلکہ شکر گزار اس امر کا ہے کہ ہماری جان بچ گئی بعد از فساد مذکورہ بالا کے اب تک امن رہا ہے اور سپاہ مفسدین کے شہر سے پایا جاتا ہے کہ انکے دل پر خوف غالب ہے آئین جنگی مقرر ہو گیا ہے اور ہر روز کورٹ ہو کر سپاہ کی تحقیقات سب طرف ہوتی ہے ایام رحم و رعایت گذر گئے اب ہمارا ایسا ذہن مین ہے کہ ان بلوائیون کے ساتھ از حد سختی سے پیش آوین ہم سب کا اکثر اسباب غارت ہو گیا اور یقین کرنا کہ میرے پاس ایک یا دو قمیض ہین اور ایک اوپر کی کرتی اور دو یا تین جوڑے پاجامے کے باقی ہین میرے خیال مین آتا ہے کہ ہمارے نوکر ہی چور بن گئے کیونکہ جو اُنمین کا گرفتار ہو کر آتا ہے ایک دو قمیض کپڑے کے اُسکے پاس سے نکلتے ہین اور چونکہ یہ لوگ بھاگ بھی نہین سکتے اسواسطے ہر روز صبح و شام بیس گرفتار ہو کر بید کھاتے ہین اور اکثر مفسدین بھی گرفتار ہوتے ہین اور اُنمین سے ہر ایک کو پھانسی ہوگی بلکہ ہر روز اکثر دن کو پھانسی ہوتی جاتی ہے ہمنے سنا ہے کہ ایک گروہ مفسدین کا قریب تین سو آدمیون کے نہایت تباہ حال ہین جنکے پاس کپڑے تک ثابت نہین اس ارادے سے سیتاپور جاتے ہین کہ وہان امان جان کی پاوینگے مگر میرے نزدیک یہ خبر قرین صدق نہین کہ تین سو سپاہیون کی جماعت کو گانون والے لوٹ لین اور بندوقین جو ہر روز بکثرت آتی ہین اُنسے ظاہر ہے کہ مفسدون کو نہایت خوف پیدا ہوا ہے کہ وہ اسقدر ہر روز پھینک پھینک کر بھاگے جاتے ہین فقط

جو سپاہ کہ یہان مفسد اور منحرف ہوگئی ہے اُسکی تفصیل یہ ہے نصف رجمنٹ ۴۸ اور نصف ۷۱ اور قلیل سپاہی چھوٹا سے اور رسوار تربیت رسالہ ہفتم کے اِس فساد مین ہین افسر تو مارے گئے اور تین زخمی ہوئے مگر نام صرف انہی تین صاحبون کا مذکور ہے برگیڈیئر ہند سکوم صاحب اور لفٹننٹ گرنٹ صاحب اور ریلی طفل مذکور بالا تعاقب مفسدین کا دوسرے روز ہوا اور اِسی سبب سے اکثر اُنمین کے بھاگ کر بطرف سیتاپور چلے گئے کرنیل برج صاحب کمانیر نے جب یہ سنا تو وہ چار کمپنیان ۴۱ رجمنٹ کی لیکر اُنکے مقابلے کو آئے مگر مفسدین یہ راستہ ہی چھوڑ کر گنگا پار ہوگئے —

تا تاریخ ۱۵- جون سر ہنری لارنس صاحب نے تمام تدابیر واسطے حفاظت ریذیڈنسی اور مچھی بھون کے درست کرلین مین دروازے ریذیڈنسی کو تو بند کروا ڈالے اور اُنپر تیغہ بھی ہوگیا بہت سی توپین تمام جانب اُسکے چڑھائی گئین اور ہر ایک تدبیر محافظت کی جو خیال مین آئی کی گئی تاکہ اگر حملہ بھی ہو تو بھی اُسکی حفاظت رہے اب یہان پیادہ اور سوار جملہ بارہ سو آدمی موجود ہین میم صاحبون کو اور بچون کو مکانات گنبس صاحب اور اومنی صاحب جو درمیان ریذیڈنسی کے واقع تھے رہنے کو ملے — بہ نظر اسکے کہ ارادہ فیض آباد سے کچھ الحاق نہ رہے ایک دو پل پختہ ہنگین جو متصل مچھی بھون کے تھے منہدم کیے گئے اور جو راستہ وہان سے قلعے مین جانے کا تھا وہ بند ہوا اور ایک مضبوط جماعت سپاہ گورہ کی متصل پل کے قائم کی گئی تمام خزانہ قلعے مین گیا اور رسد بکثرت جمع ہوگئی ہزارہا من غلہ شہر سے خرید ہوا اور رسد بھی اور شکر بکثرت کا نپور سے قبل از مسدود ہونے آمد و رفت کے آگئی تھی —

بعد ازاس فساد کے چھاونی مین کوئی امر مخل امن اور باعث فساد کا شہر مین واقع نہوا بتاریخ ۵ جون یا قریب اِس تاریخ کے سید حسین کی رجمنٹ کو جو سابق ملازم شاہی تھی حکم ہوا کہ ہتھیار رکھدو مگر انھون نے اسوقت تک انکار کیا جبتک توپین اُنکے سامنے ہوئین اسپر اُنسے اسلحہ چھین کر اُنکو شہر بدر کیا بتاریخ ۲۰ جون سب امن امان رہا بعد ازین سُنا کہ ایک جماعت مفسدین کی کسیہی مقام جو ۲۰ میل لکھنؤ سے ہے جمع ہوتی ہے اُسکا ارادہ یہ ہے کہ جب سب فوج وہان جمع ہوجاویگی تو لکھنؤ پر حملہ آور ہونگے ایک جماعت فوج قلعہ داری لکھنؤ سے جسکو زبان انگریزی مین گریس کہتے ہین مع چار توپون کے واسطے مقابلہ مفسدین کے جو شہر سے باہر جمع ہوتی تھی گئی —

لڑائی درمیان مفسدین اور فوج گریس کے بتاریخ ۲ جولائی برپا ہوئی فوج گریس بسرکردگی ہنری

لارنس صاحب کے لگی تھی اس جنگ مین لارنس صاحب کے پیر مین زخم آیا اور چوتھے روز وہ شخص جو
نہایت تابندہ جواہر کان انسانی اور مہر درخشندہ آسمان کاروانی اور وہ شخص جو اس نارک قت مین
بہت ضرور تھا اس جہان سے اٹھ گیا اُسکی تدابیر سے فوج قلیل لکھنؤ ایسی مضبوط ہو گئی کہ انھون نے
مفسدین کو اپنے نزدیک نہ آنے دیا اور اپنی جگہ پر اُسوقت تک قائم رہے جبتک کمک اُنکے پاس پہونچ گئی -
ایک صاحب احوال لکھنؤ بعد از وقوع وقائع مذکورۂ بالا اسطرح تحریر فرماتے ہین انکے بیان سے حالا
دلاوری وجوانمردی جس سے حفاظت رزیڈنسی کی بخلاف بیشمار انبوہ مفسدین تشنہ خون محافظین مقام
مذکور کے واضح ہوتا ہے کسی تواریخ مین ایسا حال نظر نہین آیا جیسا اس بیان سے پایا جاتا ہے سننے
آج کے دن تک کوئی ایسا واقعہ نہین ہوا جسمین ایسی شجاعت و استقلال ہوشیاری و تحمل شدائد و گرسنگی
و ماندگی کسی سے ظہور مین آئی ہون جیسے محصورین لکھنؤ سے بروے کار آئین اور اس حفاظت رزیڈنسی
مین صرف وہ ہوشیاری و دلاوری ظہور مین نہین آئی ہے جو انگریزون سے ہنگام کارزار وقوع مین آئی ہے بلکہ
وہ شجاعت و مردانگی ظاہر ہوئی ہے جو بخلاف بیشمار مضرت اور نقصان اور ناامیدی و محنت و مشقت
و تفکرات بے اندازہ اور بیرون از قیاس کے مستقل اور قائم رہے ہین اور آخر کار مقصد محال اور
سربستہ پر فتحیاب ہوے ہین موقع ایسا دشوار اور سخت تھا کہ انواپ قلعہ شکن مفسدین کی پچاس گز کے
فاصلے پر ہو رہا اور رزیڈنسی سے قائم تھین اور اسقدر قریب تھین کہ کلمات خوش آمد اور دھمکاوٹ
اور طعن و تشنیع کے جو مفسدین ہندوستانی محصورین رزیڈنسی سے کہتے تھے سب بخوبی سماعت
مین آتے تھے اور گولی بندوقون مفسدین کی وہان تک پہونچتی تھی جہان میم لوگ اور بچے اور زخمی
رہتے تھے اور مفسد اکثر سرنگ دیوار رزیڈنسی مین دوڑا کر ارادہ داخل ہونے مقام مذکور کا کرتے
تھے اور ہمیشہ سرنگ اُنکی بنا کرتی تھی اور محصورین کا حال یہ تھا کہ ہر روز بلکہ ہر وقت منتظر آمد فوج
کمک کے رہا کرتے اور انتظار حد سے زیادہ بڑھتے جاتے تھے اور گولہ انداز جنکی موجودگی بہت ضرور تھی
ہر روز کم ہوتے جاتے تھے یہانتک کہ توپ پیچھے ایک گولہ انداز بھی باقی نہ رہا تھا یعنی جسقدر توپ
تھین اُنسے کم نفری گولہ اندازونکی باقی رہ گئی تھی القصہ یہ حال ایسا تھا کہ جو ہموطن اُن دلاوران
رزیڈنسی کا سنیگا اسکو نہایت رقت اُنکے حال پر آویگی اور ان لوگونکو خوبی نصیحت ہوگی جو کبھی یہ ارادہ کرین
کہ دغابازی یا کثرت ازدحام یا برپا ہنگامہ پردازی شجاعت و دلیری انگریزان مین کچھ نقصان یا کمی کرین -

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ روز ہنگامہ پردازی کے شام کو یعنی ۲۹ جون وقت شام سر ہنری لارنس صاحب بہادر کے پاس مختلف خبرین اس مضمون کی آئین کہ فوج مفسد جو بکثرت موجود تھی مقام چنہٹ جو قریب آٹھ میل کے فاصلے پر لکھنؤ سے اوپر راستے فیض آباد کے واقع ہے دوسرے روز وقت صبح حملہ آور ہوگی یہ سنکر صاحب ممدوح الوصف نے یہ چاہا کہ کوچ کرکے انکو ایسے مقام پر متصل شہر روکین جہان وہ زیادہ مضرت نہ پہونچا سکین اور اگر ایسا ممکن نہو تو پل نالہ کوکرال پر انسے جنگجو ہون یہ نالہ راہ فیض آباد کو کاٹ کر قریب نصف راہ درمیان لکھنؤ اور چنہٹ کے جاری ہے۔

فوج مفصلہ ذیل واسطے روانگی کے طیار ہوئی چار توپین اسپی فیلڈ باڑی دو توپین نمبر ۲ اسپی فیلڈ باڑی اور ایک غبارہ آٹھ انچ کا اور رسالہ دولیٹر اور ۲۰ اسوار متعلقہ سواران اول و دوم و سوم اودھ رسالہ اور توپین سوگورہ ۳۲ رجمنٹ شاہی اور ۱۵۰ پیادہ سپاہی ۱۳ رجمنٹ ہندوستانی اور سپاہی ۴۸ رجمنٹ ہندوستانی اور ۲۰ سپاہی ۷۱ رجمنٹ ہندوستانی جو قوم کے سکھ تھے سب طیار ہوے۔

فوج مذکورہ بالا کو مخبران اخبار غلط پہونچا کر قریب دیا اور کہا کہ مقامات لکھنؤ اور چنہٹ کے درمیان انکا مفسد نہین ہے اور اگر ہونگے تو کم نفری انکی ہوگی یہ سنکر فوج مذکور حد معینہ سے آگے بڑھی اور راستے مین مفسد درختون مین اسقدر پوشیدہ ہوکر کمین مین تھے کہ کسی گارڈ کے تلاشی نے آنکھ سے انکو نہ دیکھا جبتک چہار طرف سے مفسد یکبارگی نکل آئے اور فوج مذکور کو گھیر لیا توپ گورہ اور غبارے سے والنٹے گولہ انداز ان نے انکو عرصہ قلیل تک روکا اور انکا مقابلہ بجرأت تمام کیا اگر توپخانہ اودھ اور سواران سکھ ہمراہ رہتے اور اسی طرح کوشش کرتے تو فتح فیروز نصیب دولت ابدمدت سرکار ہوتی گو سپاہ سرکار بہت کم تھی اور مفسد بکثرت تھے مگر گولہ انداز ان اودھ تو دغاباز تھے انھون نے توپین خندق اور غارون مین ڈالدین اور راستین گھوڑون کی کاٹکر انکو چھوڑ دیا اور آپ شامل مفسدین ہونے کے واسطے فرار ہوئے ہر چند انکے افسرون نے اور خود سر ہنری لارنس صاحب اور انکے ہمراہ افسرون نے انکو فہمایش کی بلکہ سر ہنری صاحب نے آخر کار شمشیر آبدار سے انکو خوف دلایا مگر کچھ فائدہ مترتب نہ ہوا اور مفسد قریب تر آگئے اور دو جانب سے ایسا زور ڈالا کہ فوج سرکاری کو سوائے گریز کے اور کچھ چارہ نظر نہ آیا اور سوار و پیادہ مفسد کا ایسا زور پڑا کہ تین توپین سرکار کی انکے ہاتھ آئین اور بہت سپاہ دغا بازی اور نمکحرامی

گولہ اندازون اور ضرب سے اس کارزار وجدل اور فصل مین کام آئی اور چونکہ سواری مین نہ تھے اسواسطے
عقب فوج کی حفاظت دشوار ہوگئی اور بباعث شدت گرما و قلت سامان جنگ جو ہنگام
کارزار سب کام مین آگیا تھا اور بعدم موجودگی سواران کے مراجعت مین ہمکو نہایت تکلیف
ہوئی اور ہمارا بہت نقصان بھی ہوا —

سابقاً لارنس صاحب کا یہ ارادہ تھا کہ وہ مقامون مین سب صاحب جو ملی گارڈ مین تھے رہین
یعنی کچھ مقام رزیڈنسی مین اور کچھ مقام مچھی بھون مین اور مچھی بھون ایک قلعہ قدیم تھا مگر شکستہ وہ
اسی لحاظ سے صاحب ممدوح نے اسکی کچھ مرمت کی تھی مگر تاہم بخوبی استحکام اسکا نہ ہوا تھا اور
یہ مقام قریب مکانات شہر کے واقع تھا اور اسپر اسی سبب سے رو آن مکانات کی تھی مگر ہنگامہ
۳۰ جون نے اسقدر نقصان فوج سرکار مین کیا تھا کہ سپاہی باقی ماندہ واسطے حفاظت دونون
مکان کے کافی باقی نہ رہے تھے اس لحاظ سے لارنس صاحب نے مقیمان مچھی بھون کو حکم بھیجا کہ بوقت
مقام مذکور کو خالی کر کے اڑا دو اور مقام رزیڈنسی مین داخل ہو تعمیل اس حکم کی اس خوبی سے ہوئی کہ
بوقت نواخت ۱۲ گھنٹہ شب یعنی وقت نیم شب فوج مچھی بھون تمام اسباب خزانہ اور سامان جنگ
و توپ وغیرہ ہمراہ لیکر بغیر اتلاف کسی سپاہی ہمراہی کے مقام رزیڈنسی مین داخل ہوگئی اور عرصہ قلیل کے
بعد اڑنے ۲۴۰ پیپے بارود اور ساٹھ لاکھ کارتوس جنگی سے جو مقام مذکور مین چھوڑ آئے تھے
لارنس صاحب اور دیگر افسران کو تیقن ہوگیا کہ مچھی بھون اور جو کچھ اسمین باقی تھا سب اڑ گیا اور
مفسدین کے ہاتھ اس مقام مین سے کچھ نہ آیا اگر یہ تدبیر صائبہ عمل مین نہ آتی تو غالب تھا کہ کوئی شخص
مقیمان رزیڈنسی اور مچھی بھون سے زندہ باقی نہ رہتا کیونکہ ابھی بیان ہو چکا ہے کہ مچھی بھون ایسا
مقام تھا کہ اسپر رو آتش مکانات شہر سے تھی اور سوا اسکے سامان توپخانہ بھی اسمین کم تھا اور
جو جو تکالیف اور شدائد مقیمان رزیڈنسی نے باوجود شامل ہونے فوج مچھی بھون کے گوارا کی ہین
اور جس جس وقت اور مشقت سے انھون نے مقام مذکور کی حفاظت کی ہے وہی کافی دلیل اس
امر کی ہے کہ اگر دونون مقامون مین قیام ہوتا تو ایک بھی نہ بچتا اور دونون مقام مفسدین کے
قبضے مین آجاتے —

تاریخ یکم جولائی ایک شل کا گولہ آٹھ انچہ کا اس مقام آیا جہان لارنس صاحب بیٹھے تھے

اور اگر انکے اور کوپر صاحب کے درمیان مین پھٹا مگر کسی کو ضرب نہ آئی اب کوپر صاحب اور دیگر صاحبان نے لارنس صاحب سے کہا کہ اس مقام کو چھوڑ کر کہین اور قیام کرنا بہتر ہے کیونکہ یہ مقام اب گویا نشانہ گولہ ہاے توپ و تفنگ مفسدین کا ہو گیا ہے یہ سنکر صاحب موصوف نے تبسم کنان جواب دیا کہ ایسے مکان خردمین یقین جانو کہ اور گولہ اب آکر نہ گریگا مگر حکم خدا کا اور طرح پر جاری ہونے والا تھا اور بروز دوم اُسی مقام پر ایک اور گولہ آکر پھٹا اور ایک ٹکڑا اُسکا صاحب موصوف کے ایسا لگا کہ جسنے زخم کاری پہونچایا اور صاحب اُس سے جان بر نہوے اُسی موقع پر کپتان ولسن صاحب ڈپٹی اسسٹنٹ ایجوٹن جنرل صاحب کو بھی گولہ مذکور سے صدمہ پہونچا تھا مسٹر ہنری لارنس صاحب کی مرگ کا صدمہ ایسا تھا کہ ہر ایک مقیم رزیڈنسی کے دل سے کئی روز تک نہ بھولا اور جب کچھ اُسکا رنج دور ہوا تو ایک اور رنج نے اُنکے دل پر غلبہ کیا یعنی میجر بنک صاحب جو بجاے لارنس صاحب کے کام کرتے تھے وہ بھی غلولہ تفنگ سے تاریخ ۱۲ جولائی اسطرح پر کام آئے کہ وہ ایک مقام رزیڈنسی مین کھڑے دیکھ رہے تھے کہ اُنکے سر مین گولی لگی اور فوراً انھون نے جان بحق تسلیم کی ۔

جب محاصرہ اور گولہ اندازی مقام رزیڈنسی مین شروع ہوئی اُسوقت تک صرف دو مورچال رزیڈنسی مین طیار تھی اور باقی مقامات حفاظت کے ناتمام تھے بلکہ وہ عمارات جو قریب رزیڈنسی کے تھے اور جسمین مفسدین بحفاظت بیٹھ کر غلولہ اندازی کرتے تھے وہ بھی صاف اور منہدم نہیں ہوئے تھے حق تو یہ ہے کہ ہمارا اتلاف جان جو رزیڈنسی مین ہوا وہ اول تفنگچیون کی گولیون سے ہوا جو مساجد اور دیگر مکانات متصلہ رزیڈنسی مین سے غلولہ اندازی کرتے تھے اور اِن مقامات کے انہدام کے واسطے اکثر صاحب انجنیر یعنی مہتمم عمارات نے سر ہنری لارنس صاحب سے کہا تھا مگر صاحب ممدوح نے یہی جواب دیا تھا کہ حتی الامکان عمارات مذہبی و مکانات رعایا کو بچانا بہتر ہے اس لحاظ مذہب اور خیال فائدہ رعایا و سپاہ مفسد کا انجام یہ ہوا کہ ہمارا ایسا صاحب مارا گیا اور نقصان جان و مال اسقدر زیادہ ہوا القصہ جب مفسدین نے محاصرہ رزیڈنسی کا کر لیا تو انھون نے اُن عمارات پر جو متصل اور اسقدر قریب تھین کہ پشتول کی گولی بھی وہان کام کرتی تھی قبضہ کر لیا اور اُنکی دیوارون مین سوراخ برابر نال

بندوق کے کر کے وہان سے شبانہ روز گولیان مارنی شروع کین جنسے ہر روز ہمارے بہت آدمی
خستہ و کشتہ ہوتے تھے کیونکہ ایکمرتبہ اُن مقامات سے قریب آٹھ ہزار گولی کے ہمارے مقام پر پڑی
بھی اور کوئی مقام رزیڈنسی مین ایسا نہ تھا کہ جو اُنسے محفوظ رہتا یہانتک جو مقام ہسپتال کا تجویز ہوا
تھا اُسکے بھیتر گولیان پہونچتی تھین اور بیمارون کو اُنکے بستر پر ہلاک کرتی تھین جو مقام میمون کے
واسطے محفوظ تر تصور ہوا تھا اُسمین بھی لفٹنٹ دورن صاحب کی میم اور دیگر میم صاحبان اور بچے
گولیون سے نہ بچے مفسدین نے اسی عرصہ مین مورچال بھی طیار کر لیے اور بیالیس یا پینتالیس توپین
جنمین بھاری توپین بھی تھین انپر چڑھادین اور اُنمین سے بعضی بعضی پچاس گز کے فاصلے سے بھی
کم فاصلے پر تھین اور مقام اُنکے ایسے محفوظ تھے کہ ہماری توپین وہان کچھ کام نہ کرتی تھین اور اُنکے
گرد جو مفسدین دیوارین حفاظت کی طیار کرتی تھین تو ہمارے غلولہاے تفنگ بھی وہان پر کچھ کام
نہ کرتی تھین اور اسکے ہمارے سیل کے گولے بھی وہان بیکار تھے کیونکہ مفسدین نے ہر ایک توپ کی
پشت پر خندق آٹھ فیٹ کی عمیق بنا کر امن گاہ کر لی تھی کہ جسوقت ہمارے سیل کے گولے پہنچتے
تھے وہ خندق مین بیٹھ جاتے تھے اور خندق ایسی بنائی تھی کہ جسوقت مفسد اپنی توپ بھرتے تھے
تو سواے اُنکے ہاتھ کے اور کچھ ہمین نظر نہ آتا تھا —

الغرض تا تاریخ ۲۰ ماہ جون مفسدین بطور مذکورہ بالا شبانہ روز گولہ رانی مین مشغول رہے
اور تاریخ مذکور کو بوقت نوانت ۱۰ گھنٹہ قبل از دوپہر انھون نے ایک سرنگ اُڑائی جو قریب
مورچال رزیڈنسی کے تھی اور یہ سمجھا کہ مقام مذکور اڑ گیا مگر اُس سے کچھ ہمارا نقصان نہوا اور جب
دھوان فرو ہو گیا تو انھون نے مقام مذکور پر حملہ کیا مگر ادھر سے اُنپر ایسی گولہ رانی اور
آتش باری ہوئی کہ عرصہ قلیل کے بعد وہ پسپا ہوے اور انھون نے بڑی زک اٹھائی اسی
عرصہ مین ایک اور دستے نے انس صاحب کے مورچال پر حملہ کیا وہان لفٹنٹ لوٹن صاحب متعلق
۱۳ رجمنٹ ہندوستانی سرگروہ تھے اور اُنکے ماتحت چند صاحب لوگ جو خود درخواست دیکر
شامل فوج ہوے تھے اور کچھ گورہ ۳۲ رجمنٹ شاہی کے اور کچھ سپاہ ۱۳ رجمنٹ ہندوستانی کی
تھی انھون نے ایسی داد شجاعت کی دی کہ صفحۂ روزگار پر اُنکا نام نقش ہو گیا اور مفسدین وہان
بھی شکست فاش کھا کر دو بفرار لائے اور اکثر اُنمین کے کشتہ و خستہ میدان جنگ مین خاک و خون مین غلطان

پڑے تھے سواے اِن حملون کے مفسدین نے اِس روز ہر ایک مقام رزیڈنسی پر حملہ کیا اور سب
جگہ سے شکست کھا کر فراری ہوے یہ ہنگامہ حملہ آوری اُنکا تا نہواخت دو گھنٹہ بعد دوپہر گرم رہا
مگر جب اُنھون نے دیکھا کہ کچھ پیش رفت نہین ہوتی ناچار اِس حرکت سے باز رہے مگر گولہ اندازی
شبانہ روزی اُنکی جاری رہی اور تاریخ ۱۰ - ماہ اگست کو مفسدین نے ایک اور سرنگ اُڑائی
جس سے باہر کی دیوار ہمارے مورچے پر کے دھس کی اُڑکر اندر آرہی اور جب تاریکی فرو ہوئی
تو ایک شق دیوار مذکور مین ایسا پڑا ہوا معلوم ہوا کہ جسمین سے اگر فوج آراستہ ہو تو ایک پوری
رجمنٹ نکل آوے اور مفسدین کے کچھ سپاہی اُسمین سے اندر دیوار کے آتے نظر آئے مگر یہان سے
ایسا اچھا اُنکا استقبال ہوا کہ وہ لوگ بہت جلد رو بفرار لائے اور جو لوگ اُنمین نہایت دلیر
اور مستقل مزاج تھے وہ نہ بھاگے اور اُسی جگہ سب نے جان دی اِسی عرصہ مین ایک دستہ
مفسدین اِس مورچال پر جو جانب کانپور واقع ہے حملہ آور ہوے اور اُسکی خندق تک پہونچکر
کچھ عرصے تک وہان مقیم رہے آخر کار سپاہ رزیڈنسی نے اُنکو وہان سے نکال دیا ایک اور دستے نے
کپتان اندرسن صاحب کے مورچال پر حملہ کیا اور زینہ ہاے چوبین آنکر دیوار پر لگا دین مگر یہان
جو فوج متعینہ تھی اُنھون نے ایسی جوانمردی کی کہ مفسد جگہ نہ پکڑ سکے اور آخر کار زینہ وغیرہ
چھوڑ کر فراری ہوگئے اور اپنے اپنے مورچال پر جا کر حسب دستور گولہ اندازی شروع کی اِس ہنگامے
مین جتنے افسر اُنکے ہاتھ آئے تھے سب کام آئے صرف سپاہ فراری ہوگئی بتاریخ ۱۸ ماہ اگست
دشمنون نے ایک اور سرنگ جو روبروے مورچال سکھان کندہ کی تھی اُڑائی اُسکے صدمے
سے ہمارا نہایت نقصان اور اتلاف جان ہوا کپتان اور صاحب جو فوج سرکاری کے ملازم تھے
اور لفٹنٹ مچیم صاحب اور لفٹنٹ سویٹ صاحب جنکے زیر حکم ایک گروہ باجہ نوازون کا تھا اِس
سرنگ سے اُڑ گئے مگر قدرت خدا اور حفاظت حافظ حقیقی سے جب زمین پر گرے تو سواے
صدمے اُڑنے اور گرنے کے اور کسی طرح کا آسیب اُنکو نہین پہونچا مگر اُنکے سے خوش نصیب
اور محصورین بیلی گارد یعنی رزیڈنسی نہ تھے کیونکہ گیارہ آدمی اِس سرنگ کی گرد کے نیچے
دب گئے اور بباعث شدت اور کثرت گولہ اندازی مفسدین کے اُنکا نکالنا دشوار تھا اسواسطے
وہ سب وہین دفن ہوگئے اِس سرنگ سے ایک دیوار شق ہوگئی اور اُسمین سے مفسدین

مفسدین نے حملہ کرکے چاہا کہ اندر بیلی گارد کے آجادین مگر دلاوران سرکاری نے انکا مقابلہ کیا اور
ایسی داد مردانگی کی دی کہ دشمن بین پاہو کر روبفرار لائے مگر چند مفسد شق دیوار کی پناہ مین بیٹھے
رہے اور انکو بوقت شام گورہ ہانیے متعلقہ ۳۲ ہم ۸ رجمنٹ شاہی نے سنگینون سے مار کر
بھگا دیا بتاریخ ۵ ماہ ستمبر مفسدین نے ایک اور حملہ باشد و مد بسیار کیا یعنی ایک اور سرنگ جو
انھون نے بمقابلہ مورچہ ۸ اوینی توپ کے جہان میجر ایپ تھورپ صاحب حکمران تھے اڑائی اور
بعد ازان جد وجہد وکد وکاوش سے مورچہ مذکور پر حملہ کیا حتی کہ نزدیک دیوار کے آکر زینے لگا دیے
اور انکے وسیلے سے مورچہ تک پہونچ بھی گئے یہان پر ہنگامہ زد وضرب کا خوب گرم ہوا آخر
مفسدین پس پا ہوے چند لحظ کے بعد انھون نے ایک اور سرنگ جوروبروے برگیڈ
مس کوٹ گھر کے طیار کی تھی اڑائی اور بعد ازان حملہ آور ہوے مگر شجاعت اور مردانگی رائفل والون
کی نے ایسا زور دکھایا کہ مفسد یہان سے بھی گریزان ہوسے اور ایسی بدحواسی سے فراری ہوے
کہ زینہ وغیرہ سب چھوڑ کر بھاگ گئے اور ایک سردار انکا اس ہنگامے مین کام آیا یہ سردار بہت
دیدار وا ور جہان دیدہ تھا اسکے قتل ہونے سے مفسد نہایت پریشان ہوے ماورای مقامات
مذکورۂ بالا دشمنون نے اور چند مقامون پر اس روز حملہ کیا مگر کہین فتحیاب نہوے اور ہر جگہ
شکست کھا کر روبفرار لائے اس روز دشمنون کا نہایت اتلاف جان ہوا کیونکہ اس روز وہ بہت
زور شور سے آئے تھے اور رات کو دیکھا کہ وہ بہت سے لاشین دریا کے پار بجانب چھاونی
لیجاتے تھے یہ روز گویا آخری دن مفسدین کی زور آزمائی کا تھا اسواسطے انھون نے بھی ایسا شدید
ہنگامۂ جنگ گرم کیا تھا مگر روبروے ہمارے شجاعون کے کچھ پیش رفت نہ ہوئی اور یہ چار
ہنگامے جنگ وپیکار کے ایسے سخت اور صعب تھے کہ اگر انمین سے ایک کا بھی بیان کیا جاوی
تو ایک دفتر بن جاوے مگر ہمارے نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل خود خیال فرماوینگے
کہ ایسے نازک وقت مین جب آدمی بھی کم ہون اور انمین فوج کے آدمی اور بھی کم ہون اور مقام
ایسا ہو کہ سب طرف سے محصور اور دشمن بکثرت ہون اور ایسے نزدیک کہ بخوبی ہمکلام ہوسکین
اور وہ قواعد وغیرہ فن جنگ آوری سے خوب ماہر ہون تو ایسے وقت مین سوائے تائید الٰہی اور
ہوشیاری ومردانگی سپاہ محصور کیا تصور کیا جاوے ہمارے جزوی آدمی ہر وقعت

ہوشیار رہتے تھے کیونکہ دشمن کسی وقت مین گولہ اندازی سے غافل نہ تھے اور اگر سرنگ کی شکست کے
باب مین کوشش نہ ہوتی تو ہم سب اثنا کبھی کے کام آگئے ہوتے اور مقام رزیڈنسی بھی قبضہ
مفسدین مین آگیا ہوتا مگر ہمنے ایسی کوشش سے شکست سرنگ کی کی کہ انکی کئی سرنگین ادھر سے
اڑا دین بلکہ ایک سرنگ کے اڑانے مین تو انکے اسی آدمی مر گئے اور دوسری کے اڑنے سے
قریب بیس سپاہی کے جان سے ہلاک ہوئے القصہ ایسی ایسی ہوشیاری اور جان نثاری سے
ہمنے مقام رزیڈنسی کو ہاتھ سے نہ جانے دیا اور جو کچھ ہمارے پاس تھا اور جو ہمارے ساتھ تھے
انکی حفاظت مین جان و دل سے مشغول اور مصروف رہے ۔

سوائے معرکہ آرائیون کے ہمارے سب آدمیون کو اندیشہ جنگ و حملہ دشمنان رہا کرتا تھا اور
اس سبب سے وہ بہت تنگ تھے مفسد ہمیشہ شور و غل مچاتے تھے اور گولہ اندازی اور ایسی
ایسی باتین کرتے تھے کہ جس سے ہم لوگون کو یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ مستعد بحملہ آوری ہین مگر آخر کو وہ اپنے
مقامات سے حرکت نہ کرتے تھے اور ہم لوگون کو ناحق ہر وقت مستعد اور آمادہ رہنا پڑتا تھا
کیونکہ ہمارے پاس اتنی فوج وافر نہ تھی کہ کچھ اسمین سے ہوشیار اور نگران حرکات مفسدین رہتی
اور باقی ماندہ کچھ آرام کر لیتی اسواسطے جتنی فوج تھی سب ہر وقت اور خصوصاً وقت شب کمر بستہ
رہا کرتی تھی اس مستعدی لاحاصل سے ہمارے سب آدمی بہت تنگ اور ماندے ہوگئے تھے
اسی طرح انکو ستاسی روز یعنی قریب تین مہینے کے بسر کرنے پڑے بعد اس عرصے کے جنرل
اوٹرام صاحب تشریف لائے اور انکو اس مقام بیم و یاس سے رہائی بخشی ماورا ان سب
باتون کے ہمارے آدمیون کو مرمت توپ وغیرہ کی کرنی پڑتی تھی اور کشتہ و خستہ حیوانات کو
دفن کرنا ہوتا تھا اور رسد و سامان جنگ وغیرہ ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہونچانا پڑتا
تھا اور سوائے اسکے اور اکثر امور کیا کرتے تھے جنکا بیان یہان محال ہے اور جنکے کرنے سے بڑی
دقت ہوا کرتی ہے ۔

جب ہم اول محصور ہوئے تھے تو ہمکو کچھ خبر باہر کی معلوم نہ ہوتی تھی اور ہمکو کچھ خبر دربارہ
مصیبت زدہ کی پہنچ نہین سکتی تھی ہر چند کبھی کبھی جاسوس باہر سے واسطے دریافت ہمارے
رفیقون کے آتے تھے اور ظاہر مین وہ کچھ کچھ خبرین بیان کرتے تھے مگر وہ کب قابل اعتبار کے تھین

اور جو شخص ہمارے پاس سے باہر جاتا تھا وہ پھر واپس نہیں آتا تھا مگر ۲۲ دن بعد ایک شخص
انگد نامے واپس آیا اور یہان ظاہر ہوا کہ جنرل ہیولوک صاحب کا کیمپ واسطے کمک کے آتا ہے
اور پانچ یا چھ روز بعد یہان پہونچیگا یہ خبر سُنکر ہمنے فوراً ایک قاصد روانہ کیا اور کیمپ مذکور کو
کہلا بھیجا کہ جب تم نزدیک شہر کے آؤ گے اُسوقت دو برج آتشبازی کے اُڑانا تاکہ ہمکو تمھاری
آمد کی خبر ہو اور ہم یہان سے تمھارے شامل ہونے کو اور مفسدین سے مقابلہ کرنے کو باہر آئین
اِس انتظار مین چھ دن گذرے مگر کوئی علامت اُنکی آمد کی ظاہر نہ ہوئی بلکہ کئی روز بعد تک اُنکی کچھ
خبر نہ آئی اور نہ کوئی برج نظر پڑا اِس انتظار مین نہایت حیرانی و پریشانی ہوئی اور بعد ازین ہمنے
تاریخ ۲۹ - ماہ اگست یعنی ۲۵ روز کے بعد سُنا کہ فوج آئی تھی مگر باعث نہ پہونچنے کمک کے
واپس چلی گئی اور اِس خبر کے بعد پھر ہمنے کچھ نہ سُنا کہ کیا ہوا اجتک دور در قبل از وارد ہونے جنرل
اوٹرام صاحب کے خبر آمدآمد فوج جنرل صاحب ممدوح کی گوش زد و مسامع افسردہ ہوئی
اور جنرل صاحب خود تاریخ ۲۵ - ماہ ستمبر وارد ہوئے -

ایک اور خرابی و پریشانی جو عائد حال ہم لوگون کے تھی یہ تھی کہ نفری گولہ اندازون کی تعداد
کم ہو گئی تھی کہ گورہ پلٹن ۳۲ رجمنٹ شاہی اور وہ صاحب لوگ جو خود درخواست دیکر شامل
فوج ہو گئے تھے اُنکی امداد کرتے تھے مگر تاہم اُنکو جسطرف فوج مفسد کا زور ہوتا تھا اُسطرف
اپنے مقامات قدیم چھوڑ جانا پڑتا تھا اور وہان سے پھر جہان اور زور معلوم ہوتا تھا
وہان اُنکو جانا پڑتا تھا کیونکہ جسقدر توپین تھین اُسقدر گولہ انداز نہ تھے حتی کہ نفری گولہ اندازون
کی ۲۴ تھی اور اضراب التواب مع غبارہ وغیرہ تیس ۳۰ تھے اِس سے خیال کرنا چاہیے کہ فی توپ
ایک گولہ انداز بھی موجود نہ تھا پس کیونکر انتظام توپون کا بغیر جانے گولہ اندازان عارضی
کے ایک مقام سے دوسرے مقام پر جہان ضرورت زیادہ معلوم ہوتی تھی ہو سکتا تھا -

ہمارے ساتھ جو فوج ہندوستانی تھی اُسکی نمک حلالی اور وفاداری بیرون از تحریر و تقریر ہے
کیونکہ باوجودیکہ اُنکو کھانا بھی اچھا نہین ملتا تھا اور مکان بھی اُنکے واسطے موافق نہ تھے اور
اُنکے مقام پر خصوصاً ۱۳ رجمنٹ کے قیام گاہ پر دشمنون کی گولیان اِس کثرت سے پڑتی تھین کہ
اُنکے آدمی بہت ضائع ہو گئے تھے اور وہ مفسدین کے نزدیک اِسقدر رہتے تھے کہ آپس مین گفتگو

ہوا کرتی تھی اور مفسد ہر طور سے انکو فہمایش کرتے تھے اور باغ سبز دکھاتے تھے مگر انھون نے
ہماری رفاقت سے تن دہی نہ کی اور اگر وہ بھی ایسا ہی کرتے اور انکی سازش مین اجاتے تو ہم
ملاتی کہ تھوڑے سے تھے کبھی مفسدین سے جان بر نہوسکتے فقط۔

ایک وقائع نگار احوال لکھنؤ کا سواے اسکے جو سابق مذکور ہو چکا ہے اسطرح پر بیان کرتا ہے
کہ جب انگریزان محصورین نے یہ سنا تھا کہ فوج عظیم واسطے رہائی انکے بسرداری جنرل ہیولوک صاحب
آتی ہے تو انکو نہایت خوشی ہوئی تھی بلکہ جان تازہ قالب بیجان مین آئی تھی مگر جب انتظار حد سے
گذرا تو اور یاس زیادہ از سابق رونما ہوئی تھی اور سواے صبر و شکر کے اور کچھ چارہ نظر نہ آتا تھا
مگر اسپر بھی انھون نے شجاعت اور مردانگی کو نہ چھوڑا اور یہ ارادہ مصمم تھا کہ جہان تک ممکن ہو بیلی گارد
کو بچائیے اور جب کسی صورت یہ امر امکان نہ رکھے تو جان عزیز کو جسقدر قیمت گران پر ہو سکے
فروخت کیجیے القصہ اسی طرح انکو ایک مہینا گذرا اس عرصے مین جنرل ہیولوک صاحب کلکتے
سے روانہ ہوکر اور راستے مین مفسدین کو سزا دیتے ہوے اور تین مرتبہ نانا کی فوج کو شکست فاش
دیکر وارد کانپور ہوے اور وہان سے بتاریخ ۲۰ ماہ جولائی عبور دریاے گنگ کرکے ملک اودھ مین
با فوج جرار داخل ہوے اور اسی روز چلکر مفسدین کا مقابلہ بمقام اوناؤ کیا یہ مقام مفسدین نے
خوب مضبوط کر رکھا تھا تمام مکانات شہر مین در و دیوارون مین بندوقون کی نال کے برابر
سوراخ کر رکھے تھے اور انمین سے گولی مارتے تھے اور آپ مکان کے اندر رزد فوج سرکاری
سے امن مین تھے اور سواے اسکے شہر مذکور پر از فوج مفسد تھا اور انکے پاس پندرہ ضرب توپ
کی موجود تھین اور مقام مذکور ایسے موقع پر تھا کہ سواے حملہ کے اور کسی طرح وہ قبضے مین نہ آتا
اسی واسطے فوج سرکار کی ایکبارگی حملہ کرکے دشمن کی توپون پر جا گری اور دو تین مرتبہ وہان
سنگین کی لڑائی ہوئی اسمین فوج طرفین خوب لڑی آخرکار تاب زد و ضرب فوج سرکاری کی نہ لاکر
دشمن پس ہوے اور شہر اوناؤ قبضہ اولیاے دولت سرکار مین آگیا اس شہر کو فتح کرکے فوج سرکاری
آگے بڑھی اور فتحپور چوراسی پر حملہ آور ہوئی اسمین جسا سنگھ مفسد مقیم تھا اور شہر کے عقب مین
توپخانہ مفسد جمع تھا اول جو صاحب مقام مفسد مذکور مین پہونچا لفٹنٹ ونجر فیلڈ متعلقہ مدراس
فیوزلیر تھا اسکے بعد فوج بھی وہان جا پہونچی اور مقام مذکور پر قبضہ کر لیا ان دونون لڑائیون مین

ہماری فوج کا سخت نقصان ہوا اور اس نقصان کے ہونے مین ۸۸ سپاہی ہمارے ختنا ور کشتہ
ہوے جنکا ہمکو نہایت افسوس ہے —
کچھ عجب نہین ہے کیونکہ مفسد اچھے موقع پر قیام پذیر تھے اور تدابیر بھی انکی اچھی تھی اور ہم
ہر طرح بموقع مقامون سے لڑتے تھے اور جو تعداد ہمارا دشمن تھا اگرچہ تاہم فتح ہماری رہی اور
مفسد دونون مقامون سے فراری ہوے یہان سے بھی ہماری فوج نے اب عزم پیش قدمی کا کیا مگر
وباے ہیضہ اس زور شور سے ہماری فوج مین پھیلی کہ سواے مراجعت کے اور کچھ چارہ نہ تھا لہذا
ناچاری جنرل ہیولوک صاحب اپنی فوج فتحیاب کو واپس بمقام کانپور لے گئے —
مفسد اس قابو کو غنیمت جان کر پھر تا بدریاے گنگ آکر قابض ہوگئے اور کنارۂ دریا پر مورچال
ایسے موقع سے طیار کیے کہ جنکی زد دریا پر تھی اور جسکے سبب انکے دانست مین سد راہ فوج ظفر
موج ہوگیا تھا مگر جب کانپور مین اور فوج سرکاری آئی تو جنرل ہیولوک صاحب نے پھر عزم عبور
دریا کیا اور بتاریخ ۱۹ ستمبر مفسدین کی توپون کے روبرو ہوکر عبور کیا اور وہان سے دشمنون کو
ہٹا دیا مفسد وہان سے ہٹ کر ایک مقام پر جمع ہوے اس مقام کا نام منگلوار تھا فوج سرکاری
بھی انکے تعاقب مین وہان گئی اور بتاریخ ۲۱ انپر حملہ آور ہوئی چار گھنٹے میدان جنگ گرم رہا
آخر کار مفسد شکست کھا کر و بفرار لائے اور پانچ توپ اپنی اور دو ضرب باڑھی کی چھوڑ گئے
یہ سب فوج ظفر موج کے قبضے مین آئین اور آگے بڑھ کر فوج سرکاری نے آگے کو کوچ کیا اور بیس میل
تک مفسدین کو مارتے ہوے گئے اور جا کر بشارت گنج پر قبضہ کر لیا مفسد اس جنگ آوری فوج
گورہ سے ایسے بدحواس ہوکر بھاگے تھے کہ اکثر توپین انھون نے کنوؤن مین ڈال دین اور
ہتھیار میدانون مین پھینک کر فراری ہوے اور ریل مقام بنی کا بھی انسے توڑا نہ گیا القصہ تعاقب
مفسدین مین ہماری فوج نزدیک لکھنؤ کے پہونچی قریب دو یا تین میل اس جانب لکھنؤ کے دشمنون
نے ایک نہایت مضبوط مورچال طیار کیا تھا وہان پچاس ضرب توپ انکی موجود تھین یہان بڑی خون
ریز لڑائی ہوئی اور ہمارے سپاہیون نے دلاوری شجاعت کی دی اور دشمنون پر ایسا ہنگامہ زد و خورد
گرم کیا کہ وہ تاب نہ لاکر بھاگ نکلے اور ہماری فوج کچھ تو عالم باغ مین رہی اور کچھ واسطے بہمی
محصورین بیلی گارد کے آگے بڑھی اور جب وہ بیلی گارد مین پہونچے تو اسقدر خوشی محصورین کو ہوئی گویا انکو

زندگی دوبارہ ہوئی اور فی الحقیقت یہ امر ایسا ہی تھا کیونکہ اُسوقت مفسدین ایک سرنگ طیار کرتے تھے اور وہ تھوڑی باقی رہ گئی تھی اگر اور ایک یا دو روز یہ فوج انکی رہائی کو نہ پہونچتی تو اُس سرنگ سے سب بیلی گارد والے اُڑ جاتے مگر مشیت ایزدی اور یہی طرح پر تھی اور ابھی رہائی انکی مقدر مین نہ تھی کیونکہ مفسدین نے کیا نہ کیا کہ جب یہ فوج داخل بیلی گارد ہوئی انھون نے چار طرف سے مقام مذکور کو گھیر لیا اور پل جو درمیان لکھنؤ اور عالم باغ کے واقع تھا اُسکو توڑ ڈالا اسی پل کے شکست ہونے سے آمد رسد اور خبر رسۂ عالم باغ کی مسدود ہو گئی۔

جسوقت سے ہماری یہ فوج داخل رزیڈنسی ہوئی ہے اُسوقت سے ایک اور بھی گورانی موقوف نہین ہوئی ہمارا توپخانہ بھی شہر پر گولہ ڈالتا ہے اور قریب پانچ میل کے مکانات شہر صدمات گولہ سے صاف ہو گئے مگر چونکہ مفسدین کی کمک اب مقام دہلی سے آنے والی تھی کیونکہ مقام مذکور قبضۂ اولیاء دولت مین آ گیا ہے اور وہان کے مفسد بھاگ کر یہان آنے والے ہین اگر یہ آ گئے تو ہماری فوج کو بھی اور مدد درکار ہوگی فوج انگلستان سے چلی آتی ہے اور کچھ مقام کلکتے مین بھی وارد ہوئی ہے اور کلکتے سے بھی یہ سواری گاڑی وڈاک گاڑی ودولی غرض جو کچھ دستیاب ہوتا ہے اُسپر سوار کرکے روانہ ہوتی جاتی ہے اسی اثنا مین سر کولین کیمپل صاحب بھی مع صاحبان ہمراہی کلکتے سے روانہ ہوکر بمقام کانپور وارد ہوئے اور چندے قیام پذیر ہوکر عبور دریائے گنگ کرکے روانہ لکھنؤ ہوئے اور جو کارہائے نمایان اُنسے سرزد ہوئے وہ محتاج بیان کے نہین اور اس مختصر مین انکی گنجایش بھی نہین اسواسطے یہ مضمون اسی قدر رہا آیندہ اگر موقع ہوا تو مفصل حال جنگ لکھنؤ کا درج صفحات کیا جاویگا۔

ایک دوست کے خط سے حال مرقومہ ذیل جو بمقام اونام واقع ہوا تھا دریافت ہوا اور واسطے اطلاع شایقین تواریخ درج کیا جاتا ہے کہ ہنگام بلوے مین ایک صاحب شیو سنگھ نامے تھانہ دار ستھراوان ضلع اونام کے تھے بتاریخ ۲۵ ماہ اپریل ۱۸۵۸ء اور ۲۲ ماہ مئی سنہ مذکور باغیون نے جو قریب چار ہزار سوار اور پیادہ کے تھے بسرکردگی امراؤ سنگھ اور رگھبیر سنگھ اور درگا سنگھ اودہ کے تھانہ مذکور کو محاصرہ کرکے دست زد و ضرب سپاہیان تھانہ پر دراز کیا اور صبح سے تا یک روز ہنگامہ جنگ و پیکار گرم رہا مگر باغیان مذکور کسی طرح غالب نہ آسکے اس عرصے مین جناب

پیترک کارنیگی صاحب جو اُسوقت مین ڈپٹی کمشنر ضلع ہذٰا تھے اور جناب السرڈ الیٹ صاحب اسسٹنٹ کمشنر باستعانت تھانہ تشریف لائے اور باغیون کو بیس پا کیا دونون مرتبہ یعنی ۲۵-اپریل و ۲۲-ماہ مئی کو ایسا ہی ہوا اِن خدمات نمایان کے جلدو مین تمام برقنداز اِن تھانہ مذکور کو جو صرف ایک چھیانوے نفر ہی تھے سرکار سے انعام مرحمت ہوا اور مسمی رنجیت سنگھ والد ماجد شیو سنگھ صاحب کو باعث اُنکی خیر خواہی اور خدمات شایستہ کے تعلقہ کاٹہ وغیرہ جسکی مالگزاری مبلغ ۱۸۰۰؍ روپیہ فی بمنظوری حکام عنایت ہوا اور بمزید عنایت کرسی بھی روبرو حکام کے ملی اور جب تسلط سرکار اس ضلع مین ہوگیا تو شیو سنگھ کو اُبرتھانداری پور ردہ سرفراز کیا یہان بھی اُنسے اور باغیون سے جو زیر حکم مینی مادھو بخش کے تھے ایک لڑائی ہوئی اُسمین بھی باغی اپنی مراد کو نہ پہونچے فی الحقیقت جو اپنے آقا اور مالک کی خیر خواہی کرتا ہے اُسکو کبھی دنیا اور عقبیٰ مین ندامت اور پشیمانی نصیب نہین ہوتی اور گو چند روز اُس عمل کے کرنے مین تکلیف بھی ہوتا ہم آیندہ ثمرۂ نیک اُسکو حاصل ہوتا ہے جیسا شیو سنگھ کو ہوا کہ باعث اُسکی خدمات کے وہ رفتہ رفتہ صوبہ دار اور افسر پولیس ہوگیا اور کل کام اُسکے ضلع کا اُسکے اعتبار پر چھوڑا گیا۔

شملہ

بتاریخ ۱۴ مئی کمنڈر انچیف صاحب مع رفقا کے اِس مقام سے روانہ ہوئے اور چونکہ کوئی سپاہ ولایتی یعنی گورہ یہان موجود نہ تھی اسواسطے باشندگان مقام ہذا تدابیر واسطے اپنی حفاظت کے عمل مین لائے اور قریب ایک سو صاحب لوگ کے جمع ہوکر ایک کمیٹی مقرر کی اُسمین حاکم اول جنرل مینی صاحب ہوئے اس کمیٹی مین یہ تجویز ہوئی کہ کوٹھی بنگ بہت مناسب موقع پر اور یہ صلاح قرار پائی کہ اگر فساد ہووے تو سب صاحب لوگ وہان پر جمع ہوجاوین اور خبر کرنے کی تجویز یہ ہوئی کہ دو آواز توپ کی ہونگی اور تمام گھنٹے جو گرجا گھر مین ہین وہ بجینگے بس اُنکی آواز سنکر سب کو اطلاع فساد ہوجاویگی ہتھیار اور سامان جنگ سب کو تقسیم ہوگیا اور پیتر ڈل اور پہرہ جابجا مقرر ہوگئے۔

بتاریخ ۵ خبر آئی کہ فوج گورکھہ حسب الحکم انبالہ جانے سے انکار کرتی ہے یعنی آمادۂ فساد ہے جنرل صاحب نے حکم دیا کہ آج چار بجے سب سپاہ گورکھہ کی گنتی ہوگی مگر باعث چند در چند مین بجے ہی گنتی

شروع ہوئی اب خبر آئی کہ سیاہ گورکھہ نے فساد کردیا اور خزانہ اور میگزین بھی قبضے مین کرلیا آئین آواز توپ اور گھنٹہ مذکورہ بالا سب کو خبر بنگ گھر مین جمع ہونے کی ہوئی یہ عجب موقع تھا ایک سو کوٹھیون مین سے جو اس مقام مین ہین عورات اور بچے نکل نکل کر کوئی سوار اور کوئی پیادہ اور کوئی کسی کی گود مین بھاگتے ہوے بنگ گھر کی جانب چلے آتے ہین بازار مین بھی اندیشہ پیدا ہوا اور کچھ انتظام صاحب لوگون مین رہا بعضے بعضے صاحب لوگ نہایت بدوضع معلوم ہوتے ہنگام غروب آفتاب یہ خبر آئی کہ گورکھہ نہایت درجہ بگڑ گئے اور انکے افسر وہان گھر گئے اور ہر لحظہ گولی کی برآواز سمجھے کہ اب آواز شوروغل اور قتل کی گوش زد ہو مگر یہ فکر اور اندیشہ کچھ کم ہوگیا جب قریب نواخت دس بجے رات کے لاٹ ولیم ہی صاحب ڈپٹی کمشنر شملہ چھاونی گورکھہ سے یہ شرائط منجانب مفسدین لائے۔ اول یہ کہ گارڈ گورکھہ دوبارہ خزانہ پر مقرر کیا جاوے۔

دوم یہ کہ دو مہینے کی تنخواہ انکو دیجاوے۔

سوم یہ کہ جو ہتھیار اور سامان انکے میگزین مین سے نکال لیے گئے ہین وہ واپس انکو ملجاوین۔

پچھلی شرط البتہ ناگوار تھی مگر لاٹ ہی صاحب نے صلاح دی کہ اگر شرائط مذکورہ منظور نہونگے تو نتیجہ متخیلہ کے مطابق نہوگا آخرکار یہ صلاح قرار پائی کہ اپنا مقام اور اپنے اسلحہ صبح تک نہ دینے چاہیے اور میم صاحبان اور لڑکے شب کو جدا کیے گئے کہ تا شب طیاری کرکے صبح کو شملے سے فرار ہوجاوین اور تا صبح اکثر شجاعانِ شملہ غائب ہوگئے بلکہ اپنی اپنی پلٹن کو بھی چھوڑکر اکثر افسر بھاگ گئے۔

بروز شنبہ قریب نواخت نہ گھنٹہ صبح گارد گورکھہ نے بسرکردگی میجر بکیٹ صاحب کوچ کرکے خزانہ پر اپنا گارد تعینات کیا اور وہان سے جاکر کوٹھی بنک کا قبضہ کرلیا خبر بالا مین تزلزل دیا ہوتے ہوتے ایسا اختلاف ہوکہ تمام شملہ مین یہ خبر اسطور پر مشتہر ہوئی کہ گورکھہ نے مکانات مذکورہ کا قبضہ کرلیا اور فرار پر قرار داد عالم ہوا۔

بروز یکشنبہ خبرین آئین کہ گارد گورکھہ نے خزانہ کسولی لوٹ لیا اور کسولی اور دگشاہی دونون مین فساد ہوا اور سب مقیم مقامات مذکورہ مسلح ہوے اور ڈاک شملہ راستے مین گرفتار ہوکر جلادی گئی اور غرضکہ مین کپتان برگ صاحب کو کمانڈر انچیف صاحب بہادر نے باختیار کل یہان بھیجا کہ جیسا مناسب ہو

ویسا سپاہ گورکھہ سے پیش آوین صاحب موصوف نے آکر حکم دیا کہ قصور گذشتہ ہر ایک کے معاف ہونگے اگر وہ اب بھی انبالہ کو کوچ کر جاوین یہ شرط سپاہ نے منظور کی اور تاریخ ۲۴ سے مقام مذکور سے کوچ کرکے سب باشندگان شملہ کو اطمینان دیا۔

جن گورکھون نے خزانہ کسولی لوٹا تھا انکو اُنہی کے ہمقوم اور ہموطن نے جو چھاونی جونگ یعنی چھاونی شملہ مین تھے گرفتار کیا اور بطور قیدیان اپنی چھاونی مین لائے اور سب روپیہ مغرورہ اُنسے واپس لیکر داخل خزانہ سرکار کیا۔

روڑکی

تاریخ ۱۲۔ ماہ مئی خبر آئی کہ میرٹھہ مین فساد ہوا اور مقام میرٹھہ سے درخواست اس مضمون کی آئی کہ چھہ کمپنی سیر مانیر کی منجملہ آٹھہ کمپنی موجودہ روڑکی برائے کار ضروری مقام مذکور مین روانہ کیجئے اور یہ کمپنیان اُسی روز براہ تری کشتیون پر روانہ ہوئین تاریخ ۱۳۔ وقت شب بارک چھاونی گورہ واقع احاطہ مدرسہ مین آگ لگی اور ایسا معلوم ہوا کہ جیسے کسی نے لگائی ہو یہ شبہہ نسبت کمپنی سیر مانیر کے عائد ہوا اور اُنکے اطوار مشتبہ سے تدابیر حفاظت مقام مذکور کی ضروری متصور ہوئی باشندگان مقام مذکور تبدیل جبنے اور کارخانجات کو ایسا درست کیا کہ بوقت ضرورت تمام آدمی اُسمین آکر جمع ہوسکین۔

کمپنیان سیر مانیر نے جو قریب تین سو نفر کے تھین بتاریخ ۱۸ و ۱۹ وقت شب فساد شروع کیا مگر ایک قطرۂ خون بھی اس فساد مین زمین پر نہ گرا ایک کمپنی کو حکم واسطے شامل ہونے کالم کمانڈر انچیف کے ہوا تھا اور وہ روانہ ہوکر نصف راہ بہار نپور تک پہونچی تھی کہ انکو خبر فساد میرٹھہ کی پہونچی جسمین کپتان فریزر صاحب مارے گئے تھے یہ خبر سنکر انھون نے آگے جانے سے انکار کیا اور اپنے افسرون کو ساتھہ لیکر واپس اپنی چھاونی روڑکی مین آئے اور اس اثنا مین اپنے افسرون کی عزت اور توقیر مین کچھہ فرق نہ کیا جب وہ واپس آئے تو معلوم ہوا کہ لفٹنٹ ڈرامنڈ صاحب اور لفٹنٹ بگیہام صاحب اور لفٹنٹ فلفورڈ صاحب کو افسران ہندوستانی چھاونی سے لیجاکر مدرسہ مین پہونچا آئے تھے اور اُنکے شریک ایک جماعت پرانی سپاہیون کی بھی تھی جنھون نے ایک گروہ قلیل کا جو انھین سپاہیون مین سے تھا اور جنھون نے ارادہ قتل انگریزان کیا تھا اور اُس

امر کی سب کو صلاح دیتے تھے بمقابلہ ہو کر فسخ ارادہ کروادیا تھا۔
تین عہدہ دار جنمین ایک ملکی تھا اور دو غیر متعہد تھے اور پانچ عورتین اور چھ لڑکے بوقت نصف شب کارخانے مین پہونچائے گئے ایک گھنٹے کے بعد لفٹنٹ بیسرٹن صاحب او لفٹنٹ جیفری صاحب مع ایک کنڈکٹر او رچار عہدہ داران غیر متعہد کے صحیح وسالم آکر انکے شامل ہوئے بلکہ تمام انگریز متعلقہ فوج ہذکو محفوظ او رامن مین تھے بوقت صبح ایک جماعت مضبوط کو حکم ہوا کہ بسر کردگی کپتان میک لیکن صاحب جاکر چھاونی پر اپنا قبضہ کرکے اسباب سرکاری اپنے اختیار مین کرلین وہان پہونچ کر دریافت ہوا کہ سب سپاہی شب کو ایک گروہ باندھ کر چلے گئے اور صرف دو عہدہ دار ہندوستانی اور قریب چالیس سپاہی کے چھاونی مین موجود تھے سپاہیان موجودہ کی زبانی معلوم ہوا کہ سپاہی بخوف اسکے بھاگ گئے شاید سپاہ کارخانجات جنھون نے تین توپین چھ پنی طیار کی تھین اور جنکے پاس گولہ ہائے گراب وکانسٹر موجود تھے انپر حملہ آور ہون۔
جو گیرسن یعنی فوج قلعہ کارخانے مین تھا انمین قریب سو نفر کے لشکری اور غیر متعہد آدمی تھے اور پچاس عورات اور تینتالیس لڑکے بچے بعد از حفاظت کامل کرنے گیرسن کے گروہ سپاہ بطور پیٹرول دیہات گردونواح مین بھیجے گئے تاکہ رفع بدنظمی ہو جو گوجر اور بنجارون نے غارتگری اسباب واتلاف جان شروع کی تھی اور نیز گوجر وغیرہ نے دزدی بتعدی اور قتل اور آتش زنی پر کمر باندھی تھی اس گروہ پیٹرول نے بڑا کام یعنی دوبارہ قائم کرنے انتظام کے اور تسلی دینے باشندون کے کیا اور قریب پندرہ یا بیس میل تک بہ ایام بلوۂ آیندہ امن وامان رہا گو چند خفیف وارداتین بھی ہوئی تھین مگر کوئی صورت بلوے کی نمودار نہ ہوئی۔
بتاریخ ۱۱ - جون ایک جماعت ملکی اور غیر متعہد باشندگان بجنور سے نے روڑکی مین آکر پناہ لی انکو فوراً آرام و آسایش ہر طور کی دی گئی۔
بتاریخ ۱۳ - جون روز شنبہ امنیت مقام ہذا مین کچھ خلل بباعث اسکے واقع ہوا تھا کہ فرودت ہتھیار چھین لینے اس گروہ سواران کی ہوئی تھی جو جماعت بجنور کے ساتھ آئے تھے کیونکہ مشہور یہ ہوا تھا کہ سواران مذکور ہر دوار جانے سے انکار کرتی ہین اور کہتے ہین کہ کچھ

تنخواہ پیشگی دو تو جاوین اور چونکہ ایسے امر مین ہوشیاری تمام عمل کو ناضرور تھا اسواسطے ایک جماعت انگریزون کی مع ایک ضرب توپ اُسکے مقامگاہ مین گئی اور اُنکو گرفتار کر لیا—
اُسی شب کو ایک جماعت بمقام ہردوار روانہ ہوئی کہ سب کپتان کیڈ ٹر سٹیون صاحب اور اُنکی میم اور کور نیورل بروس صاحب کو جو ردھ ملکیعنڈ سے بچ کر بھاگ گئے تھے اور یہی صرف بچے تھے اور اب نجیب آباد سے آتے تھے لاوین اور دوسرے روز صاحبان مذکورین کو لے آئے—
کارخانے مین اب کام شروع ہوا اور گولہ وسیل اور توپین ڈھلنے لگین تین تین پنی القواب اور ایک غبارہ ڈھل کر طیار رہوا چار بنی لوہے کی ہ اپنی جو کارسکار خانے مین واسطے دوبارہ ڈھلنے کے بھیجی گئی تھین اب اُنکو پھر برج پر چڑھایا اور ایک انجن کی دیوار پر چڑھائی گئی تاکہ دروازہ کلاں کی حفاظت رہے اور تین باقی مانندہ اُس دمدمہ پر جو باہر واسطے حفاظت جانب شرقی مکان مذکور کے طیار ہوا تھا چڑھائی گئین اس ہیبت جنگی نے ان تمام آدمیوں کے جو نزدیک اس مقام کے آکر اسکی طیاری دیکھتے تھے ارادہ بلوہ پردازی کو دل ہی دل مین روک رکھا—

گوالیار

بتاریخ ۲۷- ماہ مئی علامات فساد ہماری فوج کنٹنجنٹ سے ظاہر ہوئے پولیٹکل ایجنٹ صاحب اور برگیڈیر کمانڈنگ صاحب کو اطلاع ہوئی کہ مفسد اُنکی جان کے درپے ہین دوسرے روز قریب تین بجے دن کے ایک لیس دفعہ دار رسالہ اول برگیڈ میجر صاحب کے پاس آیا بعد اُسنے اُنکو اطلاع دی کہ آج شب کو قریب گیارہ بجے کے فوج فساد برپا کریگی اور اپنے افسرون کو مار کر بطرف دہلی روانہ ہوگی اور اُسنے بیان کیا کہ چہارم پیدل اور دو باٹری توپخانہ اور تھوڑے سے سوار اس سرکشی مین شامل ہوگئے ہین کپتان ہاکنس صاحب کمانیر توپخانہ کو اسکی اطلاع دی گئی مگر اُنکو یقین نہ آیا کہ اُنکی سپاہی شامل ہوئے ہون اور صاحب موصوف نے اپنے ہندوستانی افسرون کو بلوایا برگیڈیر صاحب اور میجر بلنک صاحب نے جو ماتحت برگیڈیر صاحب کے حکم فرماتے تھے اظہار اُس آدمی کے سماعت فرماتے تھے اسی اثنا مین ایک اور سوار نے آکر کہا کہ مجھکو برگیڈیر صاحب سے عرض کرنا ہے اسکا اظہار بھی موافق بیان دفعہ دار کے تھے بلکہ اُسنے یہ بھی کہا کہ برگیڈیر صاحب کا داروغہ جواب سوارون مین نوکر ہے وہی برگیڈیر صاحب کے مارنے کو مستعد ہوا ہے

اور تجویز یہ ہوئی ہے کہ سوار چھاؤنی سے باہر بر سر سڑک متعین ہونگے تاکہ جو کوئی افسر فرار ہوگا اسکو
راستے میں گرفتار کر کے قتل کرینگے بعد از مشورے کے یہ صلاح قرار پائی کہ میم صاحبون اور بچون
کو مع عورات ولایتی فوراً چھاؤنی سے کوٹھی رزیڈنسی مین پہونچادین اور ایسا ہی ہوا اور یہ بھی تجویز
ہوئی کہ سب افسر بوقت معمولی مس کوٹ مین جاکر کھانا کھاکر اپنی اپنی چھاؤنی مین جاکر شب باش
ہون تمام افسر تو اپنی اپنی رجمنٹ مین اور برگیڈیر صاحب مع اپنے رفقا کے توپخانے مین رہین
اور ایسا ہی عمل مین آیا اس سبب سے شب کو کچھ فساد نہوا اگرچہ یہ ثابت ہوگیا کہ ارادہ فساد ہوا تھا
اور کسی وجہ سے ظہور مین نہ آیا۔

تاریخ ۱۳۔ تمام اندیشہ فساد بظاہر رفع ہوگیا اور میم صاحبان بھی اپنے مکانون مین واپس آگئین

تاریخ ۱۴۔ جون بوقت طلوع آفتاب سب سپاہ کی پریٹ ہوئی اور انھون نے سنا کہ ہم سب
راضی ہین جہان چاہو دہلی یا کسی اور جگہ بمقابلہ مفسدان ہمکو بھیجدو تاریخ ۱۴ نماز گرجا گھر مین ہوئی
بوقت مراجعت ایک گھنٹہ بعد دوپہر ایک بنگلہ جو وسط چھاؤنی مین واقع تھا اسمین آگ لگی اور
تھوڑی دیر کے بعد سکوٹ گھرین سے جو قریب اسی یا نوے گز کے فاصلے پر اس بنگلہ آتش دیدہ سے
تھا آگ نمودار ہوئی اور دونون جل کر بالکل خاکستر ہوگئے اور بنگلہ مس پاتھ بھی جلکر خاک ہوگیا اور
بڑی مشکل سے کپتان سٹوارٹ صاحب کا بنگلہ بچ گیا بظاہر معلوم ہوا کہ آگ کسی نے لگائی تھی اتفاقی نہ تھی
اب علامات فساد برملا ہونے لگے اور چند افسرون نے چاہا کہ اپنے عیال و اطفال کو کسی اور مقام پر
روانہ کرین مگر خیال اس امر کا کہ سپاہ پر انکی بے اعتباری ظاہر نہو ورنہ فساد برملا ہوجاویگا یہ ظن غالب
تھا اور یہی گمان سے وہ بھی جنھون نے ارادہ کیا تھا اس امر سے باز آئے چند ساعت قبل از
نو بجے شب کے یہ خبر چھاؤنی سے آئی کہ توپخانہ بگڑ گیا اور انھون نے توپین بھر لی ہین۔

افسران توپخانہ یعنی کپتان ہاکنس صاحب اور کپتان سٹوارٹ صاحب یہ خبر سنکر چھاؤنی مین گئے
اور دیکھا کہ انکے آدمی مصروف ہین اور طیاری کر رہے ہین بروقت استفسار سپاہ نے بیان کیا
کہ ہمکو یہ خبر آئی تھی کہ ہمپر حملہ ہونے والا ہے اسواسطے ہمنے اپنے بچاؤ کے واسطے یہ سامان کیا تھا
افسرون نے انکو سمجھا دیا اور مطمئن کر کے انکو چھاؤنی کے اندر روانہ کیا بعد ازین افسران مذکورین
برگیڈیر صاحب کے پاس گئے اور انکو اس حال کی اطلاع دی اور طمانیت کردی کہ اب بالکل

امن سے ہے اسی وقت نو بجے کی توپ سر ہوئی گو روز گذشتہ سے نو بجے کی توپ باعث اسکے سر نہین ہوا
کرتی تھی کہ ایک توپ قبل از نماز شام بعوض اسکے سر ہوا کرتی تھی اس آواز توپ سے چند آدمیون نے
آکر کہا کہ فساد چھاونی مین ہوگیا اور توپ اطلاع فساد کی سر ہوئی یہ سنکر سب صاحبون نے ہتھیار
باندھے اور برگیڈیر صاحب نے حکم دیا کہ اپنی اپنی چھاونی مین جاوین اور وہ سب بموجب حکم کے گئے
افسرون کے نام ذیل مین درج ہوتے ہین یعنی میجر شیرف صاحب کپتان ہاکنس صاحب کپتان سٹوارٹ
صاحب لفٹنٹ کلارک صاحب لفٹنٹ رائیوز صاحب اور ڈاکٹر میک کیلر صاحب جسوقت یہ سب
صاحب بجانب چھاونی روانہ ہوئے اُسی وقت آواز بندوقون کی داہنی طرف چھاونی سے
گوش زد ہوئی بازار ہاسے چھاونی مین آدمی مسلح جمع ہوئے اور جو سامنے اُنکے آتا تھا
اُسکو وہ مارتے تھے چند بنگلون کو آگ لگادی اور شور و غل اور تردد بکثرت پیدا
ہوا اسیوقت پہلی آوازین بندوقون کی سر ہوچکی تھین چند سپاہی ۲ رجمنٹ کے نے ڈاکٹر میک
میک کیلر صاحب سے کہا کہ چلو چھاونی مین چلکر میجر بلنگ صاحب کو دیکھو وہ زخمی پڑے ہین
ڈاکٹر صاحب اُس طرف کو روانہ ہوئے اور اُنکے ساتھ لفٹنٹ پیرسن صاحب اجٹن رجمنٹ کے
اور لفٹنٹ رائیوز صاحب متعلقہ ۲ رجمنٹ بھی گئے راستے مین کئی مرتبہ انپر گولیان سر ہوئین اور
لفٹنٹ پیرسن صاحب کا گھوڑا گولی سے مارا گیا مگر تینون صاحب نہ رُکے اور وہان پہونچکر دیکھا
کہ میجر بلنگ صاحب کے سینے کے پار گولی ہوگئی تھی اور وہ زمین پر پڑے تھے اور اُنکا گھوڑا
مرا ہوا اُنکے نزدیک پڑا تھا چند سپاہیون نے افسوس ظاہر کیا مگر اسطرح سے کہ اُنکی باتون سے
بغاوت پائی جاتی تھی اس عرصے مین چند سپاہیون نے ڈاکٹر صاحب کو کہا کہ تم یہان سے چلے جاؤ
اور ڈاکٹر صاحب اور لفٹنٹ رائیوز صاحب دونون برہنمائی سپاہیان مذکور وہان سے روانہ ہوئے
راستے مین اکثر انپر گولیان پڑین اور کئی مرتبہ خطرات جان ہوا مگر سب بچ کر عبور دریا
ہوگئے اور بجانب آگرہ روانہ ہوئے بندوقین وغیرہ قریب پون گھنٹے کے سر ہوتی رہین بعد
ازان موقوف ہوئین اس عرصہ مین سیڈ صاحب اور مری صاحب مع عیال و اطفال اور پانچ
یا چھ نوکرون زن و مرد کے کئی سو گز کے فاصلے پر چھاونی سے اُس طرف دریا کے کھڑے تھے
اور اس فکر مین تھے کہ کیا کیا جاوے کپتان مری صاحب بھی اپنا بنگلہ ہنگام آتش زدگی خالی کرکے

مع عیال و اطفال میڈ صاحب کے بنگلے مین سونے کو جاتے تھے اور میڈ صاحب خبر فساد کی سنکر
برگیڈیر صاحب کے پاس جانے کو تھے کہ آواز ہاے بغاوت اُنکے گوش زد ہوئین اِن صاحبون نے
جب دیکھا کہ سب مکان مین وہ سوتے کو ہین اُسکے گرد و پیش بہت سپاہی پہرہ وغیرہ پہ ہین انھون نے
چاہا کہ اگر ممکن ہو تو میم صاحبون اور بچون کو باہر مکان مذکور کے پہونچا دین اور اِس ارادے سے
اُنکو پچھلے گارد کے مکان مین لے گئے جسکے حوالدار اور سپاہیون نے اقرار اُنکی حفاظت جان کا
کیا بعد ازین کپتان مری صاحب اور کپتان میڈ صاحب برگیڈیر صاحب کے پاس گئے اور اُنکو
اپنے اصطبل کے روبرو کھڑا ہوا پایا صاحب ممدوح نے ان دونون صاحبون سے کہا کہ اب چھاونی
مین جانا بیفائدہ ہے کیونکہ سپاہی راستے مین موجود ہین اور کسی کو سلامت جانے نہین دیتے اور اب
کچھ نہین ہو سکتا اِس عرصے مین بندوقین سب طرف چھاونی کے اور شمال اور غرب کے جانب
اِس مقام کے سر ہونی شروع ہوئین گولیان اب نزدیک آنے لگین اور برگیڈیر صاحب اور
اُنکے ہمراہی اصطبل کی پشت کی طرف واسطے حفاظت جان کے چلے گئے مگر جب انھون نے دیکھا
کہ اب کچھ چارہ نہین ہو سکتا وہ پھر گارد کی طرف آئے اور ہمراہ حوالدار اور چار سپاہی مذکورہ بالا کے
دریا پار ہو گئے راستے مین اُنپر کوئی گولی نہ چلی اور نہ کسی نے اُنکو کسی طرح کی تکلیف دی —

دس بجنے کے وقت تمام پھر امن ہو گیا اور گھنٹے حسب دستور بجنے لگے —

سوار یون کی لیریر گذرنے کی اجازت نہ تھی اور جو گارد وہان متعین تھے وہ ڈراتے تھے
کہ جو ہمارے نزدیک آویگا اُسکو ہم مار ڈالینگے اِس گروہ کو میدان مین جاتے ہوے نہایت اندیشہ
پیدا ہوا اور کبھی اُنکے دل مین آتا تھا کہ چھاونی مین جا دین اور کبھی یہ کہتے تھے کہ پھول باغ مین
جانا بہتر ہے آخر کار صلاح یہ قرار پائی کہ پھول باغ ہی جانا مناسب ہے کبھی وہ صدر بازار کی طرف
جاتے تھے تاکہ دریافت کرین وہان کیا ہوتا ہے کیونکہ اب بالکل امن معلوم ہوتا تھا اور کچھ شور و غل
نتھا اب قریب بارہ بجے تھے جب وہ قریب دریا کے پہونچے اور دریا اُنسے چند قدم رہ گیا تھا
کہ ایک بنگلے مین آگ لگی اور اُسکی روشنی سے تمام میدان گرد و نواح کا روشن ہو گیا اور تھوڑی گولیان
بھی اُس جانب کو سر ہوئین یہ سنتے ہی انھون نے چھاونی کی طرف پشت کی اور پھول باغ کا راستہ
لیا اور قریب ایک بجے رات کے مقام مذکور مین پہونچے برگیڈیر صاحب اور شیڈ صاحب بھی

اسی وقت وہان پہونچے تھے اور مہاراجہ صاحب نے انکی نہایت خاطرداری کی تھی اور مہاراجہ صاحب نے اپنی فوج کو وہان مسلح طیار کر رکھا تھا آدہے گھنٹے کے بعد میم ہنسی صاحب اور گرسٹی سن صاحب مع ہنسی صاحب کے وہان پہونچے اور قریب تین بجے صبح کے پولیٹکل اجنٹ صاحب مع اپنی ہمشیرہ کے اور لفٹنٹ سیملی صاحب انجنیر کے وہان پہونچے ہنسی صاحب اور انکے ساتھ کی میم صاحبون کو راستے مین نہایت مشکلات پیش آئی تھین اور انکی حفاظت کے واسطے سپاہی گرانڈیل رجمنٹ کی ساتھ ہو گئے تھے۔ مہاراجہ صاحب کو ہر لحظہ خبر پہونچتی تھی کہ کیا چھاونی میں ہوتا ہے اسواسطے یہ تجویز قرار پائی کہ صبح کو سب صاحب آگرہ روانہ ہون کیونکہ مہاراجہ انکو مفسدین سے بچا نہ سکینگے کیونکہ یہ معلوم ہو گیا تھا کہ مہاراجہ کی فوج بھی شریک صلاح فساد ساتھ مفسدین کے تھی گو انکی فوج مرہٹہ شامل اور شریک نہ تھی مگر وہ تھوڑے سے تھے یعنی قریب نصف کے اور نصف فوج اور اقوام کی تھی جو شریک صلاح مفسدین تھے

دوسرے روز وقت صبح ہم سب صاحب مہاراجہ کی گاڑیون مین سوار ہو کر بجانب آگرہ روانہ ہوے جب ہم رزیڈنسی کی کوٹھی مین پہونچے تو دیکھا کہ وہان بھی کئی صاحب چھاونی سے بھاگ کر پناہ گیر ہوے تھے آدھ گھنٹہ وہان مکث کر کے پھر ہم وہان سے ہمراہی سپاہ بادی گارد مہاراجہ صاحب روانہ ہوے

ہمارے گروہ مین صاحبان مفصلہ ذیل تھے میجر منک فرسن صاحب پولٹیکل اجنٹ بریگیڈیر رامزی صاحب کمانیر اجنٹ فوج کنٹنجنٹ کپتان میڈ صاحب بریگیڈیر میجر لفٹنٹ سیملی صاحب انجنیر لفٹنٹ پرسن صاحب اجنٹ دوم رجمنٹ پیادہ کپتان مری صاحب ماتحت بریگیڈیر یعنی حاکم ثانی چہارم پیدل شتیٹ صاحب ڈاکٹر چہارم پیادہ ہنسی صاحب گارنی صاحب اور مارٹین صاحب اور دیگر صاحبان متعلقہ محکمہ تار برقی کپتان میڈ صاحب ۲ رجمنٹ شاہی انس صاحب کی میم اور کرٹیس صاحب کی میم اور ایک بچہ ہنسی صاحب کی میم اور ایک بچہ اور میڈ صاحب کی میم مع دو بچہ مری صاحب کی میم اور ایک بچہ اور فرمس صاحب کی میم اور تین بچہ سروین صاحب میم اور ہیاسن صاحب کی میم اور انکے نواسے راستے مین ہمکو لفٹنٹ کلارک صاحب حاکم ثانی دوم رجمنٹ پیادہ اور ڈاکٹر کوک صاحب نمبر ۲ کمپنی توپخانہ جو بمشکل چھاونی سے بھاگے تھے آملے انکے بیان سے ہمکو نہایت اندیشہ قتل اُن صاحبون کا ہے جنکا پتا ابتک نہین ملا۔

ہم سب بمقام ہنڈا جو مقام ۸ میل گوالیار سے ہے بوقت نو اخت نو بجے صبح کے پہونچے اور چار بجے

شام تک قیام کرکے پھر روانہ دھول پور ہوے بروقت وارد ہونے بمقام ہنگونہ ہمکو خبر ملی کہ بہت
آدمی مسلح مقام مذکور مین موجود ہین اور انکا ارادہ مصمم ہے کہ ہمکو آگے نہ جانے دین ہوشیاری ہر طرح کی
در صورت حملہ آور ہونے گروہ مذکور کے عمل مین آئی اور بعد از بہت توقف اور اندیشہ کے ہم روانہ
ہوے اور بخیریت مقام مذکور سے آگے بڑھے اور آگے جاکے سُنا کہ دریاے چمبل کے غارون مین
مفسد توپ لیے بیٹھے ہین اور انکا ارادہ حملہ کرنے کا مصمم ہے یہ سنکر قریب مقام ہنگولی کے ہمنے تا صبح
قیام کیا اور تمام شب فکر و تردد مین گذری صبح ہم وہان سے بھی روانہ آیندہ ہوے تھوڑی دور
گئے تھے اور یہان سے مقام کھینتری ۵ میل تھا کہ جو سپاہ ہمارے ساتھ تھی اسنے واپس جانے کا
ارادہ کیا اور کہا کہ شہر گوالیار کو مفسدین نے حملہ کیا ہے اور مہاراجہ کا حکم آیا ہے کہ ہمارا وہان واپس جانا
بہت ضرور ہے اور وہ واپس چلے گئے اور انکے عوض بہت سے ٹھاکر ہماری محافظت کو آئے اور
ہمارے ساتھ تا بدریاے چمبل گئے یہان کچھ سپاہ رانا صاحب کی اور ہاتھی ہمارے واسطے منتظر تھے
ہم بوقت قریب دہ گھنٹہ صبح بمقام دھولپور وارد ہوے اور بوقت غروب آفتاب وہان سے
بجانب آگرہ روانہ ہوے میم صاحبون کی اور بچون کی سواری مین گاڑی ہندوستانی تھین اور
صاحب لوگ ہاتھیون پر سوار اور سپاہ رانا محافظ اور ہمراہ تھی شب کو راستے مین دو تین مرتبہ اندیشہ
ہوا تھا مگر آخر کار قریب نواخت دس بجے صبح کے ہمنے سفر طے کیا اور چھاونی آگرہ پہونچے
یہان پہونچکر ہم نہایت شکرگزار ہوے کہ بعد از ایسے واقعون کے ہم صحیح و سلامت پھر مقام حفظ
و امن مین فائز ہوے —

روز جمعہ وقت صبح میم صاحبان مندرجہ ذیل گوالیار سے وارد آگرہ ہوئین انکو راستے مین
بہت تکلیف اور دقت ہوئی اور لوگ انکے ساتھ بدزبانی و بے آبروئی پیش آئے اس گروہ مین
کیمبل صاحب کی میم اور الکس صاحب کی میم اور بروکلر صاحب کی میم اور کرک صاحب کی میم
اور بلنگ صاحب کی میم اور ریلنڈ صاحب کی میم اور چند عورات و بچہ ہاے ولایتی یعنی یورپین بھی
انکے ساتھ تھے اور ڈاکٹر کوک صاحب کی میم دریاے چمبل کی ریگ مین تکان اور بعد مدہوشی
سے جان بحق ہوئین اس گروہ کے بیان سے واضح ہوتا ہے کہ مفسدین نے صاحبان فصائل کو قتل کیا
میجر بلیک صاحب جو خبر فساد کی سنکر میدان پریڈ پر گئے تھے انکے اپنے سپاہیون نے

زخمی شدید کیا اور میجر شرف صاحب بھی اسی موقع پر بہ ضرب گولی ہلاک ہوئے کپتان سٹوارٹ صاحب تو اسوقت زخمی ہوئے تھے مگر دوسرے روز مفسدین فوج پیدل نے انکو قتل کیا اور کپتان ہاکنس صاحب مع دو بچون کے اور میم سٹوارٹ صاحب کی مع ایک بچے کے بمقام چھاونی رسالہ بوقت نواغست ایک گھنٹہ شب مفسدین سپاہ پیادہ کے ہاتھ سے مقتول ہوئے اور لفٹنٹ پرو ڈکٹر صاحب اور جرنیلی ڈاکٹر کرک صاحب اور پادری کوپلنڈ صاحب درمیان چھ اور آٹھ گھنٹہ صبح بروز دوشنبہ تاریخ پنجم قتل ہوئے ماسوا اُنکے سارجن ٹوفیشم اور سارجن فریراہ سارجن بایک اور سارجن کیلی اور سارجن کروفٹی اور گلیشن نواز ہل اور کو لنز اور میم پایک صاحب اور مسیم برڈ صاحب بھی مفسدین کے ہاتھون سے جان دے بیٹھے القصہ ۱۹ صاحبون کے قتل کی تو خبر آگئی اب بھی کچھ اور صاحب لوگون کا پتہ نہین ملتا۔

میم ہاکنس صاحب مع تین بچون کے اور چند دیگر مفرورین کے بتاریخ ۲۲- بعد از گوارا کرنے تکالیف اور سختی موسم کے وارد اس مقام آگرہ کے ہوئین۔

صاحبان مفصلۂ الذیل بعد ازین بہ سلامت بمقام آگرہ وارد ہوئے مساۃ نکار اکرونٹی مع ایک بچے کے اور مری بل اور مری مونکس مع دو بچون کے بی بی ذب صاحب اور مسیم تویشم صاحب مع پانچ بچون کے اور ریتہ صاحب اور مورس صاحب مع میم صاحبہ اور سارجن پایب صاحب مع مسیم صاحبہ۔

دوسرا بیان جو ذیل مین درج ہوتا ہے اُس سے دیگر احوال باقی ماندہ فساد واضح ہوگا۔

بروز شنبہ گذشتہ یعنی ایک روز قبل از وقوع فساد کے چند بنگلون مین آگ لگی بہت سے صاحب لوگ اور ایک یا دو میم مقام واردات پر بدین ارادہ گئے کہ انکی مدد بیچ حفاظت اسباب وغیرہ کرین اور میم اسواسطے گئین کہ اُن بنگلون کی میم اور بچون کو اپنے بنگلے مین لے آوین وہان جا کو دیکھا کہ سپاہی بدل برآمد کرنے اسباب مین مصروف ہین اور گھر جل رہا ہے کوئی امر ایسا نہ تھا جس سے ارادہ فساد ظاہر ہو بلکہ اُنکی بدل مصروفیت نے کوئی شک بو نسبت وفاداری اور نمک حلالی اُنکے عائد ہوا تھا باقی نہ رکھا چند آدمی جو حرامزدے تھے اُنکے طریق سے کچھ گستاخی پائی جاتی تھی بلکہ ایک نے انہین سے باواز پست وخفیف یہ کہا تھا کہ آج لوگ کا

تماشا دیکھنے مین آیا کل کچھ اور تماشا دیکھنا پڑیگا یہ کلمہ مفسدانہ سننے مین آیا تھا مگر چونکہ یہ صفائی سے
اور آواز بلند سے نہ کہا گیا تھا جس شخص نے یہ سنا تھا اُسنے دو چار سے اسکا تذکرہ کیا مگر اپنی حفاظت
کی طیاری درصورت فساد برپا ہونے کے کر رکھی تھی روز یکشنبہ تمام دن بخیریت گذرا اور کوئی علامت
فساد کی ظاہر نہ ہوئی تا ہنگام سر ہونے توپ شب کے جب بوگل بجا اور سب فوج باہر ہوگئی
اس وقت تک سب افسر اپنی سپاہ کی نمک حلالی پر اعتماد کلی رکھتے تھے فساد اول پریٹ پر شروع
ہوا چند افسرون پر گولی چلی اور کچھ بھاگ گئے مگر مفسد اسپر بھی راضی نہو کر بجانب بنگلہ برگیڈیر صاحب کے
گئے اور وہان جاکر انکو بآواز گستاخانہ بلایا اور جب وہ باہر نہ آئے تو گولیان مارنی شروع کین وہ قدرت
خدا سے بچ گئے کیونکہ جسوقت وہ کمرے سے باہر جاتے تھے ایک سپاہی نے انکا ہاتھ پکڑ لیا تھا
مگر اس سے بچ کر وہ حلقے کے باہر بھاگ گئے اور غارون مین جو متصل تھے چلے گئے مفسدین نے
جب برگیڈیر رامزی صاحب کو نہ پایا تو انکا اسباب سب لوٹ لیا اور اُنکے بنگلے کو آگ لگا دی ایک
اور افسر کو اُسکے گارڈ کے سپاہی نے دس بجے رات کو جگایا اور اُن نو نفر سپاہیون مین سے جو اسکے
حلقے مین تھے ایک سپاہی صاحب کے پاس گیا اور اُسنے جاکر کہا خاوندا کو سب بگڑ گیا یہ سپاہی ابھی
اُنکے پاس سے علیحدہ ہوا تھا کہ سب سپاہی بھاگ کر صاحب کے پاس آئے اور کہنے لگے
کہ مکانات جلتے ہین اگر حکم دو تو ہم اپنی بندوقین بھرین مگر صاحب نے کہا کہ آگ کے منطفی
کرنے کو بندوق کا بھرنا ایک امر بیوقوفی کا ہے یہ سُنکر سپاہی واپس چلے گئے اور صاحب
اپنے بنگلے مین گئے اور وہان جاکر ایک دریچہ مین سے دیکھا کہ سب سپاہی بہ آہستگی اپنی اپنی بندوقین
بھر رہے ہین یہ دیکھکر صاحب موصوف نے اپنے نوکر کو جگایا اور مکان کی عقب سے راہ فرار لی دو
گولیان اُسپر سر ہوئین مگر کوئی نہ لگی وہ وہان سے بجانب دریا روان ہوے اور غارون مین جاکر
پوشیدہ ہو رہے یہان بھی چار گولیان اُنکے اور اُنکے خانساماں کے سر پر سے گئین مگر کوئی نہ لگی اندیشہ
اور خوف اب عام ہو گیا اور تمام عیسائی اس مقام کے مرد و زن و بچے بجانب مکان راجہ صاحب بھاگے
جاتے تھے فی الحقیقت یہ بڑے تعجب کا مقام ہے کہ اسقدر میم لوگ اور بچے کیونکر بھاگے ہین اور سپاہیون
کا تذکرہ ہے کہ اُنھون نے ایک میم اور اُسکے بچون کی جان بچائی تھی اسطرح پر کہ انھون نے میم کو مع
بچون کے ایک کوٹھی کی چھت پر بٹھا دیا تھا اور جبتک مفسدین بنگلہ تلاش کرتے رہے انھون نے

انکو اُسی مقام پر رکھا مگر جب دیکھا کہ وہ لوگ اب اور بنگلے کے لوٹنے مین مصروف ہین اسوقت انکو وہان سے اُتار کر مقام محفوظ پر پہونچا دیا اسوقت مین مفسدین کا کام سوائے لوٹنے اور ضائع کرنے اسباب کے اور کچھ نہ تھا تمام جو صاحب لوگ بھاگ گئے انکو مہاراجہ صاحب نے بروز دوم روانہ آگرہ کیا مگر وہ لوگ تھوڑی دور گئے تھے کہ ایک سوار نے جاکر خبر دی کہ دربار مین فساد ہوگیا یہ سنکر جو لوگ ہمراہی اُن صاحب لوگون کے تھے اُنھون نے کہا کہ ہم واپس جاوینگے اور انکو وہان تنہا چھوڑ کر چلے گئے اِس حالت غیر حفاظت مین وہ لوگ بجانب ملک راجہ گئے اور راجہ صاحب نے ازراہ مہربانی اپنے آدمی اُنکے ساتھ تا آگرہ کر دیے مگر یہ آدمی جو ہمراہ تھے سُنا ہے کہ ایسے بدذات اور گستاخ تھے کہ اُن سب صاحبون کو ہر وقت اندیشہ اپنے قتل ہونے کا دل مین آتا تھا اسواسطے کہ وہ سوار بجانب اُنکے بہ نگاہ وحشت انگیز دیکھتے تھے اور زبان انگریزی کی نقل کرکے طعنہ و تشنیع کے کلمات زبان پر لاتے تھے مگر خوش نصیبی ان صاحبون کی سے اُن سوارون کے دل مین ارادہ فساد نہ آیا اور وہ سب اب آگرہ مین موجود اور زندہ ہین مقام رقت اور تاسف کا ہے اور ہمکو بڑا رنج ہوتا ہے جب ہم دیکھتے ہین کہ چند میم صاحبون کا جسم بروقت بھاگنے کے خارہاے پر خار مین اور چلنے سے سنگ ریزون پر کٹ گیا تھا اور قیمہ ہوگیا تھا۔

افسران و میم صاحبان مفصلہ الذیل جو متعلق بہ گوالیار کنٹنجنٹ کے تھے بہ سلامت آگرے و ہوشنگ آباد مین پہونچے لفٹنٹ لیمار کند اور لفٹنٹ رائل اور لفٹنٹ میک دوگل اور کپتان کارٹر اور کپتان ہیرسن اور ڈاکٹر وبسن اور ڈاکٹر سلیفنٹ اور بی بی پرٹن مع بچہ اور بی بی ہیرسن مع تین بچے اور بی بی لیمار کیڈ مع چار بچے اور بی بی ہیمن مع مس ہیمن اور دو سارجن مشرک اور دو عورتین اور تین بچے جنکا نام مذکور نہین ہے

کوہ منصوری

بمجرد وصول ہونے خبر قتل ہو قوعہ مقام میرٹھ و دہلی خوف ہر ایک ساکن کوہ مذکور کے دل مین پیدا ہوا۔ جہان اور ڈانڈے اور اور میم لوگ گھوڑون پر سوار بہ لباس خانگی اور سگ ولایتی یعنی وہ سگ جو ہمیشہ فلانیل وغیرہ پارچہ جات گرم مین رہتے تھے اور جانوران خوش آواز اور طوطے وغیرہ تمام بجانب کلب ہوس جسمین دو مکان تھے ایک تو کھانا کھانے کا اور ایک رقص کرنے کا دالان تھے پچھلے مکان یعنی آرام گاہ مین میم لوگ جاکر جمع ہوئین اسوقت ایک عجب عالم مکان مذکور مین تھا کہ کبھی کسی عیاڑی

آدمی نے نہ دیکھا تھا اور بہار کی ایسی ایسی میم لوگون کا جنگلے وہ نوکر تھے اسباب ضروری لیے جاتے تھے اور سرگوشی کرتے تھے روز بروز یہ خوف کم ہوگیا خصوصاً دلیرانہ استقلال چند میم صاحبون کے جو اپنے مکانون سے کلب ہوس مین نہین گئی تھین صاحب کمانڈنٹ بمقام لنڈھور ہر ایک تدبیر واسطے حفاظت اور قائم رہنے انتظام کے عمل مین لائے ایک اجتماع ساکنان منصوری کا بمقام کلب ہوس قرار پایا بعضے متعجب ہوکر آپسمین سرگوشی کرتے تھے اور باقی اس حال عجیب وغریب کو دیکھکر قہقہہ مارتے تھے اور آپسمین تمسخر اور مذاق کرتے تھے فی الحقیقت یہ حال ایسا ہی عجیب وغریب تھا اندفاع اس خوف کا اسطرح پر ہوا کہ بعد نواخت چھ گھنٹے شام سپاہی مع بندوق گشت کرتے تھے اور اگر کوئی بعد اسوقت کے انکی حد مین چلا جاوے تو اس سے اول یہ پوچھتے تھے کہ کہان جاتے ہو اور کون ہو اور اگر کسی سبب سے جواب دینے مین ذرا بھی توقف ہوا تو گولی سامنے موجود ہوتی تھی مین نے سنا ہے کہ ایک شخص گھوڑے پر سوار چلا جاتا تھا اور گشت والون نے سوال کیے جواب دینے مین کچھ تعویق ہوئی وہ فوراً گولی سے قریب مرگ ہوگیا کوہ منصوری کی دوسری حد پر پادری ہیڈک صاحب کے مدرسہ کے لڑکون کو مسلح کیا تھا اور وہ شب کو گشت رفت کرتے تھے اور نہایت خوشی سے ایک کھیل سمجھکر تمام شب پھرتے رہتے تھے اسمین شک نہین کہ انکو اس گشت سے نہایت خوشی تھی مگر جبکہ رات کا آرام جاتا رہا تھا انکو تو بہت ہی اچھا معلوم ہوتا ہوگا آخر کار جو نہایت خوفناک تھے وہ کوئی تین روز سختی اٹھاکر اپنے اپنے قدیم مکانون مین واپس چلے گئے۔

احتیاط اور تدابیر ہر طرح کی عمل مین آئی کہ اگر بازار والے کچھ فساد برپا کرین تو اسکے اندفاع کے واسطے کار آمد ہو گورہ سپاہی کنولیسنٹ ڈپو کے سب مسلح کیے گئے اور بازارمین اور دیگر مقامات لنڈھور و منصوری مین واسطے پہرہ کے تقسیم ہوئے صاحب لوگ بھی بخوشی مستعد ہوکر تمام راستون مین گشت کرتے تھے ماسواے اندیشہ عید و بقرعید کے اور کسی روز کسی طرح کا اندیشہ سوء انتظامی کا منصوری اور لنڈھور مین نہوا اور وہ اندیشہ بھی خفیف بے اصل تھا۔

برہام پور

تاریخ یکم اگست گھاٹ سے درود ہونے رجمنٹ شاہی کا ذریعہ اسلحہ گرفتن سپاہ سوار و پیادہ مقام

مقام ہذا کا نیک تصور کیا گیا سیاہ گورہ خشکی پر آکر مقیم ہوئی اور سپاہ ہندوستانی کو حکم پریٹ کا صادر ہوا اسی اثنا مین جہاز ہاسے و خالی پر علم گیا تھا کہ وہ بھی اپنے تئین مقابل میدان پریٹ کے لگا رکھین بعد از قلیل قواعد کے ایسی ترکیب ہوئی کہ سپاہ مذکور کے دونون جانب سیاہ گورہ آگئی اور سوار مقابل مین تھے اس موقع پر حکم ہوا کہ ہتھیار رکھدو سپاہ و پیادہ نے فوراً تعمیل حکم کی اور سوارون نے بھی اطاعت کی مگر بعد از تامل جب اسلحہ پریٹ پر سے لیے تو سیاہ گورہ کو حکم ہوا اور ہتھیار جو انکی چھاونی مین اور بازار مین ہون وہ بھی تلاش کرکے لے آدین ان دونون مقامون سے بھی بہت ہتھیار برآمد ہوے بعض بعض بندوقون مین جو سپاہ سے لی گئی تھین گولیان بھری ہوئی تھین اور بعضے سوارون کے زینون مین سے ماسوائے کارتوس وغیرہ معمولی کے اور کارتوس اور گولیان برآمد ہوئین —

مادھو پور

بتاریخ ۱۰ مئی ہندوستانیون مین یہ خبر مشتہر ہوئی کہ ۹ رجمنٹ ہندوستانی بمقام نور پور جو ۲۰ میل کے فاصلے پر یا کچھ اس سے زیادہ مقام مادھو پور سے واقع ہے شب پیوستہ کو بگڑ گئی اور انھون نے اپنے افسرون کو قتل کیا اور شہر کو لوٹ لیا اور اب وہ اس مقام پر خزانہ لوٹنے کو آتے ہیں دراصل یہ خبر غلط تھی کیونکہ رجمنٹ چہارم تمام فوج ہندوستانی مین بہتر اور نیک وضع تھی اور اس خبر کی کچھ اصل نہ تھی مگر تاہم ایک اندیشہ اس سے پیدا ہوا میم لوگ اور لڑکے آدھے گھنٹے کے عرصے مین طیار ہوے اور فرار شال شملہ یہان بھی عام ہوگیا اور ایک ایک مکان مین بہت سے لوگ جمع کیے گئے گو گرمی روز بروز بہ شدت تھی دس میم صاحبان اور بارہ لڑکے ایک اور سیر سڑک کے مکان مین جو بفاصلہ قریب ۲ میل کے چھاونی سے تھا جمع ہوگئے اور وقت شام ہمراہی اور سیر سب وہان سے روانہ ہوکر براہ گورداس پور بمقام امرت سر وارد ہوے —

• ادھر تدابیر واسطے مقابلے مفسدین کے عمل مین آئین اور وہ یہ تھین —

اگزیکیوٹو انجنیر کا دفتر خانہ بمقام مناسب واسطے مقابلے کے متصور ہوا اور دو کہنہ توپین جو صرف دیدار دین تھین اور کار آمد نہ تھین کارخانہ جات سے لاکر بالاخانہ مقام مذکور پر چڑھائی گئین اور خندق گرد مکان کے کندہ ہوئی اور دروازے تختون سے پاٹ دیے گئے اور دیوار بالاخانہ پر لوہے کی چادرین کھڑی کی گئین کہ محافظین کی حفاظت کرین اور طور قلعہ داری کا عمل مین آیا

اس مقام مین جابجا گارد ہاے مضبوط بر قندازان قائم کیے گئے ہر ایک شخص اپنا مکان چھوڑ کر شکو دفتر مذکور مین مع اسلحہ آکر رہتا تھا یہ طریق قریب ایک عشرہ یا تین ہفتون کے جاری رہا بعد ازان چونکہ کوئی علامت فساد کی ان اضلاع مین نظر نہ آئی ہماری گرم جوشی اور شجاعت کم ہو گئی اور شب کو اُٹھ کر ایک گھنٹہ گشت وغیرہ کرنا ہر ایک کو ایک بیگ جبر معلوم ہوا اس لیے ہم سب اپنے قدیم طریق پر چلنے لگے اور ہماری اوقات معین دوبارہ قائم ہو گئی۔

امنیت مادھوپور کی ایک مرتبہ پھر باعث فساد سیالکوٹ کے تخلل پذیر ہوئی تھی مفسدین مذکورین نے یہ ارادہ کیا تھا کہ مقام مذکور مین آوین بلکہ اکثر لوگ اُنکے بھیر کے بازار مین ابھی پہونچے تھے مگر نکلسن صاحب نے کہ ہزیر پنجاب تھے اُنکے تعاقب مین آکر اُنکو مار کر وہان سے نکال دیا۔

کوہ نینی تال

بعض شخصون نے یہ خیال کیا تھا کہ نینی تال فساد شملہ و منصوری کی اس کوہ پر کچھ فساد نہوگا کیونکہ زمانہ فساد مذکور کو بہت گذر گیا تھا مگر یہ خیال باطل ہو گیا اور یہان بھی باشندون کو اندیشہ جان پیدا ہوا باعث اُسکا یہ تھا کہ ایک چٹھی ضروری کپتان رامزی صاحب کے پاس سے اس مضمون کی آئی کہ تین ہزار مفسدین بریلی جنکو خان بہادر خان نے آمادہ کیا تھا بجانب کوہ مذکور آتے تھے اور دریا کچا کو کہ یہ فاصلہ بیس میل دامن کوہ سے بہاری ہے اور بہ تین ترائی بھی واقع ہے عبور کر چکے تھے یہ خبر دحشت اثر سنکر سب میم صاحبون کو روانہ کوالموڑا کیا یہ اندیشہ فساد آخر ماہ اگست مین پیدا ہوا تھا مگر غلطی اس خبر کی جلد دریافت مین آگئی اور میم لوگ واپس یہان آکر بطور سابق جا کرین ہوئین بماہ آیندہ یعنی ماہ ستمبر ایک اور خبر اس مضمون کی آئی جس سے لوگون کو پھر اندیشہ جان پیدا ہوا کہ مولی خان مع تین ہزار سپاہ کے کنارہ دریاے کچا پر آ پہونچا ہے اسپر پچاس سپاہی گورکھہ بسر کردگی کپتان ملول صاحب اور لفٹنٹ جیمین صاحب مع تمام سواران غیر آئین جو ہمراہ عہدہ داران بریلی آئے تھے بسر کردگی انسائن میجر صاحب بہتمام جلد داخل جو براہ بریلی واقع ہین روانہ کیے گئے قریب تین بجے صبح کے کپتان صاحب موصوف نے لکھ بھیجا کہ دشمن قریب ہین مگر شمار فوج معلوم نہین کہ کتنے ہین یہ خبر سنکر ایک اور کمپنی گورکھہ کی بسر کردگی لفٹنٹ کریوس صاحب اور تمام سپاہ پولس زیر حکم رنڈ صاحب روانہ ہوئی اور فوج ملشیا کو حکم ہوا کہ جب وقت توپ اطلاعی سر ہو اُسی وقت

روانہ جنگ گاہ کے ہون ۔

تمام افسران ضلعی مع کالون صاحب اسسٹنٹ کمشنر کو حکم ہوا کہ کوہ الموڑا سے اپنے مقام پر آکر شامل اس خونریزی کے ہون مگر دیکھو کہ تمام خیالات سردم غیبون کے اور پوتلیاں رم کی اور دیگر سامان سفر یا لڑائی وغیرہ کے جو ناگوار تھے مگر اسباب مین باندھے جاتے تھے ایک دوسری چھٹی کپتان صاحب موصوف سے رفع ہوگئی مضمون اسکا یہ تھا کہ سبب اندیشہ باطل مذکور سابق کا یہ تھا کہ چند زمین داروں نے بندوقین واسطے بھگانے شیرون کے سرکی تھین جنپر گمان آمد فوج مفسد کا کیا گیا تھا مگر نینی تال مین ایک مرتبہ اور بھی اندیشہ ہوا یعنی بتاریخ ۱۰ ستمبر خبر آئی کہ خان بہادر خان کی سپاہ نے آکر مقام ہلدوانی لے لیا صداقت اس خبر کی اس سے اور زیادہ ہوئی کہ چند عہدہ داران ہندوستانی و دیگر مفرورین مقام مذکور سے یہان وارد ہوئے باستماع اس حال دو سو اسی سپاہ گورکھا اور ستر سپاہ نو بھرتی اور باقی ماندہ سواران ہشتم رسالہ غیر آئین مع ایک دستہ فوج ملشیا کو حکم کوچ کا ہوا اور وہ سب روانہ ہوگئے ۔

بروقت زیر کوہ پہونچنے اس فوج کے علامات دست برد مفسدین نمودار ہوئین یعنی مفسدین نے ایک گانون جلا دیا تھا اور ڈاک بنگلہ واقع کاٹھ گودام کو بھی آگ دے دی تھی اور قریب پکیصد و پنجاہ پالکی اور ڈولی کو اور دیگر اسباب کو ضائع کر دیا تھا جبکہ یہ فوج آگے بڑھی تو اُسنے بھی اطلاع دی کہ مقام ہلدوانی دشمنون کے قبضے مین ہے اور وہ مستعد پیکار ہین اس فوج مین اب طیاری حملہ کرنے کی ہوئی اور ہماری یہ تھوڑی فوج بآئین شایستہ و طریق بائستہ قدم زن پیشتر کی ہوئی سامنے تو سواری رکھی گئی اور سکرمشہ یعنی سپاہ منتشر دونون جانب جنگلون مین دیکھتے ہوئے جاتے اور فوج واسطے یہ آئین قواعد راستہ پر قدم زن تھی بعد از قلیل عرصے کے ہلدوانی نظر پڑی اور اسکے سامنے دشمن بھی صف بستہ کھڑے تھے پانچ یا چھ جھنڈے لہرا رہے تھے اُنکی تعداد شمار نفری اسوقت مین نا ممکن تھی مگر از روے اخبار دون سنے اور اطلاع کے اور اُنکی شوکت اور شان کے معلوم ہوتا تھا کہ کم از پانصد و پنجاہ یا ششصد آدم جنگی ہونگے ہماری فوج آہستہ آہستہ قدم زن تھی جب قریب دو سو گز کے فاصلے پر پہونچی تو سوارون کو حکم ہوا کہ سامنے سے راست و چپ ہو جاوین اور گانوں کے گرد ہو کر دشمن کا عقب ماریں اور سپاہ پیادہ اُنکے آگے سے حملہ آور ہوگی جسوقت دشمن نے

یہ ترکیب دیکھی اُنھین بھی ایک حرکت پیدا ہوئی مگر فوج پیادہ نے فوراً حملہ کیا اور ایک صدا ایسی شور انگیز کی کہ حرامزادے تاب نہ لاکر متفرق ہو کر فراری ہوے اور اب تماشا ہوا کہ شجاعان گورہ نے قدم دو چند بڑھا کر حرامزادون کو سے لیا اور دس دس بارہ بارہ آدمیون کو ہر قدم پر مارنا شروع کیا چونکہ جنگل دونون جانب راستے کے نہایت گنجان تھا دشمن جھاڑیون مین بھاگ گئے مگر گورہ نے انتقام عہدۂ سرکشی منتشر ہو کر اُنکا تعاقب کیا اور جہان جو ملا وہین اُسکو خاک کے برابر کیا اور تعاقب کئی میل تک کرتے رہے ادھر سواران نے بھی اصل جماعت مفسدین کا تعاقب کیا تھا اور اُنکو گھیر کر تہ تیغ کر ڈالا تھا قریب پانچ میل تک کاٹنا اور قتل کرنا جاری رہا حتی کہ کوئی آدمی دشمن کا نظر نہ پڑتا تھا کیونکہ جو بچ کر بھاگ گئے تھے وہ جنگل مین چلے گئے تھے اور جنگل ایسا گنجان تھا کہ اُسمین تعاقب غیر ممکن تھا اور سپاہ پیادہ نے دشمنون کا تعاقب وہان تک کیا جہان تک اُنسے ہو سکا۔

ملتان

بروقت آنے خبر فسادات مقامات مختلفہ سے سپاہیون نے سکندر صاحب کے سوارون سے سازش کرنی شروع کی جنکو انھون نے بہتیرا چاہا کہ اُنکے شامل ہون مگر نہ ہوے سوارون نے یہ سب حال بے کم و کاست اپنے کمانڈنگ افسرون کے گوش گزار کیا اور افسرون نے حکم دیا کہ ایک کمیٹی سب عہدہ داران ہندوستانی ۶۲ اور ۶۹ رجمنٹ ہندوستانی اور سواران سکندر صاحب کی جمع ہوا اس کمیٹی مین مقدمہ کارتوس کا پیش ہوا اور سب ہندوستانیون کو بخوبی سمجھا دیا گیا کہ کارتوس وہی ہین جو تیس برس سے وہ لوگ برتتے ہین اور اُن سب کی فہم مین بھی آگیا اور سب راضی برضا رخصت ہوے بروز دوم وقت صبح سب سپاہ کی پریڈ ہوئی اور اُنسے دریافت کیا گیا کہ اُنکو کچھ عذر ان کارتوس مین باقی ہے یا نہین کسی نے عذر پیش نہ کیا مگر ہر طرح کی تدبیر عمل مین آئی کہ ناگہانی فساد سے بھی کچھ اندیشہ باقی نہ رہے خزانہ قلعہ مین بھیجا گیا اور توپخانہ بھی قلعہ ہی مین رکھا گیا جو پہرے پلٹن پولیس کے تھے اُنکو حکم ہوا کہ قلعہ مین جاکر اپنی چھاؤنی مین رہین سواران پولیس بھی جو باہر تعینات تھے وہ بھی ملتان مین طلب ہوے۔

شروع ماہ اگست مین ۶۲ - اور ۶۹ رجمنٹ نے کچھ کچھ ارادہ فساد کا ظاہر کیا اول رسالہ غیر آئین ابتک تک حلال اور جادۂ اطاعت مین مستقیم تھا اور جب اول رسالہ پنجاب اور

دوم پیدل پنجاب ملتان مین وارد ہوے دونون رجمنٹہاے مذکورہ بالا یعنی ۶۲ و ۶۹ کے ہتھیار لے لیے گئے اور قبل از لینے اسلحہ کے ایک صوبہ دار میجر اور ایک حوالدار میجر اور نو سپاہی رجمنٹ کے توپ سے اڑانے گئے تھے اور یہ امر ثابت ہوگیا تھا کہ دونون رجمنٹ مذکورہ بالا نے ارادہ مصمم کیا تھا کہ فساد کرکے ہر ایک انگریز کو قبل از وارد ہونے سپاہ مطلوبہ کے قتل کرین مگر خوش طالعی سے ایسا نہو نے پایا۔

ایک وقائع نگار باقی ماندہ حال اس مقام کا سطر ذیل بیان کرتا ہے کہ جب تدابیر ضروری واسطے مقابلہ کرنے مفسدین کے عمل مین آئین تو یہ بھی گھاٹون پر حکم بھیجا گیا کہ جو شخص فوج سے بھاگ کر گھاٹ پر آوے یا بروقت استفسار سبب معقول واسطے عبور دریا کے بتلا نہ سکے تو اسکو گرفتار کرواے بتاریخ ۱۰ جون کچھ علامات فساد کے رجمنٹہاے ۶۲ و ۶۹ سے نمودار ہوے اور یہ تجویز قرار پائی کہ انکے ہتھیار چھین لینے چاہئین اور میجر چمبرلین صاحب کمانڈنگ اول رسالہ غیر آئین نے ایسی خوبی اور خوش اسلوبی سے انکے اسلحہ لیے کہ ایک قطرہ خون بھی نہ گرا جب ان دونو رجمنٹون کے ہتھیار لیے تو ایک کمپنی گورہ متعلق توپخانہ اور اول رسالہ غیر آئین اور اول رسالہ کشادہ پنجابی اور دوم رجمنٹ پنجابی موجود تھین جب یہ امر ختم ہوچکا تو افسرون کی یہ تجویز ہوئی کہ تحقیقات سپاہ درباب بلوہ برداری شروع ہو اور باعانت میر برکت علی وردی میجر اول رسالہ غیر آئین کے اکثر سپاہی مجرم ثابت ہوے حسب اطلاع دہی میر مذکور کے صوبہ دار میجر ناہر خان گرفتار ہوا اور جنرل کورٹ مارشل مین اسکی تحقیقات ہوکر جرم بغاوت اسپر ثابت ہوا لہذا اس جرم کی پاداش مین روبرو سب سپاہیون کے توپ سے اڑادیا گیا اور کئی سپاہی وغیرہ ان رجمنٹون کے اسی طرح اڑاے گئے۔

۱۶ ستمبر اقوام خانہ بدوشان نے جو قریب گوگرہ کے رہتے تھے کچھ فساد کیا انھون نے تحصیل ہڑپا اور تھانہ کا لونیا اور چند دیگر مقامات پولیس پر جو براستہ ملتان درمیان مقامات دوبرجی اور گوگرہ کے واقع تھے حملہ کیا یہان سے تین دستہ فوج بسر کردگی میجر چمبرلین صاحب اور کپتان سنسن صاحب اور کپتان ہوسکن صاحب روانہ ہوے اور بتاریخ ۲۵ سرکشونکو شکست فاش دی انکا اسمین نہایت نقصان جان ہوا مگر ہماری جانب بھی برکیلی صاحب

اکسرا اسسٹنٹ کمشنر گوگیرہ کام آئے اُنکے ہمراہیوں نے اُنکو چھوڑ دیا تھا اور وہ تنہا لڑکر مر گئے
ایک روز بیشتر اس واردات کے کپتان سمسن صاحب کے دستہ جسمین ۸۰ سوار اور ۱۰۰ پیادے
تھے مفسدین بمقام جھلیرا حملہ آور ہوئے تھے اور اُنکا مقابلہ اسی جانب سے خوب ہوا آخرکار
تاب نہ لاکر مفسد فراری ہوئے اور مقام جھلیرا قبضۂ فوج سمسن صاحب مین آگیا سوائے ان
اقوام کے ایک اور قوم نے جو بنام کھرل مشہور تھی بسرکردگی احمد خان کچھ فساد برپا کیا تھا مگر
کچھ فوج لاہور سے اور کچھ ملتان سے وہان گئی اور احمد خان گرفتار ہوکر قتل ہوا اُسکے گرفتار ہوتے
ہی تمام قوم منتشر ہوکر بھاگ گئی اور پھر آکر انھون نے اپنے تئین سپرد اولیائے دولت سرکار کردیا۔

فیروزپور

بتاریخ ۱۳ ماہ مئی وقت نواخت دو گھنٹہ بعد دوپہر خبر ہوئی کہ ۴۵ اور ۵۷ رجمنٹ آمادۂ فساد
ہین اسلیے تمام میم لوگون کو اور عیسائی عورتون کو ہدایت ہوئی کہ میگزین مین جسکے گرد خندق
وغیرہ طیار کی گئی ہے جاکر رہین اور دونون رجمنٹہاے مذکورۂ بالا اور رسالہ دہم غیر آئین
کی اپنے اپنے میدان پریڈ پر پریڈ ہوئی۔

رسالہ متصل دیوار آرسنیل کے نصب کیا گیا اور ۵۷ رجمنٹ ہندوستانی کو حکم ہوا کہ عقب
چھاؤنی گورہ جاکر قیام کرین اور ۴۵ رجمنٹ ہندوستانی کو حکم ہوا کہ شمال صدر بازار کے
جاکر مقیم ہون مگر جب وہ بازار کے سرے پر پہونچے تو انھون نے وہان مکث کیا اور
آگے جانے سے انکار کیا اور اپنی بندوقین بھر کر بجانب میگزین پلٹ پڑے اور وہان
جاکر شمالی و مغربی برج میگزین پر جاکر کھڑی ہوئے اور دل مین فکر کرنے لگے کہ اب کیا
کیا کرنا چاہیے اسی فکر مین تھے کہ کمپنی ۵۷ رجمنٹ نے جو میگزین کے اندر تعینات تھی اُنکو اطلاع
دی کہ اُس برج مین رسی اور زینہ موجود تھے بعضے شخصون نے یہ سامان مفسدین کے
پاس پھینک بھی دیا جسکے ذریعے سے وہ برج پر چڑھکر باہر کی دیوار میگزین پر زینہ لگاکر چڑھ گئے
یہان یہ بھی بیان کرنا چاہیے کہ قبل از پریڈ کے ایک کمپنی گورہ ۶۱ رجمنٹ شاہی قبل از کوچ
کرنے سپاہ ہندوستانی کے میگزین مین واسطے بدلنے کمپنی ۵۷ رجمنٹ کے جو وہان تعینات
تھی روانہ ہوئی تھی اور اگر اُنکی ہوشیاری مد نہوتی تو مقام فیروزپور کچھ عرصے کے واسطے

ہمارے قبضے سے نکل جاتا جب مفسدین کے تین سو سپاہی میگزین مین گھس گئے تب انھون نے
شور و غل کیا اور اُس دروازے کی طرف روانہ ہوئے جسمین سے راستہ گودام اسباب جنگی وغیرہ کی
جانب جاتا تھا مگر پانچ سپاہی ۶۱ رجمنٹ شاہی نے اُنکو وہان سے نکالدیا اس طور پر کہ سب نے
ایک مرتبہ اپنی بندوقین سرکین جنکی گولیون سے قریب بارہ مفسد کے مارے گئے اُسکے بعد وہ وہان سے
بھاگ نکلے اس ہنگامہ مین کرنیل رڈمنڈ صاحب کمانیر گورہ کے زانو پر زخم گولی لگا تھا مفسد اسکے
بعد بجانب غرب اس ارادے سے روانہ ہوئے کہ فوج گورہ کے عقب جاکر مارین مگر اسمین بھی
انھون نے غلطی کی کیونکہ ۶۱ رجمنٹ شاہی نے اُنکو ہر جگہ سے نکالدیا آخرکار مفسد دیوار پر سے
باہر کو پھاندے اور گورہ سپاہی نے انکو مار کندون کے نیچے گرادیا فوج قلعہ داری کی کمک کو
دو کمپنی اور رسالہ گورہ ۶۱ رجمنٹ کی اور دو توپین زیر حکم لفٹنٹ انجیلو صاحب کے آئین اب جو کمپنی
۵۷ رجمنٹ ہندوستانی کی قلعے مین تھی اُنسے بھی علامات فساد کے ظاہر ہوئے یعنی انھون نے
ایک روز بغیر حکم کے اپنی بندوقین بھرنی شروع کین مگر لفٹنٹ انجیلو صاحب نے اپنی دونون
توپین انکی جانب درست کین اور انمین گراب بھرنے کا حکم دیا اس تدبیر سے یہ بندا ۶۱ رجمنٹ شاہی نے
انکے ہتھیار چھین لیے اور انکو قلعے سے باہر کردیا ۴۵ رجمنٹ ہندوستانی بجانب برف خانہ روانہ
ہوئی اور اپنی سپاہ مقتولین کو اٹھا لیگئی اور قبرستان مین جو متصل قبرستان انگریزان واقع ہے پھینک
ڈالدیا شب کو قریب دو سو مفسد واپس چھاونی مین آئے اور دس دس بیس بیس سپاہی یکجا ہو کر
آگ لگانے مین مشغول ہوئے کسی نے گرجا گھر پروٹسٹنٹ کا اور کسی نے رومن کیتھلک کا جلا دیا
اور اسی طرح دو خالی ہسپتال اور ۶۱ رجمنٹ شاہی کا مس کوٹ گھر اور بنگلہ ہاے افسران
اور بانڈ ماسٹر کا بنگلہ اور کپتان ملوم فیلڈ صاحب کا اور کپتان سیلمنڈ صاحب کا اور میجر ہاروی صاحب
کا اور کپتان کاٹن صاحب کا اور میجر الفرٹ صاحب کا اور لفٹنٹ بیسلر صاحب کا بنگلہ
جلادیا اور برآمد ریتھ صاحب کا بنگلہ مسمار کردیا اور ملول صاحب کا مکان توڑ ڈالا لفٹنٹ کینڈی
صاحب کا بنگلہ جلادیا غرض کہ کل ۱۸ بنگلے جلا کر خاک کردیے اس آتش زدگی مین کسی نے انکو
منع نہ کیا اور نکوئی اُنکے برو آیا مگر جب گرجا گھر رومن کیتھلک کا جلانا شروع کیا ہیوس صاحب
سوداگر کے بیٹے نے ایک سپاہی کو گولی سے مار دیا اُسکے مرنے سے سب خائف اور

خوف زدہ ہو گئے روز دوم مفسدین نے پھونکنا مکانات افسران کا شروع کیا مگر ایک دستہ ۱۰ رجمنٹ
شاہی اور دہم رسالہ غیر آئین نے آکر انکو نکالدیا اور چند انکے آدمیون کو مار دیا۔
قریب سات بجے صبح کے اسی روز بدین اندیشہ کہ میگزین ۴۵- اور ۵۷ رجمنٹ کا مفسدین کے
ہاتھ نہ لگ جاوے توپخانہ دونون سے دو توپین طلب ہوئین اور دو گولے انمین مارے کہ
وہ سب میگزین اڑا گیا اسی روز ۵۷ رجمنٹ کے ہتھیار چھین لیے اور مفسدین ۴۵ رجمنٹ
ہندوستانی نے جو قریب دو سو کے تھے خود آکر وردی اور اسلحہ اور نیز اپنے تئین سپرد سرکار کردیا
ہر طرح سے اب امن معلوم ہوتا تھا ساکنین صدر بازار شہر فیروزپور مین چلے آئے اور شہر کی مضبوطی
کی گئی اور سپاہ جو میجر مارسدین صاحب نے خاص کر واسطے شہر کے بھرتی کی تھی شہر مین تعینات
ہوئی تمام صاحب لوگ مع عیال کے میگزین مین آگئے صرف کوٹ صاحب اور میوس صاحب
سوداگر اپنے اپنے مکانون مین رہے مگر انھون نے اپنے مکانون کی سب طرح مضبوطی کر لی تھی
اور سوداگران پارسی نے بھی اپنے مکانون کو خوب مضبوط کرلیا تھا اور وہ بھی میگزین
وغیرہ مین نہ آئے۔

یہان پر یہ بیان نہ کرنا انصاف سے بعید ہے کہ رسالہ دہم نے اور ان سوارون نے جنکو میجر
مارسدین صاحب نے بھرتی کیا تھا بہت کارنمایان کیے اور انکا چلن بہت درست اور
عمدہ رہا اور استقلال اور حفاظتی برگیڈیر انس صاحب اور میجر مارسدین صاحب اور
کپتان یوس صاحب اور کپتان ہمسن صاحب اور کپتان مرسر صاحب کی مع جنرل
کورنمنڈ صاحب کے درباب انسداد مفسدی کے مستحق تعریف اور توصیف کے ہے۔

ایک روز رپوٹ سے حال ۵۷ رجمنٹ ہندوستانی کا اسطرح واضح ہوتا ہے کہ تاریخ ۱۳
ماہ مئی ۵۷ رجمنٹ کو حکم ہوا تھا کہ وہ چھاونی سے کوچ کرکے بفاصلہ ایک میل سڑک کلان پر
قیام کرین بوقت نواخت پانچ گھنٹہ صبح کے روانگی شروع ہوئی اور سپاہی بانتظام تمام
بطور شایستہ روانہ ہوئے اور سب چیز اپنی سوائے کوٹ کے لین مین چھوڑ گئے اور بوقت
وارد ہونے مقام مقصود پر اپنے کاروبار شب باشی مین مشغول ہوئے اور ذرہ باب سوخت
کرنے چھاونی کے انھون نے کچھ نہ کہا عرصہ قلیل گذرا ہوگا کہ میگزین رجمنٹ کا اڑا دیا گیا

اس واقعہ سے لوگ کچھ زیادہ استقلال سے علیحدہ ہوئے کو تھے مگر جب انھون نے یہ سنا
کہ یہ واقعہ بے حکم صاحب برگیڈیر عمل مین آیا ہے وہ پھر قائم ہوگئے اور اپنے خیمے وغیرہ نصب
کرنے لگے تھوڑے عرصے کے بعد برگیڈیر میجر صاحب تشریف لائے اور بے تامل آکر کہا
کہ حکم سرکار یہ ہے کہ ساری رجمنٹ اپنے ہتھیار دیوے یہ سنکر البتہ سب سپاہی متامل ہوے
اور آپسمین سرگوشی کرنے لگے بعد ازین کپتان افسر لائٹ کمپنی نے اپنے سپاہیون کو واسطے
حوالے کردینے اسلحہ کے کہا اور ساری کمپنی نے بے تامل اور بلاتکرار اپنے ہتھیار سپرد کردیے
ایک لمحہ نہ گذرنے پایا تھا کہ صاحب کمانیر مذکور نے دوبارہ انکو اسلحہ حوالے کردیے
اور انکو برگیڈیر صاحب کے بنگلے پر لیگیا وہان بھی سب سپاہیون نے حسب الحکم ہتھیار
حوالے کردیے اور موافق حکم کے اپنی چھاونی مین گئے اور انکے افسر بھی انکے ساتھ
لین مین گئے بہت عرصہ انکو چھاؤنی مین وارد ہوے نہ گذرا تھا کہ تمام چھاؤنی ۱۰ رجمنٹ
شاہی اور سوار و توپخانہ سے بھر گئی یہ لوگ بہ تعاقب ۴۵ رجمنٹ ہندوستانی جنھون نے
رخ چھاونی کا کیا تھا آئے تھے اب کسی شخص نے سپاہیان رجمنٹ ۵۷ کو حوالے
مقام پر سے خبر دی کہ لائٹ کمپنی قتل ہوگئی اور اسکے ہندوستانی افسرون کو فوج گورہ نے
مار ڈالا اس خبر سے وہ لوگ سب گھبرائے اور یکبارگی سب نے اپنے ہتھیار اٹھا لیے
اور انمین سے قریب دوسو پچاس یا دوسو ستر سپاہیون کے وہان سے دوڑ پڑے اور باقی
سب اپنے مقام پر رہے اور شام کو بنگلہ برگیڈیر صاحب کے گئے اور اپنے ہتھیار حوالے کرکے
اپنی چھاونی مین واپس گئے بعد ازین انکا طریق اور رویہ مثال سپاہیان نیک وضع رہا اور اکثر
انمین سے کار سرکار پر موجود ہین۔

تاریخ ۱۴۔ باقی ماندہ سپاہ ۴۵ رجمنٹ ہندوستانی کے جنمین نو سردار اور ۳۲ حوالدار اور
۱۸ سپاہی تھے ہتھیار چھین لیے بعد ازان بوقت نواخت ۶ گھنٹہ صبح ایک بازو ۶۱ رجمنٹ
شاہی کا جسکے ہمراہ جانب تین تین توپین رکھی گئین تھین اور ایک دستہ سواران
رسالہ سوم میدان مین آئے اور مفسدین ۴۵ رجمنٹ ہندوستانی بلباس قدیم یعنی اپنی پوشاک
ہندوستانی پہنے ہوے بجانب راست جمانے لگے اور ۵۷ رجمنٹ ہندوستانی بجانب

جب کھڑی ہوئی اصطلاح سے تین ضلع ایک مربع کے بنا سئے بعدہ توپخانہ حرکت مین آیا من بعد لفٹنٹ
ہوگن صاحب کوارٹر ماسٹر ۴۵ رجمنٹ کے نے آگے بڑھکر اور روبرو ۴۵ رجمنٹ کے کھڑے ہو کر
باآواز بلند وزبان صاف اور بامحاورہ اردو مین حکم صدر سنایا اور ۵۷ رجمنٹ کو بھی حکم سنایا گیا
بعدازان سپاہیان ۴۵ رجمنٹ کو جو مفسد ہو گئے تھے حکم ہوا کہ سیدھے ہو کر چھاونی سے باہر
چلے جاوین اور دو توپین اور دستہ رسالہ دہم انکے ہمراہ ہوا۔

ایسی تابعداری اور نمک حلالی دیکھ کر کون خیال کرتا کہ یہ رسالہ جسنے اسوقت ایسا کار نمایان کیا
یعنی مفسدین کو باہر نکالا اور آپ جادہ اطاعت پر قائم رہا چند روز بعد منحرف ہوجاویگا مگر ایسا ہی
یعنی چند عرصے کے بعد یہ بھی سرکار سے برگشتہ ہو کر مفسدین کے شامل ہوا۔

رسالہ دہم نے بھی آخرکار پیروی اپنے بھائی مفسد کی کی اور نلسن صاحب ڈاکٹر اسپان یعنی
سلوتری ولایتی کو مار کر فراری ہوے کل سے روز گورہ گوٹونکو اور خصوصاً گولہ اندازون کو کھاتے
پر دیکھکر اور اس موقع کو مفید تصور کرکے یہ رسالہ یکایک توپون پر گرا اور جو دو ایک
گورے وہان تھے انکو قتل کیا لیکن جو جزوی سپاہی گورہ ۶۱ رجمنٹ شاہی کے وہان موجود تھے
یہ حال فساد کا دیکھ کر مفسدین پر حملہ آور ہوے اور توپین اُنسے چھین لین اور اشارات اطلاع دہی
فساد ظاہر کیے اسیر توپین میگزین کی سر ہونی شروع ہوئین اور گراب اور کانستر گولیون سے بہت
گھوڑے اور سپاہی مارے مفسدین تاب مقابلہ نہ لاکر رو بفرار لائے اور جو گھوڑے انکو ملا اسپر سوار ہو
بھاگے راستے مین جو کوئی صاحب لوگ یا عیسائی ملا اسکو قتل کیا اور تمام شہر مین منتشر ہوگئے مین نے
سنا ہے کہ صاحب برگیڈ براور دو ایک اور افسر مشکل مفسدین سے جان بر ہوے جو سواران مفسد کہ گھوڑون
سے جدا ہو گئے تھے جہان کچھ بھی پناہ کی صورت دیکھی وہان پر متواری ہوے لیکن سپاہ فیروزپور دہم
رجمنٹ پیادگان پنجابی نے انکو ڈھونڈ ڈھونڈھ کر قتل کیا بعد از پاک کرنے بازارون کے یہ ارادہ ہوا
کہ انکی چھاونی کی تلاش کرنی چاہیے اور قبل ازآنکہ یہ وہان پہونچین دیکھتے کیا ہین کہ ایک بڑا گروہ قریب
ایک سو پچاس ۱۵۰ یا ایک سو اسی سوارون کے اپنی پریٹ پر یہ فاصلہ قریب دو سو بیس ۲۲۰ یا دو سو پچاس
قدم کے روبرو چھاونی کے بہ آرام تمام بلا وسوسہ یا دغدغہ گشت کرتے ہین اور تھوڑے عرصے
کے بعد ایک مرتبہ اپنی تلوارون کو چمکا دیتے ہین افسوس کہ ایسے موقع پر توپین نہ آئین ورنہ سب

قتل ہوتے باعث دیر پہونچنے توپون کا یہ سُنا گیا کہ سائیس ورالی موجود تھے انھون نے آگے بڑھانے سے انکار کیا اسواسطے توپین موقع پر نہ پہونچین اب سائیس وغیرہ سب قید ہین اور یقین کہ اپنے کیفر کردار انکو ہیدہ کو پہونچینگے —

مسٹر شٹوار صاحب متعلقہ سڑک آہنی کی چٹھی سے یہ مختصر حال اس واقعہ کا معلوم ہوا —

قریب ۳۵ یا ۴۰ سوار اول ملکر توپون پر اور توپخانے کے مقام کار دو اصطبل پر جو عقب توپخانہ واقع تھا حملہ آور ہوئے انھون نے اول ہی بندوقون کو جو گارد توپخانہ کی چھین لیا اور من بعد ارادہ قبضہ کرنے توپون کا کیا کہ توپین لیکر چھاونی گورہ پر سر کرنی شروع کرین بلکہ ایک دو توپون پر ہاتھ بھی پڑگیا تھا اس عرصے مین گولہ اندازان گورہ جو بارک متعلقہ مین کھانا کھاتے تھے امداد گارد کو پہونچے اور انکی کمک کو سپاہی ۶۱ رجمنٹ شاہی جو ہسپتال مین موجود تھے آئی غرض کہ ان سب نے توپین مفسدین سے چھین کر انپر سر کرنی شروع کین مفسدین توپین چھوڑکر اپنے گھوڑون کی جانب جو روبروے توپخانے کے کھڑے تھے بھاگ گئے —

اول جنھے مفسدین پر گولی ماری تھی ایک گورہ مسمی مری ۶۱ رجمنٹ شاہی کا تھا اور چونکہ یہ رجمنٹ بارک متصل ترین قیام پذیر تھی اسواسطے اول یہ توپخانے کی کمک کو پہونچی تھی کیونکہ بارک سے نکلتے ہی انھون نے فیرانپنی بندوقون کا مفسدین پر کیا اور بعد ازان توپون پر گئے —

سپاہ فیوزلیر بفور سنتے خبر کے اپنے بارک سے بھاگی مگر انکی بارک دوسرے سرے چھاونی پر تھی اسواسطے جبتک وہ پہونچے اسوقت تک توپین مفسدین سے گولہ اندازون نے اور سپاہ ۶۱ رجمنٹ شاہی نے دوبارہ لے لی تھین —

بیچ تعاقب کے اکثر سواران پنجابی زخمی گولیان پستول سے ہوے تھے اگرچہ سپاہ کے ہتھیار لے لیے تھے مگر تاہم تعجب یہ ہے کہ ہنگام فساد ہر ایک کے پاس پستول اور تلوار موجود تھی اور جیسے دیگر موقع فساد پر کچھ علامات فساد کی ظاہر ہوئی تھین یہان بھی ویسی ہی علامات قبل از فساد کے ظہور مین آئی تھین اور اگر حکام انکا تدارک کرتے یا انکی تحقیقات کرتے تو خوب ہوتا —

چھاونی رسالہ دہم مین شب کو قبل از فساد کچھ غل اور آواز پہیہ ہاے گاڑی غیر وقت ساعت مین آئی تھین اور گھوڑے اصطبل سے باہر معلوم ہوتے تھے اب اُسکا سبب معلوم ہوا کہ اس شب کو

اسواسطے منظور ہوئی اور صاحب موصوف مقام فیروزپور مین سے اور وہان لیسے ایسے کارہائے نمایان اُنسے ظہور مین آئے کہ مستوجب تحسین وآفرین حکام پنجاب اور نواب گورنر جنرل بہادر کے ہوسے —

روہنی

تباریخ ۱۲ — ماہ جون روز جمعہ قریب نواخت نو گھنٹہ شب میجر میک دونلڈ صاحب کمانڈنٹ رسالہ بنگلے کے سامنے مع سر نورمن لیلی صاحب اجیٹن اور ڈاکٹر گرنٹ صاحب کے چاے نوش کر رہے تھے کہ تین آدمی دھوتی لگائے ہوسے اور تلوارین ہاتھ مین لیے ہوسے اُنکے پاس آئے اور ایک مرتبہ مارنا شروع کیا —

سر نورمن لیلی صاحب ایک نیچی کرسی پر بیٹھے تھے اُنکے شانے پر ایسا سخت زخم لگا کہ وہ آگے کو گر گئے اور بعد ازان کئی اور زخم اُنکو لگے میجر میک دونلڈ صاحب کے بھی زخمہاے شدید لگے اور ڈاکٹر گرانٹ صاحب کو بھی دو زخم ایک بازو پر دوسرا زانو پر لگا مگر ان دونون صاحبون نے کرسیان آگے کرلین اور اپنی تئین بچاتے ہوسے اُنکو دروازے سے باہر کر آئے مگر سر نورمن لیلی صاحب کے ایسے زخم کاری لگے تھے کہ دو آدھ گھنٹہ بعد اس واقعے کے مر گئے اس حال کو میجر میک دونلڈ صاحب نے اسطرح پر تحریر کیا ہے —

تباریخ ۱۲ — ماہ حال لفٹنٹ سر نورمن لیلی صاحب اور ڈاکٹر گرانٹ صاحب حسب معمول وقت شام میرے بنگلے پر چاے پینے آئے قریب پاؤ گھنٹہ نو مین باقی تھا کہ ڈاکٹر گرانٹ صاحب اسواسطے اُٹھے کہ بنگلے مین جاکر گھنٹے کو کنجی لگادین کہ یکایک اُنکی زبان سے نکلا یہ کون ہے اور اتنے ہی یہ صداے باگوش زد ہوئی گویا ہماری طرف کوئی آتا ہے مین یہ سنکر اُٹھنے ہی کو تھا کہ تین زخم میرے سر پر لگے اُسکے بعد مین نے کرسی اٹھائی اور اُس سے اور تین زخم جو مجبر مارے گئے رد کیے اور کرسی سے ایسا دھکا ایک آدمی کو مارا کہ متوحش ہوکر بھاگا اور اُسکے پیچھے باقی ماندہ دو آدمی بھی بھاگ گئے مین خون مین ڈوبا ہوا بنگلے کی طرف چلا تھا کہ زخم دھوؤن اور ڈاکٹر گرانٹ صاحب میرے پیچھے آئے مین نے دیکھا کہ ڈاکٹر صاحب کو دو زخم بڑے عمیق لگے ہین ایک بازو پر اور دوسرا کولے پر اسکے بعد ہم لیلی صاحب کو دیکھنے چلے اور دیکھا کہ زمین پر نزع مین پڑا ہوا ہے اسکو

اول ہی زخم کاری لگا ہوگا کہ جسکے سبب وہ منھ کے بل زمین پر گرا تھا کیونکہ بعد ازان جتنے زخم لگے تھے سب پشت پر تھے اور ایک ایسا عمیق تھا کہ پٹھہ کاٹ کر ششش کو زخمی کر کے استخوان سینے تک پہونچا تھا اور کوئی زخم سر پر لگے تھے مگر اب تک ہوش میں تھے اور جب مین انکے دیکھنے کو جھکا تو کہنے لگے اے میک ڈونلڈ اسطرح پر ہونا نہایت سخت ہے اور کہا ہائے میری بی بی اور بچے تمھارا کیا حال ہوگا مین نے اُنسے کہا کہ اب چند انفاس زندگی کے باقی معلوم ہوتے ہین اب تم کسی کا فکر نکرو تمھاری بی بی اور بچون کے واسطے جسقدر ممکن ہے رعایت ہوگی تم اپنے خدا کو یاد کرو یہ سنکر اونھون نے خدا کا نام لیا اور اُسکے نام کا ورد تا دم واپسین رکھا میرے پہونچنے کے بعد کوئی نیم گھنٹہ وہ زندہ رہے

یہ شب تاریکی اور ماہتاب بھی طلوع نہین ہوا تھا اِس سبب سے جبتک وہ حرامزادے ہمارے برابر تک آ گئے تب تک ہمکو کچھ خبر نہوئی اور سنتری شمال کے جانب کے دروازے پر تھا اور ہم بجانب مشرق بیٹھے تھے اور چونکہ یکبارگی ہمپر حملہ ہوا اور کچھ شور وغل بھی نہوا تھا اور کوئی ایک منٹ مین یہ واقعہ ختم بھی ہو چکا تھا کسی کو اسکی خبر نہوئی بلکہ ہمارے نوکر تک بھی اسدم تک اِس واقعے سے خبردار نہوے جبتک ہم اُنکے سامنے خون آلودہ نہ گئے اور جب انھون نے یہ حال دیکھا تو ایسا گھبرائے کہ کسی مین جرأت اتنی نہ تھی کہ چھاونی مین جاکر سب رجمنٹ کو یا جسقدر سپاہی اُس چھاونی مین موجود تھے اُنکو حکم طیاری کا دیوے —

ایک لحظہ بعد سب سپاہی جنکا پہرہ نہ تھا ہمارے گرد آئے اور بہت نرم دلی اور رحم جتانے لگے اور اِس حرکت کو نہایت قبیح بیان کرنے لگے —

بہ سبب تاریکی شب کے کچھ سراغ اُن حرامزادون کا نہ ملا چند سوار دلیو گڈھ کو واسطے دریافت حال کے روانہ ہوے مگر وہان سب طرح امن تھا اور تھوڑے عرصے کے بعد لفٹنٹ کوپر صاحب کمانڈنگ ایک دستہ ۲ سو رجمنٹ ہندوستانی مع پچاس سپاہیون کے آکر وارد ہوے مگر مین نے انکو کہا کہ تم واپس جا کر اپنے مقام پر ہوشیار رہو میرے پاس جو سو جوان ہین وہ بقول اُن سوارون کے جسقدر مفسد آوینگے انکے تدارک کے واسطے بہت ہین —

ڈاکٹر گرانٹ صاحب کہتے ہین کہ ہم دونون کو یعنی مجھے اور ڈاکٹر صاحب کو کوئی زخم کاری نہین لگا سے اگرچہ ایک زخم سے میری کھوپری کی اوپر کی ہڈی کٹ گئی اور وہ ہڈی دوسری

صبح موقع واردات سے بڑی ملی اب مجھسے زیادہ نہین لکھا جاتا گو ضعف طاری ہوتا جاتا ہے اور ہاتھ
مین لرزہ سا پیدا ہوتا ہے جنھون نے ہمکو زخمی کیا انکی صورت سپاہیون کی سی تھی مگر وردی نہ تھی آج
مین نے یہ سنا ہے کہ کچھ سپاہی موقوف شدہ شہر مین پھرتے ہین اور اقوام سونتھال کا ذکر کیا کرتے ہین اور
غالب ہے کہ انھون نے یہ تصور کیا ہوگا کہ اگر افسران انگریزی کو ہم مار ڈالینگے تو جتنے سپاہی اسکے ہین
وہ سب بیدل ہوکر ہم مین آکر شامل ہونگے اور اگر شامل نہونگے تو بغیر افسران انگریزی کے وہ کام بر وقت
لڑائی نہ کر سکینگے جو بسر کردگی افسران مذکور کرتے ہین ڈاکٹر صاحب اور مین دونون خدا کی قدرت سے
بچے ورنہ کوئی صورت بچنے کی نہ تھی مجھے نہین معلوم ہوتا کہ تینون کسواسطے بھاگ گئے کیونکہ
ہم تو اس حالت مجروحی اور بیکسی مین تھے پھر انکا بھگا نے والا سوا ے حافظ حقیقی
کے اور کون تھا۔

صاحب کمانڈنٹ نے فوراً سب سپاہ کو جمع کیا اور سب کی تلوارین دیکھین سب صاف تھین
اور کسی پر کوئی دھبہ نہ تھا آخرکار وہ تینون آدمی گرفتار ہوے اور کورٹ مارشل کی تجویز سے پھانسی
دی گئی یہ لوگ نئی بھرتی متعلقہ رسالہ پنجم کے تھے مگر باعث انکی اس حرکت قبیحہ کا ابتک
معلوم نہوا۔

حصار

بتاریخ ۱۲۔ ماہ گذشتہ ڈاک معمولی جو دہلی سے آتی تھی یہان نہ پہونچی جسکے باعث خیالات
چند در چند ساکنین کے دل مین گذرے مگر اصل باعث کسی کے مخیلہ مین نہ آیا بتاریخ ۱۳ ۔
خبر مفسدین آئی کہ مفسدین نے بلوہ کر کے شہر دہلی پر قبضہ کر لیا اور انگریزون اور دیگر عیسائیون کو
قتل کیا یہ خبر سنکر ویڈربرن صاحب کلکٹر نے خزانہ جو کلکٹری کے پاس تھا اٹھا کر قلعہ مین بھیجدیا اور
آپ مع عیال و اطفال بنگلہ ڈیو مرگیو صاحب سے جہان وہ رہتے تھے قلعہ مین نقل کر کے ہمراہ
ٹیلر صاحب کے رہنے لگے خزانے پر پہرہ سو جوان سپاہی پلٹن ہریانہ کا تھا لفٹنٹ بارویل صاحب
اجیٹن سپاہ ہریانہ مع میم صاحبہ کے ڈیڈربرن صاحب کے ساتھ رہتے تھے اور انھی سپاہی ہانسی سے
واسطے کمک کے آگئے اور جو سو سوار نواب دادری بسرکردگی شیخ نور خان رسالدار کے آئے تھے
انکو باغ مین جگہ دی اور بیس سوار نو بھرتی باہر دروازہ مغربی باغ کے قیام پذیر ہوے اور ایک

گارد کچہری تحصیل اور کچہری صاحب کلکٹر مین تھا ایسے ایسے انتظام واسطے حفاظت شہر اور امنیت ضلع
کے تاریخ ۲۸ ماہ مئی ہوتے رہے۔

قبل از فساد کے پندرہ روز تک نو سپاہی اور چپراسیون مین سے کسی نے کچھ علامت فساد کی ظاہر
نہ کی اور یہ سب آدمی اندر قلعہ کے بظاہر واسطے حفاظت کے رہتے تھے اس عرصے مین ایک خبر مشہور
ہوئی کہ اسسٹنٹ شیر دل مقام لادونے جو شہزادہ ہے ملازمین رجمنٹ کو طلب کیا ہے کہ اُسکے ساتھ
ہوکر آمادہ سرکشی ہون اور اس خبر کے سننے سے بھی کوئی وجہ تبدیلی حرکات و عادات مائل بد غا ظہور مین
نہ آئی بخیال زیادہ تر احتیاط کے ڈیڈربرن صاحب نے پچاس سوار اور نواب دادری سے لیے مگر
یہ کسی کام کے نہ تھے کیونکہ بعد از بلوہ یہ بھی مفسد ہو گئے تھے صاحب موصوف نے اور بھی تجویز بھرتی
کرنے سوارون کی کی اور نوے سپاہی اور سوار بھرتی کیے مگر یہ بھی کسی کام نہ آئے کیونکہ یہ سوار باہر دروازہ
کے تعینات کیے گئے تھے اور سپاہی اندر قلعے کے تھے اور دروازہ قلعہ ہر وقت شب و روز بند رہتا
تھا اور سوائے ازین وہ لوگ قلعہ کی دوسری جانب اس مقام پر رکھے گئے تھے جہان کسیطرح کا اندیشہ حملہ متصور تھا

یہ خبر مشہور تھی کہ ۲۵ ماہ مئی روز عید کو فساد ہوگا مگر اُس روز سوائے تکرار فیما بین اقوام دو گروہ
بالی اور کچھ نہوا بتاریخ ۲۹ قریب نواخت یک و نیم گھنٹہ روز سرکشی جگر خون کن دل شکن شروع
ہوئی اول چند سواران دادری براستہ ہانسی بایسطرف آتے ہوئے نمودار ہوئے سواران مذکور
اول بجانب دہلی دروازہ شہر کے گئے اور دروازہ کھولنے کو کہا دروازہ کھلا اور چند سوار منجملہ پچاس
سواران دادری جو بار دوم آئے تھے شامل اُنکے ہوگئے بعد ازان وہ سب جمع ہوکر جانب
جیلخانہ قدیم روانہ ہوئے وہان بھی گارد کی سپاہ انکے ساتھ شامل ہوئی اور دروازہ جیلخانہ کھولدیا
تمام قیدی آزاد ہوئے اب چند مفسد بجانب کارخانہ جہان پچاس قیدی کام پر تھے گئے
اور باقیماندہ سوار بطرف جیلخانہ جدید روانہ ہوئے کارخانہ کے قیدی بھی آزاد ہوئے اور سب گارد
جیلخانہ اور قیدیون نے تمام اسباب جیلخانہ جو قیدی بناتے تھے لوٹ لیا بعد ازین مفسدین سمیتھ صاحب
اور جافری صاحب کے بنگلون مین گئے اور سمیتھ صاحب کے بنگلے کے پہرہ والون سے جو
جمعدار گھٹا اور دس چپراسی رجمنٹ کے تھے پوچھا کہ صاحب اور اُنکے عیال و اطفال کہان ہین انھون نے
جواب دیا کہ باہر ہین یہ سنکر مفسدین نے انکو خوف دیا مگر یہ قابل یقین نہین کہ مفسدین سنے

دھمکایا ہو بہرحال دو رانگھڑ سیسان بوعلی بخش اور پانڈو دونون جا سے پناہ صاحب پر بغصہ تمام جو
مقام قریب دوسو قدم طویلہ اسپان کی جانب واقع تھا گئے اور وہان سمیٹھ صاحب کی میم کو مع
پانچ بچون کے قتل کیا ہرچند میم صاحبہ نے بعجز والحاح تمام امان مانگی اور سب زیور وغیرہ جو
وہ پہنکر نکلی تھین دیدیا مگر کچھ اثر نہ پڑا ہنوز جافری صاحب کی میم جو مس تھین سمیٹھ صاحب کی تلاش مین
آئی تھین کہ انکو بھی سر راہ روبرو سے بنگلے کے مار ڈالا جبکہ سوار جیلخانہ قدیم مین سے قیدیون کو
آزاد کرتے تھے اور ہنوز جیلخانہ جدید مین نہین پہونچے تھے اور نہ کارخانے مین آتے تھے کہ ایک
چپراسی پرمٹ صاحب کلکٹر کی کچہری مین آیا اور آکر صاحب کلکٹر اور جافری صاحب و سمیٹھ صاحب
کو اس واقعہ کی خبر دی ان صاحبون نے بزودی تمام دفتر بند کیا اور باہر آکر دیکھا کہ قریب
تیس سوار دروازہ جیلخانہ جدید پر کھڑے ہین دس لحظہ بھی نہ گذرنے پائے تھے کہ چند جوان ان
سوارون مین سے صاحب کلکٹر اور دونون کرانیون کے تعاقب مین آئے بھاگتے ہوئے صاحب
کلکٹر نے اپنا پستول ایک سوار کی جانب سر کیا مگر اس سوار نے ایسی ایک گولی ماری کہ صاحب موصوف
زمین پر گر کر جان بحق ہوے اور جافری صاحب کے بھی ایک گولی لگی اور وہ بھی بیحس ہوکر زمین پر
گرے مگر سمیٹھ صاحب بھاگ نکلے اور اصطبل کے ایک مکان مین جسمین گھاس رہا کرتی تھی اور پر
متصل تھا جا کر متواری ہوے بعدازین سواران مذکور ڈانیل صاحب پیٹرول کے گھر پر گئے
اور اسکی جانب ایک گولی بھی سر کی مگر یہ خطا گئی اور سنا ہے کہ صاحب موصوف صحیح و تندرست فرار ہو گئے
مفسدین نے انکا مال و اسباب سب لوٹ لیا اور بنگلے کو آگ لگا دی اسکے بعد سواران
مذکور بجانب کچہری کلکٹری روانہ ہوے اور سولہ سپاہی ہریانہ پلٹن کے بھی ہمراہ لیکر خزانے کی طرف
جو قلعہ مین رکھا گیا تھا گئے صندوقہاے دفتر و الماریہا و فرش و ٹٹی وغیرہ جو کچھ وہان تھا سب مردمان
ہمراہی اور ساکنان شہر نے لوٹ لیا کچہری سے چند سوار وغیرہ بجانب بنگلہ صاحب کلکٹر جو مشہور
بنام بنگلہ ڈیوڈ گنو صاحب تھا گئے اور جب انکے عیال و اطفال کو وہان نہ پایا تو تمام اسباب
انکا لوٹ لیا اور بنگلے کو اسطرح پر نیست و نابود کیا کہ چوکھٹ اور کڑی وغیرہ بھی نکال کر لے گئے باقی ماندہ
مفسد بجانب قلعہ گئے اور جو سو جوان گارد پلٹن ہریانہ وہان مامور تھے وہ سب انکے ساتھ مل گئے
اور مفسدین نے جا کر خزانہ اپنے قبضے مین کر لیا لفٹنٹ باردیل صاحب ایجٹن کو ایک حوالدار نے

گولی سے مار دیا اور ایک صوبہ دار نے میم باردیل صاحب اور میم دورٹیرن صاحبہ جو اپنے بچے کو لیے ہوئے
تھی اور میم میلیٹ صاحب کو کہا کہ کوٹھے سے نیچے آؤ مگر جب اُن سب میم صاحبون نے بعاجزی تمام
امان مانگی تو صوبہ دار مذکور نے اُنسے پھر کچھ نہ کہا اور وہان سے چلا گیا مگر چند ساعت نہ گذرنے پائی تھی
کہ ایک چپراسی ریمٹ نے جو نگہبانی کے واسطے اُنکے پاس متعین تھا اُن سب کو قتل کیا ٹیلر صاحب
متعلقہ سٹڈ یعنی اصطبل اسپان سرکاری اور ہلیٹ صاحب متعلقہ ریمٹ اور قلعہ سے ڈاکٹر ویگیڈرن
اور سارجنٹ ٹیل اور ہوم صاحب مع ایک دختر کے اور سمیٹہ صاحب اپنے اپنے مامن سے نکل کر
سب فراری ہو گئے اور طامس صاحب تحصیلدار کچہری تحصیل مین قتل ہوئے مکانات سب صاحبون کے
اور مقامات کچہری قوم ڈوگرا اور قصابان شہر نے خوب لوٹا اور جتنے بنگلے پھوس کے تھے سب جلا دیئے گئے
جو کھٹ اور دروازے اور شہتیر مکانات صاحب کلکٹر اور جافری صاحب اور سمیٹہ صاحب اور چند
مقامات اصطبل سرکاری کے نکال کر لے گئے اور خزانہ حصار کو اُسی شب بمقام ہانسی اور وہان سے
بمقام دہلی دو سو نفر سپاہی جو اُسپر تعینات تھے اور چند سواران داوری لے گئے اور خزانہ
مقام سرسا بھی دو کمپنی پلٹن مذکور کی بتاریخ ۳ بمقام حصار لائین اور خزانچی حصار سے پانچ ہزار
روپیہ طلب کیا مگر خزانچی مذکور روپوشیدہ کسی مقام مین چھپ گیا اور مرزا شاہ باز بیگ ڈپٹی کلکٹر بھی
بہ قدرت و حکم الٰہی سے بچ گئے اُنکے اوپر دو مرتبہ مفسدین نے بندوقین سر کین مگر حافظ حقیقی نے
اُنکی جان پر کچھ آسیب نہ آنے دیا۔

کہتے ہین کہ جافری صاحب باعث زخمہاے کاری چار یا پانچ روز بعد ایک مقام پر متصل ہانسی
کے مر گئے اور ڈاکٹر واگھورن صاحب بہ سلامت کرنال پہونچ گئے اور سمیٹہ صاحب بیکانیر کو
گئے راستے مین دو مرتبہ اُنکو جاٹ ساکنین سترونڈی نے گھیرا تھا مگر دونون مرتبہ جان سے بچ گئے
ایک مرتبہ تو ایسا ہوا تھا کہ وہ درختون مین بر لب نہر مخفی بیٹھے تھے کہ وہان اُنھون نے آن گھیرا جو
کچھ اُنکے پاس تھا سب چھین لیا مگر وہ خود جان سے بعنایت ایزدی بچ رہے دو دن تک یہ صاحب
ایک باغ مین مخفی رہے اور چار روز بواسطۂ بشنوئی حصار جان بہ سلامت رہے بعد ازان رانگھڑون
کو جنھون نے اُنکے عیال و اطفال کو مار ڈالا تھا معلوم ہوا کہ صاحب مخفی ہین اسواسطے وہ وہان سے
بھاگ کر بجانب نہر روانہ ہوئے اور سرحد بیکانیر مین بہ سلامت پہونچے وہان اُنکو معلوم ہوا کہ سکندر صاحب

مع عیال و اطفال مقام راج گڈھ میں محفوظ موجود ہیں یہ سنکر صاحب بھی وہان گئے اور ٹیکنڈر صاحب کو بسلامت کول رج صاحب کے پاس جو ملازم مہاراجہ صاحب بیکانیر ہیں پایا تین دن بھی انکو وہان نہین ہوے تھے کہ مہاراجہ صاحب نے حکم بنام کول رج صاحب کے بھیجا کہ سب صاحب لوگون کو بحفاظت معقول بیکانیر کو بھیجدیوین اور کول رج صاحب انکی بڑی خاطرداری کرین سب بتاریخ ۱۵ — بمقام بیکانیر پہونچے اور مہاراجہ نہایت تواضع و خاطرداری سے پیش آئے —

بھگوان سنگھ مدعی نے جسکو اختیار رجسٹری کا بھی حصار میں تھا خوب مفصل احوال قتل کا اور بیان مکرر اس شخص کا جسنے اپنے تئین حاکم ضلع منجانب شاہ دہلی قرار دیا تھا لکھا ہے —

بیان بھگوان داس کا یہ ہے کہ صبح کے مین حسب معمول سویا اور قریب دو بجے دن کے میری والدہ میرے پاس آئی اور سخت آکر کہا کہ دروازے کے باہر کچھ غل ہو رہا ہے دروازے تک مین نے آکر دیکھا کہ بہت مین ملاحہ رہبر اسی موجود ہین انھون نے مجھسے کہا کہ سپاہیان متعینہ خزانے نے فساد برپا کیا اور سب بحکم شاہ دہلی سب انگریزون کو قتل کر کے خزانے پر اپنا تصرف کر لیا ہے یہ واقعہ سنکر مجھے نہایت تسویش ہوا بلکہ تعجب معلوم ہوا مین اپنے مکان کے کوٹھے پر جو قلعہ سے بہت فاصلے پر ہے اور جو بجانب حد شہر متصل لاہوری دروازہ واقع ہے گیا وہان سے مین نے دیکھا کہ چند سواران دلاوری کچہری کلکٹری سے بعد از قتل کرنے صاحب کلکٹر کے بجانب شہر آتے ہین اور داخل قلعہ کا مجملہ تملہ در تھا ابتدا اس واقعہ ناخوش کی از روے تحقیقات اسطرح معلوم ہوئی کہ بعد نواخت یک گھنٹہ روز بعد دوپہر تین سوار متعلقہ رسالہ چہارم مقیم ہانسی جس رسالہ نے مقام مذکور مین سرکشی اختیار کر کے اوریال صاحب کو مع میم صاحبہ و سات بچہ ان کے بمقام راسے پور واقع راستہ حصار قتل کر کے بمقام حصار وارد ہوے تھے ایک انمین سے سیدھا جیلخانہ کو گیا جسکا دروازہ بند تھا اُسنے وہان باواز بلند برق اندازون کو کہا کہ جیلخانہ کھولدو اور سب قیدیون کو آزاد کردو کیونکہ شاہ دہلی نے اس ضلع کا قبضہ کر لیا ہے اور تمام انگریز ہانسی قتل ہوے یہ سنکر ہیر قندازان گارد اور امین الدین نائب دارو غہ نے بلا تفتیش حال بلکہ بغیر دریافت کرنے صداقت یا کذب اس خبر تصرف شاہ دہلی

دہلی وقتل انگریزان کے دروازہ کھولدیا اور قیدیون کو رہا کیا جو سوار قلعہ کو گئے تھے انھون نے
دروازے پر جاکر دریچہ کی راہ سے سنتری پہرہ والہ کو بلایا کیونکہ دروازہ بند تھا اور اُس سے سرگوشی
کی بعد ازان سنتری مذکور نے صوبہ دار کو آواز دی مگر اُسنے نہ سُنا پھر سنتری وہان سے اپنی لین کو
گیا اور وہان جاکر صوبہ دار اور سپاہیون سے کچھ کہکر واپس اپنے مقام پہرہ پر آیا اور دروازہ
کھول کر سوارون کو اندر آنے دیا سوار اندر آکر روبرو کوٹھی کے بندوقین طیار کیے ہوے کھڑے
ہوگئے اور سپاہیون نے وردی پہن لی اور ہتھیار باندھنے شروع کیے یہ حال دیکھ کر لفٹنٹ بارویل
صاحب زینے سے اتر کر چھاونی گئے تاکہ اصل ماجرا معلوم ہو کہ اسمین ایک سپاہی نے انکو نیچے
درخت نیم کے جو متصل درخت چھاونی کے تھا گولی ماری ٹیلر صاحب اور ہلیٹ صاحب
متعلقہ پرمٹ بھی مکان سے نیچے اُتر کر براہ دریچہ باہر نکل گئے نکلتے ہی اُن پر گولیان
برسنی شروع ہوئین ٹیلر صاحب ایک مرتبہ مرتے مرتے بچے اور تین روز تک بہیڑ اور جنگل مین
جو متصل تلونڈی کے ہے مخفی رہے بعد ازان لباس تبدیل کر کے بمقام تھانسیر روانہ ہوئے اور
ہلیٹ صاحب جنید کو چلے گئے —

سب میم لوگ یعنی میم ڈیڈزبرن صاحب اور میم بارویل صاحب اور میم ہلیٹ صاحب نے
بام خانہ مین آپ کو پوشیدہ رکھا تھا مگر ایک جوان مطلق ان سپاہیون مین کا کوٹھے پر چڑھا اُسکے
دیکھتے ہی سب میم لوگ خوف زدہ ہوئین وہ سب کو نیچے اتار کر حلقے مین لے گیا سب میم لوگ گریہ وزاری
کرتی تھین ڈیڈزبرن صاحب کی میم کی بغل مین بچا تھا اور وہ ہر بار اُسکے بوسے لیتی تھی اور
روتی تھی اور ہر طرح عجز والحاح سے مفسدین سے پناہ و امان مانگتی تھین مگر سپاہیان اور چپراسیان
پرمٹ جو شامل مفسدین ہو گئے تھے کوئی اُنکی لجاجت اور سماجت پر خیال بھی نہ کرتا تھا —
آخر کار چپراسیان پرمٹ انکو کوٹھی کے اندر لیگئے اور وہان غسل خانے مین ان سب کو قتل کیا
غریب معصوم بچہ بغل مادر مین قتل ہوا اور قطرات خون اب تک دیوار ہاے غسلخانہ پر نمودار ہین —
تحصیلدار حصار ڈوڈ طامسن نامے کوٹھی تھانہ مین جہان وہ مخفی تھا مارا گیا بخشی چوکیدار ان مسمی الہ بستیان
نے سپاہیون کو کوٹھی مین لیجاکر تحصیلدار کو بتلا دیا اور اُسکی لاش روبرو دروازے تحصیل بازار
مین پڑی تھی اور مین نے بچشم خود دیکھا کہ چند مسلمان راستے مین گذرتے ہوے

اُسکی لاش کو ٹھکراتے جاتے تھے —

بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ سارجن شِیل صاحب اور ڈاکٹر ڈیگھورن صاحب کو اطلاع اس ہنگامے کی اپنی اپنی کوٹھیون مین جو باہر شہر کے واقع ہین ہو گئی تھی اور جب یہان بندوق چلنی شروع ہوئی وہ سوار شتران ہو کر سلامت بمقام کرنال پہونچ گئے —

سواران داوری اور جھجھر ہمراہی ایک یا دو سواران ہانسی قلعہ مین کام تمام کر کے بجانب کچہری روان ہوے اور ویڈر برن صاحب دس بجے سے کچہری مین تھے اور انکو ایک ہندو چپراسی نے خبر فساد دی تھی مگر انھون نے اُسکا اعتبار نہ کیا اور خود باہر برآمدہ مین نکل آئے کہ دیکھین کون سوار ہین اس عرصہ مین سمتھ صاحب کا سائیس بگھی لیکر آیا اور اُسنے تصدیق کلام چپراسی مذکور کی کی جافری صاحب کرانی اول کلکٹری اور سمتھ صاحب کرانی فوجداری دونون بگھی مین سوار ہو کر بھاگے مگر سواران مذکور نے انکو آگے سے روکا ان دونون صاحبون نے بگھی وہان ہی چھوڑی اور پیادہ پا بھیڑ مین بھاگ گئے جافری صاحب تو ایک تالاب مین مخفی ہو رہے اور سمتھ صاحب ایک جھاڑی مین اور ویڈر برن صاحب کو جب سوارون نے گھیر لیا تو وہ بجانب سپاہیان گئے اور اُنسے حفاظت جان چاہی لیکن سواران ہانسی آگے بڑھے اور سپاہیان گارد سے پوچھا کہ تم دین کے شریک ہو یا نہین انھون نے کہا کہ ہان ہین بعد ازین سوارون نے کہا کہ اگر شریک ہو تو کلکٹر کو مار ڈالو اور سپاہی مذکور نے گولی ماری اسطرح ویڈر برن صاحب کے سر پر تو سپاہی نے گولی ماری اور سینے پر سوار داوری نے اور دونون گولی کھا کر صاحب نے جان بحق تسلیم کی —

میم سمتھ صاحب کی مع پانچ بچون کے اُنکے اپنے دو ملازم کے ہاتھ سے جو مسلمان تھے مارے گئین اور میم جافری صاحب کو سواران داوری یعنی وہ سوار جو نو ملازم ہوے تھے انھون نے باہر مکان کے مار ڈالا —

دانیل صاحب پترول ہصار اور ہوم صاحب اسسٹنٹ اور سپرنٹنڈنٹ آوازِ بنادیق سنتے ہی بھاگ گئے مگر مس ہوم یعنی دختر نا کتخدا ہوم صاحب کی اپنے ملازمین کے ہاتھ آگئی تھی اور چند ملازمین تو اُسکو تنہا چھوڑ کر بھاگ گئے تھے مگر بعضے اُسکے ساتھ رہے اور اُسکو لباس ہندوستانی پہنا کر لاہور مین لے گئے اب یہ سننے سے کہ وہ بسلامت لاہور پہونچ گئی ہمکو نہایت خوشی ہوئی —

مسلمان شہر نے تمام اسباب وغیرہ صاحبان انگریز کا خوب لوٹا اور اُنکے مکانات جلا دیے بلکہ اُنکی کڑیاں اور تختے تک نکال کر لیگئے اور دیگر شہر والون نے بروز ہنگامہ تمام دفتر فوجداری وکلکٹری جلا دیا۔ صوبہ دار نے ایک عرضی کسی مسلمان وکیل سے اُردو یا فارسی مین لکھوا کر بخدمت شاہ دہلی مصحوب شتر سوار روانہ کی اور مقام سرسہ مین کہلا بھیجا کہ وہان بھی فساد برپا کیا جاوے قریب نواخت دس گھنٹہ صبح سپاہی مفسدین نے خزانہ لوٹا اور ایک لاکھ پینتالیس ہزار روپیہ گاڑیون مین بار کرکے روانہ دہلی ہوے۔

تاریخ ۳۰۔ بوقت صبح یہ خبر مشتہر ہوئی کہ جاٹان مرزا پور حصار کو لوٹنے آتے ہین یہ خبر سنکر بنیون وغیرہ نے ڈر کر اور قصابان قرب وجوار حصار کو واسطے اپنی حفاظت کے ملازم رکھا قریب بارہ بجے کے شاہزادہ محمد عظیم بیگ احسان فراموش ومحسن کُش جو ملازم سرکار بعہدہ اسسٹنٹ پٹرول ہتھوتھا یہ شخص چند چپراسیان پرمٹ جو اُسکے علاقے مین نوکر تھے ہمراہ لیکر حصار مین آیا اور مقام تحصیل مین فروکش ہوا قریب چار بجے شام کے شہزادہ مذکور ایک شتر پر اور اُسکی خواصی مین کریم خان تھندار حصار سوار ہو کر نکلا اور صدہا مسلمان اپنے تئین غازی قرار دیکر اور تلوار اور بندوق اور پستول اور برچھی وغیرہ جو جسکے پاس تھا ہمراہ لیکر اُسکے ساتھ ہوے اور یہ کہتے جاتے تھے حضور شاہزادہ صاحب سلامت شاہزادہ مذکور نے منادی پٹوائی کہ مین حاکم اس ملک کا ہوا اور اُسکے تصور مین یہ تھا کہ شاہ دہلی یہ خطاب اُسکو بخشینگے اس خیال سے اُسنے ہر ایک کے دلنشین کیا اور ہر ایک مسلمان بخوشی دل وطیب خاطر یہ کہتا تھا ملک بادشاہ کا حکم شاہزادے صاحب کا اس شان وشوکت وطریق شرارت آمیز سے وہ ہر ایک کوچہ وبرزن شہر مین گیا اور قرب وجوار شہر مین گشت کی بندوقین سبز اُسکے ہمراہ تھین اور ایک محمدی جھنڈا سبز رنگ کا ایک شخص کے ہاتھ مین جو ایک یابو پر سوار تھا اُسکی شتر سواری کے برابر جاتا تھا بعد از ملاحظہ شہر وغیرہ اور دکھلانے اپنی شان وشوکت کے وہ بہ مکان مولوی رکن الدین گیا اور وہان ہر ایک مسلمان نے اُسکی نہایت تعظیم وتکریم کی وہان کچھ مشورہ تا نواخت نہ گھنٹہ شب ہوتا رہا بعد ازان وہان سے بعد از نماز عشا سوار ہو کر بمقام تحصیل فوالسیعی آیا اول روز تو اُسکی اور اُسکے ہمراہیون کی دعوت کریم خان

نمبردار ہے کی اور دوسرے روز مولوی رکن الدین نے شاہزادہ مذکور اس روز رکن الدین کے
گھر میں بیٹھا تھا کہ ایک نمازی نے آکر خبر دی کہ دو صاحب تہ خانہ کوٹھی میں مخفی ہیں اور انکا نام
ٹکر اور ہلیب ہے یہ خبر سنکر اسنے سجدات شکر درگاہ ایزدی ادا کیا اور کہا کہ یہ دونوں کافر
خدا نے میرے واسطے رکھے تھے کہ میں انکو مارکر داخل ثواب ہوں یہ کہکر حکم دیا کہ میری دونالی بندوق
طیار کر کے لاؤ اور مشعل روشن کرو اور مستعد ہوا کہ جاکر دونوں فرنگیوں کو مارے گرڈپٹی کلکٹر نے انکو
اسوقت اس حرکت سے بدین بہانہ باز رکھا کہ یہ وقت شب ہے اسوقت تہ خانہ میں جانا قرین عقل
نہیں شاید اول وہ دونوں تہ خانے میں سے وار کر بیٹھیں تو اچھا نہوگا اس وجہ سے اسنے ایک
پہرہ قلعہ میں اور انکے واسطے بھیجدیا اور صبح کو دوسرے روز خود سوار ہوکر اور ڈپٹی کلکٹر کو
اور دیگر اہل اسلام کو ہمراہ لیکر مقام مذکور پر گیا مگر وہان کوئی صاحب لوگ اسکو نہ ملا وہان
سے مراجعت کر کے بمقام کلکٹری گیا اور مقام تحصیل میں آکر اجلاس کیا میں نے سنا ہے کہ تمام
ملازمین سرکاری وہان موجود تھے اور فرد جمع خرچ ضلع حسب الحکم طیار ہو کر گذری اور ایک
فہرست عملہ کلکٹری اور فوجداری کی بھی پیش ہوئی۔

بتاریخ یکم جون شاہزادہ موضع برولا کو گیا کیونکہ اس مقام پر کہ علاقہ مولوی رکن الدین کا ہے بروقت
جانے حصار کے وہ اپنے عیال و اطفال کو چھوڑ گیا تھا اور بتاریخ چہارم واپس حصار میں آکر بسواری
گاڑی سرکاری ہانسی کو بدین ارادہ روانہ ہوا کہ وہان جاکر شامل مفسدین سرسہ جو اس ہانسی میں مقیم ہوگئے ہو
ایک وقائع نگار یہ بھی لکھتا ہے کہ تمام مہاجن اور ساہوکار اور دولتمند ہندو حضرات سب اسقدر
ان ظالموں کے ہاتھ سے تنگ ہوگئے تھے کہ انھوں نے جب سنا کہ جنرل کورٹ لنڈ صاحب فوج جرار
لیکر واسطے سزادہی مفسدین آتے ہیں تو انھوں نے کئی منزل پیشتر اپنے پیغام اور آدمی آپکی خدمت
میں روانہ کیے اور خدا کا واسطہ دیا کہ جلدی آکر انکو دست ظلم بدمعاشان سے رہائی بخشیں اور جنرل صاحب
نے بھی وہ طریقہ سزادہی اختیار کیا کہ دیہات مفسدین کو سوخت اور تاراج کر کے کسی مفسد کو
پھانسی دی اور کسی کو توپ سے اڑادیا اور اسی طرح سے باشندگان مفسد کو ایسی نصیحت دی
کہ وہ کبھی حشر تک اسکو نہ بھولینگے بلکہ انکی اولاد بھی وہی سبق پڑھتی رہیگی۔

نوگانون

چند روز قبل از فساد کے میجر کرک صاحب نے سب افسروں کو حکم دیا اپنی اپنی لین مین شب باش ہوا کرین تاکہ سپاہیون کے دل مین ثابت ہو کہ ہم انکا اعتبار کرتے ہین کل رجمنٹ اس مقام حسب تفصیل ذیل تعین ہفتم رسالہ غیر آئین چہارم کمپنی نہم پلٹن توپخانہ پیادہ اور بازو راست ۱۲ رجمنٹ ہندوستانی اور بازو دسے چپ ۱۲ رجمنٹ نے بمقام جھانسی تاریخ پنجم ماہ جون فساد برپا کیا تھا خبر فساد اور قتل ہونے کپتان ڈنلوپ صاحب اور انساتن ٹیلر صاحب کی اور اطلاع قتل تمام عیسائی ساکنین جھانسی روز دہم بمقام نوگانون پہونچی روز دوم قریب تین بجے سہ پہر کے پریٹ کا حکم اور کپتان سکوٹ صاحب کوارٹر ماسٹر نے سب کو خبر فساد سنائی اور اپنی توقع اس امر کی ظاہر کی کہ بازو راست جادہ راستی پر قائم رہیگا جھنڈہ ہائے رجمنٹ بیچ مین استادہ کیے گئے اور حکم ہوا کہ جو آپنے حکام کے ساتھ رہا چاہتا ہے وہ جھنڈے کے پاس آکر کھڑا ہووے تمام سپاہی جھنڈہ ہائے مذکور کے پاس آکر جمع ہوے گرجاتے تھے افسران ہندوستانی سب میجر کرک صاحب کمان افسر کے پاس آکر بیان طراز ہوے کہ سپاہی نمک خدمت کی کرتے ہین تیار ہیں ۔ وقت شام فوج نے فساد شروع کیا میم رمیو صاحب ڈاکٹر رجمنٹ جسکے ذمے تمام کام ڈاکٹری سواران و توپخانے کا تھا ایک مفصل بیان اس موقع کا مشتہر کیا ہے اسمین سے ہمنے حالات مرقومہ بالا انتخاب کیے ہین اور میم صاحبہ موصوفہ نے اپنے فرار ہونے کا اور صعوبات سفر کا اور آخرکار بسلامت پہونچنے کا بھی تحریر کیا ہے اور وہ ذیل مین درج ہوتا ہے

قریب وقت پانچ گھنٹہ شام ڈاکٹر صاحب بگھی میو صاحب مین سوار ہوکر مس کوٹ گھر مین گئے کہ وہان میجر صاحب سے بلکہ انکے دل سے اعتبار سپاہ دور کرین اور انکو صلاح دین کہ ساگر یا کسی اور مقام مین جہان فوج ہو چل رہنا مناسب وقت ہے بروقت انکے جانے کے مجھے یہ خیال کسی طرح نہین دل مین گذرا تھا کہ اب جاکر وہ پھر اپنے دروازے کے اندر قدم نہ رکھینگے انکے جانے کے بعد مین نے اپنے لڑکے کی پوشاک بدل کر پھر اسکے ساتھ اسکو ہوا خوری کو بھیجدیا سپاہ بازوے مذکورہ بالا حسب معمول واسطے تقرری گارد پہرہ بموجب حکم سارجنٹ میجر صاحب کے پریٹ پر جمع ہوئی تھین پوشاک بدل نہوئی تھی اور میری آیانے جو دریچہ کے پاس کھڑی تھی یکبارگی غل کیا کہ یہ کیا ہوا کہ سارجنٹ میجر صاحب بھاگتے ہوے چلے جاتے ہین یہ سنکر مین نے فوراً باہر دریچہ مذکور کے جھانکا اور دیکھا کہ مسمی سیوا سنگھ تلوار اپنے سر کے اوپر رکھے ہوے بھاگا چلا آتا ہے اور فہم مین سے مجھے دیکھکر وہ چلایا کہ میم صاحب بھاگو

سپاہیوں نے سرکشی کی ہے یہ سنکر مین سن ہو گئی کیونکہ صاحب اور میرے لڑکے دونون باہر تھے اور مفسدون کے دست قدرت مین مین دوڑ کر راستے پر گئی کہ دیکھون اگر کوئی دونون سے نظر پڑے مین نے بخوشامد ننگے والے قلیون سے کہا کہ جا کر میرے لڑکے کو دیکھو مگر وہ اپنے مقام سے نہ ہلے اور خدمتگار ون سے جو کہا تو وہ بھی نہ سرکے حالانکہ وہ قریب دروازے کے کھڑے ہوتے تھے اب مین نے آواز بندوقون کی سنی اور میرے دل مین یہ اندیشہ پیدا ہوا کہ ڈاکٹر میو صاحب شاید ہسپتال مین ہونگے اور اب مارے جاوینگے مگر کوئی ملازمین سے خبر لینے نہ گیا اور میرا حال یہ تھا کہ رستے پر کھڑے کھڑے روتی تھی کہ یکایک ڈاکٹر صاحب بگھی کو تیز چلاتے ہوئے اور چابک ہلاتے ہوئے نظر پڑے مین دوڑ کر اُنکے پاس گئی اور دیکھا کہ لین کے پیچھے بہرا ابھی میری دختر کو لیکر چلا آتا ہے مین نے جلدی سے لڑکی اُس سے لی اور بگھی مین سوار ہو گئی ہم وہان سے بیرس کوٹ گھر کو روانہ ہوئے کیونکہ وہان سب صاحب لوگ جمع تھے اور قریب ساٹھ یا پینسٹھ سپاہی اُنکے ساتھ ہو گئے تھے اور کہتے تھے کہ ہم تمھارے ساتھ ہین جب مین باہر راستے پر کھڑی تھی تو مین نے دیکھا کہ ایک سپاہی نے حوالدار میجر کے گولی ماری اور وہ زمین پر چٹ پر گر پڑا ہم قریب باؤ گھنٹے کے مس کوٹ گھر مین ٹھہرے ہونگے جب ہمنے دیکھا کہ سپاہی توپون کے قریب آگئے ناچار ہم سب مس کوٹ گھر کو بھی چھوڑ کر بھاگے اور تھوڑی دور گئے ہونگے کہ ایک گولہ ہمارے برابر سے سنّا کر نکل گیا مگر کسی کو اُس سے کچھ آسیب نہ پہونچا اول ہم اپنی بگھی پر سوار ہو کر مس کوٹ گھر سے بھاگے تھے اور بلند ماسٹر کی بگھی چلتے ہی لوٹ گئی تھی اسواسطے بلند ماسٹر کو مع میم اور بچے کے میجر کرک صاحب کی گاڑی شتری مین سوار ہوئے تھے ہم سب نے صلاح کی تھی کہ چھتر پور کو جانا بہتر ہے لیکن بجاے جانے سیدھے راستے سے ڈاکٹر میو صاحب اُس راستے سے چلے جو دامن کوہ کے گرد جاتا تھا اور جس راستے چندروز پیشتر کپتان سکوٹ صاحب چار گولنداز دیکو گئے وہ لوگ کچھ کلمات مفسدانہ زبان پر لائے تھے لیکر گئے تھے اور بوقت شب ہمکو ہر وقت یہ اندیشہ ہوتا تھا کہ مبادا سوار ہمارے تعاقب مین ہون ہمکو اب چھاؤنی کی طرف شعلے ہی شعلے نظر آتے تھے ہمارے بنگلے جلتے تھے شب کو اکثر سپاہیون نے ہماری ہمراہی سے کنارا کیا اب مجھے معلوم نہین کہ کتنے صاحب لوگ نوگانوَن سے چلے تھے

مگر ہمارے ساتھ سوا اسے آٹھ افسرون کے اشخاص مفصلۃ الذیل تھے بینڈ ماسٹر سارجنٹ میجر اکبر
باجے والے اور اُنکے عیال و اطفال اور نگینڈ پر میجر صاحب کی میم اور ایک مسن گولندا ز دوسرے روز
وقت صبح ہم چھتر پور مین پہونچے اور ایک سراے مین فروکش ہوے میجر صاحب نے ایک ہزار روپیہ
رانی صاحبہ سے لیا قبل از فساد کے رانی صاحبہ نے کہلا بھیجا تھا کہ میری فوجین اور خزانہ سب کار
سرکار مین بشرط ضرورت حاضر ہے روپیہ ہم لوگون کے پاس بہت کم تھا اور اس رو ر کپتان سکوٹ صاحب
اور لفٹنٹ ٹونسنڈ صاحب کو حکم ہوا کہ نوگانون واپس واپس جاکر اگر ممکن ہو تو اسباب اور تمام
سامان مس کوٹ گھر کا لے آوین میجر صاحب اور رانا صاحب مقام نوگانون کے پاس گئے اور
صاحب موصوف مع دونون صاحبان مذکورہ بالا پھر ہمکو بمقام مہوبا ملے جہان ہم کارن صاحب کے
پاس فروکش تھے اور کارن صاحب بڑی مہربانی سے ہمارے ساتھ پیش آئے میجر صاحب
نے ہزار روپیہ قرض لیا اور پچاس روپیے میرے شوہر اور دیگر صاحبون کو واسطے محافظت کے
دیے اور سپاہیون نے کہا کہ سات روپیہ گاؤن والون کو دواین ہر چند چند صاحبون نے کچھ
عذر بھی کیا تھا مگر آخر کار دیتے ہی بنا بوقت صبح چند بندوقچیون نے ہمپر فیر کی اب ہم یہان سے
بھی بھاگے اور جتنے سپاہی ہمارے ساتھ تھے اور کہتے تھے کہ ہم ساتھ رہینگے سب بھاگ گئے
کوئی دس یا بارہ سپاہی اب ہمارے پاس موجود تھے اس فیر مین لفٹنٹ ٹونسنڈ صاحب کے
گولی لگی اور وہ مر گئے بعد از ہمارے روانگی کے مین نے دیکھا کہ جس صوبہ دار کے گولی چھاتی پر لگی
تھی وہ گھوڑے پر سوار چلا جاتا ہے اب ہمنے یہ ارادہ کیا کہ صوبے کو واپس جاوین اور دس میل
پیادہ روی کرکے آخر کار بصد تکلیف و شدائد مقام مذکور مین وارد ہوے مگر افسوس کہ یہان
بھی فساد ہو گیا تھا اور اب ہمکو یہان سے بھی بھاگنا پڑا راستے مین لڑکے کو کبھی ڈاکٹر صاحب
لیتے تھے اور کبھی مین لیتی تھی میم سمیلی صاحب اس مقام پر بباعث شدت تمازت آفتاب بعارضہ
سرسام مر گئی ہمارے پاس کھانے کو نہ تھا اور مین نہایت تھک گئی تھی افسرون مین سے ایک نے
مجھے اپنا گھوڑا اعارتاً دیا اور ایک نے ڈاکٹر صاحب کو اور ہم سب بہت ضعیف اور کم زور ہو گئے
تھے میجر صاحب راستے پر درمیان مہوبا اور کیرلی کے مر گئے انکو وہان ہی دفن کر دیا اور
سارجنٹ میجر بھی اور کچھ عورات بھی اس سفر مین مر گئین بمقام مہوبا سارجنٹ کرجوف صاحب

اور اُنکی میم تاریخ ۱۵ کو ملکر ہمارے ساتھ ہو گئے تھے بتاریخ ۱۹ - وقت شب تمام سپاہی اور نیز
باجے والے ہمکو چھوڑ کر بھاگ گئے اب پھر چند بندوقچی ہمکو ملے اور اُنھون نے ہمپر وار کیا اسواسطے ہمنے
راستہ باندہ کا اختیار کیا کہ کسی طرح الہ آباد پہونچ جاوین اب ہمارے گروہ مین صاحبان مفصلہ ذیل
کپتان گوم صاحب کپتان سکوٹ صاحب لفٹنٹ جیکسن صاحب اور انٹنٹ باربر صاحب اور
انسائن منکٹن صاحب اور انسائن فرینک صاحب اور ڈاکٹر میو صاحب اور کرک صاحب
یہ کرک صاحب ملازم سرکار نہ تھے اور ایسلی صاحب اور اُنکے دو بچے اور سارجنٹ کرجوف صاحب اور اُنکی
میم بتاریخ ۲۰ - وقت صبح کپتان سکوٹ صاحب نے میری دختر لوٹی نامے کو اپنے گھوڑے پر بٹھا لیا
کیونکہ مین اور میرا شوہر دونون ایک گھوڑے پر سوار تھے اور ہم دونون مین وہ بہت دق ہوتی تھی اور
کچلی جاتی تھی وہ بتاریخ یکم جون دو برس کی پوری ہوئی تھی ہم دونون بسبب نہ ملنے کھانے کے بہت ضعیف
ہو گئے تھے اور پیاس بھی بہ شدت تھی جیسے تمازت آفتاب سے اور سوختہ ہوتے تھے اور میرے پاس
اور میری لوٹی کے پاس کوئی ٹوپی وغیرہ سر کی محافظت کے واسطے بھی نہ تھی اور ڈاکٹر میو صاحب
کے سر پر ایک ٹوپی سپاہی کی تھی جو ہمنے بمقام کبرئی پائی تھی فوراً بعد از طلوع آفتاب دیہ والے ہمارے
قتل کے آمادہ ہوئے اور لاٹھی اور برچھی لیکر درپے ہوے ایک نے ایک لاٹھی کپتان سکوٹ صاحب
کے گھوڑے کی ٹانگ پر ماری اور صاحب نے گھوڑا اوپٹہ کیا اور اُنکے پیچھے لفٹنٹ فرینک صاحب
اور لفٹنٹ منکٹن صاحب بھی بھاگے افسوس کہ بعد ازین میرے شوہر نے اپنی لڑکی کو پھر نہ دیکھا ہم
یہان سے بھی بچکر آگے بڑھے اور کئی میل آبادی کو بچاتے ہوے چلے گئے آخر کار ایک ندی پر پہونچے
تشنگی از بس غالب تھی اور میرے شوہر کو نہایت تشنج اعضا مین پیدا ہوا مین اُسکو گھوڑے پر پکڑ کر
بیٹھی تھی کہ وہ ہرگز نہ پڑے اور اُسکی زندگی کی طرف سے اب مجھے بڑا اندیشہ پیدا ہوا ایک روز
بیشتر اسکے مین دیکھا تھا کہ طنبورچی بی بی چپاتی کھا رہی تھی اُس سے مین نے ایک ٹکڑا مانگا اسنے
مجھے دیا کچھ فاصلے پر ایک نالے مین پانی نمودار ہوا اور ہم سب اُس جانب روان ہوے کنارۂ نالہ
بہت بلند تھا ہم سب وہان گھوڑون سے نیچے اُترے اور پیادہ پا کنارۂ نالہ سے اتر کر ہم سب نے
پانی پیا اور شعلہ تشنگی کو منطفی کیا پانی پینے کو کوئی برتن نہ تھا اور وہ ٹوپی جو مین نے پائی تھی اُسی مین پانی
لیکر سب نے پیا اور گھوڑون کو بھی پانی پلایا مین نے پانی لیکر اپنا منہ اور گردن دھوئی چونکہ میری

جوتی شکستہ ہو گئی تھی اور جرأت باقی نہ رہی تھی میرے پیر جلکر سیاہ ہو گئے تھے اور انمین آبلے پڑ گئے تھے ہم یہان گھوڑون کو پانی پلا ہی رہے تھے کہ وہ لاٹھی والے پہاڑ کے اوپر جسکے دامن مین یہ نالہ جاری تھا نمودار ہوے اور ہمکو دیکھ کر بولے کہ یہان سے چلے جاؤ ہم سب کو نہایت خوف انکا غالب ہوا اور وہان سے سوار ہو کر فراری ہوے سارجنٹ کریوف نے ہمارا گھوڑا ایکڑا اور ڈاکٹر سو صاحب نے مجھے گھوڑے پر سوار کروایا اور پھر آپ بھی سوار ہوے مین نے جانا کہ اُسکو غش آگیا ہو گا کیونکہ راستے ہی مین گھوڑے سے یکایک گر پڑی اور میرا شوہر میرے اوپر گرا تھوڑا عرصہ ہوا تھا کہ بار بر صاحب اور میرے شوہر نے کہا تھا کہ اب ہماری زندگی کے تھوڑے انفاس باقی ہین میرے شوہر نے مجھسے کہا کہ نالے تک مین زندہ نہین پہونچنے کا اور میرے اور اپنی لڑکی کے حق مین دعاے خیر کرکے جان بحق تسلیم کی اُسوقت مین میرا یہ حال ہوا کہ گویا میری آنکھین اور مغز سب جل گیا تھا کیونکہ ایک قطرہ اشک بھی آنکھون سے نہ نکلا جسوقت ہم دونون گھیوڑے سے گرے سارجنٹ نے گھوڑا چھوڑ دیا اور خود چلا گیا اب ہمکو بھاگنے کی بھی کوئی تدبیر باقی نہ رہی اور ہم دونون وہان بیٹھکر منتظر مرگ رہے کیونکہ ہمکو یقین تھا کہ وہ آدمی لاٹھی والے آکر ہمکو مار ڈالینگے افسوس میرا شوہر اب نہایت ضعیف ہو گیا تھا اور تشنگی اُسپر بہت غالب تھی مین نے اُس سے کہا کہ تم یہان ٹھہرو مین جاکر اپنے کپڑے پانی سے تر کرکے اور ٹوپی بھر کے تمھارے واسطے لاتی ہون مین جسوقت وہان سے پانی لینے چلی اُسی وقت وہ دونون لاٹھی والے آن پہونچے اور میرے شوہر اشی روپیے چھین لیے جو اُسکی کمر مین بندھے تھے اور ساعت طلائی جو اُسکے پاس تھی وہ بھی لے لی میرے گلے مین ایک نہایت خوبصورت طلائی زنجیر تھی وہ بھی انھون نے دیکھ لی مین نالے کیطرف گئی اور جو انگشتری نکاح میرے ہاتھ مین تھی اُسکو نکال کر مین نے اپنے بالون مین چھپا لیا اور اُسکے آگے کی انگشتری پھر اُنگلی مین ڈال لی اس عرصے مین وہ میرے پاس بھی آگئے اور وہ انگشتری جو میری اُنگلی مین تھی اُسکو نکال کر لے گئے مین نے اپنی شلوار کے دامن کا ایک ٹکڑا پھاڑ کر پانی مین تر کیا اور اپنے شوہر کے واسطے لائی مگر وہ پانی کسی کام نہ آیا میرے آتے تک میرے پیارے کی آنکھین پتھرا گئی تھین اور زبان بند ہو گئی تھی ہر چند مین نے اُسکا نام لے لیکر پکارا مگر کچھ جواب نہ پایا مین نے اُسکے منھ مین پانی نچوڑا مگر اُسکے حلق سے نہ اُترا اور پھر اُسنے مجھسے ایک بات بھی نہ کی

دل کی دل ہی مین رہی نہ اُسنے پھر دنیا کچھ کہا اور نہ میرا اُسکا ناتا رہا مین نے اُسکا سر گود مین لیا اور جب تک
اُسنے دم واپسین لیا تب تک اُسی طرح رکھا اِس حال کو دیکھ کر مین دیوانہ وار ہوگئی اور اشک بھی نہ آئے
اب مین نے جانا کہ جس شخص کی مین نے پندرہ برس رفاقت کی تھی اب وہ نہین رہا اور مین تنہا
رہ گئی آخر کار اُسکا منھ اور اُسکی آنکھین اپنے ایک کپڑے سے باندھ کر اُسی طرح اُسکو چھوڑ دیا
افسوس یہان جگہ بھی اُسکے دفن کرنے کو نہ ملی شب و روز اُسکا رنج مجھے رہتا ہے کہ ایسے رفیق
کو بے گور و کفن چھوڑ دیا میرے دست و پا مین نہایت درد تھا اور مجھ مین چلنے کی طاقت نہ تھی
اسواسطے مین نالے پر گئی اور وہان پانی مین ایک پتھر تھا اسپر جا کر بیٹھ رہی کہ وقت شب اپنی لڑکی کی
تلاش مین یہان سے کسی طرف کو چلی جاؤنگی اور جب مین پانی کے پاس سے اُدھر کو آئی جدھر میرا
شوہر پڑا تھا تو مین نے زنجیر ساعت اور اُسکی مہر یا کی دونون کو اُٹھا کر مین نے نیچے کی کرتی مین
چھپا رکھا یہ زنجیر لفٹنٹ کامبل صاحب نے متعلقہ ۵۲ رجمنٹ ہندوستانی بروقت رخصت
جب وہ ہماری چار لڑکیون کو ۱۸۵۶ء مین ایرلنڈ لیے جاتے تھے بطور نشانی دی تھی مجھے قریب
ایک گھنٹے کے نالے پر گذرا تھا کہ قریب تیس آدمی ہماری تلاش مین آئے انھون نے مجھے کھینچ کر
پانی مین سے نکالا اور تمام کپڑون کی تلاشی لی کہ اگر کچھ روپیہ نکلے تو لیجاوین ہر چند مین نے اُنسے کہا
کہ ڈاکٹر مو صاحب میرے شوہر سے یہ لوگ سب کچھ چھین کر لیگئے مگر انھون نے ایک نہ مانی اور گھڑی کی
دو زنجیر جو مین نے پوشیدہ رکھی تھی اُنکی نظر پڑی اور اُسکو بھی لیگئے بعد ازین وہ مجھے موضع
مین لیگئے جو یک و نیم میل کے فاصلے پر تھا کشان کشان لیگئے اور راستے مین مجھے جھڑکتے جاتے
تھے اور کہتے تھے کہ کون اسے لیگا انھون نے چند اپنے آدمی گاؤن مین بیشتر واسطے اطلاع کے
بھیجے تھے اور جب مین وہان پہونچی تو سب زن و مرد مجھے دیکھنے آئے مین نے ایک چارپائی
اُنسے مانگی اور اُسپر باہر ایک دروازے کے لیٹ رہی اور جب مین نے دیکھا کہ اِس گاؤن مین
گائین بہت ہین مین نے اُنسے تھوڑا دودھ مانگا مگر کسی نے مجھے نہ دیا آخر کار جب شام ہوئی اور
آمد و رفت گانون مین بند ہوئی ایک عورت معمرہ ایک پتے مین دال اور چانول میرے واسطے لائی
مگر میرا حلق ایسا خشک تھا کہ مجھسے کھایا نہ گیا جب اُسنے یہ دیکھا کہ مجھ سے کھایا نہین جاتا تو وہ پیالے
مین کچھ پینے کو لائی اور کہا کہ یہ بھنگ ہے بروز دوم چند آدمیون نے مجھسے کہا کہ تجھے بمقام

باندا جانا ہوگا میں نے انکار کیا اور کہا کہ میں الہ آباد جانے کو راضی ہوں لیکن گھنٹے کے بعد نواب صاحب نے میرے واسطے ایک پالکی بھیجی اور سوار ہمراہی پالکی نے مجھے خوشخبری اور دی کہ وہاں ایک چھوٹا بچہ اور تین صاحب اور بھی ہیں بصد جان میں نے دعا مانگی کہ یا الٰہی وہ بچہ میری پیاری لوٹی یعنی دختر عزیزہ ہو سے میں وہاں سے روانہ ہوکر نواب صاحب کے پاس پہونچی اور دیکھا کہ خدا نے میری مراد دی یعنی وہ بچہ فی الحقیقت میری لوٹی تھی اور تین صاحبوں میں ایک کپتان سکوٹ صاحب اور دراؤ صاحب اور ایک بینڈ ماسٹر تھا میری لوٹی کے بدن پر بہ سبب تمازت آفتاب کے آبلے پڑ گئے تھے بعد از میرے پہونچنے کے ہم وہاں چودہ روز اور رہے اس عرصے میں ہماری نہایت حفاظت ہوئی تھی اور ہم احتیاطاً بھی بہت کرتے تھے کسی غیر شخص سے ہمکلام نہ ہوتے تھے مگر نواب صاحب نے ہماری بڑی خاطرداری کی ہم سب ایک مکان میں رہتے تھے اور اکثر کھانا بھی کچھ واجبی ہی آتا تھا جس روز کہ کپتان صاحب وغیرہ پہونچے تھے اسی روز شام کو بیگم صاحبہ نے میری لوٹی کو بلوایا تھا اور وقت رخصت بیس روپیہ دیئے تھے اور میرے آنے تک یہ امانت رکھی تھی میں نے آنکر یہ روپیہ سب کے کام میں خرچ کیا کیونکہ اسمیں سے کچھ روپے کا ہم نے کپڑا منگوایا اور کچھ روئی اور سوت اور سوئی وغیرہ خریدکیں اور کچھ ضرورتی اور کپڑے سب کے واسطے میں طیار کیے ہم اکثر بوقت شب بازار سے کھانا منگوانتے تھے چند روز بعد میرے پہونچنے کے بیگم صاحبہ نے مجھے بلوایا اور مجھسے بڑی دیر تک ہمکلام رہیں ہمارے رخصت ہونے سے ایک شب پیشتر بیگم صاحبہ نے دوبارہ مجھے طلب کیا اور وقت رخصت کچھ کپڑے انگریزی میری لوٹی کے واسطے اور بالیاں میرے واسطے رکابی نقرہ پر رکھکر دیں جب تک میں مقام باندا میں قیام پذیر تھی میرے پیر میں نہایت درد تھا ایک مرتبہ میں نے ہندوستانی ڈاکٹر سے کچھ روغن مالش کے واسطے طلب کیا اُسنے ایسا تیل پارہ آمیز بھیجا کہ جسکے لگانے سے اور زیادہ سوزش ہوئی اور میں دیوانہ وار ہوگئی اب بھی کچھ اثر سودے کا میرے مزاج پر معلوم ہوتا ہے میجر الیس صاحب نے ایک چٹھی ہمکو بھیجی اور نواب صاحب نے ایک ہاتھی ہماری سواری کے واسطے بھیجا خدا ہی جانتا ہے کہ مجھپر کیا کیا صدمے اور کیا کیا رنج گذرے میجر صاحب اور اکثر ۵۰ رجمنٹ افسروں کی ہم صاحبوں کی اور میجر ہیبنٹن صاحب

کی مہربانیون کا شکر ادا نہین ہوسکتا اور ہم تا بزیست اُنکے احسان فراموش نکرینگے میری ملاقات
میجر ہیسٹن صاحب سے ہمارے اچھے دنون مین بمقام لاہور ہوئی تھی صاحب موصوف نے میرے
واسطے اور میری لونڈی کے واسطے کپڑے عنایت کیے مین ایک دن اور ایک رات بمقام ریوا
مقیم تھی اور ۵۰ رجمنٹ کے صاحبون کی میمین وہان تھین اور کپتان اوسبورن صاحب اور جیکسن صاحب نے
بڑی ہی خاطرداری میری کی وہان سے ہم بہ سبیل ڈاک بمقام مرزاپور پہنچے ـــ

ڈیسا

بتاریخ دہم ماہ اگست قریب نو اخست تین گھنٹہ سہ پہر کو ایک سوار رجمنٹ بمبئی رسالے کا باشندہ کوب
روبرو سے لین توپخانہ سے گذرا اور اُسکے تعاقب مین چار سوار اسی رجمنٹ کے آتے تھے جب
وہ لین ۱۲ رجمنٹ ہندوستانی مین پہونچا تو سپاہی رجمنٹ مذکور نے اُسکو پناہ دی اور اُسکے حوالے
کر دینے سے انکار کیا سوار مذکور وہان سے بھاگ کر اپنی لین مین وارد ہوا اور تمام رجمنٹ
کو سرکشی اور اُسکے ہمراہ ہونے کی ترغیب دینی شروع کی اُسنے کئی گولیان افسران ہندوستانی
کو مارین اور ایک افسر کو زخمی بھی کیا جب اُسکو معلوم ہوا کہ اُسکی ترغیب سے کسی کو اثر
نہ ہوا دوبارہ ۱۲ رجمنٹ کے جانب گیا اِس عرصے مین سب ماجرا طشت از بام ہوگیا تھا
اور تمام فوج ہمراہ ۸۳ رجمنٹ شاہی کے طیار تھی بروقت پہونچنے ہندوستانی پیادونکے
لین مین اُنھون نے دیکھا کہ سپاہ مفسد مذکور کو گھیرے کھڑی ہے اور وہ بآواز بلند اُنکو
مخاطب کرکے کہہ رہا ہے کہ انگریزون کو مارو رجمنٹ مذکور نے مفسد مزبور کے حوالے کرنے سے تو
انکار کیا مگر کوئی حرکت خونریزی وغیرہ کی بھی نہ کی بعد از تعمیل نہ کرنے احکام متواترہ جو اُنکو اُنکے برگیڈیر صاحب
کرنیل میکین صاحب نے اور اُنکے افسرون نے درباب قتل مفسد مذکور کے دیے تھے اُنھون نے
ایک مربع مین اپنے تئین درست کرکے گرد اُسکے کھڑے ہوے اور مفسد مذکور نے بیچ مین سے
نشانہ باندھ کر گولی بجانب برگیڈیر صاحب سر کی مگر خوش نصیبی سے صاحب موصوف کے نہ لگی
اسپر چار گورے توپخانہ اسی کے مربع سپاہ کو چیر کر اُسپر حملہ آور ہوے اور لفٹنٹ سوین سن صاحب نے
اول گولی طپنچہ سے اُسکی تواضع کی تھی بعد ازین ایک جزو ۱۲ رجمنٹ مذکور کے اسلحہ چھین لیے اور
جب اُنکی بندوقین دیکھین تو ہر ایک سے دو دو اور تین تین گولیان برآمد ہوئین ـــ

پشاور

کسی کے دل میں اس امر کا خیال بھی نہ گذرتا تھا کہ فوج آنرو سے دریاے سندھ یعنی اٹک کی کبھی ارادہ
فساد کرے مگر انھوں نے بخلاف توقع ایسا ہی کیا ڈاک خانہ سے جو چٹھیاں پکڑی گئیں اُنسے معلوم
ہوا کہ تمام فوج ہندوستانی نے سواے ۱۲ رجمنٹ و رسالہ سواران یہ تجویز کی تھی کہ بتاریخ ۲۲
ماہ مئی فساد برپا کرکے بخلاف انگریزان استادگی کریں بتاریخ ۲۰ مئی صاحبان کمانڈنگ تمام رجمنٹوں کے
بمقام کوٹھی رزیڈنسی جہاں جنرل کوٹن صاحب بدین لحاظ مقیم تھے کہ یہ جگہ وسط میں تھی طلب ہوے
اور اُنسے استفسار کیا گیا کہ آیا اُنھوں نے کوئی علامت فساد کی یا نارضامندی نسبت اپنے سپاہیوں کے
دریافت کی ہے مگر ہر ایک صاحب کمانڈنگ نے جواب دیا کہ اُنکی سپاہ سب باوفا اور ثابت قدم تھی
اسطرح کا اعتبار کلی بھی ایک عجیب دلیل ظہور فساد کی ہوتی ہے یعنی اسقدر اعتبار سے کوئی صورت
دفع فساد کی نہیں ہوتی اس شب کو تمام افسران سٹاف خیموں میں جو احاطہ رزیڈنسی میں نصب کیے
گئے تھے شب باش رہے بوقت نواخت تین گھنٹہ صبح بریگیڈیر میجر صاحب اور ایک صاحب اور
دونوں نے دوسرے سرے چھاونی پر جاکر تدبیر زیادتی کرنے اوپر اُنکے کالے اوستون کی کی
یعنی دو دستہ فوج کے کیے اور ہر ایک دستہ میں ایک رجمنٹ گورہ اور ایک توپخانہ اور ایک ترپ یا
توپخانہ اسپی کا تھا جو بطور سواران رسالہ کام کرتے تھے ان دونوں دستوں کو درمیان کواٹر گارد
اور ۷۰-اور ۸۷ رجمنٹ پیادگان کے پوشیدہ کر رکھا کہ جس وقت حکم ہو فوراً نکل کر مفسدین کو بیخ و بن
سے برباد کردیں اسی عرصہ میں ایک سرکیولر یعنی گشتی چٹھی اس مضمون کی بنام ہر ایک صاحب کمانڈنگ
کے جاری ہوئی کہ اپنی اپنی رجمنٹ کو وقت نواخت سات گھنٹہ صبح پریڈ پر حاضر کریں —
ایک صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ قریب پاؤ گھنٹہ سات میں باقی تھا کہ ہم سوار ہوکر چلے کہ دیکھیں
رجمنٹہاے جانب راست کیونکر اسلحہ سپرد کرتی ہیں ۲۴ رجمنٹ ہندوستانی نے تو بے تامل ہتھیار
رکھدیے مگر انکو نہایت تعجب تھا کہ جب انھوں نے دیکھا کہ سپاہ گورہ ہانکے اور انکے
ہتھیاروں کے درمیان میں آگئی اور سب اسلحہ گاڑیوں پر رکھکر روانہ ہوگئے دوسری مرتبہ
۲۷ رجمنٹ کی نوبت تھی اُسنے بھی ہتھیار بغیر تکرار دیدیے اب جنرل صاحب نے مجھے بجانب جنوب
روانہ کیا کہ دیکھو وہاں کی دو رجمنٹ یعنی رسالہ پنجم غیر آئین اور ۵۱ رجمنٹ ہندوستانی کیونکر

ہتھیار دیتے ہین وہان جاکر مین نے دیکھا کہ دونون رجمنٹ پریڈ پر موجود ہین اور سیاہ گورہ کے قبضے مین اُنکے ہتھیار ہین مگر افسر نہایت متعجب سلوم ہوئے اور جب مین نے ایک رجمنٹ کے کرنیل صاحب سے دریافت کیا اگر انکی سپاہ نے کچھ تکرار دینے اسلحہ مین کی ہو تو انھون نے مجھے جواب دیا کہ دیکھو اُنکے اسلحہ سپاہ گورہ کے قبضے مین ہین اور میرے نزدیک یہ کافی دلیل اُنکی نیک چلنی کی ہے اور تم جاکر جنرل صاحب سے کہدو کہ یہ لوگ اپنے انگریزی افسرون سے زیادہ تر نمک حلال ہین اُسی روز بوقت سہ پہر ایک رپورٹ کرنیل سپوٹس وڈ صاحب کمانڈنگ ۵۵ رجمنٹ ہندوستانی مقیم ہوتی مردان سے اس مضمون کی وصول ہوئی کہ اُسکی رجمنٹ تمام وکمال جادۂ نمک حلالی پر ثابت قدم ہے –

بتاریخ ۲۲- وقت صبح خبر آئی کہ ۲۴ سپاہی ۱۰ رجمنٹ کے بھاگ گئے اُسی تاریخ بعد وقت حاضری کے ایک چٹھی ضروری ہورن صاحب کی جو اسسٹنٹ کمشنر ہوتی مردان مین تھے آئی اُس سے اس امر کی اطلاع ہوئی کہ ۵۵ رجمنٹ ہندوستانی نے فساد برپا کیا اور اپنے افسرون کو قید کیا ہے اسی شب کو فوج جسمین ۷۰ رجمنٹ شاہی اور نصف ترپ توپخانہ اسپی دو غبار رسے ۲۴ پنی اور چار توپین پہاڑی اور ایک رسالہ سواران غیر آئین اور دو سو سوار ملتانی تھے واسطے کمک کے روانہ ہوے شب اول یہ فوج مقام دو بندی پہونچی اور صبح دریاے عبور کرکے شب دوم کو بمقام ہوتی مردان وارد ہوئی جس وقت سپاہ ۵۵ رجمنٹ نے اس فوج کو آتے ہوے دیکھا وہ سب قلعہ چھوڑ کر بھاگے مگر ایک سو بیس سپاہی رجمنٹ مذکور کے قلعہ مین رہے اور اس فوج مین سے رسالہ اور توپخانہ اسپی انکے تعاقب مین گیا اور ایک سو بارہ سپاہیون کو گرفتار کیا اور سو سپاہی عبور دریا کرکے حدود سوات مین چلے گئے اور باقی ماندہ قریب ۶۹ سپاہی تہ تیغ ہوے یہ فوج بعد ازین بجانب آبا نمان اور نوشہرہ کے گئی اور وہان ۶۴ رجمنٹ نے ہتھیار لیکر انکا چھاونی مین بھیجدیا اس عرصہ مین ہم لوگ جو پشاور مین تھے غافل نہ تھے تمام مفرورین ۱۰ رجمنٹ کو قوم آفریدی نے گرفتار کرکے حاضر کیا اُن سب کو بعد تحقیقات حکم قصاص ہوا تیرہ افسران ہندوستانی اور افسران غیر ستعمل رجمنٹ مذکور کو جسمین ایک صوبہ دار میجر بھی تھا حکم پھانسی کا ہوا اور تمام فوج کے سامنے

اُن سیکو پھانسی ہوئی اور باقی سپاہ کو حکم دائم الحبس آنسوے دریاے شور کا ہوا جب فوج
قیدیان ۵۵ رجمنٹ کو لیکر آئی تو ان قیدیون کی بھی تحقیقات ہوئی اور جرم بھی انکی نسبت
ثابت ہوا انمین سے ایک ثلث کو حکم توپ سے اُڑا دینے کا ہوا یہ پریٹ عجب دیدنی
تھی کیونکہ قریب نو ہزار سپاہ کے پریٹ پر موجود تھی انمین سے چار ہزار تو آمادۂ فساد تھے
اور بشرط امکان فساد برپا کرتے اور دو ہزار چندان آمادہ نہ تھے مگر نمک حلال بھی نہ تھے اور
تین ہزار سپاہ گورہ تھی فوج بقاعدہ تین ضلع مربع کے جمائی گئی اور چوتھا ضلع دس ضرب
توپ سے بنایا گیا سپاہ گورہ کی بندوقین بھری ہوئی طیار تھین اور افسرون کے طمنچے بھی دو توپین
فیلڈ باٹری کی توپین اور سب توپہاے باٹری مین گراب بھری تھی اور بتیان روشن تھین چالیس
مفسد گرفتار شدہ ایک گوشۂ مربع فوج مذکور مین پا بزنجیر کھڑے تھے کہ جنرل صاحب پریٹ پر
تشریف لائے اور انکی سلامی سونہ توپ توپخانہ اسپی نے لی جنرل صاحب گرد مربع پھرے
اور حکم سنانے حکم کا دیا - اول دس قیدی توپ سے باندھے گئے اور افسر توپخانہ نے اپنی تلوار
ہلائی اور اسی وقت آواز توپ کی گوش زد ہوئی اور دھوئین کے اوپر ٹانگین اور ہاتھ اور
سر وغیرہ چارون طرف گرتے ہوے نظر آئے اسطرح چار مرتبہ عمل مین آیا اور ہر مرتبہ ایک
طور کی سرگوشی تمام فوج مین ہوئی اور ایک طرح کا خوف سب کے دلون مین پیدا ہوا اس وقت
سے ہمیشہ ہفتے مین ایک یا دو پریٹ ہوتی تھین اور عادت کو اتنا دخل ہے کہ اب ہمکو ایسی پریٹ
کا کبھی کچھ خیال بھی نہین ہوتا مفسدین تو اب بالکل مغلوب ہو گئے تھے مگر چند انمین کے ایسے شریر
تھے کہ وہ اب تک صاحب لوگون کو اور افسرون کو سلام نہین کرتے تھے ایسے مفسدین مین سے پانچ
چھہ آدمیون کو پریٹ پر بیجا کر ایک ایک درجن بید لگوا دیے اور انکا مال و اسباب ضبط سرکار کر کے
اور انکو چھاونی سے نکلوا دیا بعد ازین اب لوگ کسی صاحب کو ایک میل سے بھی اگر دیکھین تو
سلام کرتے ہین ہنگام تحقیقات فساد ۵۵ رجمنٹ اور باعث مرگ کرنیل سپوٹس وڈ صاحب جو
قبل از پہونچنے فوج کمک بمقام ہوتی مردان کے گولی کھا کر مر گئے تھے ایسا معلوم ہوا کہ دہم
رسالہ غیر آئین بھی سخنان فساد آمیز بہ چھاونی ہاے نوشہرہ و ہوتی مردان کیا کرتے تھے اسواسطے
یہ قرار پایا کہ اس رسالے کے بھی ہتھیار لے لینے چاہئین بلکہ انکے گھوڑے بھی جو رسالہ غیر آئین مین

مال سوار کا ہوتا ہے چھین لین —

یہ امور بھی عمل مین آئے اور پچاس ہزار روپیہ گھوڑونکی قیمت کا نیلام مین وصول ہوا اور قریب
آٹھ ہزار روپیہ وقت تلاشی اور بہت ہتھیار اُنکے پاس برآمد ہوا تھا ان سب آدمیون کو بحراست
معقول تا بمقام اٹک پہونچا دیا اور اُنکو اطلاع دی گئی کہ سپاہیان پولس کو حکم قطعی ہو گیا ہے کہ
جو تم مین سے راستے مین بدوضعی یا سرتابی کریگا اُسکو وہ فوراً مار ڈالینگے بعد ازین چند روز ہم امن و
آمان سے بیٹھے مگر قریب دس روز کے گذرتے ہین کہ خبر اِس امر کی ہمارے پاس آئی کہ جو سپاہ
قلعہ میکلن مین ہے وہ کچھ سازش کوہی آدمیون سے کر رہی ہے اِس لیے دوشنبہ گذشتہ کو اڈیورڈس
صاحب اور برہیم صاحب اور مین دو توپین توپخانہ کوہی مین سے اور ۵۰ اندرسین کے رائفل والے
اور ۵۰ سواران ملتانی ہمراہ لیکر قریب نو بجے شب کے روانہ ہوے اور قریب نواخت تین گھنٹہ
پاؤ بالا صبح کے قلعہ مذکور پر پہونچے مین اسی وقت قلعہ کے اندر گیا اور وہان جاکر صاحب کمانڈنٹ
کو کہا کہ سپاہ کو جلدی پریڈ پر باہر قلعے کے بھیجو کچھ حکم اُنکو سنانا ہے سب آدمی باہر آئے اور طیار
ہوے مین نے تب صاحب موصوف سے کہا کہ اُنکو پریڈ پر باہر قلعے کے لیجاؤ یہ سنکر سپاہ بہت دیر
متامل رہی اور مجھے خیال ہوا کہ شاید یہان ہمارے طپنچے وغیرہ کام آوینگے مگر آخر کار وہ سب باہر آئے
اور چونکہ ہنوز تاریکی موجود تھی اُنکو کچھ نظر نہ آیا جبتک وہ قریب ۷۰ گز کے قلعے سے باہر گیے اور جبتک
اُنھون نے یہ حکم نہ سنا کہ پنجاب رائفل کو حکم ہوا کہ ڈبل کوچ کر دائین سے قریب پچیس پنجابی دروازہ
مین گھس گیے اور رگارڈ سابق کو نکال کر دروازہ قلعہ بند کیا اب سپاہ قلعہ دار نے آواز گھوڑون کی اپنی
بائین طرف سے سنی اور اُنکے سامنے سے بھی آواز گھوڑونکی آئی اور جانب راست سے صدا زنجیرونکی
اُنکے گوش زد ہوئی یہ حال دیکھکر اور سنکر سب سپاہ پریڈ پر متعجب ہوئی اور اِس عرصے مین جو صبح
ہونے لگی اور تاریکی شب برطرف ہوئی تو اُنکو معلوم ہوا کہ صدا زنجیر توپخانہ کوہی سے جسکے ہمراہ اُنکے
رائفل والے سنتے آئی تھی اب کھیل پورا ہو گیا تھا کیونکہ قلعہ تو اُنکی پشت پر تھا اور سوار روبرو اور
جانب راست اور توپخانہ بجانب چپ یہ حال مجبوری دیکھ کر اُنھون نے اپنے جسم سے ہتھیار اُتار
کر ڈالکر پھینک دیے جسطرح آہوے جوش خوردہ اپنا پوست چھوڑ دیتا ہے اور سپاہ نے
اپنے تئین حوالہ سرکار کر دیا —

ایک وقائع نگار احوال بلوہ مقام ہوتی مردان کا اس طور بیان کرتا ہے کہ ۵۵ رجمنٹ ہندوستانی نے
مقام مذکور مین بلوہ کرکے اپنے افسران ولایتی کو گرفتار کرلیا ایک دستہ فوج جسمین تین سو گورہ پیادہ اور
دو ضرب توپ اسپی اور دو غبارے اور ایک تروپ سواران غیر آئین کا تھا پشاور سے روانہ ہوا اور
مقام مذکور مین پہونچ کر مفسدین پر حملہ آور ہوا تو مفسدین کو قتل کیا اور اسی قدر گرفتار ہوے اور
باقی فرار ہوکر بیہ کوہستان سوات پناہ گیر ہوے فوج مفسدین کے جو کمانڈنگ افسر تھے یعنے کرنیل
سپوٹس ڈو صاحب اُنکو اسقدر رنج اپنی فوج کے بگڑنے کا ہوا کیونکہ صاحب موصوف کئی سال
سے انپر مہر مربیانہ کیا کرتے تھے کہ وہ غصہ اور رنج مین گولی کھاکر مرگئے صاحب مرحوم اسقدر بے
اختیار ہوگئے تھے اور حق بجانب اُنکے ہے کیونکہ جنکو لڑکون کی طرح مدت تک دیکھا ہو اور
اُنسے ایسے حرکات نادیدنی دیکھنے مین آوین تو کیونکہ انسان اپنے قابو مین رہ سکتا ہے الغرض
انکو کچھ خیال اپنی موت اور حیات کا نہ آیا اور بے تامل گولی مارکر مر رہے ایک گروہ مفسدین کا
بجانب کوہ کاغان باین ارادہ روانہ ہوا کہ اُس راستے سے بمقام کشمیر جاکر پناہ گیر ہون مگر سیدان
کاغان نے انکو خوب مارا اور باقیون کو گرفتار کرکے بخدمت صاحب ڈپٹی کمشنر ہزارہ روانہ کیا اور
میجر بیچر صاحب ڈپٹی کمشنر نے اُنکی تحقیقات جرم کی کرکے سب کو پھانسی دی یہ گروہ چند روز آخون سوات
کے پاس رہے تھے اور اُسکی ترغیب سے اور اپنی جان بری کے واسطے وہ سب وہان مسلمان
ہوگئے تھے بعد ازین آخون مذکور نے انکو ایک پروانہ دیا تھا اسمین ہر ایک مسلمان سے یہ درخواست
تھی کہ حتی الامکان اس گروہ کی مدد کرنی واجب ہے سوات سے رخصت ہوکر یہ گروہ بمقام الی پہونچا
اور وہان ایک روز مقام اور تلاش رہبری کی جو انکو بر اسے پکھلی اور گڑھی مقام کشمیر تک پہونچا دے
اس عرصے مین اُنکو خبر پہونچی کہ فوج سرکاری اُنکے تعاقب مین آتی ہے یہ سنکر وہ سب بدحواس
ہوگئے اور بھاگ کھڑے ہوے ایک جزیرہ دریاے اٹک مین جو قریب سرحد چلاس کے واقع
تھا یہ گروہ وہان پہونچا جب اُنکی خبر سیدان کاغان کو پہونچی تو وہ سب اُٹھکے درپے آزار ہوے
اور چند مفسدین کو قتل بھی کیا اور کچھ اُنمین کے غرق دریا بھی ہوے بمجبوری یہ لوگ بجانب چلاس
فراری ہوے اور سیدان کاغان اُنکے تعاقب مین تھے سیدون نے بھین اور مفسد گرفتار
کیے اور اُنکی تین جماعت کرکے ایک کو تو بمقام پکھلی توپ سے اڑا دیا اور دوسری

جماعت کو بمقام مانسہرہ اور تیسری کو بمقام ایبٹ آباد یعنی ہزارہ قتل کیا تاریخ ۳۔ ماہ جون ۵۷ء رجمنٹ کے اور پنجم رسالہ کے ہتھیار بمقام ایودی واقعہ شیقدر چھین لیے اور شغل توپ سے اڑانے کا چند روز تک سپاہیان ۵۵ رجمنٹ نے جو گرفتار ہوکر آئے تھے جاری رکھوایا اب حکام کی یہ صلاح قرار پائی کہ ملک کی اطمینان اور تسلی اسقدر ہو کہ کوئی سر نہ اٹھا دے اور نہ خوف زدہ ہو کر مصدر کسی بدانتظامی کا ہو ہرچند باشندگان کے دل مین کبھی کبھی رحم واسطے سپاہ ہندوستانی کے آتا تھا کیونکہ وہ دیکھتے تھے کہ کئی رجمنٹ کے تو ہتھیار چھین گئے تھے اور ایک بھاگ گئی تھی اور اُکے سپاہی مارے بھی گئے تھے اور اکثر آپ گرفتار ہوکر آتے تھے اور توپ سے اُڑائے جاتے تھے مگر تاہم حکام نے جو تجویز نئی بھرتی کرنے کی کی اور اُنھین باشندگان مین سے ملازم رکھے تو وہ خیال رحم اب اُنکے دل سے بالکل جاتا رہا اب ایک رجمنٹ تو سکھ اور پٹھانونکی اُس فوج مین سے بھرتی ہوئی جنکے ہتھیار چھین گئے تھے اور ایک رجمنٹ پٹھان پیدل کی نو بھرتی ہوئی اور رسالہ پٹھان سوارون کا ملازم رکھا گیا اس تدبیر سے سب پٹھان جانبدار سرکار ہوگئے اور جو پٹھان اولو العزم تھے اُنکے نوکر ہو جانے سے ملک مین بھی کچھ بدانتظامی نہوئی یہان تک قوم آفریدی جو ہمیشہ ملک مین فساد رکھا کرتے تھے اب بجائے فساد انگریزی کے بخدمت صاحب کمشنر بہادر حاضر ہوکر درخواست خدمت سرکار کی کرتے تھے سوائے ان نتیجہائے نیک کے اور ایک امر ایسا ان تدابیر سے وقوع مین آیا جو قابل جاننے اور یاد رکھنے کے ہے وہ یہ ہے کہ سپاہ کو اب بالکل ناامیدی ہوئی اور اُنھون نے دیکھا کہ وہ لوگ جو اگر انکی مدد قتل انگریزان اور بلوہ پردازی مین نہ کرتے تاہم اُنکے کچھ درپے آزار بھی نہ ہوتے اب وہ ملازم سرکار ہوکر اُنکے دشمن جانی ہو گئے اور اُنکو نہایت افسوس اس امر کا ہوا کہ چند روز پیشتر جنکے سر کرنے کے واسطے انھون نے مدد سرکار کی کی تھی اور سرکار کی جانب سے لڑے تھے اب وہی سرکار کے جانبدار ہوکر اُنکے خلاف اپنی تیغ و تفنگ کام مین لاتے ہین اور ملک مین ایسا انتظام رکھتے ہین کہ جس سے اُنکی بلوہ پردازی نہین ہو سکتی اور نہ ملک مین کچھ خرابی واقع ہو سکتی ہے یہ خیال کر کے اور دیکھکر کہ سارا ملک انکا دشمن ہے اور گھاٹ اور راستے سب بندوبست سرکاری مین اور وہ خود اُن لوگون کے قبضے مین ہین جنکی قتل اور خرابی کا اُنکے دل مین ارادہ تھا

وہ سب پھر درویش یہان درویش کرکے خاموش بیٹھ رہے اور پھر کبھی سر نہ اُٹھایا کیونکہ اور سب امور تو اب اُنکے امکان سے باہر ہو گئے تھے مگر فرار ہونا بھی ضلع پشاور مین غیر ممکن تھا کیونکہ سب کوئی تو اُنکے دشمن تھے اور راستہ اٹک قبضہ سرکار مین تھا اور دریا بھی قسار درمیان مین تھا غرض ایسے ایسے خیالات تھے وہ پھر آمادہ کسی فساد کے نہو ے

دیناپور

اس مقام مین ۷ اور ۸ اور ۴۰ رجمنٹ ہندوستانی مقیم تھین ۔

بتاریخ ۲۵ ماہ جولائی جنرل لوئیڈ صاحب کمانڈنگ نے یہ تجویز کی کہ ٹوپی ہاے بندوق جو میگزین مین متصل لین فوج ہندوستانی ہین اٹھوا کر لین گورہ مین احتیاطاً اور حفاظتاً رکھی جاوین بوقت ۵ گھنٹہ صبح ۱۰ رجمنٹ شاہی اور توپخانہ زیر حکم کرنیل ہوئیش صاحب کے میدان گرینڈ سکو مر طیار ہو کر آئے کہ بوقت ضرورت لین فوج ہندستانی پر حملہ آور ہون بعد ازین دو چھکڑے ہمراہ ایک صاحب افسر کے گئے اور ٹوپیان بار کرکے لے آئے تھوڑے فاصلے پر یہ چھکڑے پہونچے ہونگے کہ ایک شور لین ہندوستانی مین سے اُٹھا اور دیکھا کہ ایک سپاہی ۴۰ رجمنٹ نے اپنی بندوق بھرائی اور چلایا کہ صاحبون کو مارو اور ٹوپیان نہ لیجانے دو ایک پیغام لین سے اس مضمون کا اُس مقام پر بھیجا گیا جہان فوج گورہ تھی کہ توپین اور ۱۰ رجمنٹ شاہی آجاوے مگر اس حکم کی فوراً اس طور ترمیم ہوئی کہ فوج مذکور اپنے مقام پر طیار رہے کیونکہ سپاہی توپون کے لیجانے مین زیادہ مصر اور آمادہ نہوے سپاہ گورہ کو حکم ہوا کہ اب جاوین مگر جسوقت حکم ہو فوراً میدان مین حاضر ہون قریب ایک یا دو بجے بعد دوپہر کے دو آواز بندوق کی ہسپتال گورہ سے ہوئین اور چونکہ یہ قرارداد تھا کہ باحتمال فساد یہ آواز کیجاوےگی اسواسطے توپین اور ۱۰ رجمنٹ مذکور طیار ہو کر میدان مین آئین رجمنٹ مذکور پانچ منٹ مین بعد آواز بندوق کے میدان مین موجود تھی دو کمپنی ۳۷ رجمنٹ کی بطور سکرمش یعنی جنگ منتشر آگے بڑھین اور اُنکے پیچھے توپخانہ اور ۱۰ رجمنٹ بھی روانہ ہوئین یہ فوج بجانب لین ہندوستانی روان ہوئی اور جب سپاہیون نے دیکھا کہ فوج گورہ آئی ہے اور انفلنڈ رائفل کی گولیان چلتی ہوئی دیکھین فوراً براے حفظ جان فرار ہوے اب توپ کے گولے اُنکے اوپر چلے مگر اثر انکا کم ہوا کیونکہ سپاہ مذکور بہت جلد بھاگ گئی تھی اب فوج

آگے بڑھی اور لین ہندوستانی اور بہت سا بازار داؤد پور جلا کر بوقت نواخت سات گھنٹہ شام اپنی
چھاونی مین واپس آئے اسوقت سے سہ شنبہ کی شب تک کچھ فساد ظاہر نہوا جو جہاز دخانی گھاٹ
پر تھا اُسنے بڑا کام کیا یعنی پانچ کشتیان جنمین سپاہی مفرد بھرے ہوے تھے غرقاب کردین
اور جنرل لوئڈ صاحب تمام روز جہاز پر رہے۔

چار کمپنی ۲۵ رجمنٹ ہندوستانی کی جو دوسرے کنارہ دریا پر تھین انھون نے بھی سرکشی
اختیار کی اور شامل مفسدین ہوگئین مفسدین چھہ سو بندوق اپنی چھوڑ کر بھاگ گئے تھے اور اُنکی
لین مین سے انبار گولیون کا ملا جو بندوق کے مطابق معلوم نہوتی تھین بلکہ چھوٹی چھوٹی تھین او
اُسنے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ ڈھلی ہوئی نہ تھین بلکہ کوٹ کر بنی تھین اور بہت بوتلین باروت کی
دستیاب ہوئین۔

بجاے اسکے کہ اُسیوقت جسوقت وہ خوف زدہ ہو کر بھاگے تھے انکا تعاقب ہوتا تین دن
تک کچھ تدارک انکا نہوا اور اُسی عرصے مین مفسدین نے بہت کچھ ایذا رسانی وغیرہ کر لی مقامات
آرہ اور پٹنہ وغیرہ جو قریب تھے انپر مفسدین سے بباعث سستی اور نالایقی حاکم اعلی مقام
مذکور سخت بڑا صدمہ پہونچا بعد ازتین روز کے ایک جماعت مشتمل اوپر ۱۱ گورہ ۳۷ رجمنٹ اور
اسی قدر ۱۰ رجمنٹ شاہی کے اور ۵۰ سکھ بسواری جہاز دخانی مقام قریب تر یعنی مقام آرہ کو
جو قریب چودہ میل کے براہ خشکی واقع تھا بھیجے گئے اور بدنصیبی غریب گورہ ہاے ۱۰ رجمنٹ کی
اسطرح پر بیان کی گئی ہے۔

گورے جہاز سے اُترے اور اُنکو حکم ہوا کہ آگے کو کوچ کرین چونکہ روشنی ماہتاب کی باقی
تھی اُنھون نے کوچ کیا اور گیارہ بجے تک چلے بعد ازین ماہتاب غروب ہوگیا اور اب انکا مقام
کرنا تھا مگر بجاے مقام کرنے کے صاحب کمانڈنگ نے باصرار تمام اُنکو آگے بڑھایا حالانکہ
کوئی ملک سے واقف نہ تھا اور دشمن قوی کا مقابلہ درپیش تھا اور سپاہی ماندے ہوگئے تھے
اور گرسنہ بھی تھے اور آگے جانے سے ناراض بھی تھے پس ایسی حالت مین اُنسے کیا ہو سکتا
تھا آخر کار یہ ہوا کہ وہ ایک جنگل مین جا پڑے اور وہان قریب دو ہزار مفسد کے جمع تھے کچھ اُنمین
سپاہی تھے اور کچھ کور سین کے آدمی تھے جو ایک قوی زمیندار اس نواح مین تھا جسوقت یہ مقام

مذکور مین پہونچے مفسدین نے ایک باڑھ ماری جس سے بہت آدمی مارے گئے اور باقی ماندہ منتشر ہو کر بھاگ نکلے اور اپنے منتشر ہو گئے تھے کہ ایک دوسرے سے تا بہ صبح پھر نہ ملا صاحب کمانڈنگ یعنی کپتان دینار صاحب اول ہی باڑھ مین مارے گئے تھے مفسدین نے ہماری سپاہ پر تمام شب گولہ رانی کی اور ادھر سے بھی کچھ کچھ جواب ہوتا گیا لیکن صبح کو ہماری سپاہ باقی ماندہ شب پیچھے ہٹ آئی تحقیقات سے مجھے معلوم ہوا کہ اگر سپاہ حاکم کا حکم نہ مانتی تو برعکس اسکے ہوتا اور اسمین ہر ایک متنفس کا فائدہ بھی متصور تھا اس ہنگامے مین ہمارے آدمی بہت مارے گئے چار افسر اور ایک سو ساٹھ سپاہی رجمنٹ کے کام آئے اور کسی کو زخم بھی نہ آیا —

تمام سپاہ مفسدین نے انکا تعاقب تا بہ نالہ کیا جسمین بہت سے دوب گئے کیونکہ انکو تیرنا بھی نہ آتا تھا ہندوستانی افسر اپنے آدمیون کے گرد تھے تین انمین سے مارے گئے انمین کئی آدمی پورے ہی رائفل نظر آئے انکے پاس سامان جنگ نہو گا کیونکہ انھون نے تو تمام اور پتھر بھر کر چھوڑے تھے انکے پاس چھوٹی توپین تھین کہتے ہین کہ راجہ ڈمراؤن مع توپون کے انکے شامل ہو گیا تھا افسوس کہ ایک آدمی کے باعث اتنا نقصان جان ہوا اسکا تصور بھی دل کو پارہ پارہ کرتا ہے اور اگر وہ شخص اب زندہ ہوتے تو انکی نسبت کچھ اور بھی تحریر ہوتا —

کوہ مری

بتاریخ یکم ستمبر اس مقام کی انیسٹامین بباعث شورش کوہیان گرد نواح کے خلل واقع ہوا اور سبب اس تخلل کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ سابق مین ایک مرتبہ ایک گاؤن مین جو متصل اس مقام کے ہے کچھ فساد ہوا تھا اور اسمین خونریزی بھی ہوئی تھی اور مجرم گرفتار ہوے تھے اور بعد تحقیقات نسبت ہر ایک کے حکم قید میعاد مختلفہ کا صادر ہوا تھا مجرمون مین ایک شخص بڑا پیر تھا کہ اسکی تعظیم بخیال مذہب ہر ایک کو ہی کرتا تھا اور اسی لحاظ سے باشندگان ملک نے درخواست اسکی رہائی کے واسطے کی اور انکی درخواست منظور بھی ہو گئی تھی بخیال اسکے انکو جرأت پیدا ہوئی اور گاؤن والون نے ایک دوسری درخواست اس مضمون کی گذرانی کہ جتنے مجرم مقدمۂ مذکورہ مین گرفتار ہوے تھے وہ سب رہا ہو جاوین یہ درخواست انکی نامنظور ہوئی اسپر انھون نے دھمکایا تھا کہ اگر یہ حکم قید جاری رہا تو ہم کوہ مری کو لوٹ لینگے —

بتاریخ مذکورۂ بالا ایک برقنداز حاکم خان نامے نے جو لارنس صاحب کی میم کے پاس رہتا تھا زبانی اپنی سالی یعنی ہمشیرۂ زن کے جو منادہ سرغنہ مفسدین کی تھی یہ سنا کہ آج شب کو ایک بڑا گروہ مقامات خانتک اور رروات اور دویاتین اور گاؤن سے جمع ہو کر کوہ مری پر تاخت لائینگے اور اُنکا ارادہ ہے کہ سب انگریزون کو مارڈالین یہ سنکر برقنداز مذکور نے قریب نو اخت نو گھنٹہ شب کے میم صاحبہ موصوفہ کو خبر دی یہ سنکر بیٹی صاحب اسسٹنٹ کمشنر نے پہرے گورکھون کے انگریزون کے مقامات سکونت پر قائم کیے کہ اگر مفسد آوین تو خالی نجاوین اور میم صاحبون سے کہا کہ مع بچون کے یا تو لارنس صاحب کی کوٹھی مین جا کر رہین اور یا بارکون مین جاوین کہ وہان محافظت اُنکی ہوگی۔

قریب نو اخت یک و نیم گھنٹہ شب تمام شکوک اس باب مین دفع ہوگئے یعنی قریب ساٹھ آدمیون کے یا زیادہ از جانب مقام گلدانا اس مقام مین آئے اور اپنا کار فساد انگیزی اول بنگلے سے جو اُس جانب تھا شروع کیا اس بنگلے مین ہورست صاحب متعلقہ پیمائش رہتا تھا ان صاحب کو بمشکل موقع فرار ہونے کا میم صاحبہ اور بچے کے ملا جسوقت مفسدین اُنکے حاطے مین آپہنچے اُنھون نے لوٹنا شروع کیا اور جو اُنکے نزدیک شے قیمتی تھی اُسکو لے لیا اور باقی کو خراب اور ضائع کیا مفسدین نے صاحب کا گھوڑا بھی لے لیا گو یہ گھوڑا بھر ایک گاؤن سے جسکو سرکار نے جلادیا دستیاب ہوگیا تھا بعد ازین وہ اب کپتان روبنسن صاحب کے بنگلے پر آئے مگر یہان اُنھون نے خوب مزا چکھا کیونکہ کپتان صاحب کے پاس کوہی رانگھڑ نوکر تھے اُنھون نے تین مرتبہ مفسدین کو مار کر نکال دیا آخر کار مفسدین یہانسے بھاگے اور دو آدمی اُنکے مقتول ہوئے بوقت صبح دوم دیکھا کہ مفسدین مقام گلدانا مین بہ کثرت جمع ہین اور معلوم ہوتا تھا کہ شاید پھر اس مقام پر یورش کرین یہ حال دیکھ کر میم صاحبون کو صلاح پھر دی گئی کہ مع بچون کے یا تو بارکون مین چلی جاوین اور یا تھارنٹن صاحب کی کوٹھی مین رہین اس روز مفسدین پھر نہ آئے۔

درمیان ہنگامہ شب گذشتہ کے چند ملازمین کرنیل سپارک صاحب کے یعنی چند بھانے اور چوکیدار بھی لوٹنے مکان مین شامل تھے وہ چھپانے اور چوکیدار گرفتار ہوئے اور بعد

تحقیقات و ثبوت جرم کورٹ مارشل سے حکم مار دینے کا نسبت اُنکے صادر ہوا جب انکو قصار
کے واسطے لیجاتے تھے تو جو کیدار کسی تدبیر سے بھاگ گیا اور پھر کچھ حال اُسکا سماعت مین نہ آیا
مگر دونون چپراسیون کو قتل کیا بوقت سہ پہر مفسدین خفیہ پہاڑ سے اُترے اور جتنا اسباب
رانگھڑ دن کا تھا لوٹ لیگئے اُسکی حفاظت کم تھی بلکہ بالکل نہ تھی کیونکہ رانگھڑ کار سرکار پراوٗ
مقامات مین تعنیات تھے سب
قریب چار بجے شام کے ایک کمیٹی اسواسطے جمع ہوئی کہ جو شخص کار جنگ کیا چاہے اور
سپاہی پیشہ نہو اُسکا نام درج رجسٹر کیا جاوے اور اس امر کے واسطے ۵ ہم صاحبون نے درخواست
کی انکے کمانڈنٹ کپتان جونسٹن صاحب متعلقہ پیمایش رنبو مقرر ہوے —
صبح جمعرات کی بغیر کسی طرح فساد کے گذری مگر مفسدین نے راستے آمد و رفت کے
روک لیے کہ رسد وغیرہ اس مقام مین نہ آوے قریب ۱ بجے دن کے تجویز ہوئی کہ ایک گروہ
جا کر مفسدین کو راستے مین سے ہٹا دین اسمین قریب تیس انگریز اور ایک جماعت کوہی رانگھڑ دن
کی اور ایک گروہ بر قندازان پولس اور وہ لوگ تھے جنھون نے واسطے کار جنگ کے اپنے نام
رجسٹر مین لکھوائے تھے یہ سب جمع ہو کر گئے اور ایک مقام پر دامن کوہ مین اُنسے مقابلہ
ہوا مفسدین نے ایک باڑھ ماری اُس سے مادر صاحب کے جنکا نام رجسٹر مذکور مین درج
تھا ایک زخم بیر پڑا آیا ہمنے جو ادہر سے باڑھ ماری تو کسی سبب نامعلوم سے کسی کو ایک گولی بھی
نہ لگی کیونکہ نہ تو کوئی مفسدین مین سے گرا اور نہ کوئی زخمی معلوم ہوا ہر چند فاصلہ باہمی مین قریب
ستر یا اسی گز کے تھا تاہم وہ لوگ بھاگ گئے اور پہاڑ کے اوپر ایسے جلدی چڑھ گئے کہ پھر گولی
کے پہنچنے سے باہر ہو گئے صرف ایک یا دو آدمی زمین سے چڑھتے ہوے گر پڑے باقی سب
بزودی تمام باہر گو گولی کی مار سے ہو گئے گروہ انگریزون کا جو ہمراہ تھا وہ تو اُسی جگہ مقیم رہا اور
رانگھڑ اور پولس والے گھاٹیون مین اُتر گئے کہ دیہات کوہی کو برباد کرین اور رجسٹر بہائی والے انگریز
بطمع توپ کمک متصل گروہ اول کھڑے ہے کہ بر وقت ضرورت مدد کو جلدی پہونچ جاوین دس
یا بارہ گانؤن مفسدین کے جلا دیے مگر افسوس کہ ہماری جماعت قلیل تھی ورنہ انکی زراعت بھی تباہ
کر دیتے اور اُنکے مویشی چھین لیتے ان گانؤن مین کسی نے مقابلہ ہمارا نہ کیا بلکہ تمام گانؤن ہمنے خالی پایا

کوئی باشندہ انمین موجود نہ تھا یہان سے چڑھائی کوہ مری کی نہایت سخت تھی اور آدمیون نے وقت مراجعت قریب پانچ بجے شام کے یہ کہا کہ مدت سے ایسا سخت اور مشکل کام ہمنے نہین کیا تھا جسوقت نیچے گھاٹی مین گانون جلتے تھے اُسیوقت شہنائی سامنے کے پہاڑ پر بجتی تھی اور آدمی بکثرت جمع ہوتے تھے یہ دیکھکر احتمال تھا کہ شب کو اس مقام پر پھر حملہ ہوگا اسی خیال سے مضبوط پہرے جابجا مقرر ہوے تھے مگر اس شب کو کچھ نہوا اور شب تار بہ امن وہان گذر گئی۔
درمیان شب کے تھارنٹن صاحب کمشنر مع چند سپاہ پولس وسکھان نو ملازم مقام راولپنڈی سے اس جگہ وارد ہوے۔
بباعث ہوشیار ہوجانے سب ساکنین کے اور تدبیر اندفاع مفسدین کے پھر یہان کچھ واقعہ حادثہ نہوا۔

امرتسر

بتاریخ ۱۴ ماہ مئی وقت صبح یہ احتمال گذرا کہ مفسدین میا میر یہان آتے ہین اسلئے ۵۹ رجمنٹ ہندوستانی کی پریڈ ہوئی اور کپتان وبدی صاحب کے توپخانے کو حکم ہوا کہ اپنا کام قلعے مین کرین اور رجمنٹ کو حکم ہوا کہ کمپنی کمپنی جدا ہوکر بطور پہرہ گرد شہر کے قائم ہون اور ہر ایک کمپنی کے ساتھ ایک افسر انگریز تعینات ہوا ایسا ہی بخوشی اپنے اپنے کام پر گئے روز دوم وقت صبح ایک کمپنی مین مسن آدمیونکی اور ایک متعہد ہندوستانی افسر کی مقرر ہوئی نئے کارتوس اُنکے سامنے کھولے گئے اور سپاہ کو یقین ہوا کہ یہ وہی کارتوس ہین جو وہ سالہا سال سے کاٹتے ہین عرصہ پندرہ روز سے اکثر فقیر گرد لین ہاے سپاہ کے پھرتے ہوے نظر آتے تھے۔
میم صاحبون نے مکان کرنل صاحب اور قلعے مین جاکر پناہ لی اور بتاریخ ۱۵ وقت صبح ایک گروہ ۱۰ رجمنٹ شاہی کا آکر قلعے مین داخل ہوا اور کپتان ہلڈبرنڈ صاحب جو مع توپخانے کے بمقام جلندھر جلتے تھے اُنکو بھی اسی مقام مین رکھ لیا تاکہ بوقت ضرورت اُنکے توپخانے سے بھی کام لیا جاوے مگر اسکی حاجت پھر نہ پڑی اور شہر مین سب طرح امن رہا۔

راولپنڈی

اول ہی جب خبر مفسدہ میرٹھ او دہلی وغیرہ کی یہان ہوئی تھی اُسی وقت سے تدابیر

اندفاع فساد کی ہوتی تعین تاکہ اس مقام پر بھی ویساہی نہو دے اور کوئی امر مشتبہ و مشکوک جس سے
لوگونکو اندیشہ پیدا ہوتا تاریخ ۱۴ - جون وقت سہ پہر وقوع مین نہین آیا مگر اُس روز سب کے دلون
مین ایک اندیشہ پیدا ہوا اور ویساہی حال یہان بھی ہوا جیسا مقام کوہ شملہ پر ہوا تھا ایک صاحب
تحریر فرماتے ہین کہ اس روز ہر ایک کے چہرے سے اندیشہ اور شک اور خوف ہویدا تھا
کسی کو اطلاع تحریری اور کسی کو زبانی کی گئی کہ آج کی شب فساد ہونے والا ہے اسواسطے
توپخانے مین حکم کیا کہ اپنی بتیان توپ کی روشن رکھین مگر تیز روشنی نہو اور جو قلیل فوج گورہ
موجود تھی اُسکو حکم ہوا کہ شب کو مسلح سوؤین اور نسبت سپاہ پولس بھی یہی حکم جاری ہوا
افسرون کے نام حکم گیا کہ وہ شب کو اپنی سپاہ کے پاس رہین اور فوراً بوقت اطلاع
طیار اور آمادہ ہوجاوین پہرہ والون اور سپاہ گشت کرنے والی کو حکم ہوشیاری
کا دیا گیا ایسی ایسی تدابیر حکام سے اس مقام پر بزودی و احتیاط عمل مین آئین ایک پہرہ
گرجاگھر کے واسطے تجویز ہوا جہان حکم تھا کہ میم لوگ مع دیگر متعلقین اُنکے بوقت ضرورت
پناہ گیر ہون اور لین بارک بھی انکے واسطے جاے پناہ تجویز ہوئی تھی رات کی توپ بجے
تک بلکہ قریب تین گھنٹے بعد ازان تک یہ تردد او رنا امیدی ہر ایک کے بشرے سے نمودار
تھی اور یہ ہی حال بارکون مین اور گرجاگھر مین تھا باستثناے چند صاحبون کے اور سب نے
اپنے اپنے مکانات چھوڑ دیے تھے مین تاسف بیان کرتا ہون کہ صرف میم لوگ اور بچے
ہی پناہ گیر نہین ہوے تھے بلکہ وہ صاحب لوگ جو علاقہ جات جلیلہ او رعظیمہ رکھتے تھے
اور جنکو لازم تھا کہ اپنے مقامون پر قائم رہتے اور اگر انکو چھوڑتے تو بعد از چھوڑنے
اور سب لوگون کے ترک کرتے وہ ہی اول بھاگ گئے مگر بشکر خدا کہ اُس شب کو کچھ فساد
نہوا گو اس سے اندیشہ سپاہ کے دل مین ہوا ہو مگر کچھ ظاہر نہ تھا بلکہ بتاریخ ۲۳ - جون
جب اُنسے احوال سپاہ بارک پور کہا گیا تو انھون نے نہایت تاسف کیا اور کمپنی ۵۸
رجمنٹ ہندوستانی نے متفق اللفظ یہ کہا کہ ہمکو مفسدین ہوتی مردان کے مقابلہ پر بھیجدو
ہم انکو خوب سزا انکی سرکشی کی دینگے مگر یہ نہوا القصہ روز دوم اندیشہ مذکورہ بالا یعنی
وقت صبح اندیشہ شب گذر گیا اور ملازمین صاحبان پناہ گیر کے اپنے اپنے آقا سے

جوڑے کپڑون کے بدلنے کے واسطے لیجاتے تھے —

سبب اس اندیشۂ بیجا کا اسطرح پر بیان کیا گیا ہے کہ ایک سپاہی ۸۵ رجمنٹ ہندوستانی کا فخر یہ کہتا تھا کہ میرے پاس اب بھی دس گولیان اور سامان باقی ہے اور اگر ضرورت ہوئی تو اب کام مین آوینگی یہ خبر جب حکام تک پہونچی تو سپاہی مذکور گرفتار ہو گیا —

بعد اس اندیشۂ فساد کے کرنیل بارسٹو صاحب افسر کمانڈنگ اور میجر ملیس صاحب دونون نے اپنی سپاہ مین بے ہتھیار شب کو سونا اختیار کیا تا کہ سپاہ کو یقین ہو کہ اعتبار اس درجہ افسرونکے دل مین ہے مگر یہ اعتبار رفتہ رفتہ فسخ ہو گیا یعنی بتاریخ ۷ - ماہ جولائی یہ مناسب وقت متصور ہوا کہ سپاہ کے ہتھیار لے لیے جائین اسواسطے سب سپاہی پریڈ ۲۴ رجمنٹ پر جمع کیے گئے اور حکم حوالہ کر دینے اسلحہ کا سُنایا گیا اسوقت سپاہ یعنی ۴ کمپنیان ۲۴ رجمنٹ شاہی کی تو سامنے جمائی گئی تھیں اور تین ضرب توپ توپخانہ اسپی کی وسط مین رکھی گئین یہ سب بند و بست جب ہوا تو سپاہ ہندوستانی حکم سُنکر فوراً بھاگ گئی اور توپخانہ نے اور سپاہ گورہ نے چلتے ہوے ایک باڑھ بطور تواضع اپنی بندوقون اور توپون سے اُنکے پیشکش کی مفرورین اپنی لین کی جانب گئے اور وہان گرفتار ہو کر انھون نے تمام اسلحہ سپرد سرکار کر دیے اس ہنگامہ مین صرف کپتان یا مرصاحب متعلقۂ پولس کی کلائی یعنی ساعد دست پر بوقت تعاقب چند سپاہ جو ارادہ فرار کا رکھتی تھی ایک زخم آیا اور کسی کو آنچ بھی نہ آئی تھی —

پونا

بتاریخ ۵ - ماہ ستمبر دو اشتہار بزبان مرہٹہ شہر مین سے دستیاب ہوے یہ اشتہار نانا صاحب بٹھور والے نے بدین مضمون جاری کیے تھے کہ سب رعایاے پونا انگریزونکو مار ڈالین بلکہ حتی الامکان گورنر جنرل اور کمانڈر انچیف کو بھی قتل کرین اور جو ایسا کریگا اُسکو انعام بتفصیل ذیل ملیگا یعنی جو گورنر جنرل کو مارے اسکو پانچ ہزار روپیہ ملیگا گرچہ راست راقم یہ روپیہ بہت تھوڑا تجویز ہوا تھا غرض کہ اسی قلیل سے انگریزون کے قتل کے واسطے ایک رقم تجویز ہوئی تھی یعنی حسب رتبہ کم ہوتے جاتے تھے حتی کہ بابت قتل جج اور مجسٹریٹ کے پانچ سو روپیہ لکھا تھا اور کم رقم انعام کی سو روپیہ تک تھی اشتہار مین یہ بھی درج تھا کہ نانا صاحب ہمراہ فوج کثیر

بفتح و فیروزی لینے ملک پیشوا کو آتے ہیں اور وہ یہ چاہیے کہ جبتک وہ بمقام الندہ پہونچیں جو شانہ سولہ میل کے فاصلے پر پونا سے واقع ہے اسوقت تک شہر پونا فرنگیوں سے خالی ہو جاوے مگر ایسا مشیت ایزدی میں نہ تھا۔

شکارپور

بتاریخ ۲۳- ماہ ستمبر وقت شب قریب چودہ یا سولہ گولہ اندازوں نے توپیں لیکر بجانب میدان پریٹ لگا دیں اور کوشش بیچ برپا کرنے فساد عام کے عمل میں لائے اِن لوگوں پر باقی ماندہ سپاہ کمپنی گولہ اندازان جو مفسد نہ تھے اور سپاہ پولس زیر حکم کپتان منٹگمری صاحب اور ایک دستہ سوار رجمنٹ ہندوستانی حملہ آور ہوئے کپتان صاحب نے چند سپاہی پولس کو توپخانہ کی پشت سے روبرو چڑھا دیا اوراسطرح توپوں کو بند کرکے چھین لیا اور مفسد بھاگ نکلے تین آدمی مفسدین کے مقتول یا مجروح شدید ہو کر میدان میں پڑے رہے یہ ہنگامہ قریب دو گھنٹے کے عرصے میں ختم ہو گیا مگر اس عرصہ میں ایسی تاریکی تھی کہ کسی کو یہ نہ معلوم ہوا کہ کتنے سپاہی مفسد تھے اور کہاں سکے

جلیگوری

بتاریخ ۱۱- ماہ اگست تین سپاہی ۲۲ رجمنٹ ہندوستانی نے یہ ارادہ کیا کہ سب انگریزوں کو مار ڈالیں یا خود مر رہیں اُنکی اپنی کمپنی والوں نے دونوں کو تو فوراً گرفتار کرلیا اور تیسرے نے مقام کوارٹر گارڈ میں جا کر بندوق طیار کر رکھی اور کہا کہ جو میرے پاس آنے کا ارادہ کریگا اُسکو میں مار ڈالونگا حوالدار میجر نے اپنے سپاہی ساتھ لیکر مقام مذکور کا نرغہ کرلیا بعد از عرصۂ قلیل کے سپاہی مذکور جو قوم کا برہمن تھا شمشیر علم کرکے اور پستول طیار بھر کر باہر آیا اور سپاہ کی طرف مخاطب ہو کے بولا کہ اپنے فرنگی افسروں کو مار ڈالو اور دھرم کے واسطے لڑو حوالدار میجر نے حکم دیا کہ ہتھیار رکھدے مگر اسنے نہ مانا تب تین سپاہی کوارٹر گارڈ مذکورۂ بالا نے اُسکو گولی سے مار دیا لاش مفسد مذکور کی گو قوم کا برہمن تھا مگر مہتروں کے ہاتھ سے اٹھوا کر دریا میں پھکوا دی گئی۔

مراد آباد

شروع مفسدہ میں ۲۹- رجمنٹ ہندوستانی مقیم مراد آباد نے بھی ہنگامہ شروع کیا تھا اور قیدیوں کو

جیلخانہ سے رہا کیا تھا مگر بعد ازان پشیمان ہو کر دوبارہ عہد و پیمان کیے اور مدت تک خیرخواہی سرکار
مین راسخ دم اور ثابت قدم رہے ہرچند مفسدین نے جو اس شہر کی طرف سے گذرے چند بار ترغیب
اور طعنہ زنی کی مگر یہ جادۂ راستی سے منحرف نہوے۔

ایک صاحب مقیم مرآباد بتاریخ ۱۸۔ ماہ مئی اسطرح تحریر فرماتے بتاریخ ۱۷۔ ماہ مئی ہمکو خبر
پہونچی کہ ایک بڑی جماعت ۲۰ رجمنٹ کی جسنے بمقام میرٹھ مفسدہ برپا کیا تھا مع سامان جنگ
و خزانہ ایک جنگل مین جو بجانب چپ دریاے گورگن کے اور قریب پانچ میل مقام ہذا سے واقع ہے
فروکش ہین رات اندھیری تھی اور شب کے قریب گیارہ بجے تھے کہ ایک فوج مشتمل اوپر تیس سوار
اور ایک کمپنی ۲۹ رجمنٹ کے جمع ہو کر انکے مقابلہ کو چلی اور ڈاکٹر صاحب چند سوار لیکر انکے پہلے
سے چلے کہ جاکر پل دریاے مذکور کا قبضہ کرین اور جب سب بندوبست مناسب ہو چکا تو فوج مذکورہ
بالا بسرکردگی صاحب جج اور صاحب مجسٹریٹ اور دو اور افسرون کے انپر تاخت لائے اور انکے
پہرہ والون کو مغلوب کرکے ایک کو تہ تیغ کیا اور باقی مفسدین کا یہ حال کیا کہ انکے گھوڑے اور ہتھیار
چھین لیے اور آٹھ آدمیون کو گرفتار کیا سوائے اسکے دس ہزار روپیہ نقد بھی مفسدین کا انکے ہاتھ لگا
اور باقی مفسد بھاگ گئے کیونکہ بباعث تاریکی شب کے دوست دشمن سے شناخت نہوتا تھا
مگر بروقت سر ہونے بنادیق کے انکے شعلے سے البتہ کچھ نظر آتا تھا صورت آدمی کی نظر آتی تھی بردہ
دم وقت صبح چند سپاہی مفسد دلیرانہ لین ہندوستانی مین آئے انمین سے ایک کو سپاہی ۲۹ رجمنٹ
نے گولی سے ماردیا اور باقی گرفتار ہو کر جیلخانہ مین مقید ہوے جو شخص کہ مفسدین مین سے
لین مین مارا گیا تھا وہ ایک حوالدار تھا اور اسکا کوئی رشتہ دار اس رجمنٹ ۲۹ مین تھا اس
رشتہ دار نے جلکر قریب سو سپاہیون کے جو اسکے دوست تھے جمع کیا اور انکو ترغیب مفسدہ کی دی اور
دیگر آنکو جیلخانہ مین لے گیا وہان سپاہیان ۲۰ رجمنٹ کو جو قیدی ہوے تھے رہائی دی اور انکے
ساتھ چھ سو قیدی اور آزاد ہوے مابقی سپاہ رجمنٹ ۲۹ نے جب یہ حال سنا وہ طیار ہو کر آئی اور
درخواست کی کہ اگر حکم ہو تو ہم سب کو گرفتار کرکے پھر لے آدین اور حکم پاکر دو جنگلون مین گئے اور ۱۵
آدمی کو گرفتار کر لائے بعد انکے اور بہت آدمی گرفتار ہوے اور اکثر خود بھی حاضر ہو گئے یہ حرکت چند
سپاہیون کی دیکھکر باقی ماندہ رجمنٹ بہت نادم اور پشیمان ہوئی اور کوئی موقع انھون نے جو دوبارہ ثابت

کرنے خیر خواہی اور اعتبار کا انکو بلا فروگذاشت نہ کیا تاریخ ۱۲- خبر آئی کہ جماعت کثیر غازیون کی
رام پور سے آکر بر لب رام گنگا دوسری جانب شہر کے فروکش ہوئی ہے اور اب انکو بنیام وغیرہ
ایک مولوی اور بدمعاشان شہر کے ساتھ لگ رہے ہین صاحب جج یہ خبر سنکر دو عہدداروں کو اور چند
سوار اور سپاہیان ۲۹ رجمنٹ کو ہمراہ لیکر روانہ ہوئے اور مفسدین پر حملہ آور ہوکر انکو منتشر کردیا
اور ایک سپاہی نے ایک صاحب کے جنکے نام کا اول حرف ڈبلیو ہے اسطرح جان بچائی
کہ ایک مفسد نے اپنا شیر بچہ یعنی قرابین انپر چھتیائی تھی اور مارنے ہی کو تھا کہ اس سپاہی
نے دوڑ کر مفسد مذکور کو گرفتار کیا اور سرغنہ اس جماعت مفسدین کا بوقت شب سپاہ پلس کے
ہاتھ سے مارا گیا تھا تاریخ ۲۲- روز شنبہ یہ خبر آئی کہ دو کمپنیان سفیر مینا نی مقام روڑکی
سے بگڑ کر سامان جنگ اور بہت سا مال لوٹ کا لیکر قریب اس مقام کے آگئی ہین
بلا توقف دو توپین اور دو کمپنیان ۲۹ رجمنٹ کی اور ساٹھ سوار طیار ہوئے مفسدین نے
جب خبر طیاری اس فوج کی سنی وہ سب بزودی گنگا پار ہوکر ترائی مین بھاگ گئے مگر
ہمارے ایجنٹ مجسٹریٹ صاحب نے چار سوار سے جاکر انکو ایک باغ انبہ مین جالیا
اور انسے اسوقت تک لڑتے رہے جبتک یہ فوج بھی وہان جا پہونچی اور پہونچ کر انکے ہتھیار
چھین لیے بلکہ اکثر سپاہیون کا مال واسباب بھی لے لیا اور انکا تعاقب تا بہ ترائی کیا
بعد ازین ۲۹ رجمنٹ کے سپاہی ایسے معتبر ہوگئے تھے کہ وہ اکثر رفع فساد کے واسطے دیہات
ضلع مین بھی بھیجے گئے اور انھون نے خدمت بھی جیسے سپاہیون کو اور خیر خواہون کو
چاہیے بخوشی تمام کی اگر یہ لوگ آئندہ بھی ایسی ہی خدمت کرتے اور اسی طرح خیر خواہ سرکار
رہتے تو انکی بڑی نیکنامی بہ سرکار گورنمنٹ لکھی جاتی اور وہ مورد توجہ سرکار ہوتے یہ دو فتح
جو بخلاف سپاہیان ۲۰ رجمنٹ اور سفر مینا کے حاصل ہوئی ہین انکے سبب اب یہ ہوا کہ جو
جماعت مفسدین کی اپنے وطن کو جاتی تھی اور اس راستے انکو جانا تھا وہ اب اس شہر کو
بلکہ ضلع کو بچا کر جاتی تھی چونکہ ہم متصل شہر دہلی کے ہین اسواسطے اکثر مفسدین یہان لین مین
آکر سپاہ کو ترغیب چلنے شہر بادشاہی یعنی شہر دہلی کی دیتے ہین اور طمع دیتے ہین کہ وہان طلب
تنخواہ زیادہ ملیگی فقط

یہ لائق منڈ ۲۹ رجمنٹ اپنے بھائیون کو جو گرد نواح مین تھے آمادہ سرکشی دیکھکر اور یہ سنکر کہ مقام بریلی مین ایسا قتل اور خونریزی ہوئی کہ جسکا بیان نہین اپنے جادہ راستی پر نرہ سکے اور آخرکار بتاریخ ۳- جون منحرف ہو گئے -

ہمارے پاس کوئی سلسلہ وار کیفیت اس واقعہ کی سوا اسکے جو صاحب پوسٹ ماسٹر مقام مذکور نے تحریر کی ہے اور جو ذیل مین مندرج ہوتی ہے نہین آئی -

بوڈیل صاحب کو جو لفٹنٹ وارڈک صاحب کے ساتھ رہتے تھے اکثر مسلمان شہر نے مجروح کیا اور بعد ازین صاحب موصوف کو مع ہل صاحب اور دیگر کرانیون کے بتاریخ ۴- گرفتار کیا اور وارڈک صاحب اور انکی میم کو اسی روز قتل کیا عرصہ قلیل کے بعد مفسدین نے بوڈل صاحب اور دیگر مفسدین کو کہا کہ اگر تم مذہب اسلام قبول کرو تو تمھاری جان بخشی ہو گی ناچار جب کوئی اور موقع جان بری کا نہ رہا اُن سب نے مذہب اسلام اختیار کیا بعد ازین ایک مکان مین اُن سب کو اکجا رکھا اور کیچن صاحب مع عیال و اطفال کے اب تک شہر مین کسی مقام محفوظ مین پوشیدہ تھے اور اسی طرح تا تاریخ ۱۵ مخفی رہے مگر جب فوج بریلی یہان وارد ہوئی تو بوڈل صاحب مع دیگر صاحبان دوبارہ گرفتار ہوے اور کیچن صاحب کا پتہ ابھی کسی مسلمان نے انکو بتا دیا انھون نے کیچن صاحب اور انکے پسر کلان اور کار بری صاحب برادر زن کیچن صاحب کو قتل کیا اور بوڈیل صاحب اور ہل صاحب اور میک گائر صاحب اور ورنگٹن صاحب کو ۱۸- جون کو دہلی لے گئے اور انکے عیال و اطفال مع عیال و اطفال کیچن صاحب کو جو سب مسلمان ہو گئے تھے بسپرد مجو خان کے جسکو مفسدین نے نواب مراد آباد قرار دیا تھا کیا نواب رامپور نے جسکے پاس یہ ضلع ہے ان میم صاحبون کو ہر طرح کی مدد دی اور ایک منصبدار بطور گارد انپر تعینات کیا کہ آیندہ اور کوئی انکو دق نہ کرے اور پانچ روپیہ ماہواری ہر ایک متنفس کو واسطے خوراک کے دیا پس اب وہ بہ آرام بسر کرتے ہین اور ہمیشہ گوش بہ آواز ہین کہ کہین خبر فتح دہلی کی اور دوبارہ قائم ہونے سلطنت انگریزی کی سنین بتاریخ ۳- جون جب مکانات صاحبان کے لوٹے گئے تھے اور بعد ازان جلا دیے گئے تو مین بھی اپنا تمام اسباب ایک خانہ مین چھوڑکر ایک گاؤن مین جو متصل تھا بھاگ گیا تھا اور جب واپس آیا تو ایک پرچہ کاغذ بھی دفتر ڈاکخانہ مین باقی نہ تھا -

ایک میم صاحب جو شریک مصیبت زدگان مقام ہذا تھین اور قدرت پروردگار سے جان بسلامت
لگئین تھین اپنا حال زار اسطرح پر تحریر کرتی ہین —

بتاریخ ۳ - ماہ جون اس مقام مین بلوہ شروع ہوا خزانہ سپرد سپاہیان ۲۹ رجمنٹ ہندوستانی کئے تھا
اور خزانہ جنگی سپاہ نے لوٹ لیا یہ حال دیکھکر سب صاحب افسران ملکی بمقام میرٹھ روانہ ہوئے
اور اسی روز وقت شام تمام افسران جنگی دس سپاہی بطور گارڈ ہمراہ لیکر بجانب مقام نینی تال روانہ
ہوئے اور مقام مذکور مین بسلامت پہونچ گئے اور ہم لوگونکو یہان کسیطرح کی حفاظت نہ کی مرنے
کو چھوڑ گئے رات کی رات ہمنے یہان بسر کی اور ہمکو یقین تھا کہ مفسد ہرگز امروز فردا مین کشت و
خون شروع نہ کرینگے مگر بخلاف اسکے مفسدین نے بروز دوم وقت صبح ہنگامہ کشت و خون
گرم کرنا شروع کیا اور ہمارے قیام گاہ پر آکر میرے والد اور والدہ کو ہلاک کیا بعد ازان ہل صاحب
کو اور ریک گوائر صاحب کے پسر کلان کو اور دورنگٹن صاحب کو قتل کیا بعد قتل کرنے ان پانچ
صاحب اور میم لوگون مکے مفسدین ہم سب باقی ماندہ کو گرفتار کرکے اپنے کیمپ مین لے گئے اور
وہان ہمکو قید کیا ہم آٹھ روز تک قید رہے اور آٹھوین روز کی شام کو کچھ تدبیر کرکے ہم قید سے
فراری ہوئے اور شہر مین آکر خفیہ تین دن تک رہے بروز چہارم مفسدین مقام بریلی یہان وارد ہوئے
اور انھون نے ہمکو دوبارہ قید کیا بوقت شام مفسدین شہر مین گئے اور وہان پیمن صاحب کو اور
انکے پسر کو اور رکارڈی صاحب کو قتل کرکے پیمن صاحب کی میم کو مع انکے سات بچون کے
گرفتار کرکے جہان ہم قید تھے وہان انکو بھی قید کیا اور ہم اس قید مین تین روز رہے بروز سوم
وقت شام مجو خان نامے ایک مفسد نے جو سرغنہ اور نہایت سنگدل تھا بخدمت جنرل بخت خان
عرض کی کہ میم کا کیا کرنا چاہیے اور یہ استدعا کی کہ جتنے انگریز ہین انکو جنرل صاحب اپنے پاس رکھین
اور جتنی میم لوگ ہین وہ مفسد کے پاس رہین اور مفسد مذکور انکی خاطر داری اور خبر گیری مین
کوتاہی نہین کرنے کا یہ درخواست اسکی منظور ہوئی اور ہم سب اُس سنگدل خونخوار کے پنجے
مین پھنس گئے اور ہل صاحب اور ہینگ گوائر صاحب اور دورنگٹن صاحب اور ریودل صاحب
رجمنٹ کے ساتھ رہے اس خونخوار کے پنجے مین ہم سات دن نہایت تکلیف مین رہے
دورنگٹن صاحب کے چھوٹے لڑکے دو اور بیمار ہوئے اور تیسرے روز مرگئے اسکے بعد بیبی

لڑکے نے بھی جان بحق تسلیم کی بعد سات روز کے نواب رامپور نے ہماری مفیدی کی خبر سنی
اور کچھ سپاہی ہمارے لینے کو بھیجے اور ہمکو اپنے پاس طلب کرلیا اسکے پاس ہم بہت آسائش سے
رہے اُنہنے ہمکو کچھ روپیہ بھی خرچ ضروری کے واسطے دیا اور ایک حویلی مین چھپ پوشیدہ رکھا
اور پانچ پہرے ہماری حفاظت کے واسطے تعینات کیے آخرکار صاحب کمشنر بہادر بریلی اور
صاحب کمشنر بہادر میرٹھ نے ہمارے زندہ رہنے کی خبر پاکر نواب صاحب کو ہماری طلب
مین لکھا اور نواب صاحب نے ہمارے ساتھ سپاہ دیگر گدھ مکٹیسر گھاٹ تک ہمکو پہونچا دیا اور
وہان سے عبور دریائے گنگ کرکے بمحافظت پچاس سوار اور کوتوال اور دار وغہ کے ہم بسلامت
مقام میرٹھ تک پہونچ گئے ۔

ایک وقائع نگار اس مقام کا حال سوائے اسکے جو سابق ذکر ہوچکا ہے اسطرح پر بیان
کرتا ہے کہ ۲۹ رجمنٹ کی وفاداری اور نمک حلالی یہان تک تھی کہ سوائے اِن واردا تون کے
جو سابق ذکر ہوچکی ہین اور جسمین اس رجمنٹ کے سپاہیون نے کارہائے نمایان بخلاف مفسدین
کے عمل مین لائے تھے ایک اور امر ایسا ہی کیا تھا کہ جس سے ہر ایک کو انکا اعتبار زیادہ ہوا
تھا اور کسی کو یقین نہ تھا کہ یہ سپاہ بھی جادۂ راستی سے منحرف ہوکر شامل مفسدین کے ہوگی
مگر بعد چند روز کے بخلاف اسکے عمل مین آیا یعنی یہ سپاہ بھی مفسد ہوگئی تفصیل اس اجمال
کی یہ ہے کہ جو امر باعث تزائد اعتبار کا ہوا تھا وہ یہ تھا کہ جب سپاہ سفرمینا مقام رڑکی
سے باغی ہوکر مع ساز و سامان نزدیک مقام مرادآباد کے پہونچی تو سپاہ ۲۹ رجمنٹ نے اُنپر
تاخت لاکر اُنکے ہتھیار چھین لیے اور جو کچھ از قسم سامان و ذخیرہ اُنکے پاس تھا وہ بھی لیکر اُنکو
بھگا دیا اس امر سے تو انکا اعتبار زیادہ ہوا تھا مگر بعد ازین خلاف چشمداشت ہر ایک کس و ناکس
کے وہ منحرف ہوگئے اسکی تفصیل اسطرح پر ہے کہ جب اُنھون نے بتاریخ ۲ جون
سنا کہ سپاہ بریلی نے فساد برپا کیا یہ بھی اپنے طریق نمک حلالی کو چھوڑکر راہ مفسدین پر
چلنے لگے یعنی اُنھون نے اول تو خزانہ لوٹا اور جب خزانے مین سے صرف ڈھائی
لاکھ روپیہ نکلا تب اُنھون نے خزانچی کو گرفتار کیا اور چاہتے تھے کہ اسکو مارڈالین مگر سانڈرس
صاحب اور ولسن صاحب جج نے اُسکی شفاعت کی اور ہرچند بعض مفسدون نے

چاہا کہ ان صاحبونکو بھی اُسکے ساتھ ہی قتل کرین مگر دو حوالدار جو وہان موجود تھے انھون نے
سپاہ کو کہا کہ تمنے اقرار کیا ہے کہ تم کسی صاحب لوگ کو نہ مار وگے اِس عہد کو یاد رکھو یہ سنکر انھون
نے خزانچی مذکور اور دونون صاحبون کو چھوڑ دیا اِس عرصے مین گو ۲۹ رجمنٹ باغی ہو گئی تھی
اور وہ باقی ماندہ سپاہ کو دھمکاتے تھے تا کہ اُنکے شامل ہون مگر تاہم چند سواران رسالہ ہشتم
غیر آئین انگریزان مفرورین نکے ساتھ ہو اُنکی حفاظت کرتے ہوے ہمراہ رہے بعد ازین مفسدین
بریلی اور باغیان مقام ہذا اور ۴۱ رجمنٹ ہندوستانی جو مقام سیتاپور سے سرکشی کرکے وارد مراد آباد
ہوے تھے سب یکجا ہو کر اور بطور رئیر گیڈ آراستہ ہو کر اور بہت سا سامان ساتھ لیکر روانہ شہر دہلی
ہوے اور عبور دریاے گنگ کرکے نزدیک میرٹھ کے جو راستۂ دہلی کو جاتا تھا اُس
راہ سے رہ سپر ہوے سابق ہم احوال میرٹھ مین تمام حال لکھ چکے ہین جس سے نالیاقتی جنرل
ہویٹ صاحب کی ظاہر ہوتی ہے اور جس سے صاف ظاہر ہوا تھا کہ جنرل صاحب لائق
کسی کار کے نہین تھے بلکہ ادنی کام بندوبست کا بھی انسے نہین ہو سکتا تھا مگر قسمت نے ایک
موقع انکو اور دیا تھا جس سے اُنکی سب بدنامی رفع ہو جاتی اور جس سے ہر ایک شخص کو ثابت
ہو جاتا کہ جو تغمہ ہاے کارگذاری اُنکو جنگہاے مقامات جاوا اور برہما مین عنایت ہوے تھے
وہ بیجا نہ تھے مگر اُنسے اِس موقع پر بھی کچھ نہ ہو سکا تفصیل اُسکی یہ ہے کہ جب مفسدین برلب دریاے
گنگ پہونچے تو باعث کثرت سامان اُنکو تلاش باربرداری کی کرنی پڑی اور دریا پر صرف ایک
کشتی انکو دستیاب ہوئی اور دو سوار پھر تلاش کرکے دو کشتیان اور بھی لاے اِس باربرداری
کی تلاش مین اور عبور دریا کرنے مین اُنکو بہت عرصہ گذرا زیادہ چھ گھنٹے سے اُنکو لب گنگ پر
قیام کرنا پڑا اور اسکی خبر میرٹھ میں جلد جا پہونچی اور اکثر عہدہ دارون نے جنرل صاحب سے
کہا کہ مفسدین کو عبور دریا نہ کرنے دینا چاہیے اور یہ بھی ثابت ہو گیا تھا کہ جزومی فوج گورہ اُنکے
واسطے کافی تھی مگر کسی امر نے جنرل صاحب کے دل مین جوش پیدا نہ کیا اور اُنکی عرق
جوانمردی و ہمت کو حرکت نہ دی آخرش یہ ہوا کہ مفسد باوجود موجود ہونے فوج گورہ کے
بہ آرام اور آسایش تمام سب ساز و سامان لیکر بلا مزاحمت میرٹھ کے پاس گذر کر وارد دہلی
کے ہوے ہر چند اُنکے دل مین نہایت خوف اِس فوج گورہ مقیم میرٹھ کا تھا مگر سب رفع ہو گیا

اور بخوشی و آرام تمام مقام مقصود تک پہونچ گئے یہ سب حال دیکھکر ہر ایک خیرخواہ سرکار کو مدد کی
جنرل ہیویٹ صاحب سے بڑا رنج ہوتا تھا مگر بعد از عرصہ دراز کے انکا رنج رفع ہوگیا جب انھون
نے خبر سنی کہ صاحب موصوف حکمرانی سے موقوف ہوے۔

لاہور

بتاریخ ۳۰- جولائی ۲۶ رجمٹ ہندوستانی نے بمقام چھاونی میان میر ہنگامہ برپا کیا اور اپنے
افسر کمانڈنگ اور سارجنٹ میجر کو قتل کرکے ایک جماعت باندھکر فراری ہوئی سیاہ سکھ اور
بھوج پوریون کی تعریف کرنی چاہیے کہ وہ اس حرکت قبیحہ مین شامل نہوئی اس فساد کی اطلاع
فوراً معبر ہاے دریاے ستلج پر بھیجی گئی اور قبل از پہونچنے مفسدین کے بندوبست گھاٹون کا ہوگیا
اسی نظر سے مفسد بھی بجانب کوہ روانہ ہوے اور بحالت تباہ گرسنہ و تشنہ و ماندہ و بیر و نین چھپائے
پڑے ہوے افتان و خیزان ایک معبر دریاے راوی پر وارد ہوے تاکہ اسکو عبور کرکے سزاے
بدکرداری سے نجات پاوین مگر ایسا نہوا کیونکہ عوض لینے والے انکے درپے تھے اور انکے گرد
پیش بھی سب انکے دشمن تھے اب وہ عین وسط ملک مانجہ مین آئے اور سکھ لوگ سب انکی گرفتاری
اور قتل کے درپے ہوئے اور قبل از پہونچنے افسران انگریزی کے وہان کار نیست و نابود کرنے
اُن مفسدین کا شروع ہوچکا تھا اور آخر کار قریب سب نفر درین کے گرفتار ہوکر سزاے اعمال کو
پہونچے مفسدین تخمیناً ۶۳۰ نفری تھے ۱۱۹ مقتول اور غرق آب ہوکر اور شدت ماندگی سے بیتاب
ہوکر مرگئے اور باقی جو ایک کوڑی سے بھی کم رہے تھے انکا حال معلوم نہوا۔
باقی ماندہ رجمنٹہاے مقیم لاہور جنکے ہتھیار چھین لیے تھے اور وہ حسب تفصیل ذیل تھین یعنے
ہشتم رسالہ غیر آئین ۱۶- اور ۹ نہم رجمنٹ ہندوستانی اور پنجم رسالہ باز دہم رسالہ غیر آئین اب مقام
میان میر مین بطور قیدیان دنیز حفاظت توپخانہ دہیرہ ہاے سوار و پیادہ مین بطور مقید تھین
اور حتی الامکان انکی حراست اور حفاظت کیجاتی ہے۔
ایک وقائع نگار جو ہنگام بلوہ خاص شہر لاہور مین مقیم تھے حال لاہور کا اسطرح تحریر کرتے ہین
کہ جب خبر وحشت اثر بلوہ میرٹھ اور دہلی کی اور اطلاع اُن خرابیون اور کشت و خون کی جو وہان
ہوتی تھین اس مقام مین پہونچی فوراً سب حکام جمع ہوے اور بہ صلاح رابرٹ منٹگمری صاحب

جوڈیشیل کمشنر کے یہ تجویز قرار پائی کہ فوج ہندوستانی جو یہان موجود ہین اُنکے ہتھیار لے لینے جائز
یہ تجویز صاحب کمان افسر برگیڈیر سٹوارٹ کوربٹ نے بھی پسند کی اور مطابق اُسکے تجویز عمل
مین آئی یعنی بتاریخ ۱۳۔ ماہ مئی وقت صبح حکم ریٹ کا نفاذ پایا ۱۶ رجمنٹ اور ۲۶ رجمنٹ اور
۴۹ رجمنٹ مع ہشتم رسالہ غیر آئین ایک قطار مین کھڑے کیے گئے اور سامنے اُنکے توپخانہ
شاہی نصب کیا گیا اور ۸۱ رجمنٹ شاہی توپخانہ مذکور کی پشت پر کھڑی ہوئی اور اسطرح قائم
ہوئی کہ اُسکے گولے توپخانے کے دو جانب سے صاف نکلجا دین توپون مین گراب بھری ہوئی
تھی اور جب سب تدبیر عمل مین آچکی تو ۸۱۔ رجمنٹ کو حکم ہوا کہ اپنی بندوقین پر کرین جب سب
طیار ہو گئے تو ہندوستانی سپاہ کو حکم ہوا کہ ہتھیار رکھدو اس حکم کی تعمیل بلا عذر کی گئی اور رسالے
والون نے بھی اپنی اپنی تلوارین زمین پر پھینکدین سب ہتھیا سپاہ گورہ نے اٹھا کر گاڑیون پر بار کرکے
روانہ قلعہ کیے بعد ازین سب سپاہ ہندوستانی اپنی لین مین گئی اور اسطرح یہ تدابیر صائبہ جوڈیشیل
کمشنر بہادر ملک پنجاب اس آشوب عالمگیر سے محفوظ رہا اور سب کو اس امر کا اقرار ہے کہ ملک پنجاب
اگر قبضۂ سرکار مین رہا تو باعث صاحب ممدوح الوصف کی تدابیر سالبقہ و تجاویز لائقہ سے رہا اب ہم
یہ توقع رکھتے ہین کہ صاحب موصوف بترقی مدارج سر روبرٹ منٹگمری کی سی ہی ہو جاوینگے جب
ان تدابیر کی اطلاع جو بمقام لاہور عمل مین آئین تھین صاحب چیف کمشنر بہادر جو بمقام راول پنڈی رونق
افروز تھے پہونچی تو جنرل ریڈ صاحب نے جو سب حکام لشکری موجودہ پنجاب سے زیادہ تر قدیم عہدہ دار لشکری تھے حکم
تمام فوج پنجاب کا اپنے ذمہ لیا اور ایک کونسل جنگی قرار پائی اُسمین برگیڈیر کوٹن صاحب اور برگیڈیر چمبرلین صاحب
اور کرنیل ایڈورڈ صاحب اور کرنیل نکلس صاحب موجود تھے الغرض سب صاحبون کی یہ صلاح ٹھہری
کہ ایک دستہ فوج اسطرح کا بمقام جہلم جمع ہونا مناسب ہے جو ہر وقت سب سامان جنگی و رسد وغیرہ
اپنے ساتھ لیکر تمام ملک پنجاب مین گشت کیا کرے اس دستہ کی ترتیب کے واسطے ۲۷۔ اور ۲۴
رجمنٹ شاہی اور ایک باٹری توپخانہ اسپی گورہ اور ایک لائٹ فیلڈ باٹری اور گائیڈ کور اور ۱۶ رسالہ غیر آئین
اور نمبر پنجاب پیدل پلٹن کماؤن اور ایک بازو دوم رسالۂ پنجاب اور نصف کمپنی سفرمینا کی مقام
مذکور مین جمع ہوئی اور جب سب سامان جمع ہو گیا تو دستہ مذکور روانہ لاہور ہوا اثناء راہ مین اس دستہ
مین اکثر تبدیلی ہو چکی ہوئی تھی کیونکہ بعض مقامات مین مناسب متصور ہوا تھا کہ کچھ فوج گورہ اچھی

دستہ مین سے وہان چھوڑی جاوے اور اسکی عوض اور سیاہ ہمراہ لیجاوے ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ ۵۲ رجمنٹ ہندوستانی کو جو اسوقت تک نمک حلال اور باوفا تھی ہمراہ لے لیا تھا مگر قبل ازوارد ہونے مقام لاہور کے کچھہ شبہات نسبت اسکے پیدا ہوے یعنی اثنائے راہ مین یہ سپاہی ہمیشہ ترش رو اور ناراض معلوم ہوے اور جب وہ لاہور مین پہونچے تو وہ سپاہی انمین سے اس بات کا اقرار کرکے بجانب میان میر گئے کہ جو سپاہ غیر مسلح وہان موجود تھی انکو ترغیب بلوہ پردازی کی دیوین مگر یہ دونون سپاہی بمقام انارکلی گرفتار ہوے اور ہنگام تحقیقات روبروے کورٹ مارشل کے انپر جرم ثابت ہوا اور بتاریخ ۹ - جون وقت صبح یہ دونون توپ سے اڑا ئے گئے

یہان ہم یہ بھی بیان کرتے ہین کہ اس رجمنٹ کے ہتھیار بعد ازین بمقام پہلور لے لیے گئے تھے اور اسکو مقام مذکور مین چھوڑ کر باقی فوج بجانب شہر دہلی روانہ ہوئی تھی بتاریخ ۲۷ ماہ مذکور یہ صلاح مناسب وقت متصور ہوئی کہ میجر بخیل صاحب کے بارڈمی کے بھی ہتھیار بمقام میان میر چھین لیے جاوین بتاریخ ۳۰ - ماہ آیندہ یعنی ماہ جولائی ۲۶ رجمنٹ ہندوستانی نے یکایک بلوہ کیا یہ خبر سنکر انکا کمانڈنگ افسر میجر سپنسر صاحب آگئی لین تاکہ انکو فہمایش کرین مگر ہنگام فہمایش انکو اور کوارٹر ماسٹر سرجنٹ صاحب کو سپاہ مذکور نے مارڈالا اور اپنے حوالدار میجر اور ایک حوالدار کو بھی ہلاک کیا انکی تدبیر سزادہی مین کچھہ درنگ ہوئی اور اسی سبب سے جب تک توپخانہ طیار رہوا تب تک سپاہ مفسد بجانب کوہستان روانہ ہو گئی کہ تاہم فوج سکھہ آنے بیس آدمی سے زیادہ قتل کیے اور سوار در پے لنکے گئے اور انکی لین کی تلاشی ہوئی اور بہت ہتھیار مثل تلوار و بندوق وغیرہ دیوار ہائے گلی مین سے جو لین کی تھین برآمد ہوے اسی نظر سے دیوارین اور سپاہ کی لین بھی کندہ کی گیئن اور انمین سے بھی اسلحہ برآمد ہوے اور گو درنگ بیچ سزادہی مفسدین مفرورین کے بروے کارائی تھی تاہم انکے قلع اور قمع مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہوا اول یہ خیال مین آیا تھا کہ یہ مفسد قلعہ گوبندگڈھہ مین جو امرتسر مین واقع ہے فراہم ہونگے اور اسی نظر سے فریڈرک کوپر صاحب ڈپٹی کمشنر امرتسر جو بہت لیئق اور ہوشیار افسر ہین وہ تدابیر عمل مین لائے جنسے وہ قلعہ مذکور مین جمع نہو سکین بعد ازین ایک خبر اس مضمون کی آئی کہ مفسدین مذکورین جالندہر ہیل جاکر بیاب

دریاے راوی متصل انبالہ ارادہ عبور دریاسے مذکور کا کرتے ہین یہ خبر دیوان پران ناتھ برادرزادہ راجہ
دینا ناتھ بہادر نے جو تحصیلدار انبالہ تھے کوپر صاحب کو بھیجی تھی اور خود بغیر انتظار تشریف آوری
صاحب موصوف کے اپنے سواران پولس کو ہمراہ لیکر انپر حملہ آور ہوے کوپر صاحب بھی یہ خبر
سنتے ہی فورًا روانہ انبالہ ہوے اور بوقت نواخت چار گھنٹہ سہ پہر وارد مقام مذکور ہوے وہان پہونچکر
دیکھا کہ تحصیلدار مذکور نے اپنے سواران پولس کی مدد سے ۱۵ مفسدین کو قتل اور ۶۰ اکو گرفتار
کیا تھا اور ۱۲۵ - انمین کے ہنگام عبور دریا غرق ہوگئے تھے اور تمام باشندگان پرگنہ مذکور حسب الحکم
تحصیلدار در پئے قتل اور گرفتاری مفسدین تمام شب پھرتے رہے اور صبح کو ۲۳ مفسدین کو
گرفتار کر کے لائے جو مفسد گرفتار ہوے تھے اُنمین سے چند مفسد تو روانہ لاہور کیے گئے تاکہ وہان
سزاے اعمال کو پہونچین اور باقی ماندہ کو کوپر صاحب نے خود حکم قتل کا دیا اور سب گولیون
سے مارے گئے اور اُنکی لاشین ایک چاہ کہنہ مین جو متصل قتلگاہ کے تھا بھر دی گئین کوپر صاحب
کے ساتھ سواران صاحب خان ٹوانہ اور سردار پرتاب سنگھ سندھانوالیہ اور سردار گلاب سنگھ
اور جرنیل ہرسکھ راے اور سردار جودہ سنگھ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر امرتسر اور دیوان پران ناتھ
تحصیلدار جنکی خدمات لائقہ کا بیان مختصر اوپر ہو چکا ہے تھے اور ان سب صاحبون نے صاحب
موصوف کے ساتھ خوب کار ہاے نمایان کیے جب ہم یہ خیال کرتے ہین کہ اگر مفسدین مذکورین
اسطرح پر اپنے اعمال بد کی سزا نپاتے اور کوہستان کو جا کر کانگڑہ اور کولو وغیرہ
اضلاع کوہستان مین پہونچ جاتے تو استقلال اور چالاکی جو کوپر صاحب سے اس
موقع پر ظاہر ہوئی ہے اُسکی تعریف اور توصیف جسقدر چاہیے اُسقدر نہین ہو سکتی تفصیل
اسکی یہ کہ اگر مفسد کوہستان مین بھی جا کر مفسدہ انگیزی کرتے تو جتنے قلعہ ہاے کوہی مثل کانگڑہ
اور نورپور اور کولو وغیرہ تھے وہ سب بگڑ جاتے اور ان قلعجات کے استحکام اور مضبوطی کا حال
زمانہ سلف کی تواریخون سے بخوبی واضح راے ہر ایک شائق تاریخ کے ہے کہ کتنے دن قلعہ کانگڑہ
شاہ اکبر کے وقت مین لڑا ہے اور کولو کیسا مضبوط قلعہ ہے الغرض کوپر صاحب ڈپٹی کمشنر امرتسر نے
اس موقع پر ایسا کیا کہ جسکی کچھ تعریف نہین ہو سکتی بلکہ یہ بھی اگر یہان بیان کیا جاوے تو بجا اور درست
ہے کہ صاحب موصوف کے سبب سے تمام کوہستان اس نائرہ عالم آشوب سے

محفوظ رہا اب یہ تھوڑا سا حال اور یہان درج کرنا ضرور ہے جو مفسد کہ یہ صاحب نے علیحدہ کرکے
روانہ لاہور کیے تھے انمین ایک صوبہ دار میجر اور ایک جمعدار تھا اور دو حوالدار اور آٹھ سپاہی
جو گویا بانی فساد تھے جب یہ لاہور مین پہونچے تو انکو حکم جانے چھاؤنی میان میر کا ہوا اور وہان روبرو
اور سپاہ کے جنکے ہتھیار چھین گئے تھے انکو توپ سے باندھ کر اڑا دیا اور اسطرح سب سپاہ
باقی ماندہ کے دل مین وہ خوف ڈالا کہ بار دیگر کوئی انمین سے مرتکب ایسی حرکات
قبیحہ کا نہ ہوا۔

سہارن پور

بتاریخ ۳۔ ماہ جولائی صاحب مجسٹریٹ اور میجر سکوت صاحب نے گارڈ جیلخانہ کے بغیر ہنگامہ
و فساد کے ہتھیار چھین لیے ہر چند اسکی چندان ضرورت نہ تھی مگر احتیاطاً یہ امر وقوع مین آیا کیونکہ
ایک خبر مشہور تھی کہ چند گارڈ والے سپاہی گوجران قرب وجوار سے اور بدمعاشان شہر سے کچھ
سازش کیا کرتے ہین اور خبر بپایہ صداقت کو پہونچ چکی تھی کہ گوجر بمقام باہر چند میل کے فاصلے پر
سہارنپور سے واقع ہے جمع ہوتے ہین اور یہ کہتے ہین کہ جب رانگھڑ اور راجپوت اور دیگر اقوام
سرکش انکے ساتھ متفق ہو جاوینگے تو وہ مقام سہارن پور پر حملہ آور ہونگے اس خبر کو تصدیق سمجھکر
صاحب مجسٹریٹ نے ایک چٹھی ضروری بنام کرنیل سیر نیج صاحب بمقام لندھور روانہ
کی کہ صاحب موصوف کچھ سپاہ گورہ واسطے کمک کے روانہ کرین۔

کرنیل صاحب نے فوراً کچھ سپاہ پیادہ اور یابو وغیرہ زیر حکم کپتان سینڈ صاحب اور لفٹنٹ
بیرنگ صاحب بجانب سہارنپور روانہ کیے اور حکام مقام ہذا نے اسکیے یکہیان اور گاڑیان اور
ہاتھی وغیرہ یہان سے روانہ کیے کہ جہان سپاہ مذکور رستے وہان سے یہ سواریان انکو نزدیکی
یہان ملنے آوین اور سپاہ مذکور بروز دوشنبہ قریب نو ساعت نو گھنٹہ شب وارد اس جگہ کے
ہوئی اور یکشنبہ کو بوقت نو ساعت تین گھنٹہ صبح وہ لوگ مقام لندھور سے روانہ ہوئے تھے۔

روز مقررہ سہ شنبہ تھا جو مفسدین نے واسطے حملہ کرنے کے تجویز کیا تھا مگر بباعث آجانے
اس فوج کے اور واپس آنے ایک دستہ فوج گورکھہ زیر حکم لفٹنٹ بونس اریگن اور بروٹ صاحب
جنٹ مجسٹریٹ اور بسبب موجود ہونے کچھ سپاہ رورکی کے مع ایک ضرب توپ نو پونڈر زیر کمان

کپتان

کپتان در مفسد صاحب بالفعل تمام ارادہ انکی سرکشی کا فسخ ہوگیا۔

دیوگڈھ

شروع ماہ اکتوبر مین ۳۲ رجمنٹ ہندوستانی نے اس مقام مین مفسدہ پردازی کر کے اپنے افسرون مین سے اکثر صاحبون کو قتل کیا اور رونلڈ صاحب اسسٹنٹ کمشنر ضلع کو بھی مارڈالا مگر فلوربد صاحب سب اسسٹنٹ کمشنر جان بچا کر بھاگ گئے۔
صوبہ دار جارم کمپنی نے لفٹنٹ کوپر صاحب کو بھاگنے نہ دیا اور باقی ماندہ کمپنی مذکور خیرخواہ ہین اور وہ فساد نہین کرینگے اور اسی عرصے مین انپر بارش گولیون کی ہوئی لفٹنٹ کوپر صاحب اور لفٹنٹ رین صاحب اور رونلڈ صاحب بنگلے مین بھاگے مگر دشمنون نے بنگلہ گھیر لیا اور اسکو آگ لگادی گرانٹ صاحب جو یہان رہتے تھے وہ اول ہی آواز بندوق کی سنکر مکان چھوڑ کر فراری ہوگئے تھے اس عرصے مین جب برآمدہ بنگلے مین آگ لگی سپاہ نے لفٹنٹ رین صاحب سے کہا کہ تم باہر آجاؤ ہم تمکو نہین مارینگے تم بھاگ جاؤ رین صاحب نے اُنسے عہد لیا انھون نے قسم کی اور اپنے قول پر ثابت رہے یعنی جب وہ بنگلے سے باہر آئے تو اُنکو قتل نہ کیا اور بہ سلامت جانے دیا صاحب موصوف اب بھاگلپور مین موجود ہین جب لفٹنٹ کوپر صاحب اور رونلڈ صاحب اور ایک حوالدار اور ایک سپاہی نے جو دونون ہندوستانی خیرخواہ سرکار تھے اور صاحبان موصوفین کے ساتھ بنگلے مین پناہ گیر ہوے تھے دیکھا کہ بنگلہ جلنا شروع ہوا اور اسمین رہنا اب ناممکن ہے وہ چارون بنگلے چھوڑ کر بہ ارادہ فرار باہر آئے مگر انکے آتے ہی گولیان انپر برسنی شروع ہوئین اور دونون صاحب اور سپاہی تو وہین مارے گئے مگر حوالدار بھاگ کر بچ گیا مفسدین نے لاش کوپر صاحب کو پارہ پارہ کیا اور تلوار سے تمام جسم کو قیمہ کیا بعد ازان بجانب جیلخانہ روانہ ہوے اور قیدیونکو آزاد کیا اور خزانہ لوٹا اور شہر کو بھی تاراج کیا برہمن اور پنڈت بھی انکے ہاتھ سے نہ بچے اُنسے انھون نے سوا اپنے اور اشیائے بیش قیمت کے تین ہاتھی لیے اور یہ سب لیکر بجانب مقام رُدھی روانہ ہوے اس مقام رُدھی کو بھی انھون نے بتاریخ ۹ ہم وقت شب خوب لوٹا اور لوٹ کر وہانسے بھی روانہ ہوے خدا کرے کہ انکو اس اعمال زشت اور کردار زبون کی سزا جلدی ملے مفسدین ہندوستانی

ڈاکٹر کو زبردستی ساتھ اپنے لیا اور سب ادویہ ہسپتال بھی ہمراہ ہین اب انکے پاس گیارہ ہاتھی اور اسباب جنگ بکثرت موجود ہے اور ۵۰۰ بندوقین ہین دو آدمی لفٹنٹ رین صاحب کے ساتھ بھاگل پور گئے اور ایک ہندوستانی نے گرانٹ صاحب کو مفسدین سے بچا کر اپنے پاس مخفی رکھا تھا۔

فتح گڈھ

تاریخ ۳۰ - ماہ جون خبرین آئین کہ بمقام شاہجہان پور اور بریلی فساد برپا کیا اور ایک دستہ فوج مفسدین ادھر جسمین ایک پلٹن پیادہ اور ایک رسالہ سواران بھی فتح گڈھ کو آتے ہین ان خبرون کے سُننے سے نہایت اندیشہ پیدا ہوا کیونکہ ۱۰ رجمنٹ ہندوستانی مقیم مقام ہذا آمادۂ فساد تھی بلکہ بالکل بگڑ گئی تھی انھون نے تین لاکھ روپیہ خزانے کا اپنے پاس رکھا تھا اور جب حکام نے چاہا کہ خزانہ مذکور کو قلعے مین پہونچاوین تو انھون نے لیجانے نہ دیا بلکہ وہ برملا یہ کہتے تھے کہ جو ایک پلٹن اور آکر انسے شامل ہوے تو وہ فساد کرکے تمام انگریزون کو قتل کرینگے اسی شب کو سب صاحب لوگ ایک مقام پر جمع ہوے اور مشورہ کیا کہ کیا کرنا ہے آخر کار یہ صلاح قرار پائی کہ اول سب میم لوگون اور بچون کو روانہ کانپور کرنا چاہیے اور چونکہ کشتیان موجود تھین تو یہ امر قرار پایا کہ فوراً انکو روانہ کرنا لازم ہے چنانچہ بتاریخ ۴ - وقت نواخت ایک گھنٹہ شب انکو بہ سواری کشتیا روانہ کانپور کیا دوسرے روز وقت صبح افسران رجمنٹ بھی ان کشتیون سے جا ملے کیونکہ رجمنٹ مذکور نے فساد شروع کر دیا تھا خزانہ لے لیا اور اپنے کرنیل سے بدزبانی و دشنام دہی پیش آئے اور ایک یا دو افسرون پر گولی بھی چلائی تھی اب یہ سب متفق ہو کر روانہ ہوے اور جب روبرو موضع حسنا کھور کے پہونچے گانون والون نے انپر گولیان مارنا شروع کین مگر سواے ایک آدمی کے جسکے زخم خفیف آیا تھا اور کسی کو آسیب نہ پہونچا بروز دوم دہ تھوڑے دور گئے تھے کہ انکو یہ خبر ملی کہ مفسدین ادھر ایک گھاٹ سے جو چند میل کے فاصلے پر ہے عبور دریا کرہے ہین مگر یہ خبر بروقت تحقیقات غلط نکلی تاہم اندیشہ باقی رہا اور سب کی یہ صلاح ٹھہری کہ یکجا سفر کرنا خوب نہین اور متفرق رہنے سے چندان اندیشہ نہین کیونکہ یکایک کسی کا خیال

جز دو سی آدمیون یہ نہین گذرنے کا اسلیے کرنیل ٹکر صاحب کپتان بگنل صاحب کپتان فٹس جرالڈ صاحب
انساین اکلفورڈ صاحب اور انسائن برن صاحب اور پیروبائن صاحب مع عہدہ داران ملکی قریب
لاعہ نفر ہردیو بخش زمیندار دھرم پور کے پاس جاکر پناہ گیر ہوے اور باقی غیر متعہد ملازمین سرکار
اور پادری صاحب ساکن امریکا اور لفٹنٹ مونگٹن صاحب بہ سواری کشتی بجانب کانپور روا
روانہ ہوے کیونکہ ابتک مفسدہ کانپور کی خبر فتح گڈھ مین نہین آئی تھی تمام اس جماعت کو جسمین
۱۲۶ آدمی تھے نانا صاحب نے بقصد خواری بمقام کانپور قتل کیا جماعت ثانی جو ہردیو بخش
کے پاس گئی تھی وہ دس روز تک بہ آرام وتواضع تمام وہان رہی لیکن جب بدمعاشان اودھ نے
ہردیو بخش کو کہلا بھیجا کہ تم اگر انگریزون سے دوستی رکھوگے تو ہم تمکو مار ڈالینگے اور تمام تمہارے عیال
واطفال واسباب کو تباہ وبرباد کرینگے اس پیغام سے اُسکو نہایت ہراس پیدا ہوا اور اُسنے
سب صاحبونکو چھاونی یعنی کانپور کو بحراست روانہ کیا گو پیروبائن صاحب مع عیال واطفال
اور ایڈورڈ صاحب جو بداؤن سے آئے تھے وہ ہردیو بخش کے پاس ہی مخفی رہے کرنیل
سمیتھ صاحب آخر کار رجمنٹ کو بترغیب دیگر راہ راستی پر لایا مگر یہ واسطے چند روز کے تھا کیونکہ ۱۸
جون کو پھر سب سپاہی برملا آمادہ مفسدہ پردازی ہوے۔

ایک صاحب حال اسکا اسطرح تحریر فرماتے ہین کہ تاریخ ۱۸ ماہ جون وقت صبح لفٹنٹ
سوئینم صاحب نے آکر ہمکو خبر دی کہ رجمنٹ نے برملا فساد برپا کرنا شروع کیا اور جیلخانہ توڑکر سب
قیدیونکو رہا کیا اس خبر سے ہم سبکو بڑا تعجب ہوا کیونکہ دو روز قبل اس واردات کے رجمنٹ نے
ایک چٹھی جو صوبہ دار ۴۱ رجمنٹ نے انکو لکھی تھی اور یہ ۴۱ رجمنٹ وہ تھی جسنے سیتاپور مین فساد
کیا تھا اور وہان سے روانہ ہوکر براہ شاہجہانپور چند میل کے فاصلے پر دریاے گنگ کے آکر
فرودکش ہوئی تھی اپنے افسر کمانڈنگ کرنیل سمیتھ صاحب کو دی تھی مضمون اسکا یہ تھا کہ تم اپنے
افسرون اور انگریزونکو قتل کرو اور خزانہ لیکر ہمارے ساتھ آشامل ہو فقط اور صوبہ دار نے یہ بھی
کرنیل صاحب کو کہا تھا کہ ہمنے انکو جواب لکھ بھیجا ہے کہ ہمنے بڑی مدت تک کمپنی بہادر کا کھایا ہے
اور ہم فساد نہ کرینگے اور ہم سب سپاہیو کا عزم بالجزم ہے کہ ہم حقوق نمک کا پاس کرینگے اور تمکو
چاہیے کہ اس راستے سے نہ آؤ اگر آؤگے تو ہم سرکار کی طرف سے جنگ کو مستعد ہین اور سواے اسکے

سپاہیون نے بیچ توڑنے پل کے اور ڈوبا دینے کشتیون کے بڑی مدد کی تھی تاکہ مفسد اس پار
دریائے مذکور کے نہ آسکین مگر تمام یہ امر اُنھون نے اپنا اعتبار بڑھانے کے واسطے اور حکام کو
غافل کرنے کے واسطے کیا تھا کیونکہ جسوقت ۱۰ رجمنٹ نے عبور دریا کر کے شہر مین قدم رکھا
اُسیوقت ایک کمپنی ۱۰ رجمنٹ نے اور گولندازون نے جو خزانے پر تعینات تھے دو توپین جو
وہان پریٹ پر موجود تھین لیکر نواب فتح گڈھ کو گدی پر بٹھایا اور سلامی ۲۱ ضرب توپ کی سر کی
خبرون سے ایسا معلوم ہوا کہ نواب نے اُنکی سلامی وغیرہ اور اطاعت کو منظور نہ کیا اور کہا کہ اگر تمکو
مجھے نواب بنانا ہے تو خزانہ مجھے لادو اور میرے پاس بطور ملازم تم رہو مگر سپاہیون کو یہ منظور نہوا
کہ روپیہ دیوین اسواسطے وہ پھر اپنی پریٹ پر واپس آئے اور جھنڈونکی سلامی اُتاری اور روپیہ
آپسمین تقسیم کر لیا اُسوقت ہمارے پاس کچھ قلیل سپاہی قلعہ مین موجود تھے اور وہ بھی براستہ پکڑتے
جاتے ہین ایک یا دو سپاہی ابھی آئے تھے اور اپنے لوٹے وغیرہ جو قلعہ مین رہ گئے تھے لیکر
پھر چلے گئے بعد ازین یہ رجمنٹ دو دستون مین تقسیم ہو گئی ایک مین تو سب پوربیے جمع ہوئے
اور دریا پار ہو کر بجانب اودھ جہان اُنکے مکان تھے روانہ ہوئے اور کپتان بکنل صاحب کو
اپنے ساتھ لیگئے اس دستے کی خبر ہمکو یہ آئی کہ راستے مین اُنکو گانون والون نے لوٹ لیا اور کپتان
بکنل صاحب کو قتل کیا اور باقی دستہ دوم کے سپاہی دو دو تین تین ملکر اپنے اپنے مکانون کو چلے گئے
اور کچھ قلیل جو یہان رہ گئے تھے اُنکو سپاہیان ۱۰ رجمنٹ نے اس سبب سے قتل کیا کہ انھون نے
روپیہ تقسیم کرنے مین انکار کیا تھا اور اُنکو نہ دیا تھا اس عرصے مین کہ باقی ماندہ سپاہیان ۱۰ رجمنٹ
اور سپاہیان ۱۰ رجمنٹ مین جنگ بابت روپیہ کے ہو رہی تھی تمام بنگلہ اور عمارات سرکاری کو
آگ لگادی اور نواب فتح گڈھ جسکی ترغیب سے ایسا ہوا اُسنے خاص حکم واسطے منہدم کرنے مکانات
محلہ تار برقی کے اور شکست کرنے تار مذکور کے دیا تھا اور کارخانجات توپ بارچہ وغیرہ پر پہرے قائم کیے تھے
ہم لوگونکی قلعہ مین اول یہ صلاح ہوئی کہ کشتیون پر سوار ہو کر بھاگ چلیے مگر دریا مین پانی کم
تھا اسواسطے آخر کار یہ تجویز قرار پائی کہ قلعے کو مضبوط کرنا چاہیے مگر ہم سب مع زن و بچہ ۱۱۰ انگریز تھے
اور انمین سے تینتیس آدمی لائق کارزار تھے اور یہی ہماری فوج محافظ تھی اب ہمنے طیاری
مضبوطی قلعہ کی شروع کی ایک توپ چھ پونڈ گراب بھر کر ہمنے دروازے کے اوپر قائم کی اور قریب

تین سو بندوقین جو قلعے مین موجود تھین اُنکو بھر کر طیار رکھا کہ بروقت ہرج نہو اور تھورن ہل صاحب بندوقین بھرتے تھے کہ وہ سر ہو گئی اور اُنکے ہاتھ اور بازو مین ایسا زخم آیا کہ بعد ازین وہ لائق کار نرہے یہ سامان کرکے ہم آپ گودام مین گئے تاکہ اسباب جنگ معلوم ہو کہ کسقدر موجود ہے مگر وہان بہت کم تھا تھوڑے گولے اور سیل کے گونے ملے اور چھ بکس کارتوس گولیدار کے اور اسی قدر سادہ کارتوس کے دستیاب ہوے ہمنے سادہ کارتوسونکو توڑ کر بارود واسطے توپون کے نکالی اور جو کچھ وہان از قسم پیچ آہنی وغیرہ دستیاب ہوئے اُنکو جمع کرکے رکھا کہ بجاے گراب اور گولی وغیرہ کے کام مین آوین اب ہماری سب کی گنتی ہو کر تین جماعت مین ہر ایک زیر حکم افسر لشکری کے کیے گئے اور کل بر حکم کرنیل سمیتھ صاحب متعلقہ ارجمنٹ کا قرار پایا۔

روز اول تو بغیر شورش کے گذر گیا ہمنے یہ سنا کہ ۱۴ رجمنٹ آکر لکھ پیڑا مین جو ایک باغ قریب ایک میل بجانب غرب قلعے کے واقع ہے مقیم ہوئی ہے اور طیاری کرنے کی اوپر قلعہ کے کر رہی ہے بوقت شب ہمارے پہرے ہر ایک برج قلعہ پر تعینات ہوے مگر رات بھی بغیر شور و شر کے گذر گئی بوقت صبح ہمنے ایک اور توپ مین پیے چڑھائی اور شام کو ایک اور نوپنی لفٹنٹ کی رسد وغیرہ بھی ہمنے اس روز جمع کی اور قلعے کو حتی الامکان خوب مضبوط کیا تھا کہ جب ۱۴ رجمنٹ نے ہم پر حملہ کیا اسوقت ہمارے ساتھ توپین حسب تفصیل ذیل قلعے پر طیار تھین یعنی ایک تین پنی اور ایک چھ پنی اور ایک نو پنی اور تین غبارے ایک ۱۲ انچی دوسرا ۱۸ انچی اور تیسرا ۴۲ ۱/۲ انچی اور ایک برنجی گردہ تیار۔ تاریخ ۲۶ یا ۲۷ جون دشمنون نے ایک جماعت قلیون پر جو قلعے کے متصل کسی دیوار کو منہدم کر رہے تھے بندوقین چلائین اُنکی آواز سنتے ہی توپ اطلاع دہی کی سر ہوئی اور ہم مین سے ہر ایک اپنے اپنے مقام مقررہ پر جا کر حاضر ہوا بعد ازین دو چار گولیان طرفین سے چلین مگر کوئی امر لائق تحریر کے ظہور مین نہین آیا۔

بروز دوم قبل از طلوع آفتاب مفسدین نے دو توپین لاکر پھر گولہ رانی شروع کی مگر باعث تاریکی کے کوئی نشان اُنسے نہ بندھ سکا غرض کہ پھر اُنھون نے توپ موقوف کی اور جب روز روشن ہوا تو پھر گولہ رانی شروع کی سپاہیان مفسد نے پناہ درختون کی اور جھاڑیونکی اور اور چیزونکی آڑ لیکر ہمپر بندوقین مارنی شروع کین اور ایسا موقع ہوا کہ ہمکو کوئی قابو انپر گولی مارنے کا

نہ لِاانکی گولیان ہرچند بہ کثرت آتی تھین مگر ہمارا کچھ نقصان اُنسے نہوا مفسدین اسیطرح گولہ باری تا بہ دوپہر کرتے رہے بعد دوپہر کے کچھ سپاہی وہان سے ہٹ گئے اور شام تک کم ہوتے ہوتے یہ نوبت ہوئی کہ کوئی ایک آدھ گولی آنکی چلتی تھی بوقت شب ہمنے دمدمہ لکڑیون کا بنایا اور انمین صرف بندوق کے مہرے کے برابر سوراخ رکھے بروز دوم مفسدین نے دوسری جانب آکر گولہ رانی شروع کی مگر اِس سے بھی ہمارا نقصان کچھ نہ ہوا کیونکہ کوئی گولہ تو اوپر جاتا تھا اور کوئی برج مین لگتا تھا یہ گولہ رانی روز گذشتہ کی نسبت بہت سخت ہوئی اور زینہ بھی وہ لائے تھے مگر سپاہی زینہ لیکر قلعہ کی جانب آتا تھا جسوقت وہ گولی کی مار پر پہونچتا تھا اُسی وقت گولی اُسکے پاس پہونچتی تھی اور وہ وہین رہ جاتا تھا۔

چار روز تک مفسدین کی توپ اور بندوق اسی طرح چلتی رہی اور کئی بار اُنھون نے ارادہ زینہ لگانے کا کیا مگر کچھ سود مند نہ ہوا۔

بروز پنجم گولہ رانی کم ہوئی مگر ایک کمپنی رایفل والون نے موضع حسین پور کے مکانون کے اوپر چڑھ کر گولیان مارنی شروع کین اور ازحد آتش باری کی اسمین کپتان فلیمو صاحب اور صدرلین صاحب اور ایک یا دو ملازم زخمی ہوے چند رایفل والے ایک مکان پر جو قلعے کی دیوار سے ملحق تھا اور ۲۰ یا ۳۰ گز کے فاصلے پر واقع تھا چڑھ گئے اور وہان سے دیوارون مین چھید کرکے نالین بندوقون کی اُسکے باہر نکال کر ایسی آتش باری کی کہ ہماری توپین بیکار ہوگئین کیونکہ ہم کوئی گولی سر بھی اُٹھا نہین سکتے تھے اسی روز میر ابھائی کنڈکٹر ابھرن کو بچاتے ہوے مارا گیا اور اُسی جگہ دو چار گھنٹے کے بعد کرنیل ٹکر صاحب بھی گولی سے مرگئے اور یہ دونون ایک ہی قبر مین دفن کیے گیے بروز دوم وقت صبح ابھرن صاحب مذکور نے ایک گراب ایسا مارا کہ قریب بارہ آدمی مفسدین کے جو ایک دمدمہ جھاؤ اور ریت کے ٹیلون سے واسطے رایفل والون کے قریب دیوار قلعے کے زیر حفاظت رایفل والہ جو بنا رہے تھے اڑ گئے۔

مفسدین نے اب یہ ترکیب نہین کی مگر پلٹن سفر مینا کو حکم دیا کہ جس مقام پر لکڑیان وغیرہ بہت رکھی تھین وہان پر نقب لگاوین اور سفر مینا کندیدن سُرنگ مین مشغول ہوئی یعنی انکو اسمین اس سے دانستہ منع نہ کیا کیونکہ وہان انبار لکڑیون کے اور گھاس کے پڑے تھے اور وہان

سے مجھکو کچھ آسیب نہین پہونچتا تھا اسی طرح دو روز تک سفر مینا نے کھودا اور جب مفسدین
اُس راہ سے مقام مذکور مین آئے ہمنے گھاس وغیرہ مین آگ لگا دی اس سبب سے
مفسدین بہ نقصان جان کثیر وہان سے فراری ہوے اب انھون نے ایک اور سرنگ لگانی
شروع کی اور دو روز تک اُسکو بھی درست کیا اور تیسرے روز وقت صبح اُسکو آگ دی
زمین پھٹ اُڑی اور اُس سے نہایت اندیشہ ہوا تمام قلعہ لرزے مین آگیا اور ہمنے یہ سمجھا
ہم سب ہو چکے مگر جب دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ صرف پانچ یا چھ گز مٹی دیوار کی اڑ گئی
تھی اور جس برج پر مین تعینات تھا وہ قریب اُس دیوار کے تھا جس مین سے مٹی اُڑی
تھی مین دوڑ کر برج پر گیا تاکہ معلوم ہو کہ کسقدر نقصان یا مضرت ہوئی وہان جاکر
دیکھا کہ چند ہمارے رفیق ایک توپ کو اُس مقام پر لیے جاتے ہین جہان بباعث
سرنگ کے شق پڑ گئے تھے یہ دیکھ کر مین واپس اپنے مقام پر آیا اور وہان سُنا کہ قریب
سو یا ڈیڑھ سو پٹھان اور سپاہی مفسدین کے آپسمین مبارک باد دے رہے ہین کہ اب
دھوان کم ہو تو زینہ لگا کر اس شق کی راہ سے قلعہ پر چڑھ جائیے مین فوراً اس امر کی اطلاع
اپنے رفیقون کو بھیجی اور اُنسے درخواست مدد کی کی اور ادھر اپنی دو نالی اور آٹھ بندوقین
اور جو میرے پاس طیار بھری ہوئی تھین اُنسے اُن پٹھان وغیرہ پر وار کیے اس اثنا مین
ایک ہندوستانی میرے پاس جو بندوق خالی ہوئی تھی اُسے بھرتا تھا اور مین اُس سے
لیکر سر کرتا تھا غرض کہ دوبارہ جو اُن بندوقون کا وار مین نے اُنپر کیا تو بھاگ نکلے اور ہنوز
مدد میرے پاس نہین پہونچی تھی کہ وہان مطلع صاف ہوگیا تھا اسی روز بعد ایک عرصے کے
مفسدین نے دوبارہ ارادہ حملے کا کیا مگر فتر صاحب نے اُنکو شکست دی اور اُنکے سرغنہ کو گولی
مارا اُسکے رفیق ساتھ تھے سب پسپا ہو گئے اس روز ہمارا ایک نہایت اچھا گولنداز
بھرن صاحب نامے مارا گیا اُسکے سر مین ایک گولی لگی جسوقت وہ توپ کو نصب کر رہا
تھا اور وہ اس صدمے مین جان بر نہوا —

دشمنون نے اب ایک توپ ایسے مقام پر لا کر لگائی کہ اُسکی زد اُس بنگلے پر تھی جسمین ہم
صاحبان اور بچے تھے ہر چند کئی گولے اُنکے بالا بالا گئے مگر وہ ایک مکان مذکور پر آ لگے ایک اور توپ

انھون نے لاکر لگائی جسکا گولہ دروازے پر لگتا تھا اور ایک دروازے کی چول بھی توڑ ڈالی اور کئی سوراخ دروازے مین کر دیے مگر ہمارا نقصان کم پہونچا کیونکہ ہمنے دروازے مین لکڑیان اینٹ پتھر کے لگا دی تھین اور گولہ لکڑیوان مین ہی رہجاتا تھا عرصہ قلیل کے بعد دو توپین ہماری انھون نے بیکار کر دین بعد ازین دشمنون نے ایک اور سرنگ کی طیاری کی اس استقلال اور ارادے پر قائم رہنے مفسدین کے سے اور نقصان تین آدمیون لبیق اور کارگزار کے سے دل تمام قلعگیون کا جو ہر وقت کی مصروفیت اور نگہبانی وغیرہ سے تنگ آگئے تھے ٹوٹ گیا اور یہ بھی امر تحقیق تھا کہ اگر دوسری سرنگ اڑے اور ایک اور شق دیوار قلعہ مین ہوجاوے تو دو راستے روکنا بہت مشکل پڑیگا اور مفسدین اندر قلعہ کے اجاوینگے اب صورت یاس نظر آئی اور سوائے کشتیون کے اور کوئی شکل رہائی کی ظاہر نہوئی اور اب دریا بھی بباعث بارش کے طغیانی پر تھا بعد از مشورہ کامل کے یہ صلاح مصمم قرار پائی کہ قلعہ خالی کر دینا مناسب وقت ہے اور فوراً سب سامان سفر کا درست ہو ا ہم لوگ اور بچے تین گروہ مین منقسم ہوئے اور تینون گروہ علیحدہ علیحدہ کشتیون پر بوقت نصف شب سوار کر دیے گئے بعد ازان ایک شخص ہر ایک پہرے پر گیا اور پہرے والونکو بھی ساتھ لے آیا قریب دو بجے صبح کے تاریخ ۴ - جون ہم سب کشتیون پر سوار ہوگئے توپین جو قلعہ مین تھین انمین میخ ماردی اور انکو اسطرح بیکار کرکے چھوڑ دیا اور جو کچھ سامان جنگ قدرے باقی بچا تھا آسکو ضائع کر دیا اب حکم کوچ کا صادر ہوا اور ہم سب بہ بندوبست تمام روانہ ہوئے جسوقت ہم قلعہ کی دیوار سے آگے بڑھے فوراً گولیان ہم پر برسنی شروع ہوئین اور سپاہیون نے غل مچایا کہ فرنگی بھاگے جاتے ہین مفسدین نے ایک کوس تک ہمارا تعاقب کیا اور ہمپر گولیان ماریں مگر ہم دور تھے اور ہمارا کچھ نقصان اُنسے نہوا ۔

ہم بہت دور نہ گئے تھے جب ہمکو معلوم ہوا کہ کرنیل گولڈی صاحب کی کشتی بہت بڑی اور بھاری تھی اور اسکا بہانا بہت مشکل تھا اسواسطے یہ تجویز ہوئی کہ اُسکو خالی کرکے چھوڑ دین اسواسطے سب سوار کشتی مذکور کے کرنیل سمتھ صاحب کی کشتی مین آگئے اس تبدیلی کشتی مین کچھ عرصہ گذرا اور اس توقف کا نفع سپاہ مفسد کو حاصل ہوا یعنی انھون نے اس عرصہ مین ایک توپ لاکر ہمپر گولہ اندازی شروع کی مگر ہماری کشتیان بہت فاصلے پر تھین اسواسطے ہمکو کچھ ضرر اُنسے نہ پہونچا جو گولہ آتا تھا وہ راستے مین

کر جاتا تھا اسی طرح ہم موضع سنگھی رام پور تک پہونچے اور راستے مین ہر چند گاؤن والے اور سپاہ گولے ریان
کرتی تھی مگر ہمکو کچھ آسیب نہ پہنچا تھا مگر کچھ نقصان کرنیل سمتھ صاحب کی کشتی مین عائد ہوا اور اسکی مرمت
کو ہم چند منٹ ٹھہرے کہ اسمین ایک گولی ایک ملاح کو لگی اور وہ مرگیا ہمارے ساتھ صرف دو ملاح تھے
سو ایک اُنمین سے اس مقام پر مارا گیا اور دوسرا ابھی تک ساتھ تھا مرمت کشتی کی کر کے ہم آگے
کو روانہ ہوئے کرنیل سمتھ صاحب کی کشتی آگے تھی ہم چند گز کے فاصلے پر اس گاؤن سے گئے تھے
کہ ہماری کشتی تہ دریا پر جہان ریگ بہت تھی رک گئی اور دوسری کشتی آگے چلی گئی ہم سب پانی
مین اُترے اور سب نے زور کیا کہ اسکو جنبش دین مگر اُسنے اُس جگہ سے حرکت نہ کی غرض کہ قریب
نصف گھنٹے کے ہم اس حالت پریشانی مین تھے کہ دو بڑی کشتیان آتی ہوئی نظر آئین جب قریب
بیس گز کے فاصلے پر پہونچین تو ہمکو معلوم ہوا کہ اُنمین سپاہی مفسد ہین وہان پہونچتے ہی اُنھون
نے گولیان مارنی شروع کین اور کئی صاحبون کو قتل اور زخمی کیا اس ہنگامے مین جیرجیر صاحب
کے گولی سینے مین لگی اور فشر صاحب جو میرے پیچھے کھڑے تھے اُنکے زانو مین ایک گولی لگی
صاحب موصوف نے مجھے آواز دی اور مین نے ذرا ایک اپنا سر ہی اُنکی طرف پھیرا تھا
کہ ایک صدمہ سنگین میرے شانہ راست پر معلوم ہوا جب مین نے شانے کو دیکھا تو ایک گولی
لگی تھی اور پوست اور کچھ گوشت بھی شانے کا اُڑ گیا تھا اور میجر روبرٹسن صاحب کے چہرے پر
زخم آیا تھا اس عرصے مین وہ دونون کشتیان بہت نزدیک آگئی تھین بلکہ چند سپاہی ہماری
کشتی پر آگئے تھے یہ حال دیکھ کر میجر روبرٹسن صاحب نے ہم لوگون سے کہا کہ زندہ ان سپاہیون کے
ہاتھ مین آنے سے بہتر ہے کہ تم سب دریا مین کود پڑو یہ سنکر سب نے دریا مین کودنا
شروع کیا مین جلدی سے کشتی پر گیا اور وہان سے ایک بندوق لیکر ایک سپاہی کو مارا
اور دوسری مرتبہ بندوق بھری مگر ٹوپی نہ ملی اور سپاہی بھی بہت جمع ہوگئے ناچار بندوق لیکر
مین بھی وہان سے بھاگا اور دریا مین کود پڑا لفٹننٹ فٹس جرلڈ صاحب مع میم صاحبہ کے
کے ایک گوشۂ کشتی مین بیٹھے تھے اور انکا لڑکا بھی اُنکے پاس تھا اور صاحب موصوف کے
ہاتھ مین ایک بندوق مع سنگین کے موجود تھی اس وقت تک جرجیر صاحب خون مین لوٹ
رہے تھے اور باقی سب صاحب دریا مین کود پڑے تھے میجر روبرٹسن صاحب

مع میم صاحبہ اور اپنے بچے کے اور مس طامس صاحبہ یکجا نزدیک کشتی کے کھڑے تھے اور انکے
پاس لفٹنٹ سمن صاحب اور جرجر صاحب خرد بھی کھڑے تھے اب میرے تئین میجر فلوٹ صاحب تھا
اور انسائن یکفورڈ صاحب اور چند اور صاحب نظر آئے میرے خیال مین آتا ہے کہ مارے گئے
ہونگے فشر صاحب مع میم صاحبہ کے قریب بیس گز کے فاصلے پر کشتی سے تھے اور صاحب کے
ہاتھون مین انکا لڑکا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ شاید مردہ ہے اور میم صاحبہ کا حال یہ تھا کہ پانی
کے زور سے وہ ٹھہر نہین سکتی تھین اور انکے کپڑے بجاے بادبان کے ہو گئے تھے اور انکو کھینچے
کھینچے پھرتے تھے مگر صاحب موصوف انکو پکڑے تھے اور بہنے نہ دیتے تھے اب مین نے یہ تجویز
کی کہ یہان سے بھاگکر اگلی کشتی سے جا ملیے کیونکہ میری دانست مین وہ کشتی بہت فاصلے پر
لگی تھی اس ارادے سے مین دھارے پر گیا اور جب نزدیک فشر صاحب اور انکی میم کے گذرا تو
دیکھا کہ وہ بڑے دقت اور تکلیف مین تھے مگر مجھسے اسوقت انکی کچھ اعانت نہ ہو سکتی تھی اسواسطے
مین آگے کو روانہ ہوا اور تھوڑے عرصے کے بعد دیکھا کہ فشر صاحب بھی شناوری کرتے ہوے چلے
آتے ہین مگر تاریکی شب نے اب ساحت دریا کو گھیر لیا تھا اسواسطے پھر اسکا حال کچھ مجھے معلوم
نہوا ایک گھنٹہ کامل بلکہ زیادہ مین شناوری کرتا کرتا آخر کار نزدیک کشتی اولین کے پہونچا یہان
بھی دیکھا کہ عجب تباہ حال کشتی نشینون کا تھا رونین صاحب اور چھوٹی بیٹی یعنی مس گڈی صاحب کی
اور ایک اور بچہ اور ملاح موجود تھے باقی ماندہ سب قتل ہوے اور لفٹنٹ سومین ہم صاحب اور مسٹر
بالٹی صاحب اور ایک یا دو اور صاحب زخمی پڑے ہین انکو یہ واردات روبرو سنگھی رامپور کے
گذری تھی جہان سپاہیون نے جو ہمارے تعاقب مین آتے تھے دو توپین لگا رکھی تھین اور انہین
گراب بھر کر ماری تھی جسنے یہ سب حادثہ واقع ہوا —
ہمنے اب اس کشتی کی مرمت کی اور یہان سے روانہ ہوے مگر سب کے دل مین ہراس کامل تھا
صبح بروز دوم ایک آواز کنارے سے ہمارے گوش زد ہوئی اور مین نے پہچانا کہ آواز فشر صاحب
کی ہے غرض کہ ہم انکو بھی کشتی پر لاے اور انھون نے آکر بیان کیا کہ انکی میم صاحبہ اور بچے دونون
انکے ہاتھون مین سے دریا مین ڈوب گئے صاحب موصوف کو زخم بڑی تکلیف دیتا تھا
کیونکہ گولی پار زانوے چپ کے ہو گئی تھی تمام روز ہم کشتی پر روان رہے اور آخر کار ایک گانون مین

پہونچے بور وبر وسے قسم نور واقع ملک اودھ کے آباد تھا یہان گانون والے حاضر ہوئے اور ہمنے
اول یہ بھی انکا فریب تصور کیا مگر آخر کار ثابت ہوا کہ وہ خیر خواہ ہین بس ہمنے کشتی کنارے پر لگائی اور
ہم گانون مین گئے چونکہ گرسنگی غالب تھی ہمنے اُنسے کچھ کھانے کو مانگا اور انھون چپاتیان اور دودھ
ہمکو لادیا اُسکے کھانے سے ہمکو نہایت تسکین اور تقویت ہوئی ــ

میرا زخم بھی اب بہت تکلیف دیتا تھا اور میرا جسم جو سارے دن برہنہ آفتاب مین رہا تھا وہ بھی
جھلاتا تھا اب مین یہ سمجھا تھا کہ کشتی شب بھر یہان رہیگی اور چونکہ مین دو روز سے سویا بھی نہ تھا
مین نے ایک ٹھاکر سے کہا کہ اگر کوئی چارپائی دو مین تمھارے گانون مین رات کو سورہون ٹھاکر
مذکور مجھے اپنے ساتھ لیگیا اور وہان بہت سا کھانا کھلایا اور چارپائی سونے کو دی اب میری
پشت مین اسقدر درد زیادہ ہوا کہ کسی پہلو مجھے آرام نہ آیا اور شب کو کرنیل سمیتھ صاحب نے
کہلا بھیجا کہ کشتی اب روانہ ہوتی ہے مگر مین بہت ماندہ ہوگیا تھا اور مین نہ گیا صاحب موصوف نے
مکرر اور سہ کرر پیغام بھیجا مگر مین نے نہ سُنا اور یہ ارادہ کیا کہ جو کچھ ہوگا یہان ہی سمجھ لینگے آخر کار کشتی روانہ
ہوگئی اور چند روز تک کچھ خبر اُسکی نہ ملی چند روز کے بعد وہی ملاح جو کشتی کو لیگیا تھا واپس آیا
اور اُسنے آکر خبر دی کہ نانا صاحب نے مقام بٹھور سے اُنپر گولیان ماریں اور وہ سب مر گئے
مین قریب ایک مہینے کے اس گانون مین رہا بعد ازان پروبائن صاحب سے جا ملا اور انکے
ساتھ کانپور آیا سُنا ہے کہ میجر رو برٹسن صاحب اور جیچر صاحب غدر دو ن کسی گانون علاقہ اودھ
جو متصل فتح گڈھ کے واقع ہے مخفی ہین ــ

تھورنہل صاحب کے خدمتگار نے اور جیمس صاحب کے سائیس نے کچھ زیادہ حال بیان کیا
وہ ذیل مین درج ہوتا ہے ــ

باعث امینی جلدی خالی کردیتے قلعہ کا معلوم نہین مگر ۱۲- ماہ جولائی کو سب صاحب لوگ
مع میم صاحبان وغیرہ قریب نو اخت دو گھنٹہ صبح تین کشتیون پر جو قلعے مین تھین سوار ہو گئے
تھے ایک کشتی مین صرف کرنیل گولڈی صاحب کا اسباب بھر اگیا تھا اور باقی دو کشتیون مین سب صاحب
اور میم صاحبان وبچہ وغیرہ سوار ہوئے تھے کشتی اولہیر ابوقت نو بجے صبح چھوڑ دیا تھا اُنکے ساتھ صرف
ایک پیادہ و ملاح بھی تھے یہ سب صاحب بڑی مشکل سے کشتیان لے گئے کیونکہ یہ طغیانی اول تھی اور

لڑکے اور افسران متعلقہ ۱۰ رجمنٹ مع عیال و اطفال کے تھے۔

یہ سب صاحب لوگ چار روز مقام کانپور مکان مذکورہ بالا میں رہنے اور وہان اور صاحب لوگ بھی جمع ہوتے گئے انکو سوا روٹی اور نمک اور پانی کے اور کچھ کھانے پینے کو نہ ملتا تھا ان کو یہ امید تھی کہ ہم رہائی پاوینگے مگر افسوس کہ سپاہ گورہ جو آئی وہ ایسی دو منزلہ کرنے سے اور بارش سے ماندی ہوگئی تھی کہ وہ آگے نہ بڑھ سکی اور متصل کانپور کے ہی انھون نے مقام کیا اگر وہ اس روز چلے آوین اور مقام نہ کرین تو سب صاحب لوگ جان سے بچ جاتے خدا خوب اس حال سے واقف ہے مگر چند نوکر ہندوستانی کا یہ قول ہے کہ ایک شب پیشتر ہماری فوج کے مقام کانپور آنے سے جب ناناسنے دیکھا کہ اب کچھ بن نہ پڑیگا اُسنے حکم دیا کہ جتنے صاحب قید ہین سب کو تہ تیغ کر دو اس حکم کے صادر ہوتے ہی ایک گروہ قصائیون کا اندر مکان کے آیا اور آکر سب کو قتل کیا۔

جو تکلیفات کہ ان صاحبون نے فتح گڑھ سے کانپور آنے تک اُٹھائی تھین نہایت شاق تھین ہاتھ اُن صاحبونکے جو کشتی پر سوار تھے اور کشتی کو کھینچتے تھے آبلہ دار ہوگئے تھے اور ہر وقت کی محنت شاقہ سے جو وہ قلعہ مین کرتے تھے زیادہ تر ماندے ہوگئے تھے اکثر انکے ملازم مقام فتح گڑھ ہی سے انکو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے اور میم صاحبان اور بچے بغیر نوکرون کے نہایت تکلیف مین تھے بلکہ یہی میرے نزدیک باعث قوی دل شکنی محصورین کا تھا ورنہ اگر وہ چند روز اور بھی قائم رہتے اور قلعہ نہ چھوڑتے تو سب امر اچھے ہوجاتے کیونکہ مفسدین و سرکشونکے پاس سامان باقی نہ رہا تھا اور دریاے گنگ ہر روز طغیانی پر ہوتا جاتا تھا اور ہماری فوج گورہ بھی قریب پہنچنے کے تھی مگر مرضی آلہی بغیر ہوے نہین رہتی۔

حال کشتی اول کا اسطرح بیان کیا گیا ہے جو دو صاحب اُسمین مارے گئے تھے انکے سر نواب کے پاس لاے گئے اور نواب نے حکم دیا کہ شہر مین دکھاؤ اور تین میم صاحبان مع دیگر قیدیان عیسائی کے بعد از اٹھانے انواع انواع کی تکالیف اور خواری کے جو بیان سے باہر ہین حسب الحکم نواب توپ سے اڑائی گئین۔

ایک شخص لال خان نام ہے جو بائیس برس پاس کرنیل سمتھ صاحب متعلقہ دس رجمنٹ کے ملازم رہا اسطرح حال اُن صاحبون کا جو کانپور لیجائے گئے تھے بیان کرتے ہین۔

کرنیل سمتھ صاحب متعلقہ ارجمنٹ مع میم صاحبہ کے کانپور پہونچے اور بتاریخ ۱۵ - جولائی قتل ہوئے
میجر منرو صاحب کے ایک گولی گردن پر لگی تھی جب وہ کشتی کو متصل شیوراج پور کے کھینچ
رہے تھے اور وہ وہان ہی مارے گئے -
میجر فلوٹ صاحب کے ایک زخم مقام سنگھی رام پور مین آیا تھا اور وہ وہان سے دریا کود پڑے تھے
اور ڈوب گئے اور انکی میم صاحبہ قبل از شروع فساد مقام فتح گڈھ سے کہین چلی گئی تھین -
کپتان فلپمور صاحب کے ایک زخم ٹانگ پر قلعہ فتح گڈھ مین آیا تھا مگر وہ ساتھ تھے اور قریب
ایک میل کے فاصلے پر بٹھور سے انکے گولی لگی اور وہ مر گئے -
لفٹنٹ فٹس جرالڈ صاحب مقام سنگھی رام پور سے مع میم صاحبہ اور بچے کے دریا مین کود پڑے تھے
لفٹنٹ سوئین ہم صاحب بمقام سنگھی رام پور مارے گئے اور انکی میم صاحبہ مع بچے کے قبل
از فساد فتح گڈھ سے کہین چلی گئی تھین -
لفٹنٹ ہندرسین صاحب کانپور پہونچے اور بتاریخ ۱۵ - جولائی قتل ہوے -
ڈاکٹر ہینہ کوٹ صاحب مع میم صاحبہ اور بچے کے کانپور پہونچے اور بتاریخ ۱۵ - ماہ جولائی قتل ہوئے
ڈاکٹر بالتی صاحب بھی کانپور مین بتاریخ مذکور قتل ہوے -
کرنیل ٹکر صاحب تو قلعہ فتح گڈھ مین مارے گئے تھے مگر انکی میم اور ہمشیرہ تین بچے بمقام
کانپور بتاریخ ۱۵ - ماہ جولائی رہگرا ے ملک بقا ہوے -
پادری فشر صاحب زخمی ہوے تھے مگر کانپور پہونچکر بتاریخ مذکور قتل ہوے -
کرنیل گولڈی صاحب بھی زخمی تھے مگر زندہ مع ایک دختر کے بمقام کانپور پہونچے اور
ساتھ دیگر صاحبان کے بتاریخ ۱۵ - ماہ جولائی دونون راہی ملک عدم ہوے -
جون صاحب کے سر مین بمقام فتح گڈھ اُسی روز جس روز کرنیل ٹکر صاحب مارے گئے تھے
گولی لگی تھی اور ایک شبانہ روز جانکنی مین تھے بعد ازان مر گئے -
یونس صاحب کلکٹر بھی زخمی ہوے تھے مگر مع میم صاحبہ اور دو بچون کے بمقام کانپور پہونچکر
بتاریخ ۱۵ - جولائی رہ سپر ملک بقا ہوے -
صاحب سشن جج کو بھی مع میم صاحبہ اور تین بچون کے اور ایک انگریزی آیا کے کانپور مین

لیجا کر بتاریخ مذکور قتل کیا۔
لوگ خیال کرتے ہین کہ پادری صاحب جنکے تعلق مدرسہ یتیمون کا تھا مع چند اور عیسائیونکے کارخانہ منگلین صاحب مین جو متصل مقام مہدی گھاٹ کے واقع ہے مع منگلین صاحب کے قتل ہوے۔
مشہور ہے کہ دو صاحب کلکٹر اور دو اجنٹ محال افیون اور ایک میم صاحبہ اور تین بچے بسا دھونگی زمیندار کے پاس جو قریب پانچ کوس فتح گڈھ سے بہ ملک اودھ رہتا ہے جا کر پناہ گیر ہوئے تھے اور اسکی حفاظت مین زندہ اور موجود ہین۔

آگرہ

جب خبر وحشت اثر فساد اور قتل کی جو بمقامات میرٹھ اور دہلی وقوع مین آئی تھی یہان پہونچی لوگون صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر نے سب فوج ہندوستانی اور گورہ کو جمع کیا اور انکو ایسی فہمایش کی کہ جس سے سپاہ مذکور مرتکب کسی امر قبیح کی نہوئی مگر اسکا اثر چند روزہ تھا کیونکہ آخر مین یہ سپاہ بھی شامل مفسدین ہو گئی تھی حال اسکا بہ تفصیل ذیل درج ہے۔
بہ آخر ماہ جون ایک شب کو یہ شبہہ پیدا ہوا بلکہ بہ تحقیق معلوم ہوا کہ ایک بڑا گروہ مفسدین کا جسمین خاص گروہ سپاہ کا ہے جنسے بمقامات نصیر آباد و نیمچ سرکشی کی تھی قریب آگرے کے آ گئے ہین بدین خیال طیاری واسطے اُنکے استقبال کے بلکہ لفظ مدافعہ یہان نہایت موزون ہے عمل مین آئی یہانتک ہر ذی عیسائی ساکنین شہر اپنے اپنے مکانات چھوڑ کر قلعے مین چلے جاتے تھے جسکو حکام نے اول ہی صاف کر کے حتی الامکان جہانتک ممکن تھا قابل بود و باش کے بنالیا تھا اور سوا اسکے قلعہ مذکور کو جسقدر ممکن تھا مضبوط اور محفوظ بھی کر لیا تھا اور توپین اور دیگر سامان جنگ اُسمین بکثرت جمع کیا تھا مگر اچھے ہوشیار گولنداز کم تھے۔
بتاریخ ۲۔ جولائی فوج کونٹنجنٹ کو جسمین سوار اور پیادے مع توپخانہ تھے اور اس لحظہ تک تب صاحب اُنکو خیرخواہ جانتے تھے حکم چھاونی مین آنے کا دیا گیا اس حکم سے ساکنین کو نہایت تعجب ہوا اور زیادہ تر استغراب اس سے پیدا ہوا کہ اُنکو حکم بدلنے گارڈ گورہ متعینہ جیلخانہ کا جسمین چار ہزار مجرمان بدکردار مشہور اور معروف جمع تھے دیا گیا اور ایک روز گارڈ اُنکا کاشانہ گورنری پر

تعنیات ہوا تاریخ ۴ - دریافت ہوا کہ دشمن قریب تر آگئے اسواسطے فوج مذکور کو حکم ہوا کہ آگے جاکر راستے مین خیمہ زن ہون جب فوج مذکور مقام قرارداد پر پہونچی تو جیسا لوگونکو یقین تھا ویسا ہی ظہور مین آیا یعنی جسوقت مفسدین نزدیک تر بمقام مذکور آئے اور اِس فوج کو قابو ملا تمام و کمال فوج بغیر استثنا ایک بھی سپاہی کے جاکر شامل مفسدین ہوگئی اُسی روز بوقت سہ پہر ہر ایک میم صاحب اور بچے جو چھاونی اور سول لین تھین اور اب تک قلعہ مین نہین گئی تھین قلعے مین جاکر مقیم ہوئین اور دوسرے روز بعد از طلوع آفتاب بعض بعض آدمی سواے فوج گورہ اور رسالہ دستہ فوج ملیشیا باہر قلعے کے تھے ورنہ سب اندر مقیم ہوگئے تھے -

قلیل عرصہ اس روزگار کا گذرا تھا کہ قریب دس ہزار جنگی سپاہی مفسدین کے جسمین سات ہزار پیادے اور ایک ہزار پانچ سو سوار اور آٹھ ضرب توپ درمیان تین سو گز کے فاصلے کے ایک میدان مین جو عقب موقع سمیا واقع متصل چہارم سنگ میل آگرہ سے براہ فتح پور سیکری واقع ہے آخر خیمہ زن ہوے بعد از دو پہر روز کے ہماری فوج روبرو موضع مذکور کے پہونچی لیکن بجاے فوراً قبضہ کر لینے موضع مذکور کے جس سے دشمنون کو سواے میدان مین آکر لڑنے کے اور کوئی صورت باقی نہ رہی ہماری فوج نے اول ہی کچھ فاصلے سے توپ سر کرنی شروع کی اور دشمنون کو وقت اور قابو موضع مذکور کے لے لینے کا دستیاب ہوا اور اس سبب سے انکو جاے محفوظ ملی اور بدقت وہان سے نکالے گئے اِس ہنگامے مین ہمارا بہت اتلاف جان ہوا -

بیان جنگ ۵ - جولائی اِسطرح پر ہے کہ فوج بمقابلہ دشمن بتاریخ ۵ - یہان سے گئی تھی وقریب گیارہ بجے دن کے روانہ ہوئی تھی اور بجانب موضع شاہ گنج جو قریب چھ میل کے فاصلے پر آگرے سے واقع ہے روان ہوئی اور انھون نے اُس میدان مین پہونچ کر جو بجانب راست راستے کے واقع ہے صف جنگ آراستہ کی اور اُسی ہیئت سے آگے قدم زن ہوے یہان سے فوج دشمن بخوبی نمودار تھی اور بجانب راست موضع مذکور کے جوق جوق جمع تھی ہماری فوج اسطرح آراستہ ہوئی تھی کہ ایک ایک فیلڈ باٹری اسپی دونو جانب فوج کے قائم کیے گئے تھے اور پیادے دستے مین تھے اور سواران ملیشیا کچھ ایک عقب مین تھے جب قریب چھ سو گز کے فاصلے پر ہماری فوج پہونچی تو مفسدین نے ہماری باٹری پر جو بجانب راست تھی گولہ رانی شروع کی اور گولے اور گراب

اور سیل بکثرت آئے ادھر سے بھی گولہ چلنا شروع ہوا اور اس خوبی سے یہان تک گولے کی زد
پڑتی تھی کہ دو دو گولے ہماری توپون کے چلے تھے کہ دشمن بھاگ نکلے یہ حال دیکھکر از جانب باڑی
راست شور وغل خوشی کا مچا اور یہ صدا بلند آوازہ ہوئی کہ اُنکا تعاقب کرو اور اسمین شک نہین کہ
اگر اسوقت تعاقب ہوتا اور ہماری فوج حملہ آور ہوتی تو دشمن اپنے مقام سے میدان مین نکال دیے
جاتے اور اُنکی سب توپین ہمارے قبضے مین آتین بلکہ جنگ بھی ختم ہو جاتی اور نقصان جان بھی
اسیقدر ہوتا جسقدر کہ بعد ازین وقوع مین آیا ہماری توپون نے آخر کار جنبش کی اور فوج صف بستہ
بیشتر قدم زن ہوئی لیکن دشمن اپنی اتواب کے گرد جمع ہوئے اور چونکہ ہم سب اُنکی شست کے
اندر تھے انھون نے ایسی گولہ رانی کی کہ ہمارا اُس سے بہت نقصان جان ہوا اور ہمارے
اکثر سپاہی اور گھوڑے مجروح و مقتول ہوئے اور ہم آگے بڑھتے جاتے تھے اور گولہ رانی
کرتے تھے یہان تک کہ ہم دو سو گز کے فاصلے پر موضع مذکور کے پہونچے وہانسے ہمنے دیہ مذکور
پر گولے مارے مگر میرے نزدیک چندان نقصان دشمنون کا نہوا ہوگا ناواقف اور ناآزمودہ
آنکھ بھی دیکھ سکتی تھی کہ ہمارے گولے ایک دیوار بلند پر لگتے تھے جسکو اتواب قلعہ شکن
صرف توڑ سکتی تھین اور اگر ہماری توپ جانب راست ایک پچاس گز بھی بیشتر بڑھ جاتی
تو اُنکی رو اُن اضراب مفسدین پر پڑتی جسکے گولے اسقدر ہمارا نقصان کر رہے تھے نتیجہ
اس بدنظمی کا یہی ہوا جو تصور مین تھا یعنی دشمنون کا دل قوی ہوا اُنکے سوار ہماری فوج
راست کو آکر بہت دق اور تنگ کرتے تھے اور اُنکے پیادے منتشر بقاعدہ تشکرمش
ہوکر اپنے رائفل سے ہمکو نہایت ضیق مین کرتے تھے اور چونکہ ہمارے ساتھ سوار نہ تھے
اسواسطے ہمسے درباب اُنکے اندفاع کے کچھ کوشش نہ ہوسکی ایک گروہ اُنکے سواران کا
دلیری کرکے ہمارے عقب پر آیا اور ہماری فوج کے وسط مین ہوکر اپنی فوج وسطی کے جانب
نکل گیا یہ تو سچ ہے کہ ہمارے سواران ملیشیا نے اُن مفسدین پر حملہ کیا تھا جو ہماری فوج راست
پر تاخت لائے تھے اور جب پانچ آدمی مفسدین کے قتل ہوئے اور کچھ زخمی تو تمام مفسد اُس
جانب سے بھاگ کر اپنی باڑی کے پاس جاکر جمع ہوئے اُنکے اسطرف جانے سے وہ
توپ دشمن کی بند ہوگئی جو وہان دیدہ و دانستہ لائی گئی تھی اور اگر وہ چلتی تو ہر ایک

سوار جو میدان مین تھا اُسکی ضرب دو ذد سے اُڑ جاتا تھا۔

گولہ رانی موضع مذکور پر کامل ایک گھنٹے تک جاری رہی اور اس عرصے مین تمامی مخالفین بھی ہمیں انتشار بنیادوں دیوار و بالاخانہ مکانات سے کرتے تھے وہ کمپنی سپاہ گورہ بعدازین موضع مذکور مین بہ شجاعت تمام گھس گئے اور دشمنونکو دست بدست مارتے جاتے تھے اور انکو اجازت ہوتی تو وہ یہ امر بہ آسانی تمام کرتے جبتک گورہ مذکور موضع مزبور سے باہر آئے باڑہی دست چپ نے گولہ رانی موقوف کی تھی گر باڑہی دست راست جواب گولہ ہاے دشمن کا ہنوز دیتی جاتی تھی اور تھوڑے عرصہ قبل از زخمی شدید ہونے کپتان ڈی اویلی صاحب کے اس باڑہی نے اتواب دشمن کو بند کردیا تھا بروقت زخمی ہونے کپتان صاحب موصوف کے ہماری باڑہی مین گولے کم ہوگئے تھے اسپر بھی کپتان صاحب کو زخمی شدید تھے ایک ہیٹی توپ پر بیٹھے رہے اور حکم سرکرنے توپ کا دیتے رہے اور یہ باڑہی اسی سبب سے اسوقت تک جاری رہی جبتک کوئی باقی نرہا باعث موجود نہونے سواران کے ہم دشمنون کا تعاقب نہ کرسکے کو ہمنے انکو اس قدر محنت اور مشقت سے شکست دی تھی اور ہمکو اور کوئی امر سواے اسکے باقی نہ رہا تھا کہ واپس مراجعت کرکے قلعے مین چلے آوین اور یہ امر ہمنے حتی الامکان بہ انتظام تمام شروع کیا جب دشمنون نے یہ دیکھا کہ ہم مراجعت بجانب قلعہ کرتے ہین تب انھون نے توپین لیکر ہمارا تعاقب کیا اور تمام راستے مین آگرے تک گولہ رانی اس طور سے جاری رکھی کہ اچھا تجربہ کار جسطرح کرتا ہے اور اُنکے سوار جوق جوق ہمارے چپ و راست آکر اسقدر تنگ کرتے تھے کہ ہم سے ایک گولہ بھی بعدازین سر نہو سکا۔

آخر کار تمام فوج ساڑھے چھ بجے شام کے بعد از جنگ سخت تین گھنٹے کے قلعے مین پہونچی جب یہ فوج واپس آتی تھی اُنکو ملیشیا کے پیادہ دو راستے ہٹے اور اپنی فوج کے عقب مین آکر اسکی حفاظت کی اور اسوقت تک اُنکے عقب مین آئے جبتک یہ فوج ماندہ و کار دیدہ قلعے مین پہونچ گئی ہرچند یہ تدبیر محافظت کی عمل آئی تھی تاہم سواران مفسدین بجانب چھاونی آگرہ روان ہوے اور جبتک یہ فوج گورہ قلعے مین گئی انھون نے چند مکانات کو آگ لگادی تھی بعداز غروب آفتاب برجہاے قلعہ سے اکثر مکانات شعلہ ور نظر آتے تھے اور شب دوم کو بھی

یہی حال رہا غرض کہ کوئی مکان چھاونی ایسا نہ تھا جسکو گزند آتش کا نہ پہونچا ہو اور اگر کوئی مکان
یا شئے آگ سے بچی تھی اُسکو مفسدین نے اور طرح خراب اور برباد کیا تھا دروازہ دریچہ چوکھاٹ
وغیرہ سب نکال کر لے گئے بلکہ لکڑی کا نام بھی باقی نہ رکھا اور سواے دیوار خشتی کے مکانات
مین اور کچھ نظر نہ آتا تھا بروز دوم دشمن ناپدید ہو گئے اور تمام مفسد بجانب بھرت پور روانہ ہو گئے
اور یہان انتظام آگرہ بخوبی ہو گیا۔

جہلم

چودہ رجمنٹ ہندوستانی مقیم مقام ہذا نے علامات فساد ظاہر کیے اسلیے مناسب تصور ہوا کہ
[illegible] ۲۴ رجمنٹ شاہی مع تین ضرب توپ زیر حکم لفٹنٹ کوک صاحب کے اور کسی قدر
سواران ملتانی نو ملازم تحت حکم لفٹنٹ کند صاحب کے راول پنڈی سے جا کر سپاہ رجمنٹ
مذکور کے اسلحہ چھین لین اور تاریخ ۷- ماہ جولائی قریب نواخت ۴ گھنٹہ شام کے یہ فوج مقام
دینا سے بجانب میدان پریڈ جہان ۱۴ رجمنٹ آمادہ فساد ہو کر مستعد کھڑی تھی روانہ ہوئی
اس سبب فوج کی افسری پر کرنیل ایلس صاحب متعلقہ ۲۴ رجمنٹ شاہی مقرر ہوئے
جب سپاہ مفسدین نے اس فوج گورہ کو آتے دیکھا پریڈ سے بھاگے اور اپنے افسرون پر
ایک فیر کر کے اپنی لین اور دیگر مقامات پہرہ مین پناہ گیر ہوے اور وہان سے بنادیق سر کرنا شروع
کین ۲۴ رجمنٹ شاہی نے انکی لین کی جانب کر کے انپر حملہ کیا مگر مکانات چھاونی کی بنا دانکو ایسی پکی
تھی کہ ہمارا نقصان اس حملے مین بہت ہوا کپتان سپرنگ صاحب کو زخم کاری لگا اور وہ بعد ازین
مر گئے کرنیل ایلس صاحب اور لفٹنٹ سٹریٹ فیلڈ صاحب زخمی شدید ہوے اور لفٹنٹ [illegible] صاحب
نے زخم سخت پہونچا دو سارجنٹ اور ایک کورپورل اور ۲۱ گورہ قتل اور ۳۸ زخمی ہوے اور مفسدین
سے ۶۸ سپاہی بعد از جنگ مذکورہ بالا گرفتار ہوے اور توپ سے اڑا دیے گئے اور بعد ازان ہر روز
کچھ کچھ سپاہی گرفتار ہو کر اڑا دیے جاتے ہین اور اب تک یقین ہے کہ کل رجمنٹ مفسد تباہ اور برباد
ہو گئی ہوگی کچھ سپاہ مفسد بجانب راول پنڈی اور تھوڑی سی بہ سمت جھنگ فراری ہوئی مگر
گرفتار ہو کر اڑا دی گئی دو کمپنیان اس رجمنٹ کی جو بجانب راول پنڈی ہمراہ خزانہ سرکاری
کے روانہ ہوئی تھین انھون سے بھی کچھ علامات فساد کے ظاہر ہوے اور اسی سبب سے

اُنکے بھی ہتھیا چھین لیے تھے اسیر بھی وہ جادۂ راستی پر نہ آسکے لہذا تھورن ہل صاحب کمشنر جہلم نے اُنکی نسبت حکم قید کا صادر فرمایا اور وہ جیلخانہ ضلع مین مقید ہوسے اور زنجیرین بہت بھاری اُنکے ڈالی گئین یہ سپاہی اسقدر مفسد تھے کہ گو گرفتار ہو کر جیلخانے مین مقید ہوسے تھے مگر تاہم وہ لوگ برملا حکام کو دشنام دیتے تھے اور بہت سخت اور درشت کلمات کہتے تھے۔

نصیر آباد

بتاریخ ۲۸ ماہ مئی بوقت نو اخت ۴ گھنٹہ شام دو کمپنی ۱۵ رجمنٹ نے فساد برپا کر کے توپون پر قبضہ کر لیا اور لیکر اپنے پاس رکھین ہرچند رسالے نے دو تین حملے بھی کیے مگر توپین اُنسے نہ لے سکے کپتان سپوتسوڈ صاحب اور کورنٹ نیو بری صاحب قتل ہوسے کپتان ہاردی صاحب اور لفٹنٹ لوک صاحب زخمی ہوسے مگر تیس رجمنٹ ۴ بجے سے نو بجے تک قائم رہی اور بجے اُنکو ۱۵ رجمنٹ نے کہا کہ آکر ہمسے ملجاؤ ورنہ توپ لاکر تمپر گراب مارینگے کرنیل کیمبل صاحب نے مرتبہ آخر ایکبار پھر سپاہ کو سمجھایا مگر ان سب نے صاحب کو صلاح دی کہ مقام نصیر آباد مین نہ رہو اور کہین اور بھاگ جاؤ ورنہ ہم ذمہ دار آپ کی جان کے نہ ہوسکینگے یہ سنکر سب صاحب مقام نیور کو بوقت شب روانہ ہوسے اور اُنکے روانہ ہوتے ہی سب بنگلون مین سے شعلہ ظاہر ہوا۔

رسالہ بھی مع افسران یانزوہم رجمنٹ روانہ نیور ہوسے اور مقام مذکور مین سب افسرون کی اُنکی اپنی سپاہ نے بندوقین سرکین مگر کسی کو زخم بھی نہ پہونچا فوک صاحب اور ہارکورٹ صاحب اور ہوڈ صاحب اور اندر دصاحب بہ سلامت مقام اجمیر مین پہونچے کرنیل پینی صاحب کمانیر رسالہ راستے مین نیور آتے ہوسے گھوڑے سے گر کر مر گئے۔

ایک وقائع نگار احوال اس مقام کا اسطرح تحریر کرتے ہین کہ جب فساد میرٹھ وغیرہ مین ہوا اُسکے بعد فوراً نائرہ ہنگامہ پردازی اس نواح مین بھی شعلہ ور ہوتے لگا اور اول فساد ان اضلاع مین جو ہوا وہ اس مقام نصیر آباد مین ہوا تھا اور حسب دستور جیسے جوامر ہونے والا ہوتا ہے اُسکے علامات اول ہی نمودار ہوتے ہین ویسے ہی اس بلوے کے بھی علامات یعنی ناخوشی اور نارضامندی سپاہ کی تمام باشندگان مین مشہور رہو ئی اس شہرت کے باعث سے جو تجاویز

ممکن تھین وہ عمل مین آئین یعنی اول بمبی لانسر کو حکم ہوا کہ شب کو مسلح رہا کرین اور کچھ آئین کے
چھاونی مین گشت کیا کرین اور توپین تمام شب بلکہ ہر وقت کسی ہوئی رہتی تھین اور انمین
گراب بھری ہوئی رہتی تھی اور گولنداز گو ہندوستانی تھے مگر انکی وفاداری اور نمک حلالی پر
اعتماد تھا۔ ۲ گورہ - ۸۳ رجمنٹ شاہی اور کچھ گولنداز گورے مقام ڈیسا سے جو قریب
دو سو میل کے فاصلے پر نصیر آباد سے بجانب جنوب واقع ہے طلب ہوے ان تجاویز سے
گونہ اطمینان باشندگان چھاونی نصیر آباد کا ہوا تھا مگر بتاریخ ۲۸ - ماہ مئی بوقت نواخت
۳ گھنٹہ سہ پہر فوج ہندوستانی نے جسمین ۱۵ اور ۳۰ رجمنٹ تھی بلوہ شروع کیا اور سب سپاہ
اپنی لین سے باہر نکلی اور بندوقین بھر کر اپنی لین کے آگے کالم بنا کر کھڑی ہوئی اس عرصے
مین کچھ سپاہ مفسد ان رجمنٹ کی بجانب توپخانہ ہندوستانی گئی اور وہان گولندازونکو ترغیب
دیکر سب توپین اپنے قبضے مین کرین شروع بلوے مین تو اکثر سپاہی ان دونون رجمنٹ کے
تابعدار اور فرمان بردار معلوم ہوے اور انھون نے اپنے افسرون کے تمام احکام کی تعمیل
بھی کی مگر جب انکو حکم ہوا کہ اپنی رجمنٹ والون پر جنھون نے قبضہ توپون کا کر لیا تھا فیر کرین
انھون نے اس حکم کی تعمیل نہ کی کیونکہ انکا یہ ارادہ تھا کہ آخر کو مفسدین کے شامل ہونگے یہ
حال دیکھ کر افسران انگریزی کو اور کوئی امر سواے واپس آنے کے اپنی فوج مین سے باقی
نہ رہا اور جب وہ واپس آئے تو سپاہ نے بہت شور وغل کیا اور کچھ بدزبانی بھی کی اور گولیان
بھی انپر چلائین بعد بلوے کے چند لمحہ مین تمام اول بمبی لانسر طیار اور مسلح ہوکر اور کالم جنگی باندھ
کر بجانب توپخانہ باشندہ کو روانہ ہوکر جب نزدیک پہونچے تو توپخانے نے ایک ایک
فیر انپر ہوئی ادھر سے حکم حملہ کرنے کا ہوا اور توپخانے پر حملہ ہوا تروپ ششم نے بسرکردگی
کپتان سپوٹس ووڈ صاحب کے حملہ کیا اور انکے بعد اورون نے بھی اپنے اپنے افسر کے
ماتحت توپخانے پر حملہ کیا مگر توپون نے ایسی بارش آہن کی کہ بہت آدمی اور گھوڑے غرق
دریاے فنا ہوے بلکہ امید فتح کی منقطع ہو گئی تھی اسپر کرنیل پینی صاحب نے حکم تعاقب ترک
کرکے حکم مراجعت کا صادر فرمایا اور تمام سپاہ اس ترکیب سے ہٹتی ہوئی واپس آئی کہ
اگر مفسدون کا تعاقب کرتے تو کچھ فائدہ نہ اٹھاتے اس ہنگامے مین گورنمنٹ نیوبری صاحب

گئی گولیان کھا کر جان سے سیر ہو کر زمین پر گرے اور مفسدین نے انکی لاش کو بضربات شمشیر پارہ پارہ کر ڈالا کپتان سپوٹس ووڈ صاحب بھی عین ہنگامے مین کام آئے اور کپتان یوچ صاحب اور کپتان ہارڈی صاحب دونون زخمی ہوئے بعد ازین مفسدین نے بنگلہ ہاے انگریزان جلانا شروع کیے اور عرصہ قلیل مین تمام چھاونی نصیرآباد شعلہ ور تھی وہ صاحب لوگ جو آتش فنا سے محفوظ رہے بجانب مقام اجمیر روانہ ہوے اور کشتہاے مزرعہ اور کوہ ہاے گرد نواح کی راہ سے بہ ہمت مقام بیورا ہی ہوے بعد از سطے کرنے ۱۸ میل کے صاحبان مفرورین افسران ۳۰ رجمنٹ ہندوستانی سے جو قبل از صاحبان مذکورین چھاونی نصیرآباد سے مفرور ہوے تھے ملاقی ہوے اور یہان کرنیل پینی صاحب نے بباعث ہجوم افکار اور گر پڑنے گھوڑے سے جان بحق تسلیم کی باقی ماندہ صاحبان راستے مین نہایت تکلیف از طرف خورد و نوش اٹھا کر اور اکثر خطرات سے بمشکل جان بچا کر بتاریخ ۳۰ ماہ مئی ۱۸۵۷ء بوقت نواخت ۱۱ گھنٹہ روز وارد مقام بیور ہوئے اور آئندہ تکلیفات سے خیلے محفوظ رہے۔

کرانچی

اس مقام مین بھی ویسا ہی اندیشہ لوگون کے دل مین غالب ہوا تھا جیسا اکثر مقامون مین جنکا ذکر سابق ہو چکا ہے پیدا ہوا تھا بتاریخ ۱۳ ستمبر علامات انحراف ظاہر ہوئے گو تدابیر مستحکم حکام وقت سے علامات مذکورہ بہت جلدی فرو ہو گئی تھین۔

بروز یکشنبہ بہنگام گیارہ یا بارہ بجے شب کے میجر گریگر صاحب کمانیر ۲۱ رجمنٹ ہندوستانی کو ایک حوالدار اور دو اور شخصون نے آکر اطلاع دی کہ فوج مین کچھ فساد ہونے والا ہے اور اگر تدابیر مستحکم عمل مین نہ آئین تو اسی شب فساد عظیم برپا ہو گا میجر صاحب نے اسکی اطلاع فوراً جنرل صاحب کو کی اور توپخانہ اور جسقدر گورے دوم رجمنٹ شاہی کے موجود تھے چشم زدن مین طیار ہو کر میدان مین آ گئے خبر اس طیاری کی ایسی جلدی مشتہر ہو گئی جیسے کہ آگ ہوا سے پھیل جاتی ہے اور تمام شہر مین تہلکہ مچ گیا اب سواے اسکے اور کوئی آواز گوش زد نہوتی تھی کہ کہین سے آواز گاڑی کی اور کہین سے آدمیون کے چلنے کی آتی تھی اور کسی طرف سے گھوڑے کی ٹاپ کی اور کسی جانب سے توپ کے پہیون کی کان مین آتی تھی افسر لوگ

گھوڑون کو پاشنہ ڈال کر ساکنین کو اس حال سے اطلاع کرتے تھے لوگو نکو گمان قبل از
اس واردات کے بھی اس سرکشی کا نہ تھا اور اسی سبب سے یکایک جو موقع ظاہر ہوا تو انکے
دلون مین تردد اور ہراس از حد پیدا ہوا خیر خواہ لوگو نکو فوراً اطلاع اس سرکشی کی دہی گئی مگر
انکو نوبت مکان محفوظ بنانے کی نہ آئی اسوا سطے چند اشخاص تو توپخانے کے کوارٹر گارد مین
اور بعضے فیوزلیر کے مکان گارد مین بھاگ کر پوشیدہ ہوے بعضے اول رجمنٹ گورہ کی ڈیوڑی
جا چھپے اور جو لوگ واقف اور ہوشیار تھے وہ گودام میگزین مین سوار ی ہوے مگر ایک
بڑا گروہ جسمین اکثر میم لوگ تھین جاکر مکان مس کوٹ دوم رجمنٹ گورہ مین پناہ گیر ہوا مگر یہ مکان
محفوظ اور لائق پناہ دہی کے نہ تھا کیونکہ اُسمین دروازے اور دریچے بکثرت تھے لیکن خوف
اور ہراس مین ہوش لوگو نکے بجا نہین رہا کرتے اور اُسوقت مس کوٹ مین عجب کیفیت
گذرتی ہوگی جو میم لوگ اپنے مکانون سے گھبرا کر بھاگی تھین اُسمین سے کسی کے پیر مین تو
جوتا بھی نہ تھا اور کوئی پوشاک شب خوابی ہی پہنے ہوے بھاگی آتی تھی کوئی کسی طرح اور
کوئی کسی ہیئت سے چلی آتی تھی غرض کہ یہ عالم بھی دیدنی تھا اور صاحب لوگ پائجامہ
شب خوابی پہنے ہوے اور بنادیق اور شمشیر وغیرہ ہاتھون مین لیے ہوے اسیطرح چلے
آتے تھے جیسے ترک دشمنو نکے قتل پر آمادہ ہوتے ہین اور بہ نظر اسکے کہ لوگون پر کچھ ہراس
ثابت نہو انگریز جو رٹ پی رہے تھے اور برانڈی اور پانی مخلوط کر کے استعمال مین لاتے تھے
اور اُسکے نشے مین خود ہتھیار یعنی شمشیر وغیرہ کو حرکت دیتے تھے تو ایک عالم رستخیز نمودار ہوتا تھا
ایک طرف تو یہ حال تھا اور جانب دیگر مقام ہذا کے ۱۲ رجمنٹ کو حکم ہوا تھا کہ اپنی لین سے
باہر آکر صف آرا ہون اور جب وہ پکارے گئے تو کئی سپاہی غیر حاضر تھے اور اُنکے اکثر اسلحے بھی
موجود نہ تھے بعد ازین فوراً رو بروے توپخانہ اور بحاضری سپاہ دوم رجمنٹ گورہ سپاہ ۱۲ رجمنٹ
ہندوستانی کے ہتھیار چھین لیے اس عرصے مین کوئی علامت فساد کی ۱۴ رجمنٹ ہندوستانی سے
ظاہر نہین ہوئی ہر چند بعض بعض شخص یہ کہتے ہین کہ جب ۱۲ رجمنٹ کو حکم لین سے باہر آنے کا
ہوا تھا اُسوقت ۱۴ رجمنٹ بھی خود بخود بدین ارادہ طیار ہوئی تھی کہ درصورت ضرورت اور موقع
ثہ قت کے وہ بھی شامل رجمنٹ ۱۲ ہو جاویگی مگر ۱۴ رجمنٹ مین اتفاق کل سپاہ غیر ممکن تھا کیونکہ

اُنمین اکثر سپاہی تو قوم یہودی تھے اور باقی یوریپیا اور یہ امر راست اور درست ہے کہ انمین بھی دو سو سپاہی یوریپیہ تھے مگر یہ دو سو نفر موجودگی باقی ماندہ سپاہ رجمنٹ مذکور کے جو اُنسے درباب فساد کے کبھی متفق نہوتے کوئی امر مفسدانہ ظہور مین لاتے۔

کپتان صاحب پولس نے بفور فرار ہونے چند سپاہ ۱۲ رجمنٹ اپنی سپاہ پولس کو اُنکے تعاقب مین روانہ کیا اور روز دوم دس سپاہی گرفتار کرکے لائے انمین سے سات کو پھانسی ہوئی اور تین توپ سے اُڑادیے گئے جسوقت ان سپاہیونکے گلے مین پھانسی ڈالی وہ روئے اور خواستگار امان جان کے ہوے اور یہ عذر کیا کہ ہمارا پہلا قصور ہے اور ہم بخوف توپہا جو ہمارے سامنے نصب کی گئی تھین بھاگ گئے تھے مگر کمبختونکو یہ یاد نہ رہا کہ وہ مسلح آگے اور انھون نے سپاہ پولس کا مقابلہ کیا تھا سواے اسکے ایسے سپاہی جو طرف توپ کو دیکھکر بھاگ جاوین انکا قتل بھی بعلت نامردانگی واجب اور لازم ہے توپ سے اُڑانے کا ہم لائق دیکھنے کے نہین ہوتا جب مجرمونکو توپ سے باندھا تو اُنکی زبان سے ایک حرف بھی نہ نکلا اور جسوقت حکم ہوا اسیوقت پارچہ ہاے گوشت اُڑتے ہوے نظر پڑے بعضے اعضا تڑپتے ہوے ۱۲ رجمنٹ کے سامنے گرے جسکے دیکھنے سے اکثر دلون مین ایسا اثر پیدا ہوا کہ بہت آدمی حالت غشی مین گر گئے اور تماشائی مجرمون کے توپ سے بندھے رہے اور آنکھین اُنکی پتھرا کر ایسی ہو گئی تھین جیسے کسی آسیب یا بھوت کی آنکھین ہوتی ہین

آرہ

رجمنٹ ۷ و ۸ مقیم مقام دیناپور ۲۴ - ماہ اگست تک خیرخواہ مشہور تھی مگر اُس روز بوقت نو افشت دو گھنٹہ بعد دوپہر سب سپاہی اپنے اپنے ہتھیار باندھکر روانہ بطرف دریاے سون ہوے اور شبا شب وارد بکنار دریاے مذکور ہوے بروز دوم یعنی یکشنبہ وقت صبح تمام عمارات متعلقہ مردمان سڑک آہنی جو برلب دریاے مذکور واقع تھین شعلہ ور نظر آئین اور ایک چٹھی ڈیک صاحب مجسٹریٹ کے پاس کسی شخص مقیم دیناپور کی یہ اطلاع اس امر کے آئی کہ آج یعنی بتاریخ ۲۶ - سب سپاہ تینون رجمنٹ کی فساد برپا کریگی سوارون نے اور اشخاص نے بھی خبر دی کہ سپاہ مفسد دوسرے کنارے پر آگئی اور غارتگری اور آتش زنی بنگلہ ہا کر رہی ہے

یہان خوبی قسمت سے پینتالیس سپاہ سکھ اور چار افسر ہندوستانی بمقام آرہ انکے پاس تھے
اور صاحب مجسٹریٹ نے ان سب سپاہیون کو حکم دیا کہ صاحب جج کے حاطے کو جاکر مضبوط اور
محفوظ کرین اس عرصے مین دلیبرن صاحب اور ہویل صاحب اسسٹنٹ گھوڑا دوڑاتے ہوے
آئے اور آکر خبر دی کہ سپاہ مفسدین نے ایک کشتی اپنے قبضے مین کرلی ہے اور اسمین تھوڑے
تھوڑے سپاہی سوار ہوکر اس کنارہ دریا کے آتے ہین اور کل مفسدین کی تعداد قریب دو یا تین
ہزار کے تبلائی چونکہ سب ساکنین اس شہر کے یکجا جمع ہوگئے تھے انھون نے تجویز کی کہ
بویلٹ صاحب بارک ماسٹر کے بنگلے مین پناہ گیر ہون کیونکہ بنگلہ مذکور ہر طرح مضبوط اور جنگی بنا
گیا تھا اور اسمین رسد وغیرہ بھی جمع تھی اور یقین تھا کہ وقت ضرورت اسمین حفاظت جان بھی
ہوگی چونکہ صاحبان متعلقہ سڑک آہنی کو خبر اس فساد کی نہین ہوئی تھی اسواسطے کوک صاحب نے
خود درخواست دی کہ مین جاکر انکو لے آتا ہون اور جاکر مین صاحب اور ڈاکٹر صاحب
اور مین صاحب کو جنکا بنگلا ساڑھے تین میل کے فاصلے پر مقام آرے سے تھا اطلاع دی
اور مین صاحب کو مع میم اور بچے کے سلامت لے آئے تب قریب بنگلے کے ہوپہنچے تو
انھون نے دیکھا کہ دھوان اس جانب دریا سے اٹھتا ہے یہ دیکھکر انھون نے مصلحت اسمین
سمجھی کہ موضع عنایت مین جو قریب لین سپاہ کے واقع تھا جاکر پناہ گزین ہون اور انکو یہ توقع
تھی کہ انکے ملازم انکو وہان بچار کھینگے اور ملازمین نے بھی انکی توقع کو قوی کیا اور کہا کہ ہم تمسکو
بچا دینگے اور موضع مذکور مین کچھ اندیشہ نہین ہے اور ویکٹر صاحب نے بھی یہ صلاح ملازمین
یہی صلاح مستحسن سمجھی کہ مع میم صاحبہ اور پانچ بچونکے موضع مذکور مین جاگزین ہون الا ملن صاحب
مع میم صاحبہ اور پانچ بچونکے بجانب برار گھاٹ ہو آٹھ میل آرے سے برلب دریاے
گنگ واقع ہے روان ہوے اور وہان سے بہ سلامت دیناپور پہونچ گئے چونکہ اُس
روز مفسدین کے آنے کا امکان نہ تھا اسواسطے کوک صاحب پھر موضع عنایت مین گئے
اور مین صاحب کو مع میم صاحبہ اور بچے کے آرے مین لے آئے صاحب موصوف نے
ڈکٹر صاحب کو بھی بہت فہمایش آرے سے آنے کی کی تھی مگر انھون نے کچھ نہ مانا اور اپنے ملازمون
کے کہنے سے مقام مذکور ہی مین رہے مین صاحب وغیرہ کو دلسن صاحب اور انکی میم کے

جو اُسی روز وارد آرہ ہوئے تھے روانہ گھاٹ کیا اور وہان سے صاحبان ممدوحین بحفاظت
حافظ حقیقی بہ سلامت مقام دینا پور مین پہونچ گئے اگرچہ انپر رستے مین بہت تکلیف اور سختی
گذری مگر جان بہ سلامت رہے —

ایک صاحب حال اِس مقام کا اسطرح بیان کرتے ہین کہ بعد از کھانا کھانے کے بنگلہ بویل صاحب
مین ہم سب بہ تفصیل ذیل قلعہ مین جا کر شب باش ہوئے اور ہمنے تمام شب بہ آرام تمام بسر کی
تفصیل یہ ہے یعنی لٹل ڈیل صاحب ڈیک صاحب کوم صاحب کولون صاحب بویل صاحب
فیلڈ صاحب کوک صاحب ہیلی صاحب اندرسن صاحب نیٹ صاحب ڈی کوسٹا صاحب
ڈی سوزا صاحب گوڈفری صاحب ڈیلرن صاحب ہویل صاحب اور سید عظیم الدین حسین صاحب
ڈپٹی کلکٹر مع سپاہ سکھ غرض کہ یہ سب صاحب بہ آرام تمام تمام شب قلعے مین رہے بروز دوم
یعنی بتاریخ ۲۷ - وقت صبح چونکہ مفسدین اب تک نہین آئے تھے ہم سب باہر قلعے کے آئے
اور احاطے مین چاے پی رہے تھے کہ خبر اس امر کی ہمارے پاس آئی کہ کور سنگھ کے آدمیون نے
آکر بویل صاحب کے سائیسونکو مارا اور گھوڑے صاحب کے چھین کر لے گئے یہ خبر سنکر
ڈیک صاحب مع چند دیگر صاحبو نکے اور سکھو نکے طیار ہوئے کہ جا کر گھوڑے چھین لاوین
اس عرصے مین ایک چپراسی نے آکر خبر دی کہ سپاہ مفسد بازار مین آگئی لہذا اب تضییع اوقات
مناسب نہ تھی اسواسطے ہم سب قلعہ مین گئے اور دروازہ ہاے قلعہ کو اندر سے بند کر دیا
اور چار گھوڑے ایک احاطہ متصل بنگلہ مین جو بجانب شمال واقع تھا طیار رہے چند ساعت
ہمکو گذری تھی کہ مفسد بسر کوڈگی صوبہ دار بہادر احاطہ کچہری کلکٹری مین جاتے
ہوئے نمودار ہوئے اب وقت چھ بجے کا تھا اور سپاہ نجیب جنمین سے ۵۷ نفری مقام
آرہ مین موجود تھی استقبال مفسدان کرکے اُنکے شریک ہو گئے اور سرغنہ مفسدین
کو اپنے ہتھیار بطور نذر دکھلائے سپاہیان مذکورین نے نشان خرابی کا بھی دیا اور
ہمارا مقام بھی بتلا دیا اور بیوگل بجا اور قریب دو ہزار آدمی مفسدہ ہماری جانب
آئے مگر ہم چند آدمیون نے اُنکو متعجب اور ناچار کر دیا آخرش سواے واپس جانے کے
اور کچھ اُنسے نہو سکا چند مفسدین نے درختون کی پناہ لی اور بعضے بویل صاحب کے

بنگلے مین جا کر پناہ گیر ہوے کچھ جنوب کی جانب اور کچھ شمال کی طرف چلے گئے اور سب طرف
سے ہمپر گولیان برسانی شروع کین مگر اُنسے ہمارا چندان نقصان نہوا قریب ایک بجے دنکے
مفسدین نے پھر ہماری قیام گاہ پر حملہ کیا اور وہی نتیجہ پیش آیا یعنی شکست کھا کر بھاگ
گئے اب انھون نے اور تدابیر ہمارے قلعے سے نکالنے کی کین اور وہ یہ تھی کہ ایک گاڑی
بھر کر بانس اور گھاس لائے اور پانچ یا چھہ تھیلی فلفل سرخ کی اسمین رکھکر بجانب شرق قلعے
کے بفاصلۂ ۳۰ گز ہم لوگون سے انبار کر کے اسمین آگ لگا دی دھوان گھاس وغیرہ کا
اور بو فلفل سرخ کی سے دم بند ہوتا تھا مگر ہماری خوش نصیبی سے اُسوقت ہوا شرقی بتیزی
تمام چلنی شروع ہوئی اور تمام دھوان وغیرہ سب مکان کے اندر کمرے مین سے اُڑ گیا ایک
حوالدار آٹھ رجمنٹ کا نزدیک ایک درخت کی اوٹ مین کھڑا ہو کر سپاہ کو کہ رہا تھا کہ حملہ کرو اور
ہم لوگونکو بدشنام یاد کر رہا تھا کہ فیلڈ صاحب خطرۂ جان کر کے اوپر بنگلے کے گئے اور وہان
سے ایسی گولی ماری کہ حوالدار مذکور مر گیا چند آدمی جو اُسکے پاس کھڑے تھے انھون نے
لاش کو اٹھا کر آگ مین ڈال دیا اور اسطرح اُس آگ مین شعلہ ور اور متعفن کیا اب ایک گھنٹے کی
مہلت ہوئی یعنی ادھر سے کوئی گولی نہ چلی اس عرصے مین ہم لوگون نے کچھ بسکٹ کھانے اور
پھر شراب پی قریب پانچ بجے شام کے مفسدین بمرتبہ سوم حملہ آور اور پسپا ہوے بعد ازان
تمام شب گولہ رانی موقوف رہی ڈیک صاحب نے شب کو پہرے وغیرہ مقرر کیے اور تمام
روز نہایت تحمل اور مردانگی سے کام کیا تھا اور کہتے تھے کہ تم سب ناامید اور دل شکستہ نہو اس
قلعے مین ایسے ایسے شیر دل اور مردانہ آدمی ہین کہ انکا مغلوب کرنا آسان نہین اور وہ ایسے نہین
کہ جم غفیر مفسدین خون تشنہ کی دیکھکر خوف زدہ یا دل باختہ ہون اور دیکھو تمنے کئی مرتبہ دلیری
اور مردانگی مفسدین کی آج بھی دیکھ لی ہے غرض کہ سب پہرے والے تو اپنے اپنے مقامات
پر تعینات ہوے اور باقی قدرے آرام لینے اپنے قیام گاہ پر گئے ہمارے پاس ایک یا دو
چٹائی یعنی بوریہ فرش تھے اسواسطے ہم اکثر لوگون نے خالی زمین پر سو لیے اور خشت بجاے بالش کے
سر کے نیچے رکھی شبکو کوئی امر لائق تحریر وقوع مین نہ آیا مگر مفسدین کبھی کبھی ایک دو گولیان ہمارے
مکان کے برآمدے پر مار دیتے تھے تاکہ ہم غافل نہو جاوین جو حملے مفسدین نے ہمپر کیے تھے اُنمین قریب

مقتول اور مجروح ہوئے تھے اور ایک شخص درخت پر بڑھکر ہماری طرف جھانکتا تھا کہ ہمین ہماری ایک گولی نے اسکو درخت سے زمین پر گرادیا اور وہ تین روز تک تڑپتا رہا اور بعد تین روز کے مرگیا جب تک وہ زندہ تھا مگر اسکی طاقت نشست برخاست کی طاق ہوگئی تھی اکثر دیکھنے مین آیا کہ جانوران گوشت خوار مثل زاغ و زغن اسکا گوشت نوچ نوچ کر کھاتے تھے اور کبھی وہ دست و پا اُنکے اڑانے کو ہلاتا بھی تھا مگر چونکہ طاقت کافی اُنکے اندفاع کی نہ رکھتا تھا اسواسطے انکو دور نہ کرسکتا تھا۔

تاریخ ۲۷ - روز سہ شنبہ اس روز وقت صبح مفسد ایک برنجی توپ چھوٹی لائے اور دویل صاحب کے بنگلے پر لاکر نصب کی اور ایک اور ضرب لاکر ہمارے شرق کی طرف لگائی اور اُنسے گولہ ریزی شروع کی مگر انکا فن گولہ اندازی کا کامل تھا اسواسطے اکثر گولے بالا بالا جاتے تھے اور بعضے دیوار کو لگ بھی جاتے تھے مگر اس سے چندان نقصان نہوتا تھا اور اس روز بندوق کم کام مین آئین صرف توپ ہی چلتی رہی ایک ہمارا سکھ سپاہی مجروح علاوہ بندوق سے ہوا یہ شخص ایک سوراخ کے جو دیوار مین واسطے تفنگ زنی کے کر رکھا تھا کھڑا تھا کہ گولی آکر اسکے سر مین پیچھے کی طرف گردن سے اوپر لگی ڈاکٹر ہال صاحب نے اس حکمت سے اسکا معالجہ کیا کہ اب وہ اپنے رفیقون کے ساتھ کار سرکار مین مصروف اور سرگرم ہے اب دشمنون نے یہ چاہا کہ ہماری دیوار مین بجانب شرقی و جنوب شق کردین اور بیچ پناہ دیوار کہنہ کے جمع ہوکر اسکی تدبیر مین تھے کہ ہمارے سکھ سپاہیون نے اُنپر حملہ کیا اور بندوقین مارین ایک سکھ نے دلیری کرکے جو شق کہ دیوار مین ہوا تھا اُسکو زیادہ کرنے کے دو عدد بیلچہ اور کلھاڑی دیگر جنسے وہ کھودتے تھے اندر کھینچ لی جس سے بعد ازین بہت کام برآمد ہوا اب باقی ہمارے پاس کم پانی رہا اور کھانا بھی کم وزن ملنے لگا صرف دال اور چاول اور قدرے چنے کھانے کو ملتے تھے اور نمک نہ رہا تھا ہم تدبیر حزم اور احتیاط کی جو ضرورت تھین عمل مین لاکر خواب کرنے اپنے اپنے مکانون پر گئے اور ہم مین سے چار صاحب لوگ اور جسقدر کہ سکھ سپاہی منظور ہوتے تھے ہمیشہ جگا کرتے تھے اور اُنکی تبدیلی دو دو گھنٹے بعد ہوا کرتی تھی۔

تاریخ ۲۸ - روز چہار شنبہ قریب چھ بجے صبح کے بوگل واسطے جمع ہونے تمام فوج کے

بلند آواز نہوا اور تینون رجمنٹ آکر ریٹ پر جمع ہوئین اُنکی وردی بھی اُنکے جسم پر تھی مگر پائجامے وردی کے نہ تھے سواے اُنکے سو آدمی اور بھی اور دو ہزار آدمی کور سنگھ کے موجود تھے آٹھ بجے کور سنگھ مذکور ایک تام جام یعنی ہوادار پر سوار آیا اور ملاحظہ اپنی فوج نمک حلال کا کرکے احکام ضروری دیے بعد ازین سب سپاہی بجانب شہر روان ہوئے اور پانچ سو آدمی ہماری حفاظت اور نگہبانی کو وہان رہ گئے جس وقت یہ سب فوج جمع ہوئی تھی اُسوقت ہمکو کمال اندیشہ ہوا تھا کہ اب ہمارا اخیر روز زندگانی کا آگیا کیونکہ ایک گروہ بے شمار مفسدین کا جمع تھا اور ہم یہ سمجھ چکے تھے کہ سب ملکر ہمارے قلعے پر حملہ آور ہونگے اور زینہ وغیرہ لگا کر ہم سب کا کام تمام کرینگے مگر ہماری خوش نصیبی سے یہ نہوا اسی اثنا مین فیلڈ صاحب ایول صاحب کوک صاحب لوٹن صاحب اور والیبرن صاحب نے جو ہم سب مین فن بندوق رانی مین قادر انداز تر تھے اپنے اپنے موقع کی جگہ پسند کرکے نشانے لگا رکھے تھے اور مفسدین نے بنگلہ ایول صاحب جاکر اُسکے گوشہ ہاے جنوب و شرقی و جنوب غربی پر مورچال قائم کیے اور توپ بھی اُسپر قائم کین اور دمدمے بیز اور الماری وغیرہ کا انبار کرکے طیار کیے اور ان مورچال سے آگ لگانی شروع کی۔ تاریخ ۲۹- روز پنجشنبہ قریب ایک بجے بعد نصف شب کے خوب آواز بندوقونکی لفاصلہ قریب ایک کوس کے گوش زد ہوئی اِس سے ہمنے جانا کہ ہماری مدد قریب آپہونچی مگر ہمکو ابھی اور سختیان اُٹھانی باقی تھین کیونکہ آواز مذکور شدہ شدہ موقوف ہوگئی اور ہمکو یقین ہوا کہ ہمارے دوستونکو شکست ہوئی ہوگی اِس سبب سے کہ مفسدین یہان بکثرت جمع تھے ایسے وقت مفسدین نے ہم پر بھی حملہ کیا مگر ہم ہر وقت ہوشیار رہا کرتے تھے اور ہمنے ایسی تفنگ زنی کی کہ سواے دو توپونکے اور سب بنادیق وغیرہ اُنکی بند کردین مگر توپین بمثل روز ہاے گذشتہ چلتی رہین ہمارے پاس چونکہ پانی کم ہوگیا تھا ہم کھودنے ایک نئے چاہ کے مین مشغول ہوے اور ہمارے سکھون نے دس گھنٹے مین اٹھارہ فٹ عمیق کنوان کھود کر طیار کردیا اور اس چاہ مین نہایت شیرین اور بکثرت پانی نکلا اِس عرصے مین مفسدین نے اکثر ترغیبین سپاہ سکھ کو دین کہ ہتھیار رکھدو اور صاحب لوگون کو سپرد کردو مگر انھون نے ایک نہ مانی اور انکو جواب بدشنام دیا اور ثابت قدم اور خوشدل رہے اور مانند صاحب لوگون کے

جنکی رفاقت مین وہ تھے کسی سے خوف نہ کرتے تھے بعد محاصرہ ہونے آج کے اول مرتبہ ہم مین سے کئی صاحبون نے غسل کیا اور دن مین ہم لوگ بویل صاحب کے باغ مین حملہ کرکے گئے اور وہان سے پانچ بھیڑیان لائے اور فوراً انکو اُنسے ذبح کرکے تقسیم کرلین بوقت صبح ایک سکھ سپاہی قرابین اور تلوار لیے ہوے ہماری دیوار کے پاس کسیطرح آگیا اور آکر خواستگار اندر آنے کا ہوا چونکہ اُسنے بیان کیا کہ مین اُس فوج کے ساتھ تھا جو کمک کو آتی تھی اس لیے ہمنے تیغا کھول کر اُسکو اندر قلعے کے بار دیا اُسنے سب حال فوج کمک کی شکست کھانے کا اور اُنکی تعداد نفری اور مقام جنگ کا بیان کیا یہ سب حال سُنکر ہمنے آیندہ جلدی کمک کے آنیکی توقع منقطع کردی اور عزم مصمم لڑکر مرجانے کا کیا قریب شام کے ہمارے دل پھر از خود محفوظ ہوے اور فکر ہمارے دل سے دور ہوگئی ہم زمین پر دراز ہوکر سکھون سے ادھر اودھر کی باتین کرتے ہوے سوگئے۔

بتاریخ ۳۰- روز جمعہ آج مفسدین نے توپ مورچال سے ہٹاکر بالاخانہ بنگلہ بویل صاحب پر قائم کی اور اُسکے سامنے روک ایک دیوار کی تھی اِس توپ سے اُنھون نے گولہ رانی کی مگر ہمارا کچھ نقصان نہوا صرف ایک گولہ دروازہ کمرے مین لگا تھا اور اُسکو توڑ کر دالان مین سیدھا چلا گیا اسی طرح کئی گولیان بھی اندر آئین مگر سوراخ کرنے دروازے اور کچھ نقصان ہمارا نہ کیا اب مفسدین نے توپ آہنی جانب شرق سے لاکر عقب بنگلے پر نصب کی اور اپنے سامنے دیوار باغ بطور روک رکھی اور اُس دیوار مین ایک سوراخ کیا اور اُسکی راہ گولہ مارنا شروع کیا اُنکے گولے دیوار قلعہ پر لگتے تھے مگر دیوار مین ایک نشان سا پڑجاتا تھا اور گولہ اُس سے رُک کر نیچے گر پڑتا تھا اب دریافت ہوا کہ دشمن ایک مکان سے جو عقب قلعہ مین واقع تھا سُرنگ لگاتے تھے یہ خبر سنکر ہمنے بھی ادھر سے سُرنگ لگانی شروع کی کہ اُنکی سُرنگ کو بیکار کردین اِس کام مین ہم سب بجوش دلی و بے تردد مشغول تھے مگر ایک یا دو روز کے بعد سُننے اِس خبر کے کہ اب سُرنگ لگتی ہے سپاہ مفسد کہین کہین قرب و جوار مین نظر آتی تھی اِس لیے ہمنے ایک دیوار عام چار فٹ بلند اوپر بالاخانے کے تعمیر کی اور اُسمین سوراخ رکھے اور اُن سوراخون سے مفسدین پر ایسی تفنگ زنی کی کہ وہ نزدیک آکر سُرنگ نہ کھود سکے بوقت شب ہم سب پھر حسب دستور قدیم اپنے اپنے

مقام پر سونے کو گئے ۔

اور تاریخ یکم اگست روز شنبہ آج کے روز کوئی امر لائق تحریر کے وقوع مین نہین آیا صرف یہ کہ دشمن دو نیون سے گولہ رانی کرتے رہے آج دو بازی باند دھیہ بھی کھون مین ادھم مین تقسیم ہوئین صبح کو بویل صاحب اور کوک صاحب نے نشنے کے برابر جاکر چند مفسدین کو غلولہ ہاے تفنگ سے زخمی کیا اور یہ صاحب بھی بست بچ گئے کیونکہ کئی گولیان دشمنون کی انکے سر کے برابر سے نکل گئین اس موقع پر کبھی کبھی سپاہی جاکر انکی جگہ پر سے بندوقین مارتے تھے اور انکو دم لینے کی فرصت نہ دیتے تھے ۔

تاریخ دوم ماہ اگست روز یکشنبہ اس روز دشمن سرنگ کھودنے مین بہت مصروف تھے اور بویل صاحب نے دو اور کوک صاحب نے چار مفسد کو نیون سے عین سرنگ کے منھ پر مارڈالے بعد ازین حاضری کھانے آئے اور بعد حاضری پھر اپنے مقام پر جاکر قائم ہوے اور انکے تفنگ اندازی سے مفسد سرنگ کے پاس کمتر آسکتے تھے اب گوڈفری صاحب نے خود خواہش کی کہ مین بہ تبدیل لباس دنیا پور جاؤنگا اور انکی درخواست سب نے منظور کی اور انکے بال اور موچھین مثال مسلمانان درست کر کے انکو پوشاک مسلمانی جو ڈپٹی کلکٹر ہندوستانی سے لی تھی پہنائی ان صاحب کا پہچاننا بہت مشکل تھا کیونکہ یہ زبان ہندی خوب صاف بولتے تھے اس روز ہمنے دیکھا کہ مفسد بہت جلد مثال ڈاک بجانب غرب کچہری کلکٹری براہ بی بی گنج بھاگے جاتے ہین اور قریب آٹھ بجے شب کے جب ہم سونے جاتے تھے ہمنے بڑا شور و غل سنا کہ ایک بازار مین جو ہماری شرق کی طرف واقع تھا ہوتا تھا ہم نے بغور جو سنا تو معلوم ہوا کہ ہمارے نوکر کچھ خوشخبر لائے ہین ہمنے دو آدمیونکو قریب آنے دیا اور انھون نے ہمکو خبر دی کہ دشمن بھاگ گئے اور انکو میجر ایر صاحب کے کمپو نے شکست دی یہ سنکر ہمکو خوشی ہوئی مگر احتمال فریب کا بھی ہوا کہ شاید یہ لوگ اس بہانے سے ہمکو باہر نکالتے ہون اس خیال سے ہمنے ایک رسّی لٹکائی اور ایک کو اوپر کھینچ لیا اور دوسرے کو ایک چٹھی دی کہ ڈاک کی طرح جلدی اسکو بمقام دنیا پور پہونچا دے عرصہ قلیل کے بعد اکثر عیسائی زن و مرد جو مقام آرہ مین

رہتے تھے ہمارے پاس آئے مگر اس ہئیت تباہ سے کہ اُنکے پاس پورا کپڑا بھی ستر پوشی کو نہ تھا یہ لوگ بروز دوم مفسدہ گرفتار ہوکر قید ہو گئے تھے اور مفسدین نے اس خیال سے انکو زندہ رکھا تھا کہ جب ہم سب بھی اُنکے ہاتھ لگ جاتے تو وہ سب کو یکجا اور ایکمرتبہ قتل کرتے مگر مشیت ایزدی اور طرح پر تھی بعدازین ہم سب مع سکھ باہر آئے اور بویل صاحب کے بنگلے پر گئے وہان ہر شے کا برا حال دیکھا ہر شے شکستہ تھی اور کتابین اور تصویرین اور کاغذ اور کاغذ حساب وکتاب پارہ پارہ کیا ہوا تھا اور جابجا پاشیدہ پڑا تھا پنکھے بھی سب اتار کر توڑ ڈالے تھے چونکہ تضیع اوقات واجب نہ تھی اس لیے ہم بالاخانے پر گئے اور وہان سے توپین اور جسقدر بارود موجود تھی لاکر اپنے مقام پر رکھی اور وہ مکان جسمین سے انھون نے سرنگ لگائی تھی اُسکو مسمار کردیا اور اُنکی سرنگ کو توڑ دیا بعدازین اپنے مقام پر آکر بآرام تمام شب بسر کی۔

تاریخ ۳۔ اگست روز دوشنبہ اس روز بعداز پینے قہوہ اور چائے کے ہمنے دیکھا کہ کیلی صاحب اور نکولس صاحب جو مقام بکسر مین رہا کرتے تھے گھوڑون پر سوار ہمارے احاطے مین چلے آتے ہین انکو دیکھکر ہمنے تین چیخین خوشی کی مارین اور نیچے اُترکر دروازہ کھولدیا یہ دونون صاحب اندر آئے اور بخوشی تمام ملے ڈیک صاحب اور کوک صاحب دونون گھوڑون پر سوار ہوکر ایر صاحب کے کیمپ کو جو اُس پار پر باس ندی کے بفاصلۂ قریب پانچ میل کے مقام آرہ سے پڑا تھا چلے کیمپ مذکور مین سب صاحب ایسی نہایت خوش دلی سے ملے بعدازین وہان سے کوچ ہوا اور یہ دونون صاحب بھی فوج کے ساتھ مقام آرہ مین واپس آگئے اسیطرح بعداز محاصرہ سات دن کے ہم بتاریخ ۳۔ ماہ اگست ۱۸۵۷ء رہا ہوئے حمد وثنا اُس خدا کی ہے جسنے ہم پر بسا طرح رحم کیا۔

طریقہ اور رویہ سپاہ سکھ کا بہ ایام محاصرہ لائق تعریف کے ہے اور کوک صاحب کی محنت اور کوشش دائمی بھی توصیف کے شایان ہے ان صاحب نے ہر ایک کام مین مدد دی ہے اور بویل صاحب نے سوا نگہبانی دشمنان اپنے علم انجینیری سے قلعہ کو جہان وہ کم مضبوط ہوا مستحکم کیا ڈیک صاحب ہمیشہ خوش و بشاش رہتے تھے اور سکھونکا دل بڑھاتے رہتے تھے

اور کوک صاحب کھانا تک پکایا کرتے تھے الغرض ہر ایک شخص نے ہمہ تن مصروف ہو کر کوشش تمام ہر امر مین کی ہے اور اس لیے بعوض ہمت مردانہ کے مستحق پانے ایسی چیز کے سوائے خالی شکر گذاری گورنر جنرل اور لفٹنٹ گورنر کے ہین جو پایدار اور قیام پذیر تر الفاظ دل خوش کن سے ہوے

مہدپور

بتاریخ ۸ - نومبر روز یکشنبہ وقت صبح فوج مجموعی مالوا کنٹنجنٹ ولایتی رو ہیلے اور مکرانی بدمعاشان شہر بسر کردگی علداد مہدپور حملہ آور ہوے یہ مفسد چار یا پانچ ہزار آدمی مسلح بہ بنادیق و شمشیر وغیرہ تھے اور باوجود اس کی سپاہ کنٹنجنٹ کہ صرف دو سو پچاس نفری تھی اور بیشی سپاہ مفسد جسکا ذکر اوپر آچکا ہے آٹھ گھنٹے ہنگامہ کارزار جاری رہا یعنی سات بجے صبح سے تین بجے بعد دوپہر تک لڑائی لڑائی رہی آخرش مفسدین نے ہماری توپین چھین لین اور ہمسے سوائے پس پا ہونے کے اور کچھ نہو سکا اب جتنے مسلمان کنٹنجنٹ مین تھے وہ سب ہمسے منحرف ہو گئے اور مفسدین سے جا ملے کپتان ملس صاحب کمانڈنگ پیادہ کنٹنجنٹ کے جب سواران گوالیار کنٹنجنٹ کو لڑا رہے تھے اور جب کنٹنجنٹ مذکور کارہاے نمایان کر رہے تھے بہ ضرب گولی مقتول ہوے ڈاکٹر کیری صاحب بہنگام مراجعت مارے گئے اور سارجنٹ میجر رو کانبل اور سارجنٹ میجر نیسن جو دونون توپخانے کے تھے وہ بھی اسی موقع پر قتل ہوے میجر ٹمس صاحب ہمراہی باقی ماندہ پیادہ و دوم رسالہ گوالیار کنٹنجنٹ فوج مالوا مین آکر شامل ہو گئے اور حال ٹمسن صاحب کی میم کا کچھ معلوم نہوا کیونکہ اُنکے گھوڑے کی ٹانگ وقت مراجعت ضرب گولی سے ٹوٹ گئی تھی باقی ماندہ افسرون نے جدھر امن اور حفظ جان سمجھا ادھر روانہ ہوے اس ہنگامے مین قریب ایک سو پچاس سپاہی کنٹنجنٹ کے ہماری جانب کام آئے اور قریب چار سو مفسد مارے گئے بعد از سفر کرنے ایک شبانہ روز بیچ جنگل اور جھاڑیونکے سب صاحب لوگ بمقام ادجین وارد ہوے اور یہان ایک صاحب بڑمد شانامے متکفل جان بر ہوے کیونکہ والیاتی اور دیگر مسلمانان ادجین درپیے اُنکے قتل کے تھے مگر یہ معلوم نہین کہ وجہ اس درپیے قتل ہونے کی کیا تھی یا بچا یہان سے بھاگ کر صاحب موصوف تاریخ دہم بمقام اندور پہونچے یہان مہاراجہ صاحب نے انپر نہایت مہربانی کی پوشاک و پاپوش اور خوراک اور شراب بکثرت دی اور ہر طرح اُنکی آسائش اور آرام کے طلبگار رہے بتاریخ گیارھوین صاحب موصوف بہنگام نواخت یازدہ گھنٹہ نصف بالا

قبل از دو پہر بمقام سُودارد ہوے انکی ہمراہی مین ایک صوبہ دار اور چھتیس جوان تنخواہ کے تھے اور اب وہ بہ سلامت موجود ہین ۔

سیالکوٹ

بتاریخ ۹ - جولائی فوج سیالکوٹ نے جسمین ایک بازدہم رسالہ غیر آئین کا اور ۴۶ ہم رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کی تھی فساد برپا کیا اور بعد از قتل کرنے اکثر صاحبونکے اور کرنے ہر طرح کی خرابی بیچ ضائع کرنے مکانات اور اسباب وغیرہ کے بجانب مشرق روانہ ہوے اور گاڑی اور بگھی وغیرہ مال یغما اپنے ساتھ لیگئے صاحبان مفصلہ الذیل مقتول ہوے کپتان بیشوب صاحب متعلقہ ۴۶ ہم رجمنٹ ڈاکٹر گرہیم صاحب جرنیلی ڈاکٹر اور پادری ہنٹر صاحب مع میم و بچہ مگر بریگیڈ برائیڈ صاحب صرف زخمی ہوے اور باقی ماندہ صاحب لوگ مع میم اور بال بچے والوں نکے قلعہ مین جاکر پناہ گیر ہوے اور اکثر میم صاحبان و بچون کو انہی سپاہیون اور سوارون نے قلعہ تک بحفاظت پہونچادیا بعد پہونچانے کے شامل مفسدین ہو گئے تھے ۔

مفسدین ایسے خونخوار ہو گئے تھے کہ اُنسے زیادہ کوئی خونریز نہوگا انکی تدابیر سب دشمنان عقل کے مانند تھین صبح نہین ہونے پائی تھی کہ سوار بطور ریزر دل اور لشکر کے تمام مقام مقابل میم چھاؤنی سے قلعے تک مقرر ہو گئے تھے اور یہ سب صاحب لوگ جو زندہ رہے صرف خدا کی مہربانی اور اُسکے رحم سے بچے کہ اسنے اپنی قدرت سے ایسا کیا کہ قاتلون کی گولیان سب خالی گئین معلوم ہوتا ہے کہ مفسدین نے میم لوگونکے اور بچونکے مارنے سے پرہیز کیا تھا بریگیڈیر صاحب کا گمان نکسالی دیا کا آخر تک انکے دل مین رہا بلکہ اسی سبب سے صاحب ممدوح بجاے بھاگنے کے آہستہ آہستہ قدم زن تھے اور انکا نتیجہ یہ ہوا کہ تین سوارون نے آکر تین گولیان انکو مارین جنمین سے ایک انکی پشت تک پہونچی تھی اسیوقت کپتان بالمین صاحب اور کپتان جیمیر صاحب بھی دروازے سے نکل کر بھاگے اور گولیان اُنکے چاروں طرف چلتی تھین کپتان بیشوب صاحب متصل تالے کے پہونچکر جب وہ تالے کے پار ہوتے تھے مارے گئے ایک سوار نے انکو دیکھا یہ مقام مین بیٹھکر تاک کر اپنی گولی ماری کہ وہ جانبر نہوسکے ڈاکٹر گرہیم صاحب جرنیلی ڈاکٹر اپنی بیٹی کو بگھی مین سوار کرکے لیے جاتے تھے کہ کچھ سوار سامنے سے آئے صاحب نے کہا مت مارو مگر وہ اُنکا

دیکھ کر خوب قہقہہ مار کر ہنسے اور گولی ماری جسکی ضرب سے صاحب مرکر اپنی بیٹی کی گود مین گر پڑے مس گریہم صاحبہ یعنی بیٹی گریہم صاحب نے گھوڑا دوسری جانب پھیرا اور وہان سے بھاگکر اور ٹیلر صاحب کے گروہ مین اُنکو پناہ ملی مگر اُنھون نے وہان سے بھی جاکر باغ مین پوشیدہ رہنے کا ارادہ کیا اور جب وہان سے روانہ ہوئین تو چند سوار اُنکے تعاقب مین چلے اور در پے اُنکے قتل کے ہوے مگر مس صاحبہ نے بعاجزی تمام ہاتھ جوڑ کر امان جان مانگی مفسدین نے اُنکو ہاتھ پکڑ کر بریگیڈیر صاحب کے بنگلے مین پہونچایا وہان بھی چند مفسد درپے اُنکی جان ستانی کے ہوے مگر جو سوار اُنکو وہان لیگئے تھے وہی درمیان مین پڑکر اُنکو وہان سے بچا کر گارد سواران مین لیگئے جہان کیمبل صاحب موجود تھے یہان درمیان مفسدین کے درباب تقسیم روپیہ خزانے کے تکرار ہوئی اور اس ہنگامے مین قابو کو غنیمت سمجھکر سب صاحب لوگ بھاگگے اور کیمبل صاحب کے گروہ کے ساتھ تین سوار اور ایک حوالدار ہوے اور اُنکو بحفاظت قلعے تک پہونچادیا۔

بیان ذیل ڈاکٹر ٹیلر صاحب نے جو ڈاکٹر رسالۂ نہم کے تھے اور ہمراہی ہیم اور بچے کے اور ختر گریہم صاحب کے مرتے مرتے بچے تھے تحریر کیا ہے۔

احوال جو میرے عیال و اطفال پر اور میرے اوپر ساڑھے چار بجے صبح سے آٹھ بجے رات تک گذرا جسکے بعد ہم قلعے مین گئے تھے اور ہمنے اپنے تئین وہان محفوظ تصور کیا نہایت بیکسی اور ناامیدی کا وقت تھا تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ ساڑھے چار بجے صبح ایک نوکر میری خوابگاہ مین بے تحاشا چلا آیا اور کہنے لگا صاحب صاحب جلدی اُٹھو سوار لوگ بندوق چلاتے ہین اور پلٹن بگڑی ہے فوراً مین اُٹھا اور مین نے کپڑے پہن کر ہتھیار باندھے اور سب عیال و اطفال کو بیدار کیا اور خود باہر برآمدے مین گیا تاکہ دیکھون کیا ہوتا ہے وہان جاکر مین نے دیکھا کہ بہت سے سوار پھرتے ہین کوئی آہستہ اور کوئی یاشنہ کوب اور آواز سر ہونے پستولونکی بھی کہین مقام سے میرے گوش زد ہوئی میں منتظر اس امر کا تھا کہ کوئی حکم پہنچتی آتا ہوگا مگر کوئی نہ آیا مین لفٹنٹ سانڈرس صاحب کوارٹر ماسٹر رسالۂ نہم کے ساتھ رہتا تھا اور ہمنے یہ قرارداد کیا تھا کہ اگر فساد برپا ہوگا تو فوراً گاڑیان طیار کرواکر عیال و اطفال کو قلعے مین

روانہ کردینگے بموجب اسکے گاڑیان مین نے طیار کروائین اور جو اسباب لیجانا منظور تھا وہ ائمین رکھا مگر ہنوز ہمارے عیال و اطفال اُنمین سوار نہ ہوے تھے کہ سانڈرس صاحب گھوڑے پر سوار ہوکر بجانب سیالکوٹ رسالہ جو قریب تین سو گز کے فاصلے پر تھا گئے وہان انکو تین سوار ملے صاحب نے اُنسے دریافت کیا کہ لین مین کیا ہوتا ہے سوارون نے صرف اتنا کہا کہ بھاگ جاؤ اور یہ کہکر اپنے راستے پر جدھر جاتے تھے اُدھر چلے گئے مین اپنے برآمدے مین کھڑا ہوا انکو دیکھ رہا جب وہ ہمارے حاطے کے دروازے پر آئے تو وہان ایک یا دو لحظہ ٹھہرے اور اپسمین کچھ مشورہ سا کیا بعدازان گھوڑونکے منہ پھیر کر سامنے کو چلے گئے اسوقت دو یا تین غول سوارون کے بجانب ۴۶ رجمنٹ کے تھے اور کچھ سوار بطور ہیر دل ہر راستے پر گشت کرتے تھے اب مجھے کوئی نصف گھنٹہ برآمدے مین آئے ہوے گذرا ہوگا کہ ہمارے دست چپ کی جانب ایک پستول کی آواز آئی اور جو ہمارے نوکر کوٹھی کے اندر آکر جمع ہو گئے تھے انھون نے کہا وہ ڈاکٹر صاحب کی بگھی آتی ہے یہ سنکر مین نے جو اُس جانب نظر کی تو دیکھا کہ گریہم صاحب کی بیٹی سوار بگھی مین بظاہر تنہا چلی آتی ہے اور زار زار گریہ وزاری کر رہی ہے مین اُسکو گود کر نیچے بگھی کے اُتارا اور جو آواز پستول مین نے سُنی تھی وہ انھون نے کہا کہ ایک سوار نے کی تھی جو اُنکے درپے ہوا تھا اور اُنکی طرف سے گریہم صاحب کی جانب جاکر صاحب کو گولی سے ماردیا تھا گریہم صاحب کی بیٹی نے یہ بھی مجھسے کہا کہ مفسدین نے اُس پل پر قبضہ کرلیا ہے جو قلعہ کی راہ مین پڑتا ہے بعد ازان مین نے اور انھون نے لاش گریہم صاحب کو بگھی سے اُتار کر ایک علیحدہ مکان مین رکھا اور عہد کیا کہ قلعے کی جانب نجانا چاہیے مگر کچھ خیال مین نہ آتا تھا کہ کیا تجویز حفاظت جان کی کرنی چاہیے اس عرصے مین [illegible] صاحب ڈاکٹر اسپان میرے پاس خوش خوش آمے اور کہنے لگے کہ اُسکے نزدیک [illegible] سوار بگڑ کر چلے گئے اور یہ کہ انھون نے یہ بھی سُنا ہے کہ برگیڈیر صاحب آپ اور کسی صاحب کے اپنی بگھی مین سوار کرکے رسالے کی لین کی جانب گئے ہین مگر یہ خبر غلط تھی کیونکہ اکثر سوار ادھر اُدھر جاتے ہوے ہمارے حاطے کے نزدیک سے گذرتے تھے مگر ہماری جانب کوئی نہین آتا تھا بعد آواز اُس پستول بھی ہوئی تھین ہمنے یہ بھی سُنا تھا کہ درصورت برپا ہونے فساد کے ایک گروہ سوارون کا ہمارے پاس تعینات کیا جاویگا اور وہ ہمکو بحفاظت قلعے کے

پہونچا دیگا اب ہم اُس گروہ کے انتظار مین تھے مگر وقت انتظار مین گذرتا جاتا تھا اور ہمارے حاطے
کا دروازہ جانب راست تو بند تھا اور جانب چپ شمال پشیمان نظر کھلا ہوا اب ایک سوار آیا اور
اُسنے روبرو دروازے کے آکر اور قرابین دکھا کر نوکرون سے کہا کہ یہان سے چلے جاؤ ورنہ مارے
جاؤ گے اور کوچوان کو کہا کہ گاڑی لین مین لیجاؤ جب سوار مذکور نزدیک آیا تھا تو ہمارے نوکرون
نے ہمسے کہا تھا کہ اندر کوٹھی کے جاکر دروازہ بند کرلو کہ پلٹن آتی ہے ہمنے ایسا ہی کیا اور ہم
تین صاحب یکجا تھے اور ہر ایک کے پاس ہتھیار موجود تھے پس ہمنے یہ صلاح کی تھی کہ مرتے دم
تک لڑنا بہتر ہے اب ہمارے پاس دو عورات ہندوستانی جو ہماری ملازم تھین موجود تھین ۔ اور ہمارے
اہل و عیال واطفال سب دس نفری تھے اور گرہیم صاحب کی بیٹی گیارھوین تھی قریب دس
لحظے بعد آنے سوار مذکور کے ایک جماعت سپاہیان ۴۶ رجمنٹ کی بہ آواز بیوگل آئی کہ کار خونریزی
کرین مگر خدا نے جو قادر مطلق اور رحیم برحق ہے اُنکو اِس حرکت سے باز رکھا یہان جتنی میم صاحبان
موجود تھین سب غسلخانے مین جاکر متواری ہوئین اِلّا مسز گرہیم صاحبہ وہان نہ گئین سپاہ ۴۶
رجمنٹ اب کوٹھی کے دروازے توڑتی تھی اور بندوقین مارتی تھی اسمین ۔ ایک شخص غسلخانے
کے قریب آیا مین نے اُسکی جانب اپنا طپانچہ راست کیا یہ شخص سپاہی معلوم نہوتا تھا
بلکہ کوئی خدمتگار جو ہماری جائے پناہ مفسدین کے بتلانے کو آیا تھا کیونکہ جسوقت اُسنے میرے
طپانچہ کو دیکھا اور دیکھا کہ مین نے اُسکے پائے چڑھا ہے وہ اُلٹا بھاگا اور یہ کہتا تھا صاحب لوگ
وہان ہین ہم نہین جائینگے وہ مارنے کو مستعد ہین اِس عرصے مین سب ہمارے عیال واطفال غسلخانے
سے زنانہ خانے مین گئے اور وہان گودام مین پوشیدہ بیٹھ رہے مسز گرہیم صاحب یہ حال دیکھکر
ہمسے جدا ہوئی اور باغ مین جاکر خفیہ کمین بیٹھ رہی ہم سب گودام مین چلے گئے تھے کہ سپاہی غسلخانے
مین آئے اور وہان کوٹھی کے اندر آکر تمام دروازے توڑ ڈالے اور ہر کمرہ مین بندوقین مارین
بعد ازان زنانہ خانہ مین بھی آئے اور وہان بھی دروازے پر بندوقین خوب مارین گیرڈ صاحب جو میرے
باہر کھڑے تھے اُنھون نے ایک سپاہی ۴۶ رجمنٹ کو جو دشمنون کے طور سے وہان کھڑا تھا گولی ماری
مگر اُسکو نہ لگی ہمکو اب یہ خیال ہوا کہ شاید اور سپاہی اب ہماری تلاش مین آدینگے مگر بجائے اونکے آنے کو
وہ سپاہی بھی جو وہان کھڑا تھا چلا گیا اور پھر نہ آیا ہم اپنے اِس مقام سے خود سنتے تھے کہ سپاہی چوکیدار سے

بار بار دریافت کرتے تھے کہ صاحب لوگ کہان ہین مگر وہ یہی کہتا تھا کہ وہ بھاگ گئے مجھسے بیان
نہین ہوسکتا کہ کسقدر فکر اور تردد لاحق حال ہمارے وقت صبح سے گیارہ بجے دن تک رہا مگر بعد ازان
چوکیدار ہمارے پاس آیا اور اُسنے کہا کہ ابھی خاموش رہو سپاہی واپس چلے گئے ہین مگر سوار ابھی
آتے جاتے ہین اور جا بجا مین آکر مستفسر ہوتے ہین کہ صاحب لوگونکو کیا ہوا اور اب مکان
لٹتا ہے شور وغل کہ ہو رہا تھا اور آواز شکستن جو غارت گردان کے الماری وصندوق وغیرہ توڑنے
سے آتی تھی ہمکو زیادہ خوف زدہ کرتی تھی اور ہم آواز ستوران مفسدین چہار طرف سے سنتے تھے
اور چوکیدار نے یہ بھی کہا تھا کہ خاموش رہو مگر جہان آٹھ بچے ہون وہان خاموشی بہت مشکل ہوتی
ہے اور ہمکو یہ بھی اندیشہ تھا کہ اگر ذرا بھی غل ہوا اور مفسدین کے کان تک پہونچا تو ہمارا قیامگاہ
انکو معلوم ہوجاویگا اس عرصے مین چوکیدار مذکور ہمارے واسطے چپاتیان اور پانی لایا اس
گودام مین خدا ساز دو دریچے تھے اور اُنمین سے ایک شکستہ تھا جسمین سے کچھ کچھ ہوا ہم تک
پہونچتی تھی مگر تاہم گرمی اور عفونت اس مکان مین بہت سخت تھی دوسرا گودام جو ہماری
جاے امن کے نزدیک تھا اُسکو مفسدین توڑ ڈالا اور جب اُنھون نے ایک میگزین اُڑادیا
تو ایسا صدمہ اس مکان مین معلوم ہوا کہ شاید مفسدین نے دیوار مکان مذکور کو سرنگ
لگاکر اڑادیا اور جب دوسرا میگزین اڑا تو اس کثرت سے آدمیون کے قدم کی آواز آتی
تھی کہ ہمکو گمان قوی اس امر کا ہوا کہ مفسدین نے یہان لاکر توپ لگائی ہے اور گولے
مارکر ہمکو یہان سے نکال لینگے اور قتل کرینگے وہم وتردد از بس ہمپر طاری تھا آخر کار جب دونون
خیال باطل نظر آئے تو ہمنے سمجھا کہ مفسدین نے میگزین اڑادی ہوگی اس عرصے مین ایک شخص ایک
اور دریچے کی راہ سے اندر دیکھکر واپس غل مچاتا ہوا چلاتا گیا اب ہمکو بالکل یقین ہوا کہ ایام زندگانی
آخر ہوے کیونکہ یہ شخص جو دیکھ گیا ہے یہ ضرور اور مفسدون کو لاویگا اور ہمارے دروازے پر
کئی مرتبہ کسی نے دستک بھی دی بلکہ ایک شخص نے تو جو نہایت خونخوار نظر آتا تھا ایک صدمہ بھی
بڑے زور سے اُسپر مارا مگر توڑ نہ سکا بعد ازان وہ بھی دریچہ مذکور کے نزدیک آکر اندر جھانکنے لگا
اسمین مین نے اپنے طپانچے سے خوب شست درست کرکے ایسی گولی ماری کہ وہ الٹا گر پڑا اور اُسکے
دم واپسین کی صدا تھوڑی دیر تک سُنی بعد اُسکے وہ وہان ہی مرگیا بعد ازین چوکیدار دوبارہ ہمارے پاس

اور قدرے پانی اور میوہ وغیرہ لایا اور یہ کہہ گیا کہ جسوقت سب سپاہی چلے جاوینگے اُسوقت مین تمکو
اطلاع دونگا اور جسوقت باہر نکلنے کا موقع ہوگا اسوقت مین تمکو باہر لیجاؤنگا بعد ازان رسے جانے
اُس شخص خونخوار کے پھر کوئی ہماری جانب نہین آیا میرے لڑکون مین سے ایک کو ایک دائی دودھ
پلاتی تھی اور مین نے اور میم صاحبہ نے یہ صلاح کی کہ یہ لڑکا اسی دائی کے سپرد کر دو اور چونکہ دائی ذات
کی سکھنی تھی اُسنے کہا کہ مین چوکیدار کے ساتھ یہان سے نکل جاؤنگی اور شام تک اُسکے پاس رہکر
رات کو اپنے گھر چلی جاؤنگی یہ تجویز ہمنے اس خیال سے کی تھی کہ ہم سب تو یہان قتل ہونگے مگر اس
دائی کے سبب یہ لڑکا بچ جاوے تو بہتر ہے قریب سات بجے شب کے ہم گودام سے باہر آئے اور قلعے
تک جو قریب ایک میل یا کچھ بالا کے فاصلے پر تھا پیادہ گئے اور وہان سب دوستون نے بخوشی تمام مبارکباد
دی کیونکہ ہمارے آنے سے پیشتر ہمارا قتل ہونا قلعے مین مشہور ہوگیا تھا۔

ایک وقائع نگار احوال بلوہ سیالکوٹ کا اسطرح تحریر فرماتے ہین کہ جن ایام واقعات مفسدانہ
دیگر مقامات پنجاب مین وقوع مین آتے تھے سپاہ چھاؤنی سیالکوٹ اپنے امور متعلقہ کو بخوبی و
نمک حلالی سر انجام دیتی تھی اور برگیڈیر برانیڈ صاحب کمانڈنگ مقام مذکور ہر طرح کا اعتبار سپاہ
مذکور کا اپنے دل مین رکھتے تھے اور ہرچند اُسوقت اکثر اصحاب کی یہ راے تھی کہ اسقدر
اعتبار سپاہ کا بہت مناسب اور لائق تھا مگر آخر کار بخلاف اسکے ثابت ہوا کیونکہ وباے فساد
کو بہت عرصہ سیالکوٹ تک پہونچنے مین لگا برگیڈیر برانیڈ صاحب وہ تدابیر عمل مین لائے
جنسے سپاہ کے دل مین بھی اعتبار اپنے افسرونکا باقی رہا اور اُنکو کوئی موقع بلوہ پردازی کا
ہاتھ نہ آیا اور صاحب موصوف نے انکو بالکل تیقن کرادیا کہ سرکار گورنمنٹ راستی کرداری
اور راست بازی سے اُنکے ساتھ پیش آویگی صاحب ممدوح نے پیترول شب کے واسطے
مقرر کیے اور پہرے اور گشت قائم کیے اور سپاہ گورہ کو مقامات ضروری پر نصب کیا اور توپونکو
متصل بارک گورہ کے لاکر قائم کیا اور ہر طرح کی خبرداری اور ہوشیاری عمل مین لائے
جنسے مفسدین چھاؤنی میان میر کو چھاؤنی ہذا مین دخل اور بار نہوا سپاہ کے جادۂ راستی پر
راسخ دم اور ثابت قدم رہنے کا یہ باعث تھا کہ سپاہ گورہ اُنکی سرکوبی کو موجود تھی
ورنہ یہ بھی مثال دیگر سپاہ مفسد بلوہ پردازی کرتی اور آخر کار یہی امر ظاہر ہوا

یعنی جب شروع ماہ جون سپاہ گورہ حسب الحکم مع دو ضرب توپ شامل فوج گشتی ہوئی اور بریگیڈیر
برائینڈ صاحب نے انکے جانے مین تکرار کی مگر کچھ فائدہ مترتب نہوا بلکہ انکو لکھا گیا کہ سپاہ ہندوستانی
کے ہتھیار لیلو اور انھون نے مصلحتاً اسوقت ایسا نہ کیا بلکہ جب فوج گشتی مقام مذکور مین پہونچی
اسوقت بھی انکو ہتھیار لینے مین انکار رہا اور سپاہ گورہ شامل فوج گشتی ہوکر وہان سے روانہ ہوئی
اور سیالکوٹ مین سوائے فوج ہندوستانی کے اور کوئی فوج موجود نہ رہی تو نتیجہ اِس ہتھیار
نہ لینے کا جلدی ظاہر ہوا تفصیل اِس اجمال کی یہ ہے کہ جب مختلف خبرین فوج کے ہتھیار چھین
لینے کی اور بعضی رجمنٹ کے برخاست ہوجانے کی اور واقعات پشاور وغیرہ کی ۴۶ رجمنٹ کو
پہونچی تو بے شبہہ انکے دل مین بھی کچھ تردد پیدا ہوا یہ حال دیکھ کر اب برگیڈیر برائینڈ صاحب کو
خیال آیا کہ اگر فوج گورہ موجود ہوتی تو بہتر تھا کہ فوج ہندوستانی کو قابو واسطے بلوہ پردازی کے
باقی نہ رہتا مگر اسوقت فوج گورہ تو کیا ایک گورہ بھی فوج گشتی مین سے علٰحدہ نہین ہوسکتا تھا
صاحب موصوف نے وہ موقع تو فروگذاشت کیا تھا جو اسوقت مین دستیاب ہوا تھا یعنی
جب فوج گورہ اور فوج گشتی مقام پر موجود تھی اسوقت تو ہتھیار نہ لیے اب انکو ویسا قابو ملنا
دشوار تھا ناچار تن بہ تقدیر صبر کیا اس فوج نے ابتک تو اسقدر نمک حلالی ظاہر کی کہ ماہ جون
ایک بازو نہم رسالہ غیر آئین کے نے خود آکر درخواست دی کہ جہان کہین سرکار ہمکو بھیجے اور جو کام
ہمارے سپرد کرے اسکے بجالانے مین ہمکو کچھ عذر نہین ہے مگر یہ باتین صرف اسواسطے تھین کہ
افسران انگریزی دھوکھا کھا کر انکا اعتبار کرین اور اِس اعتبار مین وہ اپنا کام یعنی بلوہ پردازی
بسہل الوجوہ کرلین اِس اثنا مین دس میل کے فاصلے تک پٹرول نصب ہوئے اور ایک گارد دریائے چناب کے
پر اور ایک وزیرآباد کے گھاٹ پر مقرر ہوا بلکہ اور سب تدابیر عمل مین آئین جنسے یقین حفاظت
چھاؤنی سیالکوٹ کا ہوسکتا تھا جب ہم خیال کرتے ہین کہ کیا کیا واقعات اور مقامون مین ظہور مین
آئے ہین تو برگیڈیر برائینڈ صاحب کا ہتھیار نہ لینا اور اسقدر اعتبار سپاہ ہندوستانی کا کرنا اور جیسا
اور حکام پنجاب نے بہ نسبت سپاہ ہندوستانی کے کیا تھا ویسا نہ کرنا داخل جرم متصور ہوسکتا ہے
مگر چونکہ اِس حرکت بیوقوفی مین انکی جان بھی جاتی رہی اسواسطے کوئی نکتہ چین اب نسبت
صاحب موصوف کے نہین کہ سکتا اور سوائے ترحم اور افسوس کے انکو یاد نہین کرسکتا۔

آخر کار نائرہ فساد جو بیشتر یا افتادہ تھا شعلہ در ہوا اور بتاریخ ۹ - جولائی ۴۶ ہر رجمنٹ ہندوستانی اور ایک بار ونہم رسالہ غیر آئین نے فساد برپا کیا وجہ یہ کہ فساد جہلم کی خبر سپاہ سیالکوٹ کو پہونچ گئی تھی اور یہ کافی باعث بلوہ پردازی کا واسطے اس سپاہ کے تھا اور سپاہ نے اپنی تدابیر اس خوبی سے کی تھین کہ صبح ہوتے تک سب بتر دل وغیرہ اُنکے سوار د نکے مقرر ہو گئے برگیڈیر برائینڈ صاحب اثنائے راہ قلعہ مین گولی سے زخمی ہوئے اور قلعے مین آکر انھون نے جان دی کپتان بشوپ صاحب بھی قلعہ کی راہ مین ایک سوار کے ہاتھ سے زخمی ہو کر مرگئے ڈاکٹر گریہم صاحب بھی اپنی بیٹی کو لیکر قلعے کو جانے تھے اثنائے راہ مین ایک سوار نے اُنکے گولی ماری اور وہ گولی کھاکر اپنی بیٹی کی گود مین گر کر مرگئے اور پادری ہنٹر صاحب بھی مع اپنی میم اور بچے کے اُسوقت مفسدین کے ہاتھ سے جان بر نہوے مفسدین بعد خراب کرنے اور لوٹنے اسباب کے بگھیون مین اور گاڑیون مین جو انھون نے لوٹی تھین سوار ہو کر بجانب شرق روانہ ہوے مفسدین نے اب یہ چاہا کہ بجانب شمال مقام بسر در راہی ہو کر بتاریخ ۱۲ - ماہ جولائی ترمو گھاٹ سے عبور دریاے راوی کرین یہ خبر فوج گشتی کو جو متصل امرت سر کے مقیم تھی پہونچی اسکے سنتے ہی فوج مذکور نے وہان سے کوچ کیا اور دو منزلہ کر کے مقام قیام گاہ مفسدین تک تا بہ سہ پہر وارد ہوئی ۴۶ ہر رجمنٹ کو دیکھا کہ اُسکے دونون جانب سواران رسالہ تھے اور آئین کے دور دور تک آگے چلے گئے تھے فوج گشتی یہ دیکھکر اور آگے بڑھی اور جب بفاصلہ ۳۰۰ گز کے پہونچی تو ادھر سے علاوہ رائفل کی ۵۲ رجمنٹ شاہی سے شروع ہوئی طرفین سے خوب گولیان چلین بعد ازان ادھر سے توپ سر ہونی شروع ہوئی اینین اول گولے چلے بعد ازان گراب دشمنون نے بھی ہمارے بازوے راست پہ شجاعت و مردانگی حملہ کیا اور فوراً ہمارے بازوے چپ اور عقب پر بھی حملہ آور ہوے اسکے دیکھنے سے دشمنونکا کچھ دل بڑھا اور انھون نے آگے بڑھکر توپون پر بھی حملہ کیا اور کوئی ۲۵ گز کے فاصلے تک آپہونچے یہ حال دیکھکر سپاہ گورہ نے انپر تاخت کیا اور ایک لمحہ مین انکو پسپا کیا سوم پنجاب پیادہ نے انکا تعاقب کیا اور جو کچھ اسباب و سامان جنگ دشمنونکے پاس تھا سب ہی مقام مین چھوٹ گیا صرف ایک توپ دشمنون کی دوسرے کنارے دریاے راوی پر تھی اور وہ اب ہمپر گولہ ران ہوے ادھر سے بھی دو یا تین توپین انکے مقابلے پر لگائی ہوئین اور ایسے

گولہ ہائے گراب وغیرہ سر ہوئے کہ دشمنون کا نہایت نقصان ہوا سپاہ مفسدین سے دوسو نفری خستہ وکشتہ ہوئے -

ادھر تو سپاہ مفسد جو مفرور ہو گئی تھی بدست دیہاتیان قرب وجوار اور ملازمان ورعایائے مہاراجہ گلاب سنگھ بہادر گرفتار ہو کر آتے تھے اور اُدھر چند مفسد قریب تین سو سپاہ ہونکے ایک جزیرہ دریائے راوی مین قائم ہو کر مستعد جنگ وپیکار ہوئے اور جرنیل نکلسین صاحب کمانڈنگ فوج گشتی نے طیاری حملہ کرنے کی کردی دشمنون نے جو ایک توپ اُنکے پاس تھی اُسکو کنارہ جزیرہ مذکور پر نصب کیا اور اُس سے جواب میجر بورسیر صاحب کے غبارون اور دونون بیٹری توپون کا دیتے رہے اسی حالت مین بارش گولہ ہائے طرفین مین ۵۲ رجمنٹ شاہی نے تاریخ ۱۶ - ماہ جولائی وقت صبح کشتیون پر عبور دریا کرنا شروع کیا اور عین ہنگامے مین کچھ خوف جان نہ کرکے اس مہم کو سر کیا اس مقام پر اس کنارے سے دریائے جزیرہ مذکور تک قریب پون میل کے عریض تھا اور اسی سبب سے بہت وقت بیچ طے کرنے کے اُٹھائی بڑی زیادہ تر سپاہ گورہ تا نواخت ۸ گھنٹہ صبح عبور دریا کرکے جزیرے تک پہونچ گئی تھی اور باقی ماندہ کو خود جرنیل نکلسین صاحب نے آگے بڑھایا یہ دیکھ کر مفسدین نے اپنی توپ اُن گورہ سپاہ پر جو اُنکے قریب ہو پہنچ تھی پھیر کر سر کرنی شروع کی اس توپ پر گولہ انداز برگیڈیر برائینڈ صاحب کا خانسامان تھا یہ شخص اول گولہ انداز تھا اور کسی سبب سے ترک روزگار کرکے برگیڈیر صاحب موصوف کی خدمت مین بطور خانسامان کارگذار تھا جب اُدھر سے توپ اسطرف کو پھیری تو ہمنے بھی دو توپ اسی بجانب دشمن لگائین مگر مفسدین نے عرصۂ قلیل تک تو خوب دلیری اور مردانگی کو کام دیا لیکن آخر کار جب فوج گورہ وہان پہونچی تو انھون نے پہونچتے ہی توپ دشمن پر قبضہ کرلیا اور مفسد روبہ فرار لائے اس مقام پر لڑائی سنگین سے ہوئی اور سپاہ گورہ نے ایسی داد شجاعت کی دی کہ مفسد سب براہ دریا فراری ہوئے اور راہ بیجا اسی سے بھاگے تھے کہ بہت ڈوب گئے اور اکثر مقتول ہوئے اور جو باقی رہے تھے اُنکو دیہاتیان قرب وجوار نے گرفتار کرکے روبروئے حکام کے لانا شروع کیا یہانتک بیچ عرصے ہفتہ عشرے کے جتنے سپاہی اس رجمنٹ کے تھے سب گرفتار ہو کر سزایاب ہوئے اور نام ونشان اس رجمنٹ کا گم ہوگیا اسی عرصے مین کپتان لارنس صاحب واسطے دوبارہ قائم کرنے انتظام کے

لاہور سے ضلع سیالکوٹ کو روانہ کیئے گئے تھے اور صاحب موصوف رسن اور توپ کو ایسا کام مین لایا
کہ عرصہ قلیل مین بخوبی انتظام تمام ضلع کا ہوگیا یہان اسقدر اور تحریر کرنا مناسب ہے کہ رسن سے
تو مراد گل دینے سے ہے اور توپ سے غرض توپ سے باندھ کر اڑا دینے سے ہے یعنی صاحب موصوف
نے گل دینے اور توپ سے اڑا دینے مفسدین کے سے بخوبی اور بزودی تمام کل ضلع کا بندوبست کیا

جونپور

شروع ماہ جون مین فوج ہندوستانی نے اس مقام مین فساد برپا کیا اور خزانہ لوٹ کر کارخانہ
کلنجرہ مع دیگر عمارات کے جلا کر خاک کردیا کپتان صاحب اور ٹریلینڈ صاحب مع میم اور دو بچو نکے
قتل ہوے اور تین صاحب کلکٹر اور ڈاکٹر پارک صاحب مع میم صاحبہ کے اور پادری روتھر صاحب
مع میم صاحبہ کے اور رسیز صاحب مع میم صاحبہ کے اور بینون صاحب اور رسل صاحب اور ورڈ
سورتھ صاحب اور ہوورڈ صاحب اور کولس صاحب اور بریڈفورڈ صاحب اور فلیوٹ صاحب
متعلقہ کارخانہ نیل بھاگ کر بہ سلامت مقام بنارس مین پہونچے اور ویسکی صاحب مع میم صاحبہ
اور ایک لڑکے کے مقام تحصیل مین محفوظ اور مصئون رہے ـ

جھانسی

ان ۲۷ صاحبون مین سے جو اس مقام مین تھے صرف ایک صاحب لفٹنٹ رایوز نامے
متعلقہ ۱۲ رجمنٹ بہ سلامت فرار ہو کر بچے انکی زبانی احوال قتل جو مفسدین نے کیا تھا معلوم ہوا
حال خونریزی جو ذیل مین درج ہوتا ہے حسب بیان ایک بنگالی کے جو صاحب کلکٹر پرسٹ مقام
جھانسی کے دفتر مین ملازم تھا تحریر ہوا ـ
تاریخ ۵ - جون گذشتہ قریب تواخت ۳ گھنٹہ بعد دوپہر ہم سب دفتر مین بیٹھے تھے کہ میگزین
کی طرف سے آواز بنادیق گوش زد ہوئی ہمارے دل مین نہایت تردد پیدا ہوا ابھر ازین فوراً دو
چپراسی اور ایک دفعدار بر قندازان پرسٹ جنکو کارسٹو صاحب نے ایک ہزار پانچ سو روپیہ
آمدنی پرسٹ ایکر خزانہ ڈپٹی کمشنر مین بھیجا تھا واپس آئے اور بیان طراز ہوے کہ بعضے سپاہی
خزانے مین یہ کہتے تھے کہ خبر گرم ہے کہ ایک گروہ قزاقان خزانے کو آکر لوٹینگے ہمارے دفتر کے
بند ہونے کا فوراً حکم ہوا اور چپراسیان دفتر کو یہ حکم ہوا کہ مسلح طیار رہین اور احاطہ دفتر سے

باہر نہ جاوین کہ بر وقت ضرورت موجود ہون اس عرصہ مین ڈلٹن صاحب دور سے بے تحاشا بھاگتے ہوئے نظر پڑے اور نزدیک آکر اُنھون نے کارشور صاحب سے کہا کہ جلد مع عیال و اطفال کے یہان سے بھاگو سپاہ بگڑ گئی اور اب کچھ باقی نہین رہا یہ سُنکر کارشور صاحب مع عیال و اطفال کے بگھی مین سوار ہوئے اور ویلٹن صاحب کو ساتھ لیکر ڈاک بنگلے مین بسلامت پہونچے مین اور دیگر عمال دفتر اب دفتر سے باہر آئے اور چپراسیون کو احاطے مین چھوڑکر ایک مقام پر جو راستے سے الگ تھا جا کر کھڑے ہوئے کہ دیکھین کیا ہوتا ہے جب یہان سے کچھ معلوم نہوا تو ہمنے ارادہ کیا کہ پریڈ پر سے ہوتے ہوئے شہر کو جاوین اور چند قدم بجانب پریڈ گئے تھے کہ ایک سپاہی نے دور سے ہمسے کہا کہ ادھر مت آؤ کیونکہ کچھ سپاہی ۱۲ رجمنٹ نے بگڑکر میگزین پر اپنا قبضہ کرلیا ہے مگر ہمنے اُسکی ممانعت کا کچھ خیال نہ کیا اور آگے قدم زن ہوئے اور آگے جا کر دیکھا کہ افسران ۱۴ رجمنٹ رسالہ کچھ سوار اپنے ساتھ لیکر سپاہ ۱۲ رجمنٹ سے گرم سخن سازی ہین اور اُنکو فہمایش کر رہے ہین کہ تم حق نمک فراموش کرد یہ دیکھتے ہوئے ہم شہر مین چلے گئے ہم راستے ہی مین تھے کہ ہمنے چند سپاہیونکو سکین صاحب اور گوردن صاحب کی کچہری کی طرف جاتے ہوئے دیکھا اور ارادہ زشت اور زبون اُنکے بشرے اور وضع سے پایا جاتا تھا اگرچہ نکہ صاحبان موصوفین مع دیگر صاحبان و عیسائیان ساکن مقام ہذا باستثنائے افسران رجمنٹ قبل ازین محافظت سواران رسالہ ہا مین آگئے تھے اس لیے سپاہ مذکور اس روز قتل صاحبان نہ کرسکی بعد ازین سب صاحب لوگ وغیرہ سوائے افسران رجمنٹ قلعے مین چلے گئے اور سکین صاحب نے حکم دیا کہ دروازے شہر بند کیے جاوین اور کوئی شخص سوائے اجازت افسر پولیس کے داخل شہر نہونے پاوے

بروز دوم وقت صبح مین نے یہ سُنا کہ ۵۲ سپاہی ۱۲ رجمنٹ نے فساد برپا کرکے میگزین کا قبضہ کرلیا ہے باقیماندہ سپاہ موجودہ مقام ہذا نے مروز مفسدہ و شب روز مذکور بظاہر کسی طرح کا فساد نہ کیا مگر دل مین سب انحراف پر مستعد اور آمادہ تھے کیونکہ افسران انگریزی نے جتنی اُنکو نصیحت کی اُنھون نے ایک بھی نہ سُنی اور ہرچند افسران مذکورین نے اُنکو حکم دیا کہ حملہ آور ہوکر مفسدین کو گرفتار کرین مگر اُنھون نے تعمیل حکم نہ کی اور مفسدین کو بھی گو عرصہ امید و بیم کھے گئے مگر سود مند نہوے اور وہ دوبارہ اپنے کار سرکار پر آکر حاضر نہوے

اُن ۵۲ سپاہیون نے بروز مفسدہ ایک جھنڈا دین کا متصل میگزین کے نصب کرکے سب اہل دین کو

صلاے عام شامل ہونے کی دی تھی اور اقرار کیا تھا کہ جو شخص آکر انکے ساتھ خدمت کریگا اُسکو
بارہ روپیہ ماہواری ملیگا مفسدین مذکور متصل بیگزین وگروجھنڈے مذکور کے اپنے مقام پر
تا تاریخ ششم قایم رہے اور اس تاریخ کو باقی ماندہ سپاہ بھی یعنی سپاہ ۱۲ رجمنٹ اور سواران رسالہ
۱۴ انکے ساتھ شامل ہو گئے یہ مفسدین اول اپنے افسران انگریزی پر جنھون نے ایک لمحہ بھی
اپنے سپاہیونکو نچھوڑا تھا حملہ آور ہوے اور اول لفٹنٹ کیمبل صاحب کو زخمی کیا مگر صاحب
موصوف اپنے گھوڑے سے جدا نہوے اور گھوڑا انکا ایسا چالاک تھا کہ وہ ایک دیوار پھاند کر
صاحب کو قلعے مین لے گیا لفٹنٹ ڈلوپ صاحب اور لفٹنٹ فیلر صاحب بھاگ نہ سکے اور مفسدین کے
ہاتھ سے قتل ہوے اور مفسدین کا غصہ اول ان دونون صاحبون پر نکلا انمین سے ٹیلر صاحب کو
دو حوالدارون نے اور ایک سپاہی نے ایک چارپائی کے نیچے چھپا بھی رکھا تھا مگر کچھ فائدہ مترتب
نہوا اور آخرکار صاحب موصوف سپاہ کے غضب مین گرفتار ہوکر جان بر نہوے بعد ازین مفسدین
گروہون مین منقسم ہو گئے اور کسی نے بنگلہ ہاے صاحبان کو آگ لگادی اور کسی نے قیدیون کو
جیلخانے سے رہائی دی ایک گروہ جسمین پچاس سوار اور تین سو سپاہی تھے مع دو توپونکے
اور بہت سے چپراسیان پرمٹ اور پولیس بسرکردگی داروغہ مجلس متصل شہر کے آئے اور
یہ آواز بلند بولے کہ دین کی جے یہ آواز سنتے ہی دروازہ کھلا اور وہ شہر مین داخل ہوے یہ حال
دیکھکر رانی نے اپنی محل سراے کے دروازون پر پہرے وغیرہ مضبوط کرکے آپ اندر بیٹھ رہی
اور دروازے بند کر لیے کپتان سکورون صاحب نے رانی سے استدعا کی کہ ایسے نازک وقت مین
مدد کرنی ضرور ہے مگر وہ اُس درخواست کو منظور نہ کر سکی کیونکہ مفسدین نے اُسکو دھمکایا کہ اگر تم
انگریزون کی مدد کروگی تو ہم تمکو مار ڈالینگے اور محل سرا کو جلا کر خاک سیاہ کردینگے بعد ازین
پہرے والے رانی سے بھی شامل مفسدین ہو گئے۔

اب مفسدین بجانب قلعہ اس ارادے سے روانہ ہوے کہ حملہ کرکے قلعہ لے لین مگر شجاعت
انگریزان نے انکو نزدیک نہ آنے دیا اور انکے اکثر سپاہی بندوق انگریزان سے مارے گئے
جب مفسدین کی کچھ پیش رفت نہوئی تو انھون نے گارد سوارون کے اور مسلمانان چپراسیان
پرمٹ اور پولیس کے دروازون پر چھوڑے اور آپ واپس چلے آئے۔

شب توپ بے جنگ وجدل گذر گئی دوسرے روز وقت صبح اینڈرو صاحب اور پرسیل صاحب اور
مسکوٹ صاحب بلباس مسلمانان قلعہ سے باہر نکلے تاکہ رانی کے پاس جاکر اُس سے کچھ تجویز دی
کریں مگر انکا بھیس معلوم ہوگیا اور مفسدین انکو گرفتار کرکے رانی کے پاس لے گئے رانی صاحبہ نے
اُنسے ملاقات بھی نکی اور اندر سے کہلا بھیجا کہ انکو رسالہ دار مفسدین کے پاس واسطے حکم
کے لیجاوین رانی صاحبہ کے یہ الفاظ نسبت ان صاحبونکے تھے کہ مجھے کچھ علاقہ انگریزی سوارون
کے ساتھ نہین یہ گویا حکم قتل تھا کیونکہ رانی کا حکم سنکر مفسد اُن تینون صاحبونکو محل سرا کے
باہر کشان کشان لیگئے اور اینڈرو صاحب کو روبرو دروازہ محل سرا کے جھاؤ کمہار کے بیٹے نے
جو صاحب موصوف کا کسی وجہ سے دشمن ہوگیا تھا قتل کیا اور باقی ماندہ دو صاحبون کو باہر
دروازے کے [illegible] اس روز بوقت سہ پہر مفسدین نے پھر ارادہ حملہ کرکے لے لینے قلعہ کا
کیا مگر انکا عزم پورا نکر سکے اور بطور روز گذشتہ گارد وغیرہ دروازون پر چھوڑ کر واپس اپنے مقام پر آئے
روز سوم انتظار گری اموال واثقال صاحبان وبنگالیان ودیگر عمال شروع ہوئی بنگالیون کو
رسوا [illegible] تلاش کرکے مارتے تھے کہ ایک بنگالی نے جو دفتر ڈاکخانہ مین ملازم تھا ایک صاحب
انگریز نامی کو اپنے گھر مین پوشیدہ رکھا تھا اور مفسدین نے سراغ لگا کر اُسکو نکالا اور اُسی بنگالی
کے گھر مین اُسکو مار ڈالا تھا روز دوم صبح سے تلاش بنگالیون کی ہوئی اور تین اور دو اور بنگالی
اُن حرامزادون کے ہاتھ لگ گئے وہ ہم تینون کو روبرو رسالہ دار کے لیگئے جسنے حکم دیا کہ تا
افتتاح قلعہ انکو قید رکھو۔

بعد از ہماری گرفتاری ہونے کے مفسدین نے ایک مرتبہ پھر ارادہ حملہ کرنے قلعے پر کا کیا اور رانی کو
دھمکایا کہ اگر شامل مفسدان نہو گی تو اُسکو بھی مار ڈالینگے ناچار رانی انکی شریک ہوئی اور ایک ہزار
آدمی مع دو ضرب توپ کلان جو اُسنے زمین سے کھدوائین مفسدین کے ساتھ دین ہمنے سنا
کہ یہ توپین تین سال سے زمین مین دفن تھین اسطرح قوی تر ہو کر قلعے پر گولہ رانی شروع کی مگر کچھ
نقصان محصورین کا نہوا اور قلعے کی ایک خشت بھی اپنی جگہ سے نہ ہلی کیونکہ تمام گولے دمدمے پر
لگتے تھے بلکہ جو گولیان محصورین کی آتی تھین اُنسے بہت نقصان اور اتلاف جان ہوتا تھا اور محصورین
چند مدت اور بھی قلعے مین قائم رہ سکتے تھے مگر ہندوستانی ملازمین نے جو قلعے کے اندر تھے اُنسے فریب کیا

گوردن صاحب کے اس روز ایک گولہ لگا جسکی ضرب سے وہ فوراً مر گئے بعد ازین ملازمین
ہندوستانی نے ایک کھڑکی جو قلعے مین تھی کھولدی اور کچھ مفسد اندر قلعے کے آ گئے کپتان پوول صاحب
نے ایک وفا باز کو مار ڈالا مگر مقتول کے بھائی نے انکو ایک ایسی گولی ماری کہ وہ بھی وہین گر کر
مر گئے جزوی انگریز جو قلعہ مین تھے اب حیران ہوے کہ کیا کرین مفسد اندر بھی آ گئے اور باہر بھی
تھے مگر پھر دل قوی کر کے اوپر بالاخانے کے چڑھ گئے اور وہان سے مفسدین پر غلولہ اندازی
کرتے رہے جب مفسدین نے دیکھا کہ اب بھی صاحب لوگ قابو مین نہین آتے انھون نے
وقفہ چاہا اور اس عرصے مین بحلف انگریزون سے کہا کہ اگر تم ہمارے پاس چلے آؤ اور ہتھیار
دیدو تو ہم تمکو بے مزاحمت جانے دینگے اس بات پر سب صاحب لوگ بیوقوفی سے راضی ہوے
اور جب وہ ہتھیار دیکر قلعے کے باہر نکلے اُسیوقت مفسدین نے انکو نرغہ کر لیا اور گرفتار کر کے جھوکن باغ
مین لیگئے اور وہان اُنکو تین صفون مین تقسیم کیا ایک مین مرد اور دوسری مین عورات اور تیسری
مین بچے کھڑے کیے بعد ازین قتل عام شروع ہوا داروغہ محبس نے اول شمشیر نیام سے
نکال کر کپتان سکین صاحب کو قتل کیا بعد ازین سب سپاہی جو موجود تھے تلوارین لیکر آن پر گرے
اور اول تو مردونکو قتل کیا بعدہ عورات کو اور بعدہ بچونکو مار کر اس حرکت ناخدا ترسی کو ختم کیا
کپتان سکین صاحب نے قبل از مرنے کے ایک سپاہی سے جو متصل اُنکے کھڑا تھا کہا کہ یہ
خیال خام اُن مفسدین کا ہے کہ ان چند انگریزونکے مرنے سے ملک انگلستان شجاعان آزمودہ کارون
سے خالی ہوجاویگا اور کارشور صاحب کے پسر کلان نے بزبان ہندی مفسدین سے یہ کہہ
کر امان جان مانگی کہ تمنے میرے والد اور والدہ کو قتل کیا اب بھی کیا تمھارا غصہ فرو نہین ہوا
جو تم مجکو بھی مارتے ہو مگر انھون نے ایک نہ سُنی اور اُسکو بھی وہین تہ تیغ کیا کپتان گوردن صاحب
اور سکین صاحب اور اُنکی میم صاحبہ جنکے پاس اسلحہ اور سامان جنگ بکثرت تھا مع چند سپاہیونکے
جو اُنکے ساتھ رہ گئے تھے خوب لڑے ان صاحبون نے اسقدر مفسد مارے کہ جتنی مرتبہ سکین صاحب
کی میم بندوق بھر سکی اور ۳۰ مفسدین کو اسطرح دار البوار کو بھیجا آخرکار جب انھون نے
دیکھا کہ مفسدین سے لڑکر فائدہ مترتب نہو گا اور خصوصاً صاحب سکین صاحب نے دیکھا کہ گوردن
صاحب بھی مر گئے تو صاحب موصوف نے اپنی میم صاحبہ کو گلے لگایا اور اُسکی پیشانی چوم

پوم کر اُسکو گولی سے مار دیا اور بعد ازان خود بھی گولی کھا کر مر گئے ۔

شاہجہان پور

بتاریخ ۳۱ ۔ ماہ مئی روز یکشنبہ بوقت صبح ۲۸ رجمنٹ ہندوستانی مقیم شاہجہان پور نے فساد برپا کیا
چند سپاہیان مفسد گرجا گھر مین جسوقت نماز ہو رہی تھی آئے اور رکٹ صاحب کلکٹر اور ایک کرانی
کو قتل کیا اور انسائن سپس صاحب متعلقہ ۲۸ رجمنٹ کو زخمی کیا اور میک کیلم صاحب پادری کے مقتول
ہونے کا بھی گمان ہے کیونکہ کسی نے پادری صاحب موصوف کو بعد از سپاہ مفسد کے گرجا گھر مین
آنے کے اور صاحبون کے مخفی ہونے کے ایک مکان متعلقہ گرجا گھر مین
نہین دیکھا تھا جب گرجا گھر مین شور وغل مفسدین کے آنے کا ہوا تو چند صاحب لوگ جو متصل معبد
مذکور رہتے تھے بنادیق وطپانچہ لیکر واسطے امداد صاحبونکے آئے اور جب سپاہ نے ان صاحبونکو
مع بنادیق وغیرہ آتے ہوئے دیکھا وہ بھاگ گئے کیونکہ مفسدین کے پاس سوائے شمشیر کے اور کوئی قفل
آتش بار نہ تھا کپتان جیمس صاحب جو بیمار تھے یہ سنکر خود گھوڑے پر سوار ہو کر پریڈ پر گئے کہ شائد انکی
فہمایش سے سپاہ پھر راہ راستی پر آجائے مگر صاحب موصوف وہان پہونچتے ہی قتل ہوئے اور سارجنٹ
میجر صاحب بھی اُسی مقام پر مارے گئے ڈاکٹر بولنگ صاحب اپنی گاڑی پر چلے جاتے تھے کہ ایک گولی انکی لگی
وہ بھی وہین رہ سپر ملک بقا ہوئے اکثر افسران انگریزی وساکنین عیسائی بمقام پوائین بھاگ کر راجہ مقام مذکور
کی حفاظت مین آئے مگر راجہ مذکور نے انکو دوسرے روز نکال دیا ناچار ہو کر سب صاحب وہان سے روانہ
ہو کر بمقام محمدی وارد ہوئے کپتان اور صاحب احوال قتل اُن ۱۳ صاحبونکا جو بعد ازین وقوع مین آیا تھا
اور تائید الٰہی اپنے اور اپنی میم اور دختر کے فرار ہونے کا حال اسطرح پر بیان کرتے ہین ۔
جب مجھے یہ خبر یعنی خبر مفسدے کی پہونچی مین نے فوراً میم صاحبہ کو مع دختر کے ایک راجہ کے مکان
پر جو متصل تھا بدین خیال روانہ کیا کہ یہ سپاہ بھی موافق سپاہ ۲۸ رجمنٹ کے کاربردار ہو گی اور اسمین
میری غلط فہمی بھی نہ تھی کیونکہ بتاریخ ۴ ۔ جون سپاہ موجودہ یعنی تین کمپنیان نمبر ۹ اور دسویں رجمنٹ کی
میرے ہی ہاتھ کی بملازمی شاہ معزول بھرتی کی ہوئی تھی اور کچھ سپاہ پولس جنگی نے آمادہ فساد ہو کر
خزانے پر قبضہ کیا اور مجھسے کہا کہ ہم اپنے مقام صدر یعنی سیتاپور کو جاتے ہین مین نے انکو بہت فہمایش
کی اسمین اُنھون نے کہا کہ اگر سب صاحب ہمارے ساتھ چلینگے تو ہم قسمیہ اقرار کرتے ہین

کہ کسی پر دست درازی نہ کرینگے جب کچھ اور تدبیر نہ بن پڑی تو ناچار ہم سب اُنکے ساتھ اس شب روانہ
ہوئے اور تمام سپاہ راضی اور خوش معلوم ہوتی تھی اور نہایت خوش سے یہ تھی دوسری تاریخ ہمنے اُنکے
ساتھ کوچ کیا کوئی گھوڑے پر سوار تھا اور کوئی پیادہ چلتا تھا اور میم لوگ میری بگھی مین سوار تھین جب ہم قریۂ
اورنگ آباد کے پہونچے جو ۲۰ میل بجانب شرق محمدی واقع ہے ایک سپاہی نے کہا کہ ایک پستول ایک
انگریز سے چھین کر شیل صاحب متعلقہ دفتر ڈاکٹری اسپان کو جو نہایت معمر تھے یعنی کوئی ۵۵ برس کی
اُنکی عمر تھی مار ڈالا بعد ازین کشت و خون جاری ہوا سپاہیون نے ہر طرف سے گھیر کر قتل کرنا
شروع کیا ہم سب ایک درخت کے نیچے جمع ہو کر کھڑے رہے اور گولیان چارون طرف سے مینہ
برستی تھین ہم مین سے کسی نے بندوق وغیرہ فیر کرنا مناسب نہ جانا کیونکہ اس سے کچھ فائدہ نہوتا
سوار ہمارے چارون طرف کچھ فرق سے نرغہ کیے کھڑے تھے تھوڑے عرصے تک تو مین بھی
سب صاحبون کے پاس کھڑا رہا مگر پھر مجھے خیال آیا کوئی نہ کوئی تو سپاہیون سے جو میرے ہاتھ کے
ملازم رکھوائے ہوئے ہین مجھے بچا لینگے اس خیال کے دل مین آتے ہی مین مفسدین کی طرف بھاگ کر
چلا گیا اور ایک سپاہی نے مجھے دیکھکر کہا کہ اگر اپنا طپانچہ شش نالہ مجھے دیدو تو مین تمکو بچا لونگا
اور مین نے فوراً ایسا ہی کیا اور سپاہی مذکور نے میرے اور اپنے رفیق سپاہیون کے درمیان آکر
مجھے بچا لیا اس عرصے مین کچھ اور سپاہی بھی میرے بچانے آئے اور مجھے اپنے گاؤن مین لے گئے
اور وہان سے ایک راجہ کے مکان پر جو متصل تھا مجھکو پہونچایا اور اس مقام پر ہم جنگلون مین
مخفی رہے اور چند روز تک تو ہمنے نہایت احتیاط کی کہ جب سپاہ مفسد اس نواح سے روانہ ہو گئی
ہم سب راجہ مذکور کے مکان پر واپس آئے اور قریب دو مہینے کے اُسکے پاس رہے اس عرصے مین
کچھ سپاہی پھر اس نواح مین آگئے اور ہم پھر جنگلون مین مخفی ہو بیٹھے تمام اضلاع اودھ مین نہایت
خونریزی ہوئی اکثر صاحب جو متصل مین تھے وارد لکھنؤ ہوئے

سکرورہ ضلع اودھ

بتاریخ ۹ جون وقت شب فوج اس مقام کی یعنی نمبر ۲ رجمنٹ پیادہ کشادہ اور اول رسالہ غیر
اور نمبر اول فیلڈ باٹری اپنی قسمی باوجود عہد و پیمان خیر خواہی و نمک حلالی کے برگشتہ ہو گئے
ایک صاحب یہان کا حال اسطرح تحریر فرماتے ہین کہ ونگفیلڈ صاحب کمشنر قسمت جو سکرورے مین

مقیم تھے سوار ہوکر بمقام گونڈا تشریف لائے اور آکر ہم سب کو کہا کہ جہان تمہارے نزدیک جان کی حفاظت
ہو وہان تم بھاگ جاؤ شکر اُس حافظ حقیقی کا کہ میری خوش نصیبی سے اُسوقت میرے احاطے مین اٹھارہ
کہار موجود تھے اور یہ تجویز مین نے دو روز پیشتر سے کر رکھی تھی کیونکہ مجھے خبر پہونچ گئی تھی کہ سپاہ سکرورہ
بگڑنے والی تھی بعد از ہمراہ لینے ایسی چیزونکے جو ضروری تھین اور جو عرصۂ قلیل مہلت چند گھنٹے
مین لے سکے لیکر ہم گونڈا سے بوقت فراغت دو گھنٹہ صبح بتاریخ ۱۰ جون روانہ ہوے اور مین نے
یہ سمجھ کر کہ سوا سے راجہ بلرام پور کے اور کوئی بچانے والا نہین نظر آتا بلرام پور کی راہ لی ہمارے
اس جرگے مین مین تھا اور میری والدہ اور سارلوٹ اور دو بچے میرے دفتر کا کرانی دوم اُسکا
بھائی اور دو لڑکے اور ہوج کنسن صاحب اور لنچ صاحب کی میم اور ایک بچہ اس عرصے تک
کسی افسر نے گونڈا سے کوچ نہین کیا تھا مگر ہمکو دو گھنٹے بھی بلرام پور مین وارد ہوے نہ گذرے تھے
کہ سب افسر لوگ بھاگے ہوے مقام مذکور مین پہونچے قریب تین روز ہم بلرام پور مین مقیم تھے
کہ راجہ صاحب کو معرفت اُن سوارونکے جنکو راجہ صاحب نے براہ گونڈا اور سکرورہ تعینات کر رکھا
تھا خبر پہونچی کہ فوج مفسدین در پے صاحبان آتی ہے اس خبر کے سنتے ہی راجہ نے ہمسے کہا
کہ یہان مقام کرنا مصلحت نہین اور اُسنے ایک چٹھی بنام کسی صوبہ ملازم راجہ نیپال کے لکھکر تمام عیال و
اطفال کو اُسکے حوالے کیا چٹھی مذکور مین یہ لکھا کہ جہانتک ممکن ہو اِن سب کی حفاظت کرنا اور ایک
اور چٹھی بنام اپنے برادر زن کے جو راجہ پارسی ضلع گورکھپور رہے لکھ کر اُن صاحبونکو دی جو مجرد تھے
اُنمین بھی مضمون مصرعہ بالا درج تھا ہم بلرام پور سے روانہ ہونے کو تھے کہ جمس آرجر صاحب
اور جوسیس آرجر صاحب دونون مقام بہرائچ آئے اور ہمارے ساتھ علاقہ نیپال مین چلے مقام
مقصود تک ہم سب سلامت پہونچے اور وہان قریب ایک مہینے کے مخفی رہے کیونکہ ہمیشہ یہ خبر
آتی تھی کہ سپاہی اور سوار مفسد ہمارے در پے قتل ہوکر آتے ہین چند روز بعد ہمارے یہان پہونچنے
کے ہمارے جرگے مین تفرقہ پڑا دونون آرجر صاحب اور ہوج کنسن صاحب پیشتر اندر علاقہ نیپال کے چلے
گئے اور میرا کرانی دوم اور اُسکا بھائی اور سارجنٹ میجر لنچ مع اپنی میم کے بمقام گورکھپور رہگئے اور
مین مع اپنے عیال و اطفال کے بمقام توہوا اُسوقت تک رہے جبتک گورکھپور مین فساد رہا اور
جب ہمنے سنا کہ مقام مذکور مین اب فساد باقی نہین ہم بھی وہان چلے گئے مقام گورکھپور مین ہم

ایک مہینا اور دو روز رہے بعد اسکے باعث غلط فہمی کسی حاکم کے مقام مذکور کو خالی کردیا اب پھر ہمکو حکم ہوا کہ جہان حفظ جان معلوم ہو وہان تم جاؤ کیونکہ ہمراہ فوج گورکھہ صاحبان عیال دار کا مقام نینی تال تک جانا ممکن نہین یہ سنکر مین نے اور اسپورن صاحب ڈپٹی ایجنٹ محال افیون نے مع اپنے عیال و اطفال کے اور کوک صاحب ہیملٹن صاحب اور اکسٹائن صاحب نے مع عیال و اطفال کے ایک کشتی کرایہ کی اور ارادہ کیا کہ جو ہو سو ہو اسپر سوار ہو کر بمقام دینا پور چلین اور روانہ بھی ہوے زیادہ تر راہ تو ہمنے بے ہنگامہ و مزاحمت کے طے کی اور تمام راستہ اسطرح کا نہ تھا کیونکہ جب ہمسے قریب تیس میل کے فاصلے پر رولگنج رہا جہان دریاے گنگ ملتا ہے تو کچھ مفسد کشتیون پر سوار ہو کر ہمپر حملہ آور ہوے مگر ہمارے پاس بھی بہت ہتھیار تھے اور جو بیس سپاہی ہمنے معرفت راجہ لوہر پور کے رکھے تھے وہ بھی مسلح تھے اور خوب مستعد جب مفسدین نے ہمپر گولیا مارین ہمنے بھی ایک مرتبہ مین بیس گولیان انپر برسائین اسمین کئی مفسد مارے گئے اور باقی فرار ہو گئے باقی راستہ ہمنے بغیر ہنگامے کے طے کیا شکر اس خداے برحق کا ہے جسنے ہمکو ہزارہا مفسدین سے جو درپے ہمارے قتل کے تھے بچایا ہرچ کنن صاحب اور دونون آرچر صاحب تو بسلامت ہمارے پاس پہونچ گئے مگر میرے کرانی دوم اور اسکے بھائی اور عیال و اطفال کا کچھ پتا نہین لگتا کچھ عجب نہین کہ وہ کہین مفسدین کے ہاتھ سے مارے گئے ہون

بریلی

بتاریخ ۱۵ ماہ مئی خبر سرکشی مقامات دہلی اور میرٹھ کی اس مقام مین پہونچی اس تاریخ تک مقام ہذا مین کوئی امر مشتبہ نسبت نمک حلالی سپاہ کے وقوع مین نہین آیا تھا اور کئی روز تک بعد وصول خبر مذکورہ بالا کے بھی کوئی علامت فساد کی ظاہر نہ ہوئی پریٹ و دلیل وغیرہ سب حسب دستور سابق ہوتی رہین اور اگرچہ واقعات میرٹھ اور دہلی کے ہر ایک سپاہی کو لین مین معلوم ہو گئے تھے مگر انکے طریق اور رویہ مین کچھ فرق نہ آیا تھا اب اکثر مفرورین مقامات مختلفہ کے اس شہر مین آنے شروع ہوے اور ہر روز بہ کثرت آتے تھے اور اخبارات موحش و خوف و ہندہ مشتہر کرتے تھے انکے بیانات آخر کا تخم عناد کا سپاہ کے دلون مین بویا ہرچند افسران ہر دو رجمنٹ مقیم مقام ہذا اپنے سپاہ کو ہر روز فہمایش کرتے تھے مگر اب معلوم ہوا کہ انکا کہنا چندان موثر اور متاثر نہ تھا اور سپاہی انکی قول کا اعتبار کم کرتے تھے چونکہ فوج بریلی مین حسب تفصیل ذیل ہندوستانی تھی یعنی ۱۸ اور ۶۸ رجمنٹ اور ہشتم رسالہ بے قاعدہ

اور کربی صاحب بارڈی اور گو کہ سپاہ بدکور سے کوئی امر بدوضعی کا ظہور مین نہین آیا تھا تاہم یہ مصلحت
قرار پائی کہ سب میم صاحبان اور بچونکو یہانسے روانہ کردینا چاہیے اور موافق قرار داد کے تا تاریخ ۲۰ ماہ مئی
سب نینی تال کو روانہ ہوگئے اس عرصہ مین مفسدین شہر ہاے مختلفہ آکر لین مین سازش کرنے لگے اور
یعنی منیر بمقام دہلی سے بھی آئے اور اقرار انعامات گران بہا کا کیا اور ترغیب اور تحریص سے سپاہ کو
ترک کرنے شراکت اور دوستی سرکار پر کرتے تھے مگر خوف انگریزان سپاہ کے دل مین بہت غالب تھا
ہرچند مثال طفلان وہ ہر ایک چیز معتبر سمجھتے تھے اور فہمایش اور اقوال افسران پر اعتبار نہ کرتے تھے
اور بازار مین تحقیقات اصل حال کی کرتے تھے اور اُن لوگونسے دریافت حال کرتے تھے
جنکو کچھ خبر نہ تھی اور گو کہ ابتک کوئی امر سوء ادب اور نافرمانی کا سپاہ سے ظہور مین نہین آیا تھا
تاہم سب پر آشکار ہوگیا تھا کہ اُنکے دل مین کچھ تردد لاحق ہے اکثر آدمی سمجھتے تھے کہ مقدمہ
بگڑ گیا بعضے اپنے دلمین یہ خیال کرتے تھے کہ فساد ہوچکا اور بعضے یہ تصور کرتے تھے کہ اب
کچھ اندیشہ نہین اور جو لوگ گمان بد اپنے دل مین رکھتے تھے اُنکو اور لوگ ہنستے تھے اور کہتے تھے
کہ کچھ بھی نہوا الغرض شہر اور فوج مین ہر روز گمانہاے بد ترقی پکڑتے جاتے تھے اور صاحبان
لشکری اور ملکی ہر ایک تدبیر واسطے حفاظت امن اور انتظام شہر کے کر رہے تھے اور بمضبوطی ہر ایک
امر کی کرتے تھے کہ اگر اتفاقاً کچھ ضرورت پڑے تو اسوقت حفظ جان ہوسکے اور یہ قرار پایا کہ اگر
سپاہ حملہ کرے یا فساد برپا کرے تو سب صاحبان بمقام لین رسالہ ہشتم جمع ہوجاوین القصہ ۲۹
تاریخ تک سب بدستور رہا اور کچھ فساد ظاہر مین نہ آیا مگر اس تاریخ ایک خبر مشتہر ہوئی کہ آج سپاہ فساد
کرنے پر آمادہ ہے یہ خبر افسران وغیرہ کو بھی پہونچی تھی اور ہر ایک منتظر اسوقت کا تھا مگر یہ روز بھی
باامن گذر گیا اور سپاہ نے انکار بہت اس خبر کی اطلاع سے کیا اور کہا کہ ہمکو کچھ خبر نہین کہ کسنے یہ خبر دروغ
مشتہر کی بعد ازین معلوم ہوا کہ یہ خبر اور لوگون نے مشہور کی تھی تاکہ بدنظمی ہوجاوے اور اُنکو قابو لوٹ
اور غارتگری کا ملے اور انگریزون کے بنگلے لوٹنے اور جلانے سے اُنکو فائدہ حاصل ہو اسی روز
صوبہ دار نمبر ۶۸ رجمنٹ کا کپتان صاحب کے پاس آیا اور آبدیدہ ہوکر نسبت اپنے اور اپنی رجمنٹ کے
بیان طراز ہوا کہ ہم سب جیسے خیرخواہ اور نمک حلال تھے ویسے ہی ہین اور آپ میم صاحبونکو اور
بال بچونکو چھاؤنی مین دوبارہ بھیج دیجئے تا تاریخ ۳۰ بروز شنبہ کو بھی کوئی امر خلاف دستور

وقوع مین نہین آیا اور ہرچند بروز گذشتہ بھی کچھ نہین ہوا تھا مگر ہر ایک کے دل مین یہ یقین ہو گیا تھا
کہ کچھ امر زشت اور زبون ہونے والا ہے اس روز وقت شام مفسدین ۴۵ رجمنٹ بکثرت اس شہر مین
آگئے اور انھون نے اکثر خبرین متوحش چھاؤنی مین مشہور کین انھون نے لوگونکو یہ کہا کہ سپاہ انگریزی
قریب آگئی ہے اور گورہ لوگ اپنا بعض نکالتے ہین اور سب کو تباہ کرتے ہوے چلے آتے ہین اس
تمکو سپاہیان رخصتی بھی آکر شامل رجمنٹ ہوے انھون نے اور یہی خبرین بیان کین اور جو
اثرہ ۴۵ رجمنٹ فیروزپور والی کی خبر دن نے کیا تھا انکو انھون نے اور صداقت دی اور انکی [illegible]
ایسی ایسی خبرین متوحش سنکر اس شب تمام سپاہی لین مین آپس مین مشورے مین رہے اور کوئی
اپنے مکان لین مین تمام شب نہ آیا دوسری صبح کو یکشنبہ تھا اور سب صاحب لوگ گرجا گھر مین
گئے آج یہان بڑا انبوہ تھا ہندوستانی افسرون نے اور اور لوگون نے بیان کیا کہ
سب خیریت ہے اور یہ بھی کہا کہ آج سپاہی بہت خوش ہین تنقیحات مستر دل لیتے ہم سپاہی
سپاہ اور حساب تنخواہات سب اچھی طرح طیار ہوے چھٹیات رخصت بھی درست ہو کر [illegible]
اور سپاہ نے دغابازی کو اس خوبصورتی سے اپنے دل مین رکھا تھا کہ کچھ بھی علامت اسکی ابتک
ظاہر نہوئی تھی مین بوقت نواخت گیارہ گھنٹہ روز یکشنبہ [illegible] ہوئی اسکے [illegible] لین مین
غل و شور مچ گیا اور گولیان مکانات مین سے چلنے لگین اکثر سپاہی لین [illegible]
سے بھاگ کر آئے اور اپنے افسرونکو کہا کہ بھاگ جاؤ اور [illegible] رجمنٹ [illegible]
کا کھیل خوب بن گیا تھا مسلح سپاہی دیوانہ وار چارونطرف پھرنے لگے اور جو سامنے
آتا تھا اسکو گولی مارتے تھے ایسی جلدی یہ فساد برپا ہوا کہ اکثر [illegible] اسکی خبر بھی نہ ہونے پائی
تھی کہ انکے بنگلے مین سپاہ مفسد پہونچ گئی تھی اور گولیان انپر چلنی شروع ہو گئی تھین اکثر افسر
جو اس روز جانبر بسلامت لیکر بھاگے تھے خداساز اور اتفاق سے بچ گئے تھے لفٹنٹ
مارویل صاحب متعلقہ ۱۸ رجمنٹ کو مفسدین نے گھوڑے سے نیچے اتار دیا اور انکا گھوڑا
لیگئے بعد ازان انپر بہتیری گولیان چلین مگر انکو ایک بھی نہ لگی اور وہ بسلامت بھاگ گئے
لفٹنٹ رنیر صاحب متعلقہ ۶۸ رجمنٹ کو ایک گروہ مفسدین نے نرغہ کر لیا اور چاہتے تھے کہ انکا
گھوڑا چھین کر انکو مار ڈالین مگر صاحب موصوف نے اپنے گھوڑے کو پھندایا اور سپاہ کے

[illegible] اور [illegible] ہوا مگر ایک بھی نہ لگی دو [illegible] چند نفر مذکورین [illegible] گولا [illegible]
[illegible] کا کام تمام کرین مگر سوا اسے [illegible] صاحب کے بنگلے کو چلین کہ انکے پاس پہنچنے سے پیشتر بنگلہ چھوڑ کر چلے گئے
[illegible] اُنکے نصیب تھا [illegible]
[illegible] صاحب [illegible] وار د صاحب [illegible]
[illegible] صاحب [illegible]
[illegible] سپاہ [illegible] کوئی دو گز کا فاصلہ تھا اور انکو [illegible]
[illegible] تیار ہو گئے تھے اور وہ تینون صاحب اپنے اپنے گھوڑے [illegible]
[illegible] ہوئے ہوے بھاگے ہر چند سپاہ نے باڑ پر باڑ گولیون کی [illegible]
[illegible] قدرت خدا سے ایک گولی بھی کسی کے نہ لگی ما در اینکہ ایک اور امر ایسا وقوع مین آیا کہ [illegible]
قدرت [illegible] حقیقی نمایان اور آشکارا تھی یعنی ساری پریڈ پر اسطرح بیچتے ہوے جب [illegible]
[illegible] برودار ہوے تو جتنی توپین موجود تھین سب انکے اوپر سر ہوئین اور سب مین گراب [illegible]
بھری تھی اور صرف فاصلہ بھی کوئی دو سو گز کا تھا مگر اُسکی شان دیکھیے کہ ایک کو بھی اُن گراب
کی گولیون سے آسیب نہ پہنچا انسائن ٹکر صاحب سارجنٹ میجر صاحب کی مدد کرنے پر
مارے گئے بریگیڈیر سبولڈ صاحب کے ایک گولی سینے پر لگی اور صاحب موصوف [illegible]
[illegible] ہوے تھے مگر گھوڑے سے جدا نہوے اور مقام قیام گاہ صاحبان تک پہنچے
[illegible] وارد ہوتے ہی گھوڑے سے زمین پر گر کر جان سپرد ہوے قریب مین صاحب
لوگون کے ملکی و لشکری مقام قرار داد پر پہونچے اور ایک گھنٹہ دہان [illegible] نے
یہین نیت قرار کیا کہ اگر کوئی اور صاحب فرار ہو کر جان بہ سلامت بچا ہو تو وہ بھی [illegible]
شامل ہو جائے ہر ایک مکان چھاؤنی کا اب شعلہ ور تھا اور آواز تفنگ و توپ [illegible] سپاہ
سے ظاہر ہوتا تھا کہ کشت و خون ہو رہا ہے تینون قسم کی سپاہ توپخانہ و سوار و پیادہ [illegible]
مین متفق ہو گئے تھے پس اسقدر سپاہ کے سامنے جو دہی انگریز موجود تھے کیا کر [illegible]
بلکہ کچھ ارادہ مقابلہ یا فہمایش بھی دیوانہ پن مین شامل تھا سوا سطے سب صاحبون [illegible]
پھیرے اور بجانب کوہ نینی تال روانہ ہوے کوہ نینی تال بہ نسبت [illegible]
فاصلے پر تھا اور صاحب لوگ ۳۰ گھنٹے برابر گرمی و تکان راہ کا کچھ خیال نہ کرکے روان [illegible]

صرف ایک شب میں طے کیا تھا تاکہ کچھ رفع تکان گھوڑوں کا ہو وے آخر کار بغیر کسی
ہنگامہ کے تمام راستے طے کر کے
بامسرت مقام مقصود پر فائز ہوئے —

ایک صاحب اسطرح تحریر کرتے ہیں کہ صاحب لوگ بالکل ماندہ و پریشان ہو گئے تھے
کیونکہ راستے میں تمازت آفتاب بھی بہت تھی اور کھانا بھی نہ ملا تھا مگر جب وہ مقام ہلدوانی
میں جو زیر کوہ واقع تھا پہونچے اور وہاں کپتان رامزی صاحب کمشنر سے ملے اور
صاحب نے ان سب کو خوب اچھا کھانا کھلایا اور تجویز سواری کی کر کے اسی شب
نینی تال پہونچا دیا تو کوئی شخص ایسا شکر گذار اور احسان مند خدا تعالیٰ کا نہیں تھا اور نہ ہوگا
جیسے یہ سب صاحب تھے یہاں یہ بھی بیان کرنا ضرور ہے کہ رسالہ ہشتم کے دو افسر ہندوستانی
اور ۴۰ سوار اپنی نمک حلالی پر قائم تھے اور انھوں نے جب یہ حال فساد کا دیکھا تو اپنا سب
اسباب لین میں چھوڑ کر ہمراہ اپنے افسروں کے وہ بھی بھاگ نکلے اور یہ ارادہ مصمم کر لیا کہ جو
صاحبوں پر گذریگی اسکے شریک ہم بھی رہینگے اور مفسدین کی شراکت اختیار نہ کرینگے وہ صاحب
لوگ جنکا پتا اب تک نہیں لگتا خدا جانے انکا کیا حال ہوا مگر اسمین شک نہیں کہ قتل اور خونریزی انگریز
بریلی میں بہت ہوئی اور اگر زیادہ نہیں تو کشت و خون و حرکات زبون جو جو متعلقات دہلی و میرٹھ
سے کم بھی نہیں ہوا دشمن جانی ان مفسدین میں ایک صوبہ دار توپخانہ تھا جسنے اپنے تئیں جنرل
افواج کا قرار دیا تھا اور جھنڈا سبز استادہ کر کے حکم لوٹنے اور مسمار کرنے چھاونی کا دیا تھا اور چونکہ اسقدر
عرصے میں شب ہو گئی تھی اسکے رفیقوں نے شب کے وقت خوب لوٹا اور بازار آتش زنی تیز کیا غرضکہ
صبح کو چھاونی میں سوائے انبار خاکستر کے اور کچھ نظر نہیں آتا تھا اگر شہر بریلی تباہ و برباد ہوگا تو اگر
تباہی اور بربادی کا نشان قائم رہیگا اور یہ یادگار رہیگا کہ اس شہر میں بیرحمی ہائے بے اندازہ نسبت
انگریزوں کے وقوع میں آئی تھیں اور مرد اور عورت اور بچے انگریزوں کے جو گرفتار ہوئے تھے
سب بیرحمی سے مارے گئے تھے ایک شخص خان بہادر خان پنشن خوار سرکار نے اپنے تئیں نواب روہیلکھنڈ
قرار دیا تھا اور اسنے جو چند ساعت پیشتر امیدوار اس امر کا رہا کرتا تھا کہ صاحبان عالیشان بہ خوشی
و خندہ روئی جو اسکے ساتھ شامل ہو گئے تھے اس سے ملاقات کریں حکم قتل انھیں صاحبوں کا
صادر کیا اور اسکے بے حمیت دیندار ون نے تعمیل حکم بجان و دل کیا اور اول اسکے نیچے میں بلکہ

پنجم اجل میں کہنا چاہیے وہی دو صاحب جج اور دو ڈاکٹر صاحب اور دو ڈپٹی مجسٹریٹ گرفتار ہوے جنکے ساتھ وہ ہمیشہ ملاقات کیا کرتا تھا اور اُسنے انعام واسطے اُن صاحبوں کے مقرر کیا جو فرار ہو گئے تھے اور ایک ہزار روپیہ واسطے سر صاحب کمشنر کے قرار دیا —

ایک دلیل سپاہیوں کی دغا بازی صریح کی یہ ہے کہ بمقام بریلی ایک روز پیشتر برپا ہونے فساد ۶۸ رجمنٹ کے سیاہ دافسران ہندوستانی نے اپنے اپنے افسران انگریزی سے یہ کہا تھا کہ اپنی اپنی میم صاحبوں کو اور بچوں کو پہاڑ سے واپس طلب کر لو اور یہ بھی کہا تھا کہ دیکھو سب طرح امن وامان ہے اور اس امر کا قسمیہ عہد کیا تھا کہ اگر کچھ بھی فساد ہوا تو اپنے اپنے افسران وغیرہ کی جان بچانے کو اپنی جان تک سے دریغ نہ کرینگے تاہم تمام روز کچھ سپاہی متصل ایک پل کے خفیہ بیٹھے تھے کہ اگر صاحب کمانڈنگ ادھر سے نکلیں تو انکو قتل کریں اور نیز دو کمپنیاں تعینات ہوئی تھیں کہ صاحب موصوف کا بنگلہ جاکر گھیر لیں اور ایک براہ فتح گڈھ مقرر ہوئی تھی کیونکہ مفسدین نے یہ خیال کیا تھا کہ افسر لوگ براہ مذکور فرار ہونگے اور رجمنٹ کے مس کے ٹ کھڑے کار دستہ افسروں پر گولیاں سر کیں اور افسران مذکور بھی چہار طرف دوان اور گریزاں تھے اور اُس سنتری پہرے والے نے جسنے چند لحظہ پیشتر نواخت گیارہ گھنٹے کے ایک افسر کو سلامی دی تھی اُسی سنتری نے اُسی افسر کو بعد سر ہونے توپ اطلاعی فساد کے گولی ماری غارت گری اور قتل سپاہ کی عین خواہش معلوم ہوتی تھی اور یہ وہ آدمی ہیں جنکی ہمنے پرورش کی تھی اور جو رحم دل ہندو اور دلاور سپاہی کہلاتے تھے —

اُن غریب بیکسوں کا خیال کرنا چاہیے جو افسران ملکی و لشکری دکرانی اور دو میم اور بچے تھے جو بروز اول فساد بریلی سے بھاگ کر اُس روز قتل سے بچ گئے تھے مگر بعد ازاں گرفتار ہو کر بادشاہ کے روبرو لائے گئے اور قتل ہوے یہ امر بھی یعنی اُن سب کا گرفتار ہو کر آنا اور بحکم شاہ قتل ہونا راست اور صحیح ہے —

صوبہ دار توپخانہ بریلی نے اپنے تئیں سپہ سالار قرار دیا اور بریگیڈیر سپ بولڈ صاحب کی گاڑی میں سوار ہو کر باشان وشوکت مع ہمراہیان کثیر پھرا کرتا ہے اور دیگر افسران ہندوستانی بگھی اور گاڑی و دیگر سواریوں میں جو صاحب لوگ بمجبوری چھوڑ گئے تھے سوار ہو کر پھرتے ہیں سرغنہ مفسدین مقام ہذا نے ہر ایک انگریز وغیرہ کو جو اُسکے ہاتھ لگا پھانسی پر چڑھا دیا اور ر

باقی ماندہ کی گرفتاری وغیرہ کے واسطے انعام مقرر کیا ہے یہ شخص سب سے زیادہ [illegible]
معلوم ہوا اور امید یہ ہے کہ شخص مع دیگر مفسدین کے جلدی گرفتار ہو کر سزا پائیگا

ترجمہ ایک خط کا ہے جو مقام دہلی سے بریلی کو آتا تھا اور راستے مین مقام [illegible] گرفتار ہوا از جانب
افسران فوج دہلی بنام افسران رجمنٹہاے مقیم بریلی و مراد آباد یہ کہ اگر تم ہماری مدد کو آسکو تو چاہیے
کہ اگر کھانا وہان کھاؤ تو ہاتھ یہان آکر دھوؤ کیونکہ یہان انگریزون سے لڑائی شروع ہوگئی ہے [illegible]
بفضل الٰہی یہان فوج بہت جمع ہے گو تاہم درصورتیکہ ہمکو ایک بچہ تک [illegible]
کے برابر ہوگی اب تمہارا آنا ضرور ہے کہ شاہنشاہ فیض بخش و فیض رسان شاہ [illegible]
جلیل خیر خواہون کو بخشینگے ہم تمہارے انتظار مین ہمہ تن چشم لگے ہین اور [illegible]
براللہ اکبر ست ہو رہے ہین ہمارے گوش مشتاق تمہاری آواز [illegible]
مثال قاصد تمہاری راہ پر لگی ہوئی ہین اب یہ بھی تمکو مناسب ہے کہ [illegible]
تصور کرکے چلے آؤ اور ہمارے گھر کو اپنا دولتخانہ تصور کرو فقط

صاحبان مفصلۃ الذیل ہنگامہ بریلی مین مقتول ہوے رابرٹسن صاحب جج ایک صاحب
سشن جج ڈاکٹر ہی صاحب اور آر صاحب ڈپٹی کلکٹر اور جج صاحب پرنسپل مدرسہ اور ڈاکٹر [illegible]
مہتمم جیلخانہ ان سب صاحبون کو مردمان شہری نے قتل کیا اور انسائن ٹکر صاحب اور [illegible]
سرجنٹ ہنری صاحب متعلقہ ۶۸ رجمنٹ کو سیاہ رجمنٹ مذکور نے اور [illegible] صاحب کو [illegible]
اور میم اور دو بچونکے اور لارنس صاحب کو مع انکے عیال و اطفال اور ڈیوس صاحب اور
فیلن صاحب اور بیل صاحب اور رایلون صاحب مع عیال و اطفال کو مسلمانان شہر [illegible]
قتل کیا اور ڈی کیمپ صاحب ساکن دہلی بھیت اور برایر صاحب اور سارجنٹ [illegible] صاحب
مع عیال و اطفال اور ماردی سپاہی گورہ ۲ [illegible] رجمنٹ شاہی مفرور ہوگئے

چند صاحب لوگ اسطرح جان بچاکر فرار ہوے کہ سواے تائید ربانی و افضال سبحانی کسی طرح
انکا جان بر ہونا ممکن نہ تھا چنانچہ انمین سے ایک صاحب کا حال چٹھی مندرجہ ذیل مین ثبت ہے اس سے
واضح ہوگا کہ جو جو تکالیف سارجنٹ والڈن صاحب نے اٹھائین طاقت بشری سے باہر ہین
احوال مفسدہ بریلی اور فرار ہونا صاحبان کا مقام مذکور سے تمام شہر مین مشہور کیا تھا اور اقوام

پٹھان وگوجر و بنجارہ و کنجر وغیرہ اپنی عادات قدیمہ دزدی و آتش زنی و قتل بیکسان وغریبان پر آمادہ و مستعد
ہو گئے تھے پس ایسی حالت مین اگر کوئی شخص بھاگ رہا ہو کہ ان غارتگرون سے جان سلامت لیجاوے
تو مکان لشکری سے باہر بھاگا ایسا ہی احوال سارجنٹ ڈالڈن صاحب کی چٹھی سے جسکا مضمون بطور خلاصہ کے
ذیل مین درج ہے واضح ہوتا ہے کہ سارجنٹ صاحب اور سارجنٹ سٹیفل صاحب دونون دلیر وقوی
بلکہ سٹیفل صاحب کو تو رستم ثانی کہنا بجا ہے ان دونون نے گھوڑونکے طیار ہونے کا حکم دیا اور طیار
بھی کروائے مگر لگام کسی کی بھی نہ تھی مفسد لیکر بھاگ گئے تھے اب ان دونون صاحبون نے تجویز کی
کہ کچھ اور رسّے بجاے لگام کے گھوڑونکے منہ مین دیکر سوار ہون جب تک یہ تلاش مین ہی تھے کہ
گولیان انکے نزدیک آکر پڑنے لگین اور توپین بھی سیدھی ہوئین انکے قدیم دوستون نے یعنی بعضے
گولندازون نے یہ کہا کہ اگر یہان سے نہین بھاگتے ہو تو گولہ تمھارے پاس آتا ہے ناچار ہو کر انھون نے
ارادہ پیادہ روی کا کیا اور شمشیر اور طپانچے ساتھ لیکر باین ارادہ روانہ ہوے کہ کوہ نینی تال پر چلے جاوین
کیونکہ انکے عیال و اطفال سب وہان تھے اس روز وہ دونون صاحب اسقدر دور نکل گئے کہ فوج مفسد
وہان اندیشہ نہ تھا یہان تمام چھاؤنی شعلہ ور ہو رہی اور کئی میل تک میدان اس سے روشن ہو گیا تھا اور کئی
دیہات اور انبار گاہ جو وہان تھے سب مین آگ لگ گئی تھی اور یہ شعلہ اور غل مفسدین کا شہر بریلی اور بیرون
مین پھیل گیا تھا اور ان دونون صاحبونکی تنہائی اور بیکسی یہان تک تھی کہ نہ کھانا پاس تھا نہ کچھ پینے کو
موجود تھا اور نہ کوئی ایسا رفیق نظر آتا تھا کہ جس سے اعانت چاہین ان خیالات سے ان دونون
صاحبونکا دل پراگندہ ہوتا تھا مگر چونکہ قسمت مساعد تھی اسواسطے یہ دونون صاحب پیادہ پا بیدار
آگے قدم زن ہوے اور بدل چاہتے تھے کہ کوئی مفرورین مین سے انکو ملجاوے یا کسی کی خبر ملے
اور اگر کچھ اور نہین تو پانی تو کہین ملے کہ بیکری بیقراری عطش سے نجات پاوین انکو ہر چند راہ مین کئی
کنوین ملے مگر انکے پاس کوئی شے نہ تھی کہ جسکے ذریعے سے پانی کھینچ کر پیتے بلکہ انکے ملنے سے
اور پانی نہ ملنے سے انکی تشنگی اور دوبالا ہو گئی تھی مگر ناچار آگے کو قدم زن تھے اور یہ دل مین سمجھتے
تھے کہ تمام پہاڑی پر پہونچکر سب اندیشون سے بری ہو جاوینگے بلکہ وہان پولیس سرکاری ہے وہ انکی کچھ مدد بھی
کریگی آخر کار رفتہ رفتہ وقت صبح دونون صاحب پہاڑی کے قریب وارد ہوے اور اسکے باہر ایک
نالہ گندہ پانی کا جاری تھا مگر اسوقت مین وہ بھی غنیمت سمجھ کر دونون صاحبون نے اسمین سے خوب پانی

اور انکی تشنگی کو منطفی کیا اس عرصے مین چند گانون والے اپنی مویشی لیکر باہر آئے تھے انھون نے
جو ان دونون صاحبون کو دیکھا تو نہایت خوش ہوے اور ایک آواز دی جسکو سنکر سب گانون
والے باہر آئے اور ان دونون صاحبون کو گھیر کر کہنے لگے کہ ہتھیار دیدو نہین تو جو کچھ ہتھیار رکھنے کا
نتیجہ ہوگا وہ تم دیکھ لوگے دونون صاحبون نے آپسمین صلاح کی اور چونکہ انھون نے یہ بھی دیکھا کہ
گانون والے اکثر مسلح باسلحہ بیگانہ تھے انھون نے یہی مصلحت سمجھی کہ دینا مناسب ہے بعد ازین
انھون گانون والون سے کہا کہ ہم پستول تمکو اس شرط پر دیتے ہین کہ تم مین سے چند آدمی ہمراہ
ہمارے ہوکر ہمکو دوسرے تھانے تک پہونچا دو یہ امر گانون والون نے مان لیا مگر بعد ازسے لینے
پستولون کے کہا کہ تلوار بھی دیدو اب ان دونون صاحبون نے یہ سوچا کہ تلوارین بھی جاتی ہین اب
بالکل مایوس ہو گئے مگر چونکہ کچھ چارہ نہ تھا والڈن صاحب نے تلوار بھی پھینکدی مگر سیتھل صاحب
نے صرف میان تلوار نمبردار دیہ کے سامنے پھینکدیا اور شمشیر بکف کرمثال شیر نر انمین گھس گیا اور پانچ چھ
گانون والونکو خستہ ومجروح کیا اس عرصے مین والڈن صاحب کے کئی ضرب لگی اور ایک زخم برچھی کا
سینے پر ایسا لگا کہ وہ مثال مردہ زمین پر گر گئے اور سیتھل صاحب بھی کچھ ایسی جرأت اور شجاعت سے
کام کر رہے تھے زخمی ہوکر مرگئے ایک لوہانی لٹھ انکے مغز پر لگا جسکی ضرب سے وہ جان بر نہوے
بعد از اس واقعہ کے گانون والونکو نہایت مایوسی ہوئی کیونکہ انکے پاس کوئی شے قیمتی نہ تھی اور سوائے
ٹوپی اور پگڑی اور بوٹ کے اور کوئی شے انکے کارآمد نہ تھی الغرض گانون والون نے ان دونون
لاشونکو کھینچ کر اس نالے کے پاس ڈال دیا جہان ان دونون سپاہیون نے پانی پیا تھا اور جب
والڈن صاحب نے ہنوز کچھ جان باقی تھی پڑے پڑے یہ سنا تھا کہ گانون والے انکو نالے مین ڈالدینگے
انکے دل مین نہایت فکر ہوا تھا کیونکہ انکو شناوری نہین آتی تھی مگر تاہم انھون نے کسی حرکت سے
علامت بقیہ جان ظاہر کی اور جب انکو کنارے پر ڈالدیا تو انکو اسطرف سے اطمینان ہوا گانون والے
ان دونون کو وہان ڈالکر بخوشی تمام واپس گانون مین آئے سیاران کتاب ہذا کو کچھ تعجب یہ سنکر ہو
چاہیے کہ سرغنہ اس ہنگامے کے بمثل دیگر ہنگام ہا ہمارے ہی اہل پولس تھے اب راقم ان ہی صاحبون
کے تصور پر احوال والڈن صاحب کو چھوڑتا ہے کہ جب وہ کئی گھنٹے کے بعد ہوش مین آئے تو انپر
کیا گذرتا ہوگا حال انکا یہ تھا کہ انسے حرکت بلکہ جنبش بھی نہ کی جاتی تھی اور تشنگی وسیلان خون سے جان

ہلاکت کو پہونچی تھی اُنکے ایک زخم نہایت عمیق زانو پر لگا تھا اور اُنکے جسم پر بہی اور زخم لگے ہوئے تھے
جنکے درد کے باعث اُنکو اور بہی تکلیف تھی اور تمازت آفتاب بہی بدرجۂ اتم تھی مگر ان سب تکالیف کو
گوارا کرکے اور کسی طرح آپکو جمع کرکے لاش سیمٔل صاحب تک بصد دقت اپنے تئین پہونچایا مگر دیکھا
وہ بالکل سرد ہو گئے تھے بعد ازین صاحب مذکور سرکتے سرکتے نالہ مذکور تک گئے اُسکی پانی نے اُنکی
نہایت تسکین کی اور بوقت شب اُنکو اسقدر قوت حاصل ہوئی کہ وہ اُٹھ کر جنگل مین جو متصل تھا چلے گئے
اور دل مین سوچا کہ لقمۂ شیر و گرگ ہونا بہتر ان آدم صورت بہائم سیرت کے پنجے مین پھنسنے سے ہے مگر
باوجود اس عہد اور ارادے کے بعد ازین صاحب موصوف کئی بار گرفتار ہوے اور کئی بار اُنکی تلاشی
ہوئی اور کپڑے چھن گئے اور چھوٹے بڑے سب اُنکو ہنستے تھے اور طعنہ زنی کرتے تھے ایک شخص کہتا
تھا کہ یہانسے چلا جا اور جب وہ تھوڑی دور چلے جاتے تھے تو دوسرا اُنکو پھر بلا لیتا تھا اور جب وہ نزدیک
آتے تھے تو اُنکو دیکھکر ہنس دیتا تھا اور لڑکے اُنکو پتھر مارتے تھے اور بُرا کہتے تھے کوئی اُنکو پانی تک بھی پینیکو
نہین دیتا تھا اور لاکھ لجاجت اور سماجت اُنکی اُن بیرحمونکو بر سر رحم نہین لاتی تھی وہ شخص جسنے اس مصیبت
کا سفر کیا ہوگا کہ بارہ جون گرم ریگ پر چلا ہوا اور اُسکا سر برہنہ ہو اور ۲۴ یا ۲۸ گھنٹے تک اس شدت
گرما مین اور ایسی تکالیف مین اُسکو پانی بھی نہ ملا ہوگا وہ سارجنٹ والڈن صاحب کے حال پر
اختلال پر خیال کر سکتا ہے سوا اسکے سارجنٹ صاحب موصوف کئی مرتبہ سیلان خون زخم سے
کم زور ہوکر گر پڑتے تھے اور جان سے ہاتھ دھوتے تھے ایک مرتبہ برکلی صاحب کا ہاتھی مقام
ہلدوانی سے واپس آتے ہوئے اُنکو ملا اور اُنھون نے مہاوت سے کہا کہ سوار کرکے اُنکو لیجا دے
مگر اس کمبخت نے بھی نہ مانا اور صاحب کو اُسی حال مین چھوڑ کر آپ اپنی راہ لی اس عرصے مین
بمقام نینی تال خبر پہونچی کہ چند صاحب مجروح راستے پر پڑے ہین ایک ہاتھی وہان سے روانہ ہوا
اور اُسنے والڈن صاحب کو سوار کرکے بمقام ہلدوانی پہونچا دیا اس مقام پر اُنکو کچھ کھانا ملا اور
اس خیال سے کہ اب بمقام نینی تال پہونچکر میم سے ملاقات ہوگی اور وہ ہر طرح خبرگیران ہونگی
سارجنٹ صاحب کو ایسی تقویت ہوئی کہ گویا آب رفتہ پھر بجو آیا مقام ہلدوانی سے صاحب
موصوف ایک چارپائی پر لیٹ کر تا بمقام نینی تال آئے [illegible] صاحب
اب اُنکو بہت آرام ہے ۔

الہ آباد

بتاریخ ۶ ماہ جون مقام الہ آباد مین مفسدہ برپا ہوا چندروز قبل از روز قیامت ساکنین الہ آباد کیا انگریز کیا ہندوستانی کے دلونمین نہایت خوف پیدا ہوا تھا اور اکثر انگریز اور میم لوگ قلعے مین جاکر پناہ گیر ہوے تھے گو چند روز بعد اُسکے وہ سب پھر قلعے سے باہر آکر اپنے اپنے مکانون مین جاکر ہو گئے تھے ایک روز قبل از برپا ہونے فساد کے یعنی بتاریخ ۵ ماہ مذکور بنارس سے خبر اس مضمون کی آئی تھی کہ ہندوستانی سپاہ مقیم مقام مذکور نے فساد برپا کیا تھا مگر توپخانہ گورہ نے مفسدون مین سے ایک ایک کو اڑا دیا تھا ایسی ایسی خبرین جو بنارس اور دیگر مقامات سے آئی تھین اُنسے انگریزان الہ آباد کو اس امر کا خیال ہوگیا تھا کہ کچھ تدابیر واسطے حفاظت جان کے بہت بہت ضرور ہے مگر اُنکو ہرگز یہ گمان نہ تھا کہ ۶ رجمنٹ فساد کریگی کیونکہ چند روز پیشتر رجمنٹ مذکور نے خود درخواست کی تھی کہ ہمکو بمقابلہ مفسدین دہلی روانہ کردو اور اُنکو یہ بھی خیال تھا کہ درحالت قحط و قسم کے جو پریٹ پر رجمنٹ مذکور نے کیے تھے وہ کبھی مصدر ایسے حرکات ناشایستہ و بیحیائی کے نہونگے اور اسی خیال سے اُنکو یہ توقع تھی کہ اگر سپاہ مفسد بنارس یا اور کسی مقام کی اُنپر حملہ آور ہوگی تو یہ رجمنٹ اُنکی محافظ جان رہیگی اور اسی سبب سے پہرہ جنگی رجمنٹ مذکور کے جابجا گرد اس شہر کے قائم کیے گئے تھے۔

ایک صاحب شروع مفسدے کا حال اسطور پر بیان کرتے ہین کہ الہ آباد مین ایک دستہ سپاہ جسمین پیدل اور توپخانہ تھا واسطے حفاظت راج گھاٹ کے تعنیات کیا گیا تھا اُنکی افسری مین ایک صاحب تھے اور اُنکو سامان جنگ بھی دیا گیا تھا اور دو توپین اُنکے ساتھ دی گئین تھین مشہور یہ ہے کہ ان ہی احسان فراموش حرامزادون نے اول فساد شروع کیا تھا اور بہانہ فساد کا یہ ہوا تھا کہ افسر سپاہ مذکور کو حکم ہوا کہ توپ اور سامان جنگی سب قلعے مین بھیجدو اور حسب الحکم صاحب افسر ممدوح نے سپاہ کو تعمیل حکم کا حکم دیا مگر اُنھون نے ماننا فرمانبرداری حکم مذکور کے یہ ظاہر کیا کہ ہمارا ارادہ توپ اور سامان کے پیٹ پر لیجانے کا ہے اور دہان اور سپاہ سے ملکر اپنے فائدے کے کام مین ہم اُسکو صرف کرینگے اور یہ کہکر اپنے مقام سے کوچ کرکے اولی باغ مین آئے جہان رسالہ سواران مقیم تھا کپتان الکاٹ بیندر صاحب نے جب شور و غل آمد سپاہ مفسد کا سنا اُنھون نے اطلاع فساد کی دی اور

رسالے کو طیار ہونے کا حکم دیا سواران رسالہ نے اُنکے حکم کی تعمیل کی یعنی وردی وغیرہ پہن کر
ہتھیار باندھے اور سوار ہوے مگر جب صاحب ممدوح نے اُنکو حکم سپرد کرنے اسلحہ آتشبار کا
کیا تو انہون نے اپنے طپانچے سب بادہوائی چھوڑ دیے تاکہ کسی کو سپاہ مفسدین سے
نہ لگے اور جب سپاہ مذکور قریب رسالے کے پہونچی تو کچھ اشارات آپس مین ہوگئے اور
رسالہ بھی جاکر بیچ امر قبیح قتل وغیرہ کے اُنکے شامل ہوگیا سپاہ مفسد نے امتحان رفاقت
رسالے کے واسطے سوارون کو بھی کہا کہ تم اپنے افسر کو خود قتل کرو اور انہون نے
ایسا ہی کیا اور اس مقام پر اور اسطرح کپتان الکزینڈر صاحب کو جو افسرون مین
نہایت لائق اور شجاع تھے قتل کیا بعد از قتل کرنے کپتان صاحب کے مفسدین نے
اور دو صاحبون کو بنگلہ دہ گھاٹ سے دست و پا بستہ ساتھ لائے تھے اسی مقام پر قتل
کیا اور اسطرح سب متفق ہوکر بجانب مین رجمنٹ روانہ ہوے راہ مین جو کوئی ملتا تھا خواہ
انگریز یا ہندوستانی اُسکو قتل کرتے چلتے تھے اور جب وہ میدان پریڈ پر پہونچے تو
بیوگل بجا اب ٹھیک نو گھنٹے شب کے بجے تھے اور ہم ایک باغ مین جو متصل میرے مکان
کے تھا گنجفہ کھیل رہے تھے کہ اس عرصے مین ایک سوار اردلی جبڑ صاحب کمشنر نے آکر خبر
اس بلوے کی دی تمام سپاہ جو پہرے وغیرہ پر چھاؤنی اور دیگر مقامات پر تعینات تھی سب آکر
میدان پریڈ پر جمع ہوئی اگر افسرون مین سے کوئی تو سر کوٹ مین تھا اور کوئی اپنے مکان
مین اور انہین سے کسی کو شبہہ بھی اس امر کا نہ تھا کہ انکی سپاہ موجودہ الہ آباد کسطرح کا فساد
کریگی اس عرصے مین جب آواز بیوگل کی ہوئی تو سب اپنی اپنی سپاہ کی لین کی طرف
اس خیال سے بھاگے کہ اُنکی افسری مین دشمنونکا مقابلہ کرین اور اس جلدی اور زودی سے
گئے کہ کوئی تو وردی پہنے ہوے گیا اور کوئی اپنی پوشاک روزمرہ ہی مین روانہ ہوا ان
افسرونکو اس حالت مین دیکھ کر سپاہ بہت خوش ہوئی اپنی گویا انکا مدعا بر آیا اور ایک مرتبہ ایسی
مار گولیونکی ماری کہ جتنے صاحب لوگ وہان موجود تھے سب کے سب جان بحق ہوے اسی
عرصے مین کپتان برچ صاحب ایجنٹ قلعہ اور کپتان انس صاحب متعلق بارک ماسٹری جو دونو
ایک مکان مین رہتے تھے شور و غل اور آواز بیوگل سنکر باہر مکان کے آگئے اور سپاہ پہرہ

والی سے جو اُنکے مکان کے روبرو تھا دریافت کیا کہ یہ شور و غوغا کیا ہے سپاہیون نے اپنی
لاعلمی بیان کی یہ سنکر دونون صاحبونکے دل مین خیال آیا کہ شاید کوئی دشمن آ گیا اور بہتر ہے کہ
محافظت خزانہ کیجاوے یہ خیال کرکے سپاہ پہرہ والی سے کہا کہ دو سپاہی ہمارے ساتھ تا کچہری
کلکٹری کہ وہان خزانہ ہے چلو سپاہی راضی ہوے اور اُنکے ساتھ چلے جب قریب خزانے کے
پہونچے تو اُنھون نے چاہا کہ دونون صاحبونکو قتل کرین مگر ایک ملازم صاحبان ممدوحین نے جو ہمراہ تھا
دونون صاحبونکو خبر کردی اور اُنھون نے اپنے گھوڑے اُلٹے پھیرے درباب ان دونون صاحبان
کے ایک روایت تو یہ ہے کہ ان دونون نے ارادہ جانے قلعہ کا براہ باغ و فتح پور کیا تھا مگر
جب راستے مین شہر والون نے انکو گھیرا تو وہ کنارے دریا کو روانہ ہوے اور بعضے یہ کہتے ہین
کہ اُنھون نے ایک کشتی پکڑ لی تھی اور ایک صاحب تو اُسپر سوار ہو گئے تھے اور دوسرے سوار ہونے
کو تھے کہ سپاہ نے گولیون سے اُن دونونکا کام تمام کیا القصہ بعد ازین مفسدین نے ایک شور برپا کیا
اور خوب غل مچا کر رام چندر جی کی جے بولے اور چند اُنمین کے بجانب جیلخانہ روانہ ہوے وہان
اُنھون نے ڈھائی ہزار قیدی کو جو نامی اور مشہور تھے بلکہ رد خلائق اُنکو کہنا چاہیے رہا کیا اُنکی
رہائی نے تمام ساکنین الہ آباد کو متوحش اور پریشان کیا اور اُنکی زنجیرونکی آواز کئی گھنٹے تک شہر مین
آتی تھی تمام قیدی متفق ہو کر بجانب مساکن صاحبان روانہ ہوے اور تمام بنگلونکو جلادیا اول اُنھون
نے اور سپاہ مفسد نے بنگلا ایجٹن صاحب ۶ رجمنٹ کو متصل اور قریب تلین چھاؤنی کے تھا
تھا جلایا بعد ازان برل صاحب کی کوٹھی مین آگ لگائی اور جلاتے جلاتے تا بہ ڈاکخانہ پہونچے اور
بیل صاحب کے بنگلے کو اور کپتان برچ صاحب کی کوٹھی کو جو نہایت آراستہ تھی اور الیسلی صاحب کو اور
بنگلہ ہاے میجر ہوریوس صاحب اور میم ہملٹن صاحب اور پامر صاحب کو جلا کر خاک سیاہ کردیا
بعد از جلانے بنگلہ ہاے صاحبان اور لوٹ لینے اسباب کے قیدی گرد نواح مین پھیل گئے بعضے
تو اپنے گھرونکی طرف بھاگ گئے اور کچھ سپاہ مفسد نے اسباب مسروقہ کی بار برداری سمجھکر ولیے
گرفتار کیے اور اکثرون نے غارت کرنا اسباب رعیت کا شروع کیا دوسرے روز یعنی یکشنبہ
بتاریخ ۷ ماہ مذکور سب سپاہ میدان پریڈ پر جمع ہوئی اور سب کی یہ صلاح قرار پائی کہ اس خزانہ
کو جو تعدادی تیس لاکھ روپیہ تھا آپسمین تقسیم کرلین گو یہ امر قرارداد سابق سے خلاف تھا کیونکہ

یہ مشہور ہوا تھا کہ سب خزانہ لیکر روپے شاہ دہلی کے سکے کا رکھینگے اور خود بجا آوری احکام شاہ میں مصروف
رہینگے مگر طمع نے سب صلاح پھیر دی اور جتنے مشورے تھے سب پر طمع غالب آئی اور قریب دو وقت
دو گھنٹے بعد دوپہر صندوق خزانے کے کھلے اور کسی سپاہی نے تین توڑے اور کسی نے چار توڑے
روپیے کے اٹھائے فی توڑا ہزار روپیے کا تھا جب وہ سب اٹھا چکے اور زیادہ اٹھانے کی طاقت
کسی میں نہ رہی تب انھوں نے قیدیوں اور بدمعاشان شہر کو حکم دیا کہ باقی ماندہ روپیہ وہ آپس میں تقسیم کر لیں
فوراً بعد اس واقعہ کے ایک مسلمان جہادی نے جسکا نام اب تک بخوبی صحت کو نہیں پہونچا مگر نامزد
یہ مولوی صاحب تھا جھنڈا سرکشی بخلاف سرکار انگریزی قائم کر کے اکثر بدمعاشوں کو جمع کیا مشہور
یہ ہے کہ یہ شخص کوئی مولوی مکتب میں پڑھاتا تھا لیکن جب ان احسان فراموش محسن کش سپاہ
نے بلوہ تمام کیا اور سپاہ گورہ انکی سرکوبی کو موجود نہ تھی تو اسنے بھی بخلاف سرکار ابد پائدار سرکشی
اٹھایا تھا اسکی حکومت اگرچہ چند روزہ تھی مگر یہ دو امر ظاہر ہیں ایک تو یہ کہ اتفاق مسلمانوں میں جیسا
کہ مشہور ہے بہت ہے اور دوسرے یہ کہ مسلمان انگریزوں کو کلیتہً ناپسند کرتے ہیں کیونکہ جسوقت مسلمانوں
نے سنا کہ ایک مولوی کھڑا ہوا ہے صدہا ہر روز آکر جمع ہوتے تھے اور غرض سبکی یہ تھی کہ گورہ لوگ یعنی انگریزونکو بیخ و بن سے
نیست و نابود کریں۔ مولوی مذکور کا اجلاس اس باغ میں ہوا کرتا تھا جو جانب گوشہ جنوبی و مغربی چھاونی کے
واقع ہے اور مشہور بنام سلطان خسرو کا باغ ہے اس باغ میں اسنے اپنی ایک ہفتہ کی خیالی حکومت کو کیا
اور اکثر وعظ اور نماز میں اوقات بسر کرتا تھا اور اکثر بآواز بلند یہ کہتا تھا کہ اے مجاہدین قلعہ پر جاؤ کہ
فرنگی اب نابود ہیں اور قرآن سے فال نیک و اعلان اس امر کا نکلتا ہے اور کئی مرتبہ اسکی ہدایت سے
مسلمان جو اسکے پیرو تھے صف بستہ بجانب قلعہ آتے تھے مگر توپونکو دیکھکر جو فصیل قلعہ پر چڑھی ہیں
واپس آتے تھے اور راہ میں رعیت کی کم بختی لاتے تھے اسی طرح کئی مرتبہ وہ قلعے پر آئے مگر ناامید
ہو کر واپس گئے اور کبھی گولے کے نزدیک نہ آئے دوسری دور سے توپونکو دیکھکر ہٹ جاتے تھے
تا تاریخ ۱۴ صاحبان قلعہ نے کچھ سپاہ ملکیہ بسر کردگی ایک افسر انگریز کے واسطے سزادہی مفسدان کے
باہر قلعہ سے بھیجی مگر چونکہ گروہ مولوی بہ کثرت تھا اور اسی سبب سے سپاہ مذکور کو کسیطرح قابو کا موقع نہ تھا
وہ قلعے میں واپس چلی گئی اس ہٹ جانے نے مولوی اور اسکے رفیقونکا اور بھی دل بڑھایا اور مولوی
اب کہتا تھا کہ خدا نے میری دعا قبول کی اور دیکھو یہ مدد ایزدی اب انگریزونکو نکال دیتے ہیں اور

سوائے اسکے جب انھون نے دیکھا کہ جو گولہ قلعہ سے آیا اُسنے کسی کا نقصان نہ کیا اور نہ کوئی اُس سے مارا گیا تو اُنھون نے یہ خیال کیا کہ مولوی صاحب نے اپنی قوت سحر سے اثر توپ انگریزان کو بیکار کر دیا ہے مگر یہ خیالات اُنکے جلدی ختم ہو گئے کیونکہ تاریخ ۱۶ ماہ مذکور ایک گروہ کثیر پیادگان سکھ کا بجانب دریاباد جہان مفسدین میواتی قیام پذیر تھے روانہ ہوا اور اُسی جانب کو ایک گروہ سپاہ گورہ کا بسواری جہاز دخانی براہ دریائے جمن روانہ کیا گیا اور ان دونون فوجون نے وہان جاکر خوب قتل عام کیا اور مسلمانون کو اچھی طرح نصیحت دی مفسدین کو شکست فاش نصیب ہوئی اور اسی شب مولوی صاحب مع اپنی کتاب کے فرار ہو گئے اسطرح چند روزہ حکومت مولوی صاحب کی ختم ہوئی ایسا خیرہ شخص کبھی دنیا کے پردے پر دوسرا پیدا نہیں ہوا ہوگا اور اس شخص کے سبب سے ساکنین الہ آباد کے نام پر داغ لگا۔

اسی مولوی صاحب نے دو اشتہار بنام شاہ اودھ الہ آباد اور دیگر مقامات قرب و جوار مین مشتہر کیے تھے اور وہ دونون ایک صاحب کی توجہ سے ہم کو دستیاب ہوئے چنانچہ اُنکی نقل بھی ذیل مین واسطے آگہی ناظرین کتاب ہذا کے درج ہوتی ہے

اشتہار اول منظوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدا و نعت رسول اکرم — یہ رسالہ ہے جہادیہ کہ لکھتا ہے قلم

واسطے دین کے لڑنا نہ پئے طمع بلاد — اہل اسلام اسے شرع مین کہتے ہین جہاد

ہے جو قرآن و احادیث مین خوبی جہاد — ہم بیان کرتے ہین تھوڑا سا اسے کر لو یاد

فرض ہے تم پہ مسلمانو جہاد کفار — اسکا سامان کرو جلد اگر ہو دیندار

جسکے پیرون پہ پڑی گرد صف جنگ جہاد — وہ جہنم سے بچا نار سے وہ ہے آزاد

جو مسلمان رہ حق مین لڑا ساعت بھر — روضہ خلد برین ہو گیا واجب اسپر

اسلئے اے برادر تو حدیث نبوی کو سن لے — باغ فردوس ہے تلوارونکے سائے کے تلے

دل سے اس راہ مین سپاہی کوئی دیویگا اگر — سات سو اسکو خدا دیویگا روز محشر

زر بھی گر خرچ کیا اور لگائی تلوار — پھر تو دیویگا خدا اسکی عوض سات ہزار

جو کہ مال اپنے سے غازی کو بنادے اسباب — اسکو بھی مثل مجاہد کے خدا دیگا ثواب

جو نہ خود جاوے لڑائی مین نہ خرچ کچھ مال
جو رہ حق مین ہوے ٹکڑے نہین مرتے ہین
مدت العمر کے چھٹتے ہین گنہ شہدا
فتنۂ قبر و غم صور و قیام محشر
حق تعالی کو مجاہد وہ بہت بھاتے ہین
اے مسلمانو سنی تمنے جو خوبی جہاد
مال و اولاد کی اور گھر کی محبت چھوڑو
گر پھرے بیٹھے تو گھر بار مین پھر آؤگے
دین اسلام بہت سست ہوا جاتا ہے
پیشوا لوگ اسی طرح جو کرتے نہ جہاد
زور شمشیر سے غالب رہا اسلام مدام
کب تلک گھر مین پڑے جوتیان چٹکاؤگے
اب تو غیرت کرو نامردی کو چھوڑو یارو
بارہ سو برس کے بعد آئی یہ دولت آگے
تھے مسلمان پریشان بغیر از اسباب
یعنی اسباب لڑائی کا جو کچھ تھا درکار
بات ہم کام کی کہتے ہین سنو اے یارو

اُسپہ ڈالیگا خدا ایشتر از مرگ و بال
بلکہ وہ جیتے ہین جنت مین خوشی کرتے ہین
کیون نہو جنگ مین کٹواتے ہین سر ہو کے جدا
ایسے صدمو نسے شہیدونکو نہین ہے کچھ ڈر
مثل دیوار جو صف باندھ کے جم جاتے ہین
چلو اب رن کی طرف مت کرو گھر بار کو یاد
راہ مولی مین خوشی ہو کے شتابی دوڑو
اور گئے مارے تو جنت کو چلے جاؤگے
غلبۂ کفر سے اسلام مٹا جاتا ہے
ہند پھر کس طرح اسلام سے ہوتا آباد
سستی اگلے جو کبھی کرتے تو ہوتا گمنام
اپنی سستی کا بجز افسوس نہ پھل پاؤگے
لو چل چل کے امام اپنے سے کافر مارو
حیف اس دولت بیدار سے مومن بھاگے
شکر سب تو نے دیا اے میرے رب الارباب
سب دیا تو نے ہین اور کیا پھر سردار
وقت آیا ہے کہ تلوار کو بڑھ بڑھ مارو

تمام شد

اشتہار ثانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ ذی المجد والکرم والصلواۃ علی نبیہ الاکرم صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ وصحبہ مصابیح انوار الہمم ومجمع تبیین الدین والشرع الاعظم - بعد حمد و صلواۃ کے واسطے رفع حجت بروز قیامت و تبلیغ احکام شریعت کہ طریقۂ سنت ہے خادم الطلبہ و احقر الفقرا امیدوار رحمت رب الغنی محمد لیاقت علی آلہ آبادی

چند باتیں ضروری فرمان واجب الاذعان یعنی قرآن مجید و فرقان حمید اور ارشاد فیض بنیاد برگزیدہ
لم یزلی حضرت نبوی صلعم سے بخوبی ثابت و متحقق کرکے مسلمانان باایمان کو سناتا ہے کہ جو بدعا
ظلم و فساد ساری سلطنت ہندوستان میں خصوص ضلع الہ آباد میں کفرہ فجرہ نصاریٰ کا علی العموم
اوپر ہر ایک مومنین متبع اسلام کرام کے از قبیل غارتگری و آتش زدگی و قتل و پھانسی و کندہ بدگی
مکان و چھاپہ زنی و خونریزی علماء و مشائخان و احراق کلام اللہ الصمد و احادیث و کتب فقہ وغیرہ
ہو رہا ہے اظہر من الشمس ہے اس صورت میں ہر ایک مومنین مخلصین کو لازم ہے کہ مستعد جہاد
ہو جاویں بموجب ارشاد فیض بنیاد آنحضرت صلعم کے لکل نبی حرفۃ و حرفتی الجہاد واسطے ہر نبی
کے پیشہ ایک مقرر رہا ہے اور پیشہ میرا جہاد ہے فائدہ بیشک جسنے کہ پیشہ اپنا چھوڑ دیا وہ ذلیل و خوار
اور فقرہ فاقہ میں گرفتار ہوا فقط اب بموجب انّ الجنۃ تحت ظلال السیوف فائدہ اخروی
مجاہدین اور درجہ شہادت کا جسمیں زندگی ہمیشہ کی ہے اور نعماء جنت اور ازواج حوران بہشت
پاویں اور کسی طرح کا شک و خطرہ بدل میں نہ لاویں اور جان و مال سے اور تکثیر سواد
و رائے صائب و ہتھیار وغیرہ سے جہان تک ممکن ہو شرکت بجا لاویں ایسا نہ کریں کہ اوقات
سعید و آوان حمید میں شرکت سے محروم رہیں اور پچھتاویں اور جو شخص کہ اس مقدمہ میں
پیشوائی کرے اسی کو اپنا امام سمجھ کر بموجب الجہاد واجب علیکم مع کل امیر براً کان
او فاجراً کے تابعداری کریں کیونکہ قرآن مجید و فرقان حمید فضائل جہاد سے بھرا ہوا ہے
کہ سورۂ توبہ میں جابجا ارشاد ہے اور احباب سے امید ہے کہ انتظار نامہ و پیام نام
بنام جداگانہ نہ کریں صرف اس اعلان کو کافی و شافی سمجھ کر ہر صاحب اپنے ملاقاتی و احباب
ارشاد کر دیں اور جہاد میں بڑا سامان یہ ہے کہ بندے توکل بخدا کریں اور امداد جانب خالق
کون و مکان سے ہو سوا امداد غیبی صریح ظاہر و باہر کہ مسلمانان ہندوستان کے بہ سبب بے
استطاعتی زر و عدم موجودگی گولہ و باروت و توپ و لشکر مجبور و ناتوان ہو رہے تھے
سو اس خالق احد اللہ الصمد نے دین احمد صلعم کو جیسا کہ باغنا قوی و توانا کیا ہے ویسا ہی ظاہر
ہے سب سامان واسطے تسکین خاطر فاتر ضعفا مسکینان اور امداد دین متین کے انھیں
نابکاران بد اطوار سے بلا سبب و کوشش ہم لوگوں کے دلا دیا چنانچہ لشکر سوار و پیادہ

و توپ و گولہ بارود و زر کثیر خصوصاً قطعہ شقہ عطیہ حضرت فرمان سدا ے کشور ہند ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی
بادشاہ دہلی خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ و عموماً امداد عساکر دانواب بیگم زین جناب برجیس قدر دام اللہ حشمتہم
والی لکھنؤ سے اور ہمراہی تمام راجگان قلمرو لکھنؤ و راجگان قرب و جوار آلہ آباد و غیرہ اور اخلاق و اتحاد
سارے ہندوستان میں باوصف ہونے اختلاف اقوام و مذاہب کے سو یہ سب دلائل کامل و
براہین مدلل کرتی ہیں اوپر اندفاع اس قوم نصاریٰ طاغی باغی کے ہے مناسب ہے کہ جو بھائی مسلمان
اس خبر فرحت اثر کو سنے وہ فوراً مستعد ہو کر ہمت جہاد باندھیں اور تا شہر آلہ آباد تشریف لادیں
اور قلعہ بند کفار نابکار کو قلع قمع کر کے بزور تیغ بیدریغ اپنی کے خاک میں ملادیں اور باقی ماندوں کو
اس ملک سے بھگادیں پھر اطمینان حکومت عدالت اسلام فرمادیں اب بہ سبب خوف طوالت کے
تمام کر کے چند آیات طیبات ذیل عبارت مرقومہ بالا مع ترجمہ ہندی درج ہے

قال اللہ تبارک و تعالیٰ فی سورۃ التوبہ الذین امنوا و ہاجروا و جاہدوا فی سبیل اللہ باموالہم و انفسہم
فرمایا خدائے پاک و برتر نے سورۂ توبہ میں جو لوگ ایمان لائے اور گھر چھوڑ آئے اور لڑے اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان
اعظم درجۃ عند اللہ و اولئک ہم الفائزون یبشرہم ربہم برحمۃ منہ و رضوان و جنات لہم فیہا نعیم مقیم
سے انکو بڑا درجہ ہے اللہ کے پاس اور وہ ہی پہنچے ہیں مراد کو خوشخبری دیتا ہے انکو پروردگار اپنی رحمت اور رضامندی کی اور باغوں کی
خالدین فیہا ابدا ان اللہ عندہ اجر عظیم یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا آباءکم و اخوانکم اولیاء ان استحبوا
جنمیں انکو آرام ہے ہمیشہ کو رہا کریں انمیں مدام اللہ کے ہاں بڑا ثواب ہے اے ایمان والو نہ پکڑو اپنے باپوں کو اور بھائیوں کو رفیق اگر وہ عزیز رکھیں
الکفر علی الایمان و من یتولہم منکم فاولئک ہم الظالمون قل ان کان آباءکم و ابناءکم و اخوانکم و ازواجکم
کفر ایمان سے اور جو تم میں انکی رفاقت کرے سو وہی لوگ ہیں گنہگار تو کہہ اگر ہیں تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور عورتیں
و عشیرتکم و اموال اقترفتموہا و تجارۃ تخشون کسادہا و مساکن ترضونہا احب الیکم من اللہ و رسولہ
اور برادری اور مال جو کماتے ہو اور سوداگری جسکے بند ہونے سے ڈرتے ہو اور حویلیاں جو پسند رکھتے ہو تمکو عزیز زیادہ اللہ سے اور اسکے رسول سے
و جہاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ و اللہ لا یہدی القوم الفاسقین یا ایہا الذین امنوا ما لکم
اور لڑنے سے اسکی راہ میں تو راہ دیکھو جب تک بھیجے اللہ حکم اپنا اور اللہ راہ نہیں دیتا نافرمان لوگوں کو اے ایمان والو کیا ہوا ہے تمکو
اذا قیل لکم انفروا فی سبیل اللہ اثاقلتم الی الارض ارضیتم بالحیوۃ الدنیا من الآخرۃ فما متاع الحیوۃ الدنیا
جب کہا جاتا ہے کوچ کرو اللہ کی راہ میں گرے پڑتے ہو طرف زمین کی کیا راضی ہو گئے تم دنیا کی زندگی پر آخرت کو چھوڑ کر سو کچھ نہیں دنیا کا نفع

فی الآخرۃ الا قلیل الا تنفروا یعذبکم عذابا الیما ویستبدل قوما غیرکم ولا تضروہ شیئا واللہ علی

آخرت کے حساب مین مگر تھوڑا اگر نہ نکلو گے دیگا تمکو دکھ کی مار اور بدل لاویگا اور لوگ تمھارے سوا اور کچھ نہ بگاڑو گے اسکا اور اللہ

کل شیء قدیر انفروا خفافا وثقالا وجاھدوا باموالکم وانفسکم فی سبیل اللہ ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون

سب چیز پر قادر ہے نکلو ہلکے اور بوجھل اور لڑو اللہ کی راہ مین اپنے مال سے اور جان سے یہ بہتر ہے تمھارے حق مین اگر تمکو سمجھ ہے

قال اللہ تعالی وتبارک فی سورۃ الصف ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا کانھم

فرمایا خدا برتر اور پاک نے سورہ صف مین اللہ چاہتا ہے انکو جو لڑتے ہین اسکی راہ مین قطار باندھ کر جیسے

بنیان مرصوص یا ایھا الذین آمنوا ھل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم تؤمنون باللہ

دیوار ہین سیسہ پلائی اے ایمان والو بتاؤن تمکو ایک سوداگری کہ بچادے تمکو دکھ کی مار سے ایمان لاؤ اللہ پر

ورسولہ وتجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون یغفر لکم

اور اسکے رسول پر اور لڑو اللہ کی راہ مین اپنے مال سے اور جان سے یہ بہتر ہے تمھارے حق مین اگر سمجھ رکھتے ہو بخشے

ذنوبکم ویدخلکم جنت تجری من تحتہا الانہار ومساکن طیبۃ فی جنات عدن

تمھارے گناہ اور داخل کرے تمکو باغون مین جنکے نیچے بہتی نہرین ہین اور عمدہ گھرون مین ہمیشگی کے باغون مین

ذلک الفوز العظیم واخری تحبونہا نصر من اللہ وفتح قریب وبشر المومنین

یہ ہے مراد ملنے کی اور دوسری چیز کہ جسکو تم بہتر جانتے ہو مدد اللہ کی طرف سے اور فتح شتاب اور خوشی سنا ایمان والونکو

ایک وقائع نگار احوال اس مقام الہ آباد کا اسطرح تحریر کرتے ہین کہ مقام الہ آباد مین چند عرصے تک نہایت اندیشہ فساد کا جاری رہا ساکنین عیسائی مقام ہذا کو اندیشہ تھا کہ باشندگان شہر بلوہ پردازی کرینگے مگر افسران رجمنٹ کو اپنی سپاہ کی طرف سے بالکل اطمینان تھا بتاریخ نہم ماہ جون ایک حکم بریگیڈیر صاحب مقیم کانپور کا آیا کہ قلعہ پر سپاہ گورہ تعینات کرنی چاہیے اور حتی المقدور مقابلہ مفسدین کا بہت ضرور ہے وہ صاحب لوگ جو فوج سے علاقہ نہین رکھتے تھے انکو بھی ہتھیار دیے گئے اور انکے گروہ ولنٹیر کہلاتے تھے اور انکو بھی حکم ہوا کہ قلعے مین جاکر تحت حکم صاحب کمانڈنگ کے کار پرداز ہون اس مقام مین قریب تیس انولید سپاہی یعنی جنگ گاہ مین کسیطرح معذور ہوگئے تھے موجود تھے اور کچھ مجسٹریٹ اور میگزین کے سپاہی تھے غرضکہ قریب سو جوان کے تھے

اور دروازے قلعے کے سپاہ ۶ رجمنٹ اور چار سو سکھو نکے پہرے مین تھے بتاریخ ۵ ماہ جون خبر قتل و ہنگامہ پردازی مقام بنارس کی یہان آئی اور بتاریخ ۶ ماہ مذکور قریب نواخت ۹ گھنٹہ شب بیوگل اطلاعی بجا اور آواز توپون کے چلنے کی اُس جانب سے جدھر دو توپین زیر حکم کپتان ہاروڈ صاحب بہمراہی دس کمپنی ہاے ۶ رجمنٹ واسطے حفاظت پل گنگا براہ بنارس کے مرسل ہوے تھے گوش زد ہوئی اور اِن کثرت سے آواز آتی تھی کہ قلعہ والونکو یقین ہوا کہ رجمنٹ مذکور نمک حلال ہے اور بخلاف مفسدین بنارس کے گولہ رانی کر رہی ہے مگر عرصۂ قلیل کے بعد کپتان ہاروڈ صاحب نے قلعے مین آکر جب بیان کیا کہ رجمنٹ مذکور بگڑ گئی اور سپاہ نے اُنکے حکم کو نمانا اور توپونکو اپنے قبضے مین کر لیا تو معاملہ راست راست معلوم ہوا اب بیوگل اطلاعی بجا بجا تو سب افسر مسکوٹ گھر مین تھے اُسکی سماعت کرتی ہی سب پریٹ کی جانب روانہ ہوے اور پہونچتے ہی سپاہ نے اُنکو چپ و راست مارنا شروع کیا یا پنچ افسر تو گولیونسے مارے گئے اور نو افسر گرفتار ہو کر سنگین سے قتل ہوے سپاہ نے خزانہ لوٹ لیا اور قیدیونکو جیلخانے سے آزاد کیا مکانات کو لوٹا اور جلادیا اور قتل عام شروع کیا اور یہ حرکات اُنکی ایسی قبیح ہین کہ قلم اُسکے شمہ بیان سے قاصر بلکہ عذر خواہ ہے اِسی قدر کافی ہے کہ آرچر صاحب کی میم کو اُنھون نے بعد ایذا رسانی قتل کیا اور بویلرد صاحب کو مع اُنکے عیال و اطفال کے درختون باندھا اور اول اُنکی انگلیان بریز بعد اُنکے بازو کاٹ ڈالے اور بعدہٗ اُنکو زندہ جلادیا دیوار ہاے قلعہ پر چند سپاہ گورہ نصب کی گئی اور اُنھون نے اپنے گولے پیل اور گراپ کے شہر کی جانب روان کئے کہ اُنکے سامنے جو آیا خواہ مکان خواہ مفسد بے ایمان سب کو اُنھون نے ایک ہی راستہ بتلایا اِس شہر سے گروہ بھاگتے نظر آتے تھے مگر فوج قلعہ کو اندیشہ درباب فوج سکھ کے باقی تھا کہ آیا یہ کیا کرتے ہین جو پہرہ ۶ رجمنٹ کی سپاہ کا قلعے کے دروازۂ کلان پر تعینات تھا اُنکے ہتھیار چھین لیے اور جب دیکھا تو اُنکی بندوقین بھری ہوئی تھین آخر کار کرنیل نیل صاحب مع ایک گروہ فیوزلیر کے وارد وقت ہوے اور فوج قلعہ مع ۴۰۰ سکھ جو اُنکے ہمراہ رہتی تھی قلعے سے باہر آئی اب کار مقابلہ شروع ہوا فوج سرکاری شہر مین آگئی اور جو مفسد سامنے آیا اُسکو اُنھون دارالبوار کو بھیجا فوج سکھ جو اُنکے ساتھ تھی اور جسمین کے دو ایک سپاہی کو جھ ہاے شہر مین لڑتے ہوے مارے گئے تھے اُنھون نے حکم قتل کا

اور کرنیل نیل صاحب نے بخوشی حکم اصدار فرمایا اس حکم کے پاتے ہی سکھ لوگ جو خون عیال و اطفال انگریزان دیکھکر نہایت رنجیدہ اور غصے مین تھے شہر مین گھس گئے اور جو باشندے خون انگریزان سے بہت راضی ہوے تھے انکو نتیجہ اس اعمال زشت کا دکھایا اسوقت رحم مفقود تھا اور امان خواب مین بھی نظر نہین آتی تھی اور سکھون نے اپنے رفیقونکے خون بہا لینے مین بہت بہت آدمیونکے مکانونمین گھس گھس کر قتل کیا ادھر تو سکھ بازار جدال وقتال گرم رکھتے تھے اور ادھر سے سپاہ دونٹر نے جہاز پر سے شہر مین گولے مارے شروع کیے اور اکثر مکانات شہر کو گولون سے منہدم کردیا فوج سکھ اور فیوزلیر نے شہر مین منتشر ہوکر خوب گولیان ہر طرف شہر کے سرکین اور آواز تفنگ شور وغل اُن آدمیون نے جنھون نے اپنے وقت پر رحم نہین کیا تھا اور اب امان و رحم کے طلبگار تھے سر آسمان تک پہونچا یا تھا ایک عرصے تک ان ستمگارون نے خون بیگناہان و بیکسان مین خوشی حاصل کی تھی اور اب وہ وقت آگیا تھا کہ اسکا عوض اُنسے لیا جاوے اور اب جو یہ وقت آیا تو وہ لوگ ہماری سپاہ کے روبرو امان جو اور عذر خواہ ہوتے تھے مگر کچھ سود مند نہوا کچھ عرصے کے بعد دھوان آسمان تک ہر جانب شہر سے اٹھا اور شعلہ مکانات کے گرد معلوم ہوا گویا یہ شعلہ چاہتا تھا کہ مکانون مین جاکر اپنا زور دکھاوے اور اپنا سکہ خطبہ وہان بٹھاوے۔

جب مفسدین تشنۂ خون اسطرح خوب سزایاب ہو چکے تو ایک کمیشن مقرر ہوا جسمین بلوہ زدون کی تحقیقات ہونی شروع ہوئی اور جو لوگ سنگین اور گولی سے بچ گئے تھے انکو جلادون کی رسی اور لکڑی سے سزا ملی یعنی انکو بعد تحقیقات اور ثبوت جرم پھانسی دی گئی اب الہ آباد نمونہ ویران آباد کا ہوگیا جس مقام پر مکانات خوش قطعہ اور باغیچہ ہاے خوش اسلوب تھے اب وہان دو ایک آتش دیدہ اور مکانات ویران گردیدہ نظر آتے ہین۔

ہم یہان ایک حال عجیب و غریب تحریر کرتے ہین اور وہ یہ ہے کہ جب سپاہ نے بلوہ کیا اور اپنے افسرونکو قتل کیا تو ایک انسائن جسکا نام آرتھر مرکس ہل ہنگ تھا اور وہ پسر او سوالڈ ہنگ صاحب ٹوان کلارک مقام ابوپنشام کا تھا اور چند ماہ پیشتر ہنگامہ کے رجمنٹ ششم مین شامل ہوا تھا اور مس کورٹ گھر مین بمنزلہ پردہ تصور کرکے مفسد مین اسکو وہان ہی چھوڑ گئے تھے بعد چند عرصے کے

ہوش مین آیا اور وہان سے گو زخمی تھا مگر ایک خندق مین آہستہ آہستہ چلا گیا اور وہان ایک درخت کے سہارے سے جا بیٹھا پانچ روز تک یہان متواری رہا مگر بروز پنجم مفسدین نے اسکو دیکھ لیا اور اپنے حاکم کے روبرو لے گئے وہان اُسنے دیکھا کہ ایک اور شخص جو سابق مین مسلمان تھا اور اب کرشتان ہوگیا تھا موجود ہے اور سپاہ اُسکے درپے ہین کہ پھر مسلمان ہوجائے بلا شخص مذکور بغرض حفظ جان راضی اس امر پر ہوگیا اور چاہتا تھا کہ کلمۂ محمدی پھر پڑھے کہ اس انسائن نے اُسکو اس حال مین اور آمادہ اس امر کا دیکھکر اسطرح پر کہا کہ اے دوست میرے جو ہو سو ہو مگر ایک لمحہ بھی حضرت عیسیٰ کو دل سے مت بھول یہ کلمات وہ کہہ ہی رہا تھا کہ خبر آمد فوج کرنیل نیل صاحب وہان پہونچی اور مفسد یہ سنتے ہی دست و پا گم کرکے بھاگے اور شخص مذکور انکے ہاتھ سے بچ رہا جب مفسد بھاگے تو شخص مذکور نے چاہا کہ شکرانہ انسائن مذکور کا واسطے ایسی نصیحت پر ہدایت کے ادا کرے اور جسوقت اُسنے رخ کیا تو دیکھا کہ وہ شہید ہوچکا تھا اور طاقت اور صبر مفسدین سے باہر ہوکر امن آباد دوامی مین جاگزین ہوا تھا یہ قصہ قابل تحریر تھا اس واسطے درج کیا۔

ہمیرپور

تاریخ ۱۱ جون یعنی چند روز بعد مفسدہ کانپور کے اس مقام ہمیرپور مین بھی بلوہ ہوگیا چند روز تک شب و روز آواز توپونکی اس مقام مین سُننے مین آتی تھی جسکے سُننے سے شہر مین اندیشہ پیدا ہوگیا تھا مگر لوئڈ صاحب کلکٹر اور مجسٹریٹ اور گرنیٹ صاحب جنٹ مجسٹریٹ نے حتی المقدور کوئی دقیقہ انسداد بلوے مین باقی نہین رکھا تھا اور غالب تھا کہ اگر سواران راجہ کساجی جو قریب پانسو نفر کے تھے اور برقنداز جو چھ سو نفر تھے نمک حلال رہتے تو اس مقام مین فساد نہوتا اور کوشش دونون صاحبون مذکورۂ بالا کی کارگر ہوتی اور وہ دونون اب تک زندہ رہتے مگر تاریخ ۱۴ ماہ مذکور سواران مذکورین مع بدمعاشان شہر مسلح شمشیر اور لاٹھی سے ہوکر شہر مین گشت کرنے لگے اور جو انکے سامنے پڑگیا انگریز اور کیا بنگالی اور کیا ہندوستانی جنکی نسبت انکو شبہہ انگریزی دانی کا بھی ہوا انکو انھون نے مارنا شروع کیا یہ لوگ ہندوستانی ڈاکٹر کے جو قوم بنگالی کا تھا درپے جان ہوئے مگر وہ خوش قسمتی سے بچ گیا چند روز تک تو وہ چھپتا پھرا بعد اُسکے شہر چھوڑکر فراری ہوگیا ۲۰ تاریخ ماہ مذکور کے نانا صاحب نے واسطے قتل عام بنگالیو نکے بیچ کانپور اور شہرون قرب و جوار

کے مقرر کیا تھا اور اگر فوج انگریزی نہ آپہونچتی تو وہ یہ امر قبیح ضرور عمل مین لاتے ڈاکٹر ہندوستانی جسکا
ذکر اوپر ہوچکا ہے دو مہینے تک دیہات مین خفیہ رہا بعد اُسکے جان بچاکر اب وارد کلکتہ ہے زوجہ
صوبہ دار ہمیر پور کو شاباش ہے کہ اُسنے اپنے شوہر کو قتل انگریزان و بنگالیان سے بہت منع کیا تھا
اور صوبہ دار بھی اُسکی نصیحت انسانیت آمیز پر کاربند ہونے کو مستعد ہوا تھا مگر سپاہ خونخوار نے ہرگز
نہ مانا اور قتل شروع کر دیا مفسدین نے لوئیڈ صاحب کو پریٹ پر لیجاکر بطور جنواتات زانو کے بل
کھڑا کیا اور اُنپر گولیان مارنی شروع کین اول دو گولیان تو خطا کر گئین مگر تیسری صاحب کے بازو
لگی اور یہ بھی کچھ کاری نہ لگی تھی یہ زخم کھاکر صاحب نے آہ بھی نہ کی اور عقب کی طرف رخ کرکے
بہت مایوسانہ پوچھا کہ ابھی سپاہ انگریزی نہین آئی اسکے بعد سپاہ نے چارون طرف سے اُنکو
گھیر کر بضربات شمشیر راہی ملک بقا کیا بعد ازین صوبہ دار بجانب کچہری کلکٹری گیا اور لاش کو
وہین خون مین آغشتہ پڑا رہنے دیا۔

ساگر

تمام فسادات مین جتنے چھاؤنی ہاے مختلفہ مین خونریزی ہوئی تھی ایک ہی طریق مرعی رہا ہے
یعنی افسرون نے اپنی سپاہ پر اعتماد کلی رکھا تھا گو کہ اُنکی بد وضعی ظاہر و ثابت ہوئی تھی اور ہمیشہ
اُس دم تک اپنی سپاہ کے ساتھ شب باش ہوتے رہے جبتک سپاہ نے سب تدابیر درست
کرکے اُنکو مار ا یا ذبح کیا اس مقام ساگر مین دو رجمنٹ پیدل کی اور ایک سوارہ کی تھی اور صرف
۶۸ نفر گولہ انداز ان گورہ موجود تھے اور قلعہ اور میگزین اور توپخانہ قلعہ شکن تو ایک سرے پر
چھاونی کے تھے اور توپخانہ دیگر دوسرے سرے پر اور ان دونون مین فاصلہ سوا تین میل کا تھا
اور اسی سبب سے ان دونون مقامون کی حفاظت غیر ممکن تھی اور توپخانے مین جو ایک پہاڑی
کے اوپر واقع تھا رسد موجودہ نہ تھی اور نہ مکانات کافی واسطے جمع کرنے رسد کے طیار تھے
اور پانی بھی پہاڑی کے نیچے سے جاتا تھا اور حال یہ تھا کہ خزانہ اور قلعہ تو سپاہ کے قبضے مین تھا
بلکہ تمام شہر اُنکے اختیار مین تھا اور سپاہ تینون رجمنٹہاے مذکورۂ بالا شب کو آپسمین ملتے تھے
اور بآواز بلند اپنے ارادے کو ظاہر کرتے تھے ایسے موقع مین ایک درخواست مقام للت پور
سے جو بجانب شمال ساگر کے واقع ہے باستدعاے کمک وصول ہوئی اُسمین درخواست

توپونکی مع سامان جنگی سے کی گئی تھی ایک کمپنی اور ایک تروپ کو مع دو توپون کے حکم روانگی
حسب درخواست مذکور رہا اور شک اس امر مین تھا کہ وہ تعمیل حکم کرتے یا نہین گو انھون نے
متابعت حکم کی مگر اول ہی مقام پر اس امر مین صلاح ہوئی کہ افسرونکو قتل کرکے واپس چلے جاوین
مگر اس صلاح مین جو ۴۲ رجمنٹ کے سپاہیون نے کی تھی ۳۱ رجمنٹ والے شامل نہوے اسواسطے
اس روز ظہور اس امر کا ملتوی رہا اور دوسرے روز پھر کوچ کرکے دوسرے مقام پر قیام ہوا پھر
چار سپاہیون ۴۲ رجمنٹ کے نے اس دستہ فوج کو کہلا بھیجا کہ سیاہ گورہ انکی سزادہی کو آتی ہے
اسواسطے بہتر ہے کہ وہ واپس آوین ہمارا اپنا دل ہی ہمکو نامرد کرتا ہے ورنہ مفسدین کا کچھ حوصلہ
نہین ہے غرضکہ برگیڈیر سیج صاحب نے پیغام بر اور چارون سپاہیان مرسل کو گرفتار کرکے تحقیقات
انکے جرم کی کورٹ مارشل مین کی اور بعد ثبوت جرم حکم قید مع مشقت شاقہ کا نسبت انکے بوقت
نواخت چھ گھنٹہ شام صادر فرمایا اور بر وقت نصف شب وہ لوگ پابزنجیر ہوکر روانہ جیلخانہ ہوشنگ آباد
ہوے مقام للت پور مین فوج نے فساد برپا کیا اور راجہ بانپور نے ملک اپنے قبضے مین کرلیا میجر
گوسن صاحب جو کمانیر فوج للت پور تھے انھون نے درخواست کمک کی روانہ کی برگیڈیر سیج صاحب
نے چار سو پیدل اور سو سوار انکو روانہ ہونے کا حکم دیا مگر جس روز انکی روانگی قرار پائی تھی اسسے
اول شب ہنگامہ برپا کرنے کے واسطے تجویز ہوچکی تھی مگر برگیڈیر صاحب نے انکو اسی روز روانہ
کیا اور نگرانی کمال رکھی ایک سپاہی نے کرنیل ڈالزل صاحب کمانیر ۴۲ رجمنٹ کے مارنے کا قصد کیا
مگر شخص مذکور گرفتار ہوکر جیلخانے مین بھیجا گیا خوف اور اندیشہ از بس سب کے دلون مین پیدا ہوا
اور یہ بات مشہور ہوئی کہ نگہبانی جان انگریزان خصوصاً جان میم صاحبان و بچگان عمل مین نہین آتی صاحب
کمان افسر آپ بھی اس امر کے منتظر تھے کہ کوئی ظاہر حرکت سرکشی ظہور مین آوے تو وہ بھی کچھ
تدابیر عمل مین لاوین مگر یہ بھی جلدی شہود مین آگیا ایک چھوٹی سی گڑھی نام زد بہ بالا بیت مین
فساد ہوا اگرچہ میجر گوسن صاحب کی سپاہ نے حملہ کرکے گڑھی مذکور لے لی اور سو نفر سپاہی گرفتار کیے
سپاہ اصلاعہ ۴۲ رجمنٹ نے جنہین پہلے کے سپاہی مقید تھے میجر صاحب سے بہت ضد اور اصرار
درباب انکی رہائی کے کیا اور میجر صاحب نے انکو رہائی دی راجہ بانپور نے جسکے یہ سپاہی مقیدین
تھے چھاؤنی مین کہلا بھیجا کہ اگر سپاہی اپنا سامان جنگی اور ہتھیار لیکر اسکے پاس آجاوین تو تنخواہ رہے

ہوا رنی سپاہی کو دیا جاویگا اسمین کیا شک و شبہ تھا۔
ایک صاحب اسطور پر تحریر فرماتے ہین کہ چونکہ مقام قیام ہمارا اسٹشن مین تھا اور یہ مقام صرف ۳
میل ساگر سے ہے تو راجہ اور سپاہ مفسد جسوقت چاہیگی توپخانہ اور ہماری ۳۰۰ نفری گورے کی جمعیت مین
آجاویگی اور اس حالت مین مفسدین چھاؤنی انکے روبرو اور سوارونکے بازو مین ہونگے اس نظر سے
مقام تجویز کرکے مین نے اپنا کام شروع کردیا یعنی اول تو خزانے کو قلعے مین بھیجدیا بعد ازان میگزین
بیرونی اور میگزین توپخانہ روانہ کیا اور اسکے بعد میم اور بچے اور اسباب کمپنی گولندازان گورہ بھی
داخل قلعہ کیا یہ سب امر طے کرکے مین خود قلعے مین گیا اور گارد سپاہ ہندوستانی کی بدلی سپاہ گورہ
سے کی اسطرح ایک ہی حربے مین مین نے قلعہ اور میگزین اور خزانہ لے لیا تمام میم لوگونکو اور بچونکو
وہان رکھکر دوسرے روز کہ یوم یکشنبہ تھا کچھ اسباب ضروری مثل اسباب خانہ داری و پارچہ
وغیرہ بھی روانہ قلعہ کیا روز دوشنبہ جسوقت قواعد سوارونکی ہوتی تھی مین نے کمپنی گولندازان نمبر
فیلڈ باٹری کو بھی داخل قلعہ کیا اور تمام عیسائیونکو بھی حکم قلعے مین آنے کا ہوا اور سب امن وامان
سے ہو بیٹھے بعد ازین مین نے تمام ہندوستانی افسران فوج کو بلوایا اور سب مفسدے کا حال
بیان کیا اور کہا کہ تم بہت آدمی ہو اور تم خود کہتے ہو کہ ہم نمک حلال اور خیرخواہ ہین اگر تم دیکھتے تو
سب کچھ ہو اور کرتے کچھ نہین اور اگر تمہاری مرضی یہ ہے کہ بدمعاش تمہاری عزت خراب کرین اور
تمہاری رجمنٹ کو برباد کرین تو مین تمپر بھی اعتماد نہ کرونگا اور ایسے آدمیونکے ساتھ مین افسر انگریزی
رکھونگا جنھون نے میرے نزدیک اپنا اعتبار اور وثوق کھو دیا ہوگا اگر تم اپنی عزت اور رجمنٹ کو
بچایا چاہتے ہو تو مفسدین کو گرفتار کرکے ہمارے سپرد کردو یہ سنکر سب متامل ہوئے اور مین بھی باستقلال
تمام کھڑا رہا آخرش ان سب باتونکا انھون نے اقرار کیا دوسرے روز مین نے ایسی ہی گفتگو چند ہندوستانی
افسران رسالۂ سوم سے کی اور انھون نے بھی اسیطرح سب باتونکا اقرار کیا مگر ایمانداری
اور حیثیت مسلمانونکی دیکھو کہ دوسرے روز بعد گنتی کے کپتان مین صاحب میرے پاس آکر
بیان طراز ہوئے کہ انکے سپاہیون نے تلوارین تیز کی ہین اور اب نماز اور دعا کرنے مساجد مین گئے
ہین اور انکو کہدیا ہے کہ یہان سے بھاگ کر اپنی جان بچاؤ ان صاحب کو بڑا اعتماد اپنے
سپاہیون پر تھا اور اسی خیال سے وہ قلعے مین نہین آئے تھے اور ابتک اپنی سپاہ کے ساتھ تھے

۴۳ رجمنٹ تو شامل رسالہ سوم کے ہو گئی تھی مگر ۳۱ - ابتک علٰحدہ تھی بنگلے اور بازار سب لٹ گئے
مگر چونکہ ایک کمپنی بھی میرے پاس ایسی نہ تھی جسکے ذمے توپخانہ ہوتا اسواسطے مین نے حرکت نہ کی
بتاریخ ۲ - ایک سوار نے ایک سپاہی ۳۱ رجمنٹ کو گولی ماری اور سپاہی نے سوار کو اُسکے عوض ایسی
گولی ماری کہ مرگیا اب آپس مین سپاہ کے جنگ قائم ہوئی ایک جانب تو ۴۲ رجمنٹ اور رسالہ سوم
تھے اور دوسری جانب ۳۱ رجمنٹ اس ۳۱ رجمنٹ نے ہم سے مدد مانگی مین نے بھی ۲۰ سوار
جو ہمارے ساتھ رہ گئے تھے بھیجے اور خوب گولہ رانی طرفین سے ہوئی ۴۰ سپاہی اول کمپنی
۳۱ رجمنٹ کے جا کر شامل مفسدین ہو گئے بوقت شام ۳۱ رجمنٹ نے پھر استدلال کمک کی کی
اور درخواست کی کہ دو توپین بھیجدو مین نے بجواب کہلا بھیجا کہ اب وقت تنگ ہو گیا ہے کل کے
روز وقت صبح مدد کیا بلکہ فتح بھیجدی جاویگی مفسدین یہ سنکر رو بفرار لائے اور ۳۱ رجمنٹ
اور ۹۰ سوار رسالہ ہمارے اُنکے تعاقب مین چند میل تک گئے جب یہ حال فوج مقیم کمپو نے سنا
تو وہ توپین لیکر چھاؤنی کی جانب روانہ ہوئی اور ڈیین ندی کے نزدیک جو راہ مین پڑی تھی
اُنھون نے دیکھا کہ کچھ سپاہی پیدل اور سوار ٹکے واسطے موجود ہین القصہ مفسدین جنمین تمام
رسالہ سوم تھا اور ہندوستانی افسران سپاہ ۴۲ رجمنٹ اور ۶ سپاہی ۳۱ رجمنٹ کے تھے
شب کو فرار ہو گئے اور اسطرح ہنگامہ اس مقام کا ختم ہوا اگر ابھی کچھ اور ہونا ہے تو میری
خواہش دلی یہی ہے کہ بس اسی قدر ہو کر آیندہ ختم ہو فقط

جلندھر

بتاریخ ۷ - جون روز یکشنبہ قریب گیارہ بجے شب کے ۳۶ رجمنٹ کی لین آگ لگی اور سب افسر
حسب الحکم اپنی اپنی لین کو روانہ ہوسے بعضے افسرونکو معلوم ہوتا ہے کہ سپاہ سے اطلاع اس
امر کی ہو گئی تھی مگر بہتونکو اطلاع بھی نہ تھی کہ یکایک اُنپر گولی پڑنے لگی عرصۂ قلیل کے بعد
شعلہ ور ہونے آتش مذکور کے چند سواران رسالہ ششم نین سپاہ رجمنٹ مذکور مین نمودار ہوے
اور کسی نے ان سوارون مین سے لفٹنٹ بگنیٹا صاحب کو جو اجیٹن رجمنٹ مذکور کے بالا کے
تھے گولی ماری تھی جسکے زخم سے صاحب موصوف جان بر نہوسکے اور آخر کار بتاریخ ۲۰ حسرت
رہ سپر ملک بقا ہوے اور اُنکے مرنے کا دیگر افسران کو نہایت رنج و افسوس ہوا صاحب ممدوح

اُسوقت مین گولی لگی تھی کہ جب وہ سپاہ کو سمجھا رہے تھے اور بارش غلولہ ہاے تفنگ مین ہر
طرح کی کوشش بیچ باز رکھنے سپاہ کے کر رہے تھے -
تھوڑے عرصے کے بعد شروع ہونے تفنگ اندازی کے دو کمپنی ۸ رجمنٹ گورہ مع دو توپون
کے اپنی بارکون سے نکلکر بجانب لین توپخانہ روانہ ہوے اس عرصے مین ایک دستہ رسالہ ششم
اُنپر حملہ آور ہوا اور اُسنے ارادہ لے لینے توپونکا کیا مگر گراب کی مار نہ سہ سکے ادھر سے ایسی گراب
اُن دو توپون سے جو چند روز پیشتر ہوشیارپور سے آئی تھین چلی کہ سواران مذکور تاب نہ لاکر
رو بفرار لائے عرصہ قلیل کے بعد سپاہ گارد ۳۶ رجمنٹ جو خزانے پر تعینات تھے مع خزانہ جسمین
سولہ ہزار روپیہ تھا بارک توپخانہ مین آئے اس گارد کے افسر کی تعریف بیان سے باہر ہے کیونکہ
چند روز قبل از این خدمت کے اُسنے ایک پیغامبر کو بھی جو اُنکی سپاہ کی لین مین آکر سپاہ کو جھوٹی
باتین کہکر آمادہ سرکشی کیا چاہتا تھا گرفتار کر کے حوالہ سرکار کر دیا تھا -
دوسرے روز وقت صبح دریافت ہوا کہ تمام سپاہ بجانب قلعہ فلور روانہ ہو گئی مگر تین سو یا چار سو
سپاہی بجانب دامن کوہ کچھ خزانہ لیکر چلے گئے ہین قریب نواخت تو گھنٹہ روز برا بریگیڈیر جونسٹن صاحب
دو سو گورہ ۸ رجمنٹ شاہی کو مع ۶ ضرب توپ اپنی اپنے ساتھ لیکر تعاقب سپاہ مفرور مین روانہ ہوے
مگر اب کوئی نشان یا موقع اُنکی گرفتاری کا باقی نہ رہا تھا کیونکہ مفسدین مذکور کو بہت عرصہ فرار ہوے
ہو چکا تھا -

قبل از فرار ہونے کے سپاہ مفسد نے میگزین ۳۶ رجمنٹ کو جاکر توڑا تاکہ سامان جنگ ہمراہ
لیجاوین مگر شتاب زدگی اور زود وازودین بجاے لیجانے کارتوس گولی دار کے سترہ ہزار کارتوس
خالی لیگئے انمین شاید کوئی گولی دار ہو تو ہو اور وہ خزانہ بھی اُنکے ہاتھ لگا جو گارد ۶۱ رجمنٹ مین تھا
سواے لفٹنٹ بیگشا صاحب کے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے ایک اور افسر رسالہ بھی ۳۶ رجمنٹ مین زخمی
خفیف ہوا تھا اور ایک افسر کا بازو ضرب گولے سے اُڑ گیا تھا اور ۶۱ رجمنٹ مین دو افسر زخمی
خفیف ہوے تھے اور ایک کو زخم شدید لگا تھا -

ایک وقائع نگار احوال ہنگامہ مقام جالندھر کو اسطرح تحریر کرتا ہے کہ اس مقام مین بھی شامل
مقامات دیگر شروع فساد آتش زدگی سے ہوا یعنی بتاریخ ۳ جون لین ۶۲ رجمنٹ مین آگ لگی اور شب دوم

بنگلہ ہسپتال آتش دیدہ ہوا بتاریخ ۶- جون ایک تروپ توپخانہ اسپی کا اور چہارم رجمنٹ سکھ جلندھر مین وارد ہوئی مگر چونکہ سپاہ قدیم اُنکے ورود سے اندیشہ ناک معلوم ہوئی اسواسطے سپاہ نووارد کو اُسی روز وقت شام حکم ہوا کہ وہان سے روانہ ہو جاوین صاحب افسر کمانڈنگ افواج جلندھر کے لفٹنٹ کرنیل مون نیگ سے جو نسٹن صاحب متعلق ۷۰ رجمنٹ شاہی کے تھے اور اُنکی کارگذاری سے جو ہنگام فساد اُنسے وقوع مین آئی تھی اور جسکا بیان آگے تحریر ہوتا ہے دانائی اُس حکم کی ظاہر ہو گی جسکے بموجب صاحب موصوف افسر کمانڈنگ تمام فوج قسمت سرہند کے مقرر ہوے تھے بتاریخ ۷- ماہ جون روز یکشنبہ اگرچہ فوج مین کچھ انتشار پایا جاتا تھا مگر کوئی امر فساد انگیز تازہ وقوع مین نہین آیا الا بوقت نواخت ۱۱ گھنٹہ شب یکایک ۳۶ رجمنٹ کی لین مین آگ نمودار ہوئی اور جو افسر وہان خبر آتش زدگی استماع کر کے فوراً پہونچے تھے اُنپر گولیان سر ہوئین فوراً بعد اسکے چند سواران کشادہ رسالہ ششم سوار ہو کر ۳۶ اور ۶۱ رجمنٹ کی لین مین گئے اور اُنکے شامل ہو کر بہ قتل افسران انگریزی مشغول ہوے اور اول بیگنسا صاحب اجیٹن ۳۶ رجمنٹ کو سپاہ کو فہمایش کر رہے تھے بغلولہ تفنگ زخمی کیا یہ زخم صاحب موصوف کو ایسا کاری لگا تھا کہ بعد چند روز کے صاحب موصوف نے اسی زخم کے شدائد کے باعث جان بحق تسلیم کی بعدازین سواران مذکور نے اتواپ اسپی پر حملہ کیا تاکہ اُسکا قبضہ کرلین مگر دو گولہ ہاے گریپ نے اُنکے بہت سے گھوڑے بے سوار کر دیے یہ توپخانہ گو ہندوستانی سپاہ کے قبضے مین تھا مگر ایسے بندوبست سے سپاہ گورہ اُنکے عقب مین موجود تھی کہ اگر سپاہ توپخانہ ارادہ شامل ہونے مفسدین کا بھی کرتی تاہم اتواپ مذکور اُنکے قبضے مین نہ آتین اور سپاہ گورہ اُنکی محافظت مین فوراً موجود ہوتی آواز اتواپ سنکر دو کمپنیان ۸ رجمنٹ شاہی کی مع دو ضرب توپ موقع واردات پر آموجود ہوئین اور اُنپر مفسدین نے حملہ کیا مگر سپاہ گورہ نے بغلولہ ہاے تفنگ اُنکا استقبال کیا اور اسقدر گولیان اُنکے نذر کین کہ وہ سنبھل نہ سکین اور آخر کامیدان کارزار سے رو بفرار لائے اور مقام جلندھر کی جانب پھر رُخ بھی نہ کیا صبح کو دریافت ہوا کہ مفسدین بجانب قلعہ پھلور رفرار حتی ہوے ہین یہ سُنکر فوراً اطلاع فساد اور فراری ہونے مفسدین کی بذریعہ تار برقی مقام مذکور کو بھیجی گئی اُسی مین یہ بھی درخواست کی گئی تھی کہ پُل دریاے ستلج

جو قریب قلعۂ مذکور کے ہے اُسکو توڑ دین تا کہ مفسدین عبور دریا نہ کر سکین مگر اتفاقاً اہل کار تار برقی
مقیم قلعۂ مذکور اُسوقت نشہ شراب مین سرشار تھا اور اُسنے اِس خبر کا جواب نہ بھیجا ناچار ادہر سے
دوبارہ بھیجنے خبر کا ارادہ کیا مگر مفسدین نے چالاکی کر کے تار مذکور کو راستے مین سے توڑ دیا تھا اور
اور خبر جلندھر قلعۂ مذکور کی سپاہ کو نہ پہونچی جب یہ حال معلوم ہوا تو تعاقب مفسدین مذکور کا بہت
ضروری ہوا کیونکہ اگر وہ کسی اور مقام مین پہونچ جاتے تو وہان بھی وہ فساد برپا کر کے رعایا کو خراب
کرتے مگر اِس تجویز مین بہت عرصہ گذر گیا یہان تک کہ دوسرے روز کہین ۷ بجے تک فوج بسر
کر دی برگیڈیر جونسٹن صاحب تعاقب مفسدین کے واسطے طیار ہو کر روانہ ہوئی اور اُس آرام
سے کوچ کرتی ہوئی چلی کہ نو میل چل کر مقام بھگواری مین چھ گھنٹے واسطے کھانا کھانیکے
قیام کیا فی الحقیقت ایسے موقع پر اسقدر ہی عرصہ کھانا کھانے مین صرف کرنا لازم تھا اِس
عرصۂ چھ گھنٹے مین ہرچند سپاہ نے کئی بار چاہا کہ یہان سے جلد ہی روانہ ہو کر کچھ سیر میدان
کارزار مین دیکھین مگر اُنکے افسر بالادست کی مرضی نہوئی ناچار دل ہی دل مین افسر ممدوح کی تعریف
کرتے رہے اور وہان مفسدین نے پھلور مین وارد ہو کر اور تین رجمنٹ ہندوستانی کو ہمراہ
لیکر اور معبر کنا نا اور بسارا کو اپنے قبضے مین کر کے عبور دریا کیا اور وہان سے بجانب لدھیانہ
روانہ ہوے اور ادھر برگیڈیر صاحب بعد قیام چھ گھنٹہ مقام بھگوارے سے روانہ ہو کر قریب
نو بجنے دس گھنٹہ شب وارد مقام پھلور ہوے اِسی عرصے مین رکٹ صاحب ڈپٹی کمشنر لدھیانہ
نے یہ تدبیر کی جس سے صاحب موصوف مفسدین کی پیش روی مین سد راہ ہو سکتے تھے اور ادھر
تو اُنھون نے ایک چٹھی اِس مضمون کی برگیڈیر صاحب موصوف یعنی جونسٹن صاحبکو تحریر فرما کر روانہ
کی کہ ہمارا ارادہ روکنے مفسدین کا ہے اور وہ بہت قریب آ گئے ہین اور ادھر جب مفسدین عبور
دریا کیا تو صاحب موصوف بر سر مقابلہ آئے صاحب موصوف کے ساتھ چار کمپنیان سکھون کی تھین
جنکو انھین صاحب نے بھرتی کیا تھا اور اب وہ زیر حکم لفٹنٹ ڈیمس صاحب کے تھین اور دو
سپاہ راجہ نابھا کی تھی جو دو ضرب توپ لیکر اُنکی کمک کو آئی تھی صاحب موصوف نے گولا ہاے
گریپ سے مفسدین کا استقبال کیا اور غلولہ ہاے بندوق بھی اُنکی نذر کین اور کچھ عرصے تک یہ مدارات
بدین خیال جاری رکھی کہ عقب سے برگیڈیر صاحب اپنی فوج لیکر اُنکی خوب تواضع کرینگے مگر برگیڈیر صاحب

تو تشریف نہ لائے اور صاحب ممدوح کا سب سامان جنگ ختم ہو گیا اب ناچار اور کچھ چارہ سوائے گریز کے باقی نہ رہا مگر یہ امر مخفی صاحب ممدوح الوصف نے اس خوش اسلوبی کے ساتھ کیا کہ کچھ انتظام میں خلل نہوا شب کو قریب دو بجے صبح کے جب فوج گورہ نے آواز توپ و تفنگ سے سُنی تو اُنھوں نے درخواست موقع و اجازت پر جانے کی کی مگر اُنکے شجاع اور دلاور برگیڈیر صاحب نے کو اُنکو بخوبی دریافت ہو گیا تھا کہ مفسدین کا مقابلہ رکٹ صاحب کرتے ہیں اور اُسوقت میں بہت مدد سودمند ہوگی اور یہ موقع واسطے نیست اور نابود کرنے مفسدین کے بہت خوب ہے مگر صرف یہ ارشاد فرمایا کہ مفسدین کی تلاش تو صبح بھی ہونی ممکن ہے یہ جواب اسقدر رنا گوار سپاہ کینہ خواہ کو ہوا کہ وہ خود بہ پیچ و تاب کھا کر خاموش ہو رہی اور آخر کار اِس شب کی صبح بھی نمودار ہوئی تسپر بھی صاحب شیر دل نے کوچ نہ فرمایا اور حکم دیا کشتیاں واسطے عبور کرنے کے مہیا کرو اِس تک دو دو بار جستجو میں بھی قریب پانچ گھنٹہ اور بسر ہو گئے اب صاحب بہادر نے عبور دریا فرمایا اور مقام لدھیانہ میں پہونچے اور اب اُنکی سپاہ کا صرف یہ کام باقی رہ گیا تھا کہ محافظت خزانہ اور کچہری کی کریں کیونکہ مفسد تو وہاں سے بھی آگے روانہ ہو چکے تھے القصہ صاحب بہادر نے کچھ فوج واسطے حفاظت خزانہ اور کچہری کے مقام لدھیانے میں چھوڑی اور باقی سپاہ ہمراہ لیکر تعاقب مفسدین میں بجانب انبالہ روانہ ہوئے اب بھی اب چستی اور چالاکی کام میں آتی تو کچھ نہ کچھ فائدہ بخشتی مگر اب بھی یہ ہوا کہ جب دریا پر وارد ہوتے تو اُسوقت تک حکم عبور دریا سے بپاس صدور نہوا جبتک ایک ایک متنفس مفسدین کا عبور نہ کر گیا اس انتظام کو کیا کہتے ہیں اور یہ سفر وری اور جان بری مفسدین کی کیسی تھی۔

اِس ہنگامے میں گو سب حال شجاعت اور مردانگی انگریزان ظاہر ہوا اور پایہ ثبوت کو پہونچا کہ ایک ایک متنفس ولایتی کیا کیا کارہائے عجیب کر سکتا ہے مگر یہ بھی واضح ہوا کہ بعضے بعضے نے اپنی سستی یا بیدردی اور انسانیت اور خاصیت انگریزان کو داغ لگایا الغرض برگیڈیر جونسٹن صاحب اس علاقہ جلیلہ سے پایہ تنزل میں آگئے۔

اذکر متعلق گوالیار

نیٹو رجمنٹ گوالیار کنٹنجنٹ مقیم مقام اذکر ہر روز اپنا اعتبار افسرونکے نزدیک بڑھایا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ ہم کبھی دغا نہ کرینگے اور اگر کوئی فوج مفسد آویگی اُسکا مقابلہ کرینگے ہر آن جو گفتگو

سپاہ مذکور اور انکے افسر دن سے ہوا کرتی تھی بلکہ اُس شب کی گفتگو سے بھی جو روز مفسدہ سے
پہلے گذری تھی کوئی شبہہ انکی نمک حلالی مین پایا نہین جاتا تھا مگر افسران باعث آنے ۲۳ رجمنٹ گوالیار
کنٹنجنٹ اور صاحب کمانیر توپخانہ مقام سیسری جس مقام مین تمام فوج نے فساد برپا کیا تھا
اور بہ سبب سُننے خبر سرکشی مقامات اندور اور مئو جہان سپاہ ہولکر بھی شامل فساد ہوگئی تھی اور
باعث انکار کرنے صوبہ ملک کے بیچ دینے تنخواہ رجمنٹ کے یہ لوگ بھی فساد پر آمادہ ہوے تھے
بہرحال تاریخ ۴ جولائی تک یہان سب بخوشی و بہ آرام رہے اور وقت صبح بتاریخ مذکور
تمام سپاہ پہرہ سنتن حسب دستور قدیم بنگلہ ہاے افسران سے اپنی اپنی لین کو روانہ ہوے
بیان مندرجۂ ذیل جسمین حالات فساد و فراری ہونا چند صاحبان و میم لوگونکا درج ہے ایک ڈاکٹر
صاحب متعلقۂ گوالیار کنٹنجنٹ نے تحریر فرمایا ہے —
قریب ساڑھے پانچ بجے اردلی کپتان کارٹر صاحب کمانیر گاروان دوڑان دروازے پر
آیا اور آکر بیان ظاہر ہوا کہ لین مین بڑا ہنگامہ ہورہا ہے اور سپاہی ادھر اُدھر بھاگتے پھرتے ہین
یہ سُنکر کپتان صاحب نے وردی پہنی اور لفٹنٹ اوڈ ڈا صاحب اجٹن کو کہا کہ جلدی میرے ساتھ
چلو لیکن لفٹنٹ صاحب کا گھوڑا طیار رکھا تھا اور کپتان صاحب کا طیار ہوتا تھا اس سبب سے
لفٹنٹ اوڈ ڈا صاحب بغیر انتظار کرنے کپتان صاحب کے سوار ہوکر لین کی جانب روان ہوے
اور وہان پہونچتے ہی اُنکے ایک گولی لگی جسکی ضرب سے وہ وہین مر گئے جتنے عرصے مین کپتان صاحب
کا گھوڑا طیار ہوا اُس عرصے مین اور اردلیون نے آکر خبر دی کہ گروہ کثیر پیدل اور سوارونکا
میدان پریٹ پر جمع ہے اور جمع ہوتا جاتا ہے یہ خبر سُنکر کپتان صاحب کپتان لیمارشنڈ صاحب کے بنگلے
پر سیدھے گئے تا کہ انکو بھی کہین کہ جو دو توپین مہدپور کنٹنجنٹ کی مقام کوارٹر گارڈ مین رکھی ہین انپر قبضہ
کرلین یہ حکم کپتان لیمارشنڈ صاحب کو دیکر کپتان کارٹر صاحب پھر بجانب لین روانہ ہوے اور راہ
مین ملر صاحب کوارٹر ماسٹر رجمنٹ سے جو بندوق کاندھے پر رکھے ہوے چلا جاتا تھا ملے اور انکی
زبانی حال صحیح سُنا کہ رجمنٹ بگڑ گئی ہے اور سارجنٹ صاحب کو اُنھون نے خود کہا تھا کہ بھاگ جاؤ
نہین مارے جاؤگے یہ سُنکر بھی کپتان صاحب پھر بجانب لین روانہ ہوے مگر جب آگے جاکے
چار سپاہیون نے جو راستے مین جاتے تھے نہایت لجاجت اور خوش آمد سے کہا کہ واپس جاؤ ورنہ

مفت مین جان جاتی رہے گی اور اس عرصے مین آواز بہت تفنگ بکثرت بنین کی جانب سے کم
مین آئی تو کپتان صاحب نے خیال کیا کہ اسوقت بنگلہ مین لینا مین جانا بیفائدہ کیونکہ بیوقوفی ہے تو واپس
بنگلے کو آنے نہ دیے برودتی کی بہر حیہ تمام تر سامان محافظت میم صاحبان اور بچگان کا کیا چونکہ میری گاڑی
دوہری نشست کی تھی اور گھوڑے بھی بہت مضبوط تھے بہ عنایت ایزدی مین باعث حفاظت
میم برٹن صاحب اور میم ہیرسن صاحب جن دونون کی گود مین بچے تھے ہوا اور مین نے دونون
میم صاحبونکو گاڑی مذکور مین جا دی ان دونون میم صاحبونکے خاوند جو رسالہ دوم مین بھرتی تھے
یہان موجود نہ تھے جس عرصے مین سائیس نے گھوڑے جوتے اُس عرصے مین دیگر ملازمین نے
کچھ کمبل اور بستر بھی ہماری گاڑی مین ڈال دیے اور یہی اسباب ہمارا بچا باقی سب غارت ہوا
میم صاحب باقی ماندہ بھی ایک گاڑی مین سوار ہو کر بھاگین مگر میم جیمس صاحب کا حال بتحقیق معلوم
نہین ہوا کیونکہ ڈاکٹر جیمس صاحب جنھون نے میرے عوض چند روز کام بھی کیا تھا ہوا خوری کو
سوار ہو کر نکلے تھے اور میم صاحب بھی اُنکے ساتھ سوار ہوئی تھین بنگلے سے نکلتے ہی ڈاکٹر صاحب
کو کسی سپاہی نے بندوق مار کر مار ڈالا تھا اور میم صاحب کا گھوڑا آواز تفنگ سے چونک کر
بھاگا تھا اور میم صاحب اُسپر سے گر پڑی تھین اور جہان وہ گری تھین وہانسے کچھ آواز
زخم بھی آتی تھی کہ کوئی اُٹھا کو مگر اُسوقت مین اُنکی مدد کو جانا بعید از عقل تھا بلکہ بعید از قیاس
اس سے ظن غالب یہ ہے کہ یہ میم صاحب بھی قتل ہوئی ہونگی مگر کوئی تحقیق خبر معلوم نہین
ہوئی منجملہ ذکر افسران عیسائی جو غیر متعہد مقام اڈگر مین تھے اُنمین سے دو صاحبون نے
جو متعلق پنجم رجمنٹ کے تھے اور ایک جو توپخانہ مہدپور مین تھے خبر معلوم نہین اور نہ اُنکے عیال
واطفال کا کچھ حال معلوم ہوتا ہے مگر جیسا ہم لوگ اعتبار اپنی سپاہ کا کرتے تھے اگر ویسا ہی
اعتبار اُنھون نے بھی کیا ہوگا تو ضرور وہ سب قتل کو پہونچے ہونگے —

نیچ عرصہ بارہ منٹ یعنی بارہ لحظے کے شروع فساد سے یہ جزوی گروہ مفرورین بجانب
جنگل روانہ ہوے اور کسی کے پاس سوائے پارچہ جو جسم پر تھے اور کچھ نہ تھا بلکہ بعضے انمین کے
پوشاک شبینہ مین تھے کیونکہ خبر مفسدہ سنتے ہی اپنے بسترون سے اُٹھکر اُسی طرح روانہ ہوگئے
تھے بعضے برہنہ پا و برہنہ تا بہ زانو تھے اور کسی کو یہ نہ معلوم ہوتا تھا کہ کدھر جاتے ہین اور کہان

جاوین کسی کے ساتھ خدمتگار نہ تھا اور نہ کوئی شے خوردنی ہمراہ تھی اور چلتے ہوئے عقب کو جو نظر کرتے تھے تو جن مکانوں مین انکا تمام مال و اسباب تھا انمین سوائے شعلۂ تیز کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا اسطرح روان تھے اور بوقت رات سے گذر کر شہر مندوا مین جو بفاصلۂ چار میل کے مقام سارنگپور سے واقع ہے وارد ہوئے اور اس شہر مندوا مین پہنچے باقی ماندہ شب گذرانی یہان ہمارے ساتھ دو صاحب مع اپنے عیال و اطفال کے ملے یہ دونون صاحب ہمراہ راستہ کے تھے اور بباعث فساد مجبوری اپنے علاقے کے راستے کو جو درمیان اندورا اور آگرہ کے واقع تھا چھوڑ کر فراری ہوئے تھے اب ہمارے گروہ مین صاحبان مفصلۂ الذیل تھے یعنی کارٹر صاحب کمانیر پنجم رجمنٹ گوالیار کنٹنجنٹ مقیم مقام اڈگر کپتان میکڈوکل صاحب کمانیر ثانی رجمنٹ مذکور میجر میکفرسن صاحب کمانیر سوم رجمنٹ گوالیار کنٹنجنٹ مقیم مقام سیپری کپتان براول صاحب کمانیر ثانی رجمنٹ مذکور ڈاکٹر سلیفنٹ صاحب متعلقہ رجمنٹ مذکور کپتان ملیار رشنڈ متعلقہ سوم توپخانہ میم پرلٹن صاحبہ مع بچہ میم ہیرسن صاحب مع تین بچہ میم ہینا صاحبہ مع مس یعنی دختر ہیمن صاحب واٹ صاحب اور اکفیلڈ صاحب ولایتی سرراہ راستہ مع عیال و اطفال اور راقم وسط راہ مین مقامات اڈگر اور مندوا مین ہمکو دو سوار ملے ایک انمین سے منشی رام راؤ تھا اور دوسرا انکار سنگھ چپراسی اور بعد از قیل و قال بسیار ہمکو دریافت ہوا کہ یہ دونون بطور جاسوس ملازم میجر رچرڈ صاحب رزیڈنٹ بھوپال کے تھے ان دونون نے ہمسے کہا کہ علاقۂ بیگم بھوپال مین جانا مناسب ہے اور اقرار کیا کہ کچھ سپاہی ہمراہی کو دینگے جو ہمکو تا بہ مقام سیہور پہونچا دینگے ایسے مقام مندوا مین ہمکو کچھ مزا اس بدبختی اور بدنصیبی کا ملا جو بعد ازین ہمارے گروہ کے واسطے مقسوم تھا یعنی ہر ایک باشندہ اس مقام کا ہمسے بدزبانی اور بدوضعی سے پیش آتا تھا اور جسقدر زہرخندہ کرکے ہم لوگ انکے کلام سنتے تھے اسیقدر وہ گفتگو درباب نیست و نابود ہونے عملداری سرکار انگریزی کی بطور طعن و تشنیع زیادہ بیان کرتے تھے کوئی مکان واسطے شب گذاری کے نہین ملتا تھا اور بقدر رسے شیر و نان جو گرسنہ بچہ تنگے رفع جوع کے واسطے درکار تھی بصد وقت و دشواری نصیب ہوئی اس مقام مندوا سے بجانب مقام ہرادو براہ سارنگپور روانہ ہوئے یہ

قریب تین میل کے فاصلے پر واقع تھا مگر راستے مین دو بڑے خارج تھے ایک تو دریا سے کالا سندھ
اور دوسرے سڑک کلان —

ہمسے قریب چار میل سارنگ پور باقی رہ گیا تھا یہان ہمنے سُنا کہ مقام مذکور پر غارتگر قابض ہو گئے
ہین اور ایک رجمنٹ رسالہ مع چند افسرون کے مقام مذکور مین مقیم ہے بلکہ ہر ایک قدم راستے کا
غارتگرون کے قبضے مین ہے اور اگر یہان سے روانہ ہوے تو اُنکے ہاتھ سے سلامت جانا ناممکن ہے
یہ سُنکر اب ضرور ہوا کہ مقام مذکور مین نہ جانا چاہیے بلکہ اس راستے کو بھی چھوڑ دینا بہتر ہے باتفاق ملکر
ہمنے راستہ کلان تو چھوڑ دیا اور راہ غیر آباد کو اختیار کیا اور ایک گھنٹے مین قریب ایک میل کے
راستہ طے کرتے ہمسے بجانب راجہ سراد جو دوست سرکار تھا روان ہوے اور قریب پانچ میل راہ
کی تھی کہ چند دیہاتی ہمارے پاس آئے اور بیان طراز ہوے کہ چند میل پیشتر صدہا سوار و پیادہ ہمارے
منتظر قیام تھے ایسی خبر سنکر جو شخص ہماری سی مصیبت مین ہوگا اُسکا دل کب قوی رہتا ہے اور ہماری فکر کچھ
اپنے واسطے نہ تھی اسواسطے کہ ہمارے پاس ہتھیار تھے اور ہم جانتے تھے کہ ہم تو لڑ بھڑ کے اپنا راستہ
نکال ہی لینگے مگر ہمکو فکر میم لوگونکی اور بچونکی ازحد تھی کیونکہ اُنکی حفاظت ہمارے ذمے تھی اس عرصے مین
ہزارہا دیہاتی وہان آکر جمع ہوگیا اور ہر ایک کی صورت سے اندیشہ و خوف معلوم ہوتا تھا —

بتوسط رام راؤ مذکور کے ہمنے چاہا کہ کچھ روپیہ دیکر کوئی صورت گذارے کی شہر مذکور مین پیدا ہو
اور رام راؤ نے کہا کہ سردار شہر یہ بات کر سکتا ہے اور فیمابین یہ شرائط قرار پائین مگر تاہم سردار مذکور کو
کچھ تامل آگے چلنے مین تھا اس سبب سے ہمکو بھی کچھ شبہہ درباب فریب کے پیدا ہوا اور نیز نظر
سے رام راؤ مذکور کے سردار مزبور کو علیحدہ لیجا کر عہد و پیمان کیے اسپر بھی ہمکو اعتبار نہ آیا اور رام راؤ
کے بشرے سے ثابت ہوتا تھا کہ وہ کبھی مطمئن نہ تھا بلکہ اُسنے صاف ہمکو کہدیا کہ ان لوگون سے کچھ توقع
نہین ہے انبوہ شہریون کا ہر آن زیادہ ہوتا جاتا تھا اور تورئی بھکتے ہی سردار شہر ہمارے پاس سے
چلا گیا اور منشی رام راؤ بھی علیحدہ ہوا انبوہ مذکور ہمارے قریب آتا جاتا تھا ہم سب ایک جگہ اپنا
ڈیرا لگا جمع تھے اور ہر لحظ خیال حملۂ انبوہ مذکور کا دل مین آتا تھا —

اب ہمکو یہ ثابت ہوا کہ یہ موضع جسمین ہم تھے قوم لوندیرن کا تھا اور یہ قوم ہمسے منحرف تھی اور
جو لوگ ہم مین سے اس قوم کی عادت سے واقف تھے وہ نہایت خوف دل مین رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ

ہم سب بڑے اندیشے مین تھے اس عرصے مین شب قریب آئی جاتی تھی اور اس مقام مین شب باش ہونا گویا موض تلف مین اپنے تئین ڈالنا ہے کیونکہ اسمین کچھ شک نہ تھا کہ تاریکی شب مین ہزار ہا دیہاتی جو گرد ہمارے تھے وہ ضرور حملہ آور ہوتے اس خیال سے اب یہ ہمنے قرار دیا کہ یہان سے چلنا بہتر ہے اور خدا کو یاد کرکے اور اسکی حفاظت کو مدد اپنا سمجھ کر سب جمع ہوکر اور خوب حسب طرح مضبوطی کرکے یعنی عقب مین زیادہ آدمی اور آگے کم رکھکر ہم اسی موضع کی طرف روانہ ہوے جسمین اندیشہ حملے کا تھا جب ہم نزدیک موضع کے پہونچے اور ہمنے دیکھا کہ ہمارے تعاقب مین کوئی شخص قوم گوجر یا سے نہین آیا تو ہم آگے زیادہ آدمی رکھکر داخل موضع ہوے ہمنے یہ قرار دیا تھا کہ خاموشی تاطے کرنے موضع مذکور کے نہت مناسب ہے تاکہ کسی کو معلوم نہو کہ کون جاتا ہے مگر باعث شور وغل سگ دیہاتی و روشنی مکانات دیہ اور آواز سم اسپہائے سواری خفیہ روی ممکن نہ تھی ہم جو کی دیہ سے بھی گذر گئے اور کوئی آدمی سوائے ایک شخص کے جو ہمکو دیکھکر اندر مکان کے چلا گیا تھا اور اسکے جانے سے ہمکو گمان تھا کہ وہ صرف نشان دہی کے واسطے گیا ہوگا اور پھر جلدی آجاویگا اور کوئی نظر نہ پڑا اور تمام راستہ بغیر جنگ و قتل کے طے ہوا جسوقت ہم باہر دیہ مذکور کے پہونچے تو کچھ اطمینان ہوا اور ہم سب آپسمین مبارکبادی بخیریت طے ہونے اس موضع کے کرنے کو تھے کہ ہم مین سے ایک صاحب سے ایسی حرکت سرزد ہوئی کہ جس سے سب کو اندیشہ تباہی پیدا ہوا یعنی بندوق جو اسکے ہاتھ مین تھی یکایک سر ہو گئی ۔

بتاریخ ۶ ۔ قریب تین بجے صبح کے ہم مقام لاراڈ مین پہونچے اور قریب ایک گھنٹہ کے ہم یہان رہ گئے اور اسقدر عرصہ ہر ایک مقام پر ہنگام وارد ہونے کے ہمکو توقف ہوا کرتا تھا اور بعد از ایک گھنٹے کے ہمکو اجازت ہوئی کہ گڈھی کہنہ مین جسمین راجہ رہتا تھا جاؤ گڈھی مذکور کے اندر اور باہر کچھ عجب حال بیسروسامانی کا نظر آتا تھا کہ ہمکو وہان رہنے سے کوئی توقع آرام کی معلوم نہین ہوتی تھی جو مکان ہمارے رہنے کے واسطے تجویز ہوا تھا وہ لائق بود و باش نہ تھا اسواسطے ہم سب نے یہ صلاح کی کہ اس مکان کے باہر کی دیوار کے سایے مین رہنا بہتر ہے اور یہ سمجھکر ہم وہان چاہتے تھے کہ کچھ آرام لین اس عرصے مین ایک شخص نے برج گڈھی پر سے پکار اسوار ہوا ر یہ سنکر ہم سب اندر مکان کے بھاگ گئے اور گو اس اندیشے کی کچھ اصل نہ تھی تاہم اسکے انجام کا خیال سب کو نہ رہا کیونکہ یہ حرکت خالی از سبب نہ تھی تھوڑے سے گندہ دانے انبہ ہمارے کھانے کو آئے اور نہ ہم اس خیال مین تھے

کہ ہمارے گھوڑوں کے واسطے کچھ گھاس وغیرہ بھی آتی ہو گی ہم عرصے مین ہمکو خبر پہونچی کہ راجہ صاحب
بخیال نام آوری اپنی سکے دو روپیہ یومیہ ہم لوگون کے مصارف کے واسطے خرچ کیا چاہتے ہین
عرصۂ قلیل چند گھنٹہ تک تو راجہ صاحب اور اُنکے ملازم ہمسے ملتے رہے اور بخاطرداری پیش آتے
رہے مگر چند گھنٹے کے بعد سب کے اوضاع و اطوار مین فرق آگیا اور کوئی چیز جو ہمکو درکار تھی ہمکو ملی
قبل ازین ہمکو سب طرح کی توقع راجہ لارا اڈوے سے تھی مگر جب اُس سے امر خلاف چشمداشت عمل
مین آیا یہانتک کہ زاد سفر یعنی آگو ابھی اُسنے ہمکو نہ منگوادیا تو جو ناامیدی ہمکو ہوئی اُسکا بیان ممکن نہین
صرف تصور پر منحصر ہے زیادہ تر ناامیدی ہمکو اس سے ہوئی کہ منشی رام راؤ اور اُوسکے متعلقہ
چپراسی نے بھی ہمارے ساتھ چلنے سے انکار کیا اور کہا کہ ہم حسب الحکم راجہ صاحب یہانسے
آگے نہ جاوینگے۔

ایسی حالت مین اور ایسے موقع پر اس مقام مین ٹھہرنا بعید از عقل و دانائی تھا اسواسطے فوراً
طیاری روانگی عمل مین آئی اب وقت قریب چار بجے سہ پہر کا تھا ہمنے سفر بھی بہت کیا اور
ہمارے پاس کوئی شے خوردنی بھی موجود نہ تھی اور گریہ و زاری بچہ ہاے گرسنہ جگر کو خون خون اور
دلکو پارہ پارہ کرتی تھی جب ہم طیار ہوے تو مسلح آدمی بکثرت گرد دیوار قلعہ کے جس جانب ہمارا
راستہ تھا جمع ہوے یہ حال دیکھکر ہماری روانگی بظاہر متعذر معلوم ہوتی تھی مگر ہمنے کچھ خیال
نہ کیا اور وہانسے روانہ ہوے اور یہی خیال بہت صاحبونکے دلمین تھا کہ ہم ان آدمیون جو
گرد دیوار کے جمع ہین مرنے جاتے ہین مگر ہمکو نہایت تعجب ہوا کہ جب اُنکے برابر سے نکلے تو
کسی نے نہ تو بندوق سر کی اور نہ کچھ زبان سے کہا جب ہمنے عبور دریا کیا اور شمار وغیرہ
کرنے لگے یہان معلوم ہوتا تھا کہ قبل اسکے سوار متعین تھے ایک شور برپا ہوا اور آدمی بکثرت پہاڑی کی چوٹی
کے اوپر جو ہمارے سامنے تھی گئے بظاہر یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ بہ نیت اُسکے قبضہ کرنے کے
تھے ہم جب عبور نالہ کر رہے تھے ایک آدمی ہمکو ملا اور اُسنے اقرار کیا کہ وہ ہمکو راستہ بتلادیگا اس سے
ہمکو نہایت تقویت ہوئی اور اکثر ہم مین سے جنگل مین جانتے تھے کہ سوارونکا مقابلہ کرین ہم اپنی
راہ چلتے تھے اور کوئی مزاحم نہ تھا ہر چند ہمکو یہ یقین تھا کہ ہر قدم پر مرگ موجود تھی مگر
کوئی امر ایسا واقع نہوا اور سواے عنایت الٰہی و افضال خدا اور کون ایسے وقت مین محافظ

اور نگہبان ہمارا تھا اور کون ہمکو بچا سکتا تھا —
قلیل راہ اور ہمنے طے کی اور ایک اور واقعہ رونما ہو یعنی ایک گاڑی جو ہمارے ساتھ تھی
اُلٹ گئی اور اندیشہ ایذا رسی سواران گاڑی مذکور پیدا ہوا ہر چند یہ جگہ مقام لار اوڈسے صرف
ایک کوس کے فاصلہ پر تھا مگر ساکنین دیہ جو اس مقام کے قریب واقع تھے بہت خاطر داری سے
پیش آئے اور ہر طرح کی مدد انھون نے ہماری کی تھے کہ پٹیل دیہ مذکور نے خود بلا اُجرت خواہش
کی کہ وہ ہمارے ساتھ تا عبور دریاے کالا سندھ ہمراہ رہیگا اور یہ شخص اپنے قول کا پڑا سچا
تھا اور مقام مذکور تک ہمراہ رہا لیکن ہمنے بھی اُسکی خاطر داری اور تواضع جسقدر لازم تھی
کی اسیوقت تک ہمارے دل مین راہنماے سابق الذکر کی طرف سے بہت شبہہ باقی تھا گر رفتہ رفتہ
ہمارا اعتبار اُسپر ہونے لگا بلکہ دلیل اس اعتبار کی ہے کہ ہمنے اُسکو کچھ روپیہ پیشگی بابت اُجرت اُسکی
رہبری کے دیدیا تاہم اُسکی نگہبانی ضرور مقصود رہی اور ہم مین سے کوئی کسی اپنی اپنی نوبت سے اُسکی
نگہبانی مین مشغول رہا کرتے تھے قریب نصف شب کے راستہ گم ہوگیا اور کئی گھنٹے تک ہماری
سواری کے جانور کھیتون مین پھرتے رہے آخر کار ایک موضع مین وارد ہوے اور دریافت کرنا راہ مقام
انجو دستا سب سے مقصود ہوا مگر ہنوز ہم دریافت نہ کرنے پائے تھے کہ لوگون نے ہم پر بندوق سرکین اور ہم یہان سے
بھی بناچاری بھاگے مگر یہ معلوم نہ تھا کہ ہم راہ راست پر ہین یا کسی غلط راستے پر جا رہے ہین اور نہ یہ معلوم تھا کہ ہم کہان
پر جا رہے ہین چند کوس آگے دا کر ہم ایک چار ونکے گاؤن مین پہنچے اور یہان ہمکو معلوم ہوا کہ ہم کہان
ہین اور اب کدھر جا تا چاہیے اور یہان ہمکو ایک آدمی بھی ملا جسنے راستہ مقام انجو د کا نشان دیا اور
اُسکی نشان دہی پر چلے اور قریب صبح کے بتاریخ ۷ - مانڈو گرسنہ مقام مذکور مین وارد ہوے یہ مقام
شروع علاقہ بیگم بھوپال پر واقع ہے اور یہان پہونچکر ہمنے شکر ادا کیا اور سمجھا کہ اب ہم مقام امن و
آسایش مین پہونچے کیونکہ بیگم بھوپال ابتک خیر خواہ و شریک سرکار تھی قریب پاؤ کوس
باہر مقام مذکور کے ہمنے ایک درخت املی کے نیچے قیام کیا اور کماشدار ہمارے پاس آیا اور
اُسنے احوال خیریت اشتمال مقام سہور کا بیان کیا یہ سنکر ہمکو نہایت خوشی ہوئی کیونکہ ہمارا ارادہ
یہ تھا کہ ہم مقام سہور جاوین اُسکے ذریعہ سے ہمکو کچھ دودھ میسر آیا اور اُس سے ہمنے لڑکو نکی گرسنگی
جس سے وہ قریب بمرگ ہو رہے تھے قدرے کم کی کماشدار مذکور نے یہ بھی اقرار کیا کہ ہماری حفاظت

وہ صاحب رزیڈنٹ سہور کے پاس بھجوادیگا سوا اسکے اُنھنے ہمسے کہا کہ شہر کے اندر مکان
موجود ہے وہان چلکر آرام کرو مگر وہان جاکر جو ہمنے دیکھا تو مکان نہایت غلیظ تھا اِس سے ہم
وہان نہ گئے اور درخت کے نیچے ہی قیام کیا کماشدار مذکور نے کہا کہ رسد وغیرہ بھی یہان آجاویگی
تھوڑا عرصہ ہمکو یہان پہونچے ہوا تھا کہ طوفان بارش و باد شروع ہوا اور ناچار ہوکر ہم شہر مین چلے
گئے کیونکہ دس لحظہ بعد شروع ہونے بارش کے تمام اُس جگہ پر پانی پھیل گیا اور کہین کسی چیز کے
رکھنے کا ٹھکانا نہ رہا ایک نالہ راستے مین مابین ہمارے مقام قیام اور رانجود کے واقع تھا اور بارش
کے سبب سے اُسمین طغیانی بھی بہت ہوگئی تھی یہان جو تکالیف ہمپر گذرین اُسکا بیان جسقدر مبالغے سے
جاوے تھوڑا ہے ہم سب ناچاری اُس نالے مین گئے اور زور و شور پانی کا ایسا تھا کہ وہان ٹھہرنا مشکل تھا
مگر چونکہ کنارے پر بھی قیام بباعث بارش و باد کے نہایت تکلیف وہ تھا اسواسطے ہمنے خطرۂ جان کو اُسپر
ترجیح دی اور عبور کرنے مین کوشش کی کوئی تو بچونکو دوش اُٹھائے ہوئے تا بہ گلو پانی مین تھا اور ہر وقت
یہ اندیشہ ہوتا تھا کہ اب بہا اسپر بارش اور باد کا طوفان برپا کررہا تھا ہر ایک صاحب
دوسرے کی صورت دیکھتا تھا اور اپنی تکالیف و بدنصیبی پر شکر ادا کرتا تھا ہم ۲۷ زن و مرد باہم تھے
اور سب بالکل تر تھے اور گرسنہ و سرمازدہ مٹی پر برآمدۂ دوکان بقال مین جو قریب ۲۴ فٹ طول
مین اور ۸ فٹ عرض مین تھا سب یکجا گلِ ولاے مین بیٹھے تھے یہان یک انگشت برابر جگہ خشک
بھی نہ تھی ناچار کچھ کنبل ہم پہونچائے اور تھوڑی گھاس بچھا کر اُسپر کنبل ڈالکر ایک بستر ایسا بنایا کہ
شب بسر ہو اب ہم جان سے تنگ ہوگئے تھے کیونکہ تکلیف پر تکلیف ہوتی جاتی تھی اور کوئی وقت
ایسا نہ تھا کہ ہم فکر سے خالی ہوتے اسواسطے جانا کہ اگر کچھ دیر نیند آوے تو غنیمت ہے کہ تکلیف ترمی
و گرسنگی و سردی کی نہ معلوم ہوگی اِس خیال سے ہم سب وہان دراز ہوے —

تمام شب باد و باران کا گزند برآمدے مین بھی پہونچتا رہا اور گرگہ و زاری بچہ ہاے گرسنہ کی اور
شور و غل گھوڑون نے جو چھوٹ کر آپسمین لڑتے تھے ہرگز ایک لحظہ بھی سونے نہ دیا بلکہ اکثر
صاحب تو اپنے گھوڑونکے پاس کھڑے رہے کہ وہ چھوٹ نہ جاوین اور کہین چھوٹے ہوؤن کے
پکڑنے مین رہے تا تاریخ ۱۸ بھی بارش جاری رہی مگر اِس روز ہمکو کچھ چپاتیان اور دودھ ملا
وقت شام پھر علامات تکالیف شب گذشتہ نمودار تھین اور شب بھی ویسی ہی تکالیف مین گذر گئی

اور نگہبان ہمارا تھا اور کون ہمکو بچا سکتا تھا۔
دلیل راہ اور ہمنے ملے کی اور ایک اور واقعہ رونما ہو یعنی ایک گاڑی جو ہمارے ساتھ تھی اُلٹ گئی اور اندیشہ ایذا رسی سواران گاڑی مذکور پیدا ہوا ہر چند یہ جگہ مقام لار اوڈ سے صرف ایک کوس کے فاصلے پر تھا مگر ساکنین دیہ جو اس مقام کے قریب واقع تھے بہت خاطر داری سے پیش آئے اور ہر طرح کی مدد اُنھون نے ہماری کی تھے کہ پٹیل دیہ مذکور نے خود بلا اُجرت خواہش کی کہ وہ ہمارے ساتھ تا عبور دریاے کالا سندھ ہمراہ رہیگا اور یہ شخص اپنے قول کا بڑا سچا تھا اور مقام مذکور تک ہمراہ رہا لیکن ہمنے بھی اُسکی خاطر داری اور تواضع جسقدر لازم تھی کی اسوقت تک ہمارے دل مین راہنماے سابق الذکر کی طرف سے بہت شبہہ باقی تھا مگر رفتہ رفتہ ہمارا اعتبار راسیر ہو سنے لگا بلکہ دلیل اس اعتبار کی ہے کہ ہمنے اُسکو کچھ روپیہ پیشگی بابت اُجرت اُسکی رہبری کے دیدیا تاہم اُسکی نگہبانی ضرور مقصود رہی اور ہم مین سے کوئی کس اپنی اپنی نوبت سے اُسکی نگہبانی مین مشغول رہا کرتے تھے قریب نصف شب کے راستہ گم ہو گیا اور کئی گھنٹے تک ہماری سواری کے جانور کھیتوں مین پھرتے رہے آخر کار ایک موضع مین وارد ہوے اور دریافت کرنا راہ مقام انجو و منہ سب مقصود رہا مگر ہنوز ہم دریافت نہ کرنے پائے تھے کہ لوگون نے ہم پر بنادیق سر کین اور ہم یہان سے بھی بناچاری بھاگے مگر یہ معلوم نہ تھا کہ ہم راہ راست پر ہین یا کسی غلط راستے پر جا رہے ہین اور نہ یہ معلوم تھا کہ ہم کہان کو جاتے ہین چند کوس آگے دیا کر ہم ایک چار ونکے گاؤن مین پہونچے اور یہان ہمکو معلوم ہوا کہ ہم کہان ہین اور اب کدھر جاتا ہے اور یہان ہمکو ایک آدمی بھی ملا جسنے راستہ مقام انجود کا نشان دیا اور اُسکی نشان دہی پر چلے اور قریب صبح کے بتاریخ ۷۔ مانڈو و گرسنہ مقام مذکور مین وارد ہوے یہ مقام شر و سیع علاقہ بیگم بھوپال پر واقع ہے اور یہان پہونچکر ہمنے شکر ادا کیا اور سمجھا کہ اب ہم مقام امن و آسایش مین پہونچے کیونکہ بیگم بھوپال ابتک خیر خواہ و شریک سرکار تھی قریب پاؤ کوس باہر مقام مذکور کے ہمنے ایک درخت املی کے نیچے قیام کیا اور کماشدار ہمارے پاس آیا اور اُسنے سوال خیریت اشتمال مقام سیہور کا بیان کیا یہ سنکر ہمکو نہایت خوشی ہوئی کیونکہ ہمارا ارادہ یہ تھا کہ ہم مقام سیہور جاوین اُسکے ذریعے سے ہمکو کچھ دودھ میسر آیا اور اُس سے ہمنے لڑکو نکی گرسنگی جس سے وہ قریب بمرگ ہور ہے تھے قدر سے کم کی کماشدار مذکور نے یہ بھی اقرار کیا کہ ہماری حفاظتی

وہ صاحب ریذیڈنٹ سہور کے پاس بھجوا دیگا سوا اسکے اُنہنے ہمسے کہا کہ شہر کے اندر مکان
موجود ہے وہان چلکر آرام کرو مگر وہان جا کر جو ہمنے دیکھا تو مکان نہایت غلیظ تھا اِس سے ہم
وہان نہ گئے اور درخت کے نیچے ہی قیام کیا کماشدار مذکور نے کہا کہ رسد وغیرہ بھی یہان آجاویگی

تھوڑا عرصہ ہمکو یہان پہونچے ہوا تھا کہ طوفان بارش و باد شروع ہوا اور ناچار ہوکر ہم شہر مین چلے
گئے کیونکہ دس لحظہ بعد شروع ہونے بارش کے تمام اُس جگہ پر پانی پھیل گیا اور کہین کسی چیز کے
رکھنے کا ٹھکانا نہ رہا ایک نالہ راستے مین یا مین ہمارے مقام قیام اور انجو دسکے واقع تھا اور بارش
کے سبب سے اُسمین طغیانی بھی بہت ہو گئی تھی یہان جو تکالیف ہمپر گذرین اُسکا بیان جسقدر مبالغے سے کیا
جاوے تھوڑا ہے ہم سب بناچاری اُس نالے مین گئے اور زور و شور پانی کا ایسا تھا کہ وہان ٹھہرنا مشکل تھا
اگر چونکہ کنارے پر بھی قیام بباعث بارش و باد کے نہایت تکلیف دہ تھا اسواسطے ہمنے خطرۂ جان کو اُسپر
ترجیح دی اور عبور کرنے مین کوشش کی کوئی تو بچونکو دوش اُٹھائے ہوے تا بہ گلو پانی مین تھا اور ہر وقت
یہ اندیشہ ہوتا تھا کہ اب بہا اسپر بارش اور باد کا طوفان اور طوفان برپا کر رہا تھا ہر ایک صاحب
دوسرے کی صورت دیکھتا تھا اور اپنی تکالیف و بدنصیبی پر شکر ادا کرتا تھا ہم ۲۷ زن و مرد باہم تھے
اور سب بالکل تر تھے اور گرسنہ و سرما زدہ مٹی پر بر آمدہ دکان بقال مین جو قریب ۲۴ فٹ طول
مین اور ۲ فٹ عرض مین تھا سب یکجا گل ولاسے مین بیٹھے تھے یہان یک انگشت برابر جگہ خشک
بھی نہ تھی ناچار کچھ کمبل ہم پہونچائے اور تھوڑی گھاس بچھا کر اُسپر کمبل ڈالکر ایک بستر ایسا بنایا کہ
شب بسر ہو اب ہم جان سے تنگ ہو گئے تھے کیونکہ تکلیف پر تکلیف ہوتی جاتی تھی اور کوئی وقت
ایسا نہ تھا کہ ہم فکر سے خالی ہوتے اسواسطے جانا کہ اگر کچھ دیر نیند آوے تو غنیمت ہے کہ تکلیف بیرونی
و گرسنگی و سردی کی نہ معلوم ہو گی اِس خیال سے ہم سب وہان دراز ہوے —

تمام شب باد و باران کا گذر برآمدے مین بھی پہونچتا رہا اور گریہ و زاری بچہ ہاے گرسنہ کی اور
شور و غل گھوڑون نے جو چھوٹ کر آپسمین لڑتے تھے ہرگز ایک لحظہ بھی سونے نہ دیا بلکہ اکثر
صاحب تو اپنے گھوڑونکے پاس کھڑے رہے کہ وہ چھوٹ نہ جاوین اور کئی چھوٹے ہوؤن کے
پکڑنے مین رہے تاریخ مذ بھی بارش جاری رہی مگر اِس روز ہمکو کچھ چپاتیان اور دودھ ملا
وقت شام پھر علامات تکالیف شب گذشتہ نمودار تھین اور شب بھی ویسی ہی تکالیف مین گذر گئی

تاریخ ۹۔ کچھ مطلع آسمان صاف ہوا مگر ندی نیودھ جسکو عبور کرنا تھا نہایت طغیانی پر تھی یہ روز بھی ہمنے بہ امید رسید جواب چٹھی سہور بسر کیا مگر کوئی چٹھی نہ آئی ناچار بوقت قریب سات گھنٹہ شام بہ عزم افسوس تمام یہان سے روانہ ہوئے اس مقام کے عامل نے جو ایک روز پیشتر نہایت شرافت وخاطرداری سے پیش آیا تھا اب بالکل انحراف قبول کیا حتی کہ اسنے قلی تک ہمکو نہ دیا اور نہ کوئی راہبر یا چوکیدار دیا ناچار بلا راہبر کے ہمکو ندی مذکور عبور کرنی پڑی اس امر کو ہمنے اپنے نزدیک نہایت زبون اور بد ہمن تصور کیا مگر تاہم سوائے اسکے اور کچھ چارہ نہ تھا کہ بر رہبری وحفاظت حافظ حقیقی پیشتر قدم زن ہوں اور دل مین یہ خیال تھا کہ کوئی نہ کوئی ضرور مقام سہور سے آکر ہمسے راستے مین ملیگا۔

جب ہم اس مقام انجود سے روانہ ہونے کو تھے تو ہمنے سُنا تھا کہ مفسدین موداندور اس جانب چلے آتے ہین بلکہ یہانتک خبر تھی کہ دو منزل تک پہونچ گئے ہین یہ سنکر اول ہی ہر چند ہمارا حال خراب تھا اب زیادہ نازک وقت گذرا لیکن بعد دقت وخرابی دو گھنٹے مین ہمنے عبور دریا کیا اور وہان سے آگے بڑھے مگر سیاہ مٹی یہانکی ایسی چکنی تھی کہ بمشکل ہمنے شام تک چار کوس طے کیے اور رات جنگل مین بسر کی۔

تاریخ ۱۰۔ قریب نو اخت ۵ بجے صبح کے ہم یہان سے روانہ ہوئے اور مقام جمنیر کی جو علاقہ بیگم صاحبہ مین واقع تھا راہ لی کپتان کارٹر صاحب اور راقم آگے سب کے سب گئے کہ جاکر تحقیق حال سہور کا دریافت کرین جسوقت ہم شہر مذکور مین پہونچے اور بازار مین گھوڑون پر سے اترے کہ ہمکو ایک ہاتھی اور ایک چپراسی نظر پڑا اسکو دیکھکر ہم نہایت خوش ہوئے اور چپراسی مذکور نے ہمکو ایک چٹھی بھی دی اسمین میجر رکٹ صاحب نے لکھا تھا کہ مقام سہور مین ہرگز مت جانا اور سیدھے ہوشنگ آباد کو روانہ ہونا اور ہوشنگ آباد مین جو جمنیر سے چھ منزل آگے تھا سب طرح کی آسایش وامنیت ملیگی یہ چٹھی ہمسکو اس پریشانی وحیرانی مین گویا باعث حیات وخوشی خاطر ہوئی سوائے اسکے میجر صاحب نے ہمارے واسطے اقسام اقسام اکل وشرب بھی روانہ کیا تھا اور ملبوسات چھوٹے بڑے بھی نسبتہ کم کے بھیجے تھے کھانے مین تو روٹی گوشت چاء شکر وغیرہ اور پینے کو بیر شراب وغیرہ شراب اور برانڈی واسطے رفع ماندگی وکسل کے بھیجی تھی اور ملبوسات مین گرم کپڑے اور سفید کپڑے بچون کے اور بڑون کے واسطے ارسال کیے تھے فی الحقیقت یہ سب چیزین اس افراط سے اور اسقدر اقسام کی بھیجی تھین کہ

اس سے صاف ظاہر تھا کہ میجر صاحب موصوف کو کسقدر خوشی ہماری ملاقات کی ہوگی ہماری زبان نہیں
جو وہ خوشی بیان کرین جو ہمکو بروقت اٹھانے سرپوش خوانونکے اور دیکھنے اسقدر اجناس نفیسہ کے حاصل
ہوئی تھی۔

مگر چونکہ ممانعت روانگی مقام سہور سے ہمکو کمال تعجب تھا اسواسطے ہمنے اُس سپاہی سے حال
مفصل دریافت کیا یہ سپاہی ایک مسلمان تھا مگر نہایت فہمیدہ اور ہوشیار اُسنے سب حال مفصل ہمسے
کہا کہ حسب صلاح و درخواست سکندر بیگم والی بھوپال سب صاحب لوگ ہوشنگ آباد کو چلے گئے ہیں
اور میجر صاحب بھی بروقت روانگی سپاہی مذکور روانہ ہونے کو طیار تھے اور بیگم صاحبہ نے یہ بھی اقرار کیا ہے
کہ حفاظت ملک و نیک روئگی سپاہ کنٹنجنٹ اسکے ذمے ہے سپاہی مذکور نے یہ بھی بیان کیا کہ بیگم صاحبہ
کے پاس ایک اشتہار شاہ دہلی کا اس مضمون سے آیا ہے کہ بقاعدہ مسلمانان باایمان جھنڈا محمدی
کھڑا کرے اور فرنگیونکو بیخ و بن سے نیست و نابود کرے لیکن بیگم صاحبہ کے بروقت اطلاع کرنے
افسران کنٹنجنٹ سے اور اُنکے بسلامت روانہ ہونے سے ظاہر ہے کہ اُنکی شرکت ساتھ مفسدین کے [illegible]
اپنی سواریاں ہمنے یہان ہی چھوڑدین اور اُسی شب روانہ بہ سمت مقام املاہ ہوے اور تین کوس کا
چکر کھایا تا کہ مقام بیراتبا سے بچے ہوے چلیں کیونکہ یہ شہر برلب دریاے پاربتی علاقہ سیندھیہ میں تھا
اور اس مقام مین سوار و پیادہ مفسدین بکثرت موجود تھے اب ہمارا ارادہ یہ تھا کہ مقام مورپا مین
کچھ مکث کرین اور آرام لین مگر جب ہمنے یہ سنا کہ یہ مقام قریب دو میل کے فاصلے پر سہور سے ہے ہمنے
اُسکو بھی دبنے پر چھوڑدیا اور آگے روانہ ہوکر مقام سولیا مین جو ایک چھوٹا سا گانؤن تھا قریب چار گھنٹے کے
آرام لیا مگر چونکہ یہان رسد وغیرہ بہم نہ پہونچ سکی اسواسطے یہان سے بھی روانہ ہوکر مقام ایچاور کو جو بڑا شہر
پانچ کوس کے فاصلے پر واقع تھا چلے اور اس شہر مین قریب نو بجت ۵ گھنٹہ شب بتاریخ ۱۱ - وارد ہوے
ایچاور ایک شہر ہے اور اسکے گرد فصیل تعمیر کی ہوئی ہے اور جب ہم اس شہر مین پہونچے تو دروازہ شہر
بند تھا مگر کچھ عرصے کے بعد ہمارے واسطے دروازہ کھل گیا اور ہم شہر مین داخل ہوے اور حاکم شہر ملقب
بنام جان دیسلوا یعنی بنام جان صاحب مشہور تھا ہمکو اپنے مکان مین لے گیا اور خبرگیری خورد و نوش
ہماری اور رہائی ہماری سواریونکی بخوبی کی اور سب طرح بادب و تعظیم تمام پیش آیا اُسکی خاطرداری کی
ہمنے نہایت قدر کی کیونکہ تمام اس سفر مین سواے الفاظ زشت زبون سماعت مین نہین آئے تھے اور سب

یہ کہتے تھے کہ ان نالائق فرنگیون کا اب راج جاتا رہا ایسی مصیبت کے بعد جو یہ راحت نصیب
ہوئی تو اسکی بڑی قدر تھی اور ہر ایک صاحب بدعاے خیر کا مدار وحاکم ایجاد رکو یاد رکھیگا یہ جان ڈی
سلوا یا جان صاحب جس نام سے وہ یہان مشہور تھا از ملک پرتگال تھا مذہب عیسائی اسنے اختیار
کیا تھا اور لباس مسلمانی پہنا کرتا تھا از بس بے تکلف تھا اور راہبیت اور یہ سے بھی کچھ واقفیت
رکھتا تھا اس سبب سے اسکو ساکنین ہمہ دان جانتے تھے اور اسکا نہایت پاس اور لحاظ
کرتے تھے اسنے ہمکو اپنا صندوق ادویہ دکھایا اور اسکے پاس اکثر ادویہ انگریزی و ہندوستانی
موجود تھی اور اسکے باعث ہزار ہا آدمیون کے علاج بھی کرتا تھا۔

اکثر معمر فرانسیس یورپ والے بھی یہان رہتے ہین یہ لوگ بھی فرانس سے ہنگام سرکشی
فرانس چلے آئے تھے انمین سے اکثر تو ملازم سرکار انگلشیہ ہو گئے تھے اور اب پنشن
پاتے ہین اور ہر ایک نے نام اپنا مسلمانی رکھ لیا ہے ایک خیرخواہ آدمی نکولس ریلی نامے
نہایت ہوشیار ہمارے پاس آیا یہ اپنے تئین ساکنین آیرلینڈ بتلاتا ہے آیرلینڈ ایک جزیرہ
متعلق انگلستان کے ہے بلکہ یہ اور جزیرہ انگلینڈ دونون ملکر بنام جزائر انگلستان مشہور ہین
یہ بھی لباس ہندوستانی پہنتا ہے اور زبان انگریزی خوب بولتا ہے اسکے سبب سے
ہمکو بہت حال اس ملک کا معلوم ہوا اسکی پیدایش کا مقام کانپور ہے اور یہ ملازم
بیگم دولھن صاحبہ کا ہے جسکی جاگیر مین شہر ایجاد شامل ہے اس بیگم کا اصلی نام
الیزبتھ ہے اور یہ بھی عیسائی تھی مگر حکیم شہزاد مسیح سے اسکی شادی ہو گئی تھی اور
یہ دونون یعنی بیگم صاحبہ مع اپنے شوہر کے حسب الطلب سکندر بیگم کے بھوپال
گئے ہین یہان موجود نہین ہین۔

اس مقام مین ہمنے مفصل حال مفسدہ اندور کا سنا اور جو قتل وہان ہوا تھا وہ بھی مشروحاً
دریافت ہوا اس مفسدے کا حال قبل ازین مشہور ہو گیا ہے حاجت تحریر کی نہین بوقت سہ پہر
یہان ہماری ملاقات کمال الدین کا مدار مقامات لار کائی اور بیلی نو درسے ہوئی اسنے بہت
خاطرداری کی اور کہا کہ اسکے علاقے مین ہمکو سب طرح سے امنیت حاصل ہوگی اور خاص
لار کوئی مین جہان ہمکو دوپہر سے روز جاتا تھا سب طرح کی آرایش اور خاطرداری ہوگی برو

بروز دوم تاریخ ۲۱ – کو ہم بمقام لارکے ہو پہنچے یہ منزل بہت بڑی تھی اور راستے مین تکلیف بہت ہوئی کیونکہ کئی میل تک اس منزل مین بڑے کٹھن کا جنگل طے کرنا پڑا یہان پہونچکر ہمکو ازحد استعجاب ہوا جب ہمنے دیکھا کہ کوئی خبر بھی نہین لیتا گو کمال الدین اسقدر اطمینان کرآیا تھا بہرحال ہمنے یہ تصور کیا کہ اب خطرۂ جان نہین رہا ہے اور اس خیال سے ہم ایک بقال کے مکان کے برآمدے مین بیٹھے تھے کہ ایک شخص کندن سنگھ نامے آیا اور بچشم خشم آگین اور آواز مہیب بولا کہ مین جاسوس ملازم مہاراجہ ہولکر اور سندھیہ ہون اور مجھے حکم یہ ہے کہ کوئی فرنگی اس ضلع مین سے زندہ نہ چلا جاوے یہ کہکر خوب دھمکایا اور کہنے لگا کہ وہ پہاڑ جو سامنے نمودار ہے اور قریب پانچ کوس کے فاصلے پر اس مقام سے واقع ہے وہان پانچ سو سوار مفسد موجود ہین اور میرے زیر حکم ہین مگر چونکہ میرا اخلاص صاحب لوگ سے ہے اسواسطے تمھاری زندگی کی کچھ فکر کرونگا اور ادھر ادھر کی باتین کرکے یہ لطائف الحیل بیان کیا کہ کرنیل ڈیورنڈ صاحب بہادر ریذیڈنٹ اندور تین روز ہوئے کہ ادھر سے گئے ہین اور انھون نے ہماری خدمتگزاری کے عوض پانچ سو روپیہ دیا اور کئی بندوقین اور تلوارین ہمکو دین ۔

یہ سب اسکی باتین سنکر ہمکو ازحد تعجب ہوا بلکہ ہم بہت تنگ اور ضیق مین ہوئے کہ کمال الدین نے کیا اقرار کیا تھا اور یہان کیا وقوع مین آتا ہے القصہ ہمنے یہ ارادہ مصمم کیا کہ شب یہان بسر کرکے صبح آگے کو روانہ ہون خیر جو کچھ ہوگا سو سمجھ لینگے آخرکار ہم سب بہ شب تاریخ ۲۱ روانہ ہوئے دل مین فکر و تردد تھا اور خیال مین یاس ونا امیدی ہماری دانست مین ہماری زندگی کندن سنگھ مذکور کے ہاتھ مین تھی اور اسکی حفاظت کا ذریعہ یعنے روپیہ ہمارے پاس موجود نہ تھا اور چونکہ روپیہ بھی نہ تھا اور اسکا قول سن ہی چکے تھے پس اس حالت مین ہتھیار بھی جیسے وہ کہ گیا تھا اسکو دینے مناسب بلکہ غیر ممکن نہ تھے مجھے اب افسوس اس امر کا آیا کہ وہ حرامزادہ جو چند ساعت تنہا ہمارے پاس آکے ہم کلام ہوا تھا اور اسقدر کلمات بیہودہ اُسنے کہنے تھے اسیوقت مین نے اسکو کیون نہ مار ڈالا کہ اب خوف اسکی جانستانی کا باقی نہ رہتا اور اُسوقت اسکا قتل کرنا کچھ مشکل نہ تھا مگر اب کیا ہو سکتا تھا ہم آگے کو قدم زن تھے اور ہمنے دیکھا کہ کندن سنگھ ہمکو راہ اپنے سوارونکی طرف گیا چند ساعت کے بعد ہمکو دریافت ہوا کہ یہ کندن سنگھ برادر رسوم دلیپ سنگھ و زینت سنگھ جاگیردار ان

ضلع ہذا کا سنے اور اُن سب کی یہ صلاح قرار پائی ہے کہ جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ سب چھین لین ا
حال حکے سُننے سے کچھ فکر ہماری کم ہوئی اور افضال الٰہی پر نظر کرکے جسنے اب تک ایسی ایسی آفات سے
محفوظ رکھا تھا بیشتر بجانب موضع گورارائیا قدم زن ہوے ۔

قریب آٹھ بجے شب کے ہم بمقام موضع گورارائیا وارد ہوے اور دیکھا کہ یہ مقام ویران سا ہو رہا ہے
باشندے وہان کے بھاگ گئے ہین ایک بنیا وہان موجود تھا اور باقی سب معلوم ہوا کہ رسد وغیرہ
لیکر سواران ہولکر مین گئے ہین اور یہ سوار اُس گھاٹ پر موجود ہین جس گھاٹ سے عبور کرکے بمقام
ہوشنگ آباد پہونچے جو باشندے وہان موجود تھے وہ سب بتعظیم وتکریم پیش آئے اور اُنکے اوضاع
واطوار سے معلوم نہین ہوتا تھا کہ یہ خبر غلط مشہور کرتے کیونکہ اُنکو اُس سے کیا فائدہ تھا اسی نظر
سے ہمنے خبر مذکور کو غلط نہ سمجھا اور ہر ایک سے مستفسر رہے غرضکہ جس سے سُنا کچھ نہ کچھ اختلاف
خبر مذکور مین پایا گیا اس سبب سے ہمکو چندان اعتبار اُسکا نہ رہا اور بتاریخ ۱۵- وقت صبح ہم
یہان سے روانہ ہوکر قریب نواخت دو گھنٹہ بعد دوپہر کے بے مزاحمت وارد بودھانی گھاٹ
ہوے اور راستے مین کسیطرح کا اندیشہ نہوا یہان سے ہمکو وہ زمین نظر پڑی جسمین امید زیست
کی تھی اور جسکے واسطے اسقدر کوشش وتردد ہم کرتے آتے تھے ہماری شکرگزاری اُس رحیم وکریم کی
بیحد وبیقیاس تھی جسنے ہماری نگہبانی اور حفاظت بارہ دن ایسی تکالیف اور شدائد مین کی کہ
جسمین ہر روز موت کا سامنا تھا اور ہر لحظہ احوال دگرگون ہوتا تھا اور جسنے ایسی راہ ہاے سخت
و دشوار گزار مین ہماری رہبری کرکے ہمکو مقام محفوظ ومنزل مقصود کو پہونچایا تھا ۔

القصہ بوقت نواخت تین گھنٹے بعد دوپہر کے ہمنے عبور دریاے نربدا کیا اور اُس کنارے پر میجر
گارڈ صاحب نے جو سہور سے آگئے تھے اور کپتان ڈوڈ صاحب کمشنر نے بطیب خاطر و
خوش دلی ہم سے ملاقات کی اور جو جو مہربانیان کین اُنکے سب صاحبون نے خصوصاً کرنیل ہالین
صاحب اور دیگر افسران ۲۸ رجمنٹ مندراس مقیم مقام مذکور نے ہمپر کین اُنکا بیان نہین ہوسکتا
اور اسقدر نہین کہ اُنپر کسی عنوان زیادتی کا تصور بھی نہین ہوسکے اس مقام مین اور بہت سے
مفرورین اندور وسہور رشتن ہم لوگون کے وارد ہوے تھے اس سبب سے کوئی مکان خالی
نہ تھا مگر تاہم جیسے مندراس والے مہمان نواز مشہور ہین ویسا ہی انھون نے کیا

اور ایک گھنٹے میں ہمارے واسطے سب سامان مہیا کر دیا اور کسی طرح کی تکلیف اب باقی نہ رہی
زیادہ تر خوشی ہمکو ایک اور بات سے ہوئی کہ ایک میم صاحبہ جو ہمارے ساتھ میں تھیں اُسکی گود میں ایک
بچہ بارہ دن کا تھا اور اُسکا شوہر گم تھا بلکہ ہم سب کو یقین ہو گیا تھا کہ وہ قتل ہو گیا ہوگا مگر ان میم صاحبہ
نے بڑی ہمت و جرأت کر کے مع اپنے بچے کے ان سب تکالیف کو گوارا کیا اور اب اُسکا
نتیجہ یہ ملا کہ اُسکا شوہر یہاں زندہ اُسکو ملا اس صاحب کا نام کپتان ہارلسن صاحب ہے اور یہ صاحب
کمانیر ثانی رسالہ دوم گوالیار کنٹنجنٹ کے تھے اور ان صاحب کے درپے بھی بابا اپنے اور اُسکے
سوار جو ہمارے تعاقب میں بھی آئے تھے کئی روز رہے تھے اور یہ صاحب بھی بہ افضال الٰہی
اُنکے ہاتھ نہ آکر جان بہ سلامت اس مقام میں پہونچے تھے۔

بلند شہر

خبر مفسدہ میرٹھ کی جسنے اول مقام بلند شہر میں پہونچائی تھی وہ ایک صاحب افسر تھا جو میرٹھ
جاتا تھا اور اثناے راہ میں مابین ہاپڑ اور میرٹھ کے اُسکو مفسدین نے لوٹ لیا تھا ناچار وہ وہاں
سے آگے نہ گیا اور واپس بلند شہر کو آیا کیونکہ اُسکو خبر ملی تھی کہ بباعث بلوۂ میرٹھ کے آگے
جانا بہتر و مناسب نہیں ہے چند روز میں کئی مسافر صاحب لوگ جو بجانب غرب جانے والے
تھے یہاں آکر مقیم ہوئے یہ سب مسافر قریب بیس صاحب لوگون کے جمع ہو گئے تھے اور جو
خبر بلوۂ میرٹھ کی اور نیز یہ کہ بلوائیونکو کچھ سزا نہ ملی اور نہ کچھ تدارک اُنکا ہوا تمام میں مشہور ہو گئی
اسنے دیگر مفسدان ضلع بلند شہر کے دلون میں حوصلہ مفسدہ پردازی کا پیدا کیا بسبب صاحب
مجسٹریٹ اور کلکٹر کے پاس سواے ایک کمپنی ۹ رجمنٹ ہندوستانی اور کچھ سواران رخصتی
اور اسقدر فوج کے جسقدر وہ نو بھرتی کر سکے اور کچھ سپاہ نہ تھی پس اسقدر آدمیونسے صرف
شہر کا بندوبست کرنا مشکل تھا چہ جاے آنکہ کل ضلع کا بندوبست کرتے اسواسطے تمام
تمام ضلع گوجرون کے اختیار میں ہو گیا مگر تاہم ایک یا دو مرتبہ صاحب موصوف نے جرأت
کرکے گوجرون کو سزا دی اور کچھ گوجر گرفتار کر کے جیلخانے میں قید کیے اور اسی طرح کچھ
بندوبست تا تاریخ ۲۱-ماہ مئی رکھا مگر جب خبر بلوہ پردازی ۹ رجمنٹ کی جنھون نے بمقام
علیگڈھ فساد برپا کیا تھا اس شہر میں پہونچی تو تمام میم صاحبونکو ہمراہی اُن صاحب

لوگون کے جو یہان اگر مقیم ہو گئے تھے اور کچھ سوارون کے بمقام میرٹھ روانہ کیا مگر سب حکام یہان رہے اور ٹرنبل صاحب بھی جسکی بدلی بسیٹ صاحب سے چند روز پیشتر کی تھی اس مقام مین تھے۔

اب یہ بات مشہور ہوئی کہ مفسدین پانچ بجے شام کے بلند شہر پر حملہ آور ہونگے یہ خبر سُنکر کچھ عرصہ قبل وقت معہودہ کے حکام نے خزانہ بند کرنا شروع کیا اور اُنکو یہ خیال تھا کہ ۹ رجمنٹ ہندوستانی کا گارد آکر اُسکو میرٹھ لیجا دیگا مگر یہ خزانہ بند ہی کر رہے تھے کہ ایک گروہ کثیر گوجرونکا شہر مین گھس آیا غرضکہ فوراً اُنکا مقابلہ کیا اور کئی گوجر مارے گئے گوجرون سے اور تو کچھ ہو نہ سکا مگر اُنھون نے جیلخانہ توڑ دیا اب ایک گارد ۹ رجمنٹ کا خزانے پر قائم تھا بعد از نکال گوجرونکے حکام نے چاہا کہ ایسے گارد ۹ رجمنٹ کو ترغیب دیکر ہمراہ خزانے کے بمقام میرٹھ روانہ کرین اور وہ بھی جانے پر راضی ہوے مگر بجاے میرٹھ جانے کے اُنھون نے راستہ دہلی کا لیا اور چلتے ہوے سب حکام وغیرہ عیسائیون سے کہ گئے کہ تم سب میرٹھ چلے جاؤ اور حکام نہین جاتے تھے مگر مجبوری گئے اور وہان سے کچھ سوار زیر حکم کپتان ٹرٹ صاحب کے لیکر ایک یا دو روز بعد پھر بلند شہر مین آئے اور دیکھا کہ سپاہ گورکھہ وہان موجود ہے اور قریب دو سو سوار رسالہ رامپور کے بھی ہین ان سوارون نے دو یا تین روز بعد فساد برپا کیا مگر سواے فرار کے اور کچھ اُنسے نہو سکا بھاگتے بھاگتے اُنھون نے مکانات جلا دیے اور سرکاری اور رعایا کے مکانات کو لوٹ لیا تاریخ ۳۰ مئی سپاہ گورکھہ واسطے شامل ہونے ساتھ کپتان سیسالار بہادر کے یہان سے روانہ ہوئی اور دوسرے روز گوجرون نے سکندر آباد کو حملہ کرکے خوب لوٹا اور چونکہ وہ جانتے تھے کہ سپاہ سرکار موجود نہین ہے کہ اُنکی سزادہی کو پہونچیگی اس خیال سے اُنھون نے اس شہر سکندر آباد کو بطمانیت تمام غارت کیا سکندر آباد ایک بڑا شہر نو میل کے فاصلے پر واقع ہے اور ہزار ہا لوگ اسمین آباد ہین تاریخ ۱ جون اس مضمون کی خبر پہونچی کہ سواران مفسد خورجے مین آگئے ہین اس خبر کے سنتے ہی ایسا ہراس سپاہ موجودہ مین پیدا ہوا کہ اکثر اُنمین کے بھاگ گئے اور قریب تیس آدمی حکام کے پاس رہے اور اُنپر بھی چندان اعتبار نہ تھا کہ بروقت حملہ مفسدان یہ بھی قائم رہین پس یہ مناسب متصور ہوا کہ مقام گلاؤٹی مین جو بارہ میل بجانب شمال بلند شہر کے واقع ہے چلے جاوین اور ایسا ہی کیا مگر دوسرے روز پھر بلند شہر

تو شہر مذکور کو قبضہ ملازمین ولی داد خان جو رشتہ دار شاہ دہلی کا ہے پایا۔

جب یہ لوگ قریب شہر کے پہونچے تو دیکھا کہ مفسد بصف جنگ مع تین توپون کے آراستہ ہین مگر صاحب لوگون جنمین کپتان ٹروٹ صاحب اور سیبٹ صاحب اور رلاٹل صاحب اور کلیفورڈ صاحب اور اندرسن صاحب تھے اور بہمہ وجوہ ۱۲ اسوار اُسکے ہمراہ تھے چاہا کہ دشمن پر باین جمعیت قلیل حملہ آور ہون اور اسی خیال سے آگے بڑھے اور دشمن پر حملہ کیا مگر دشمنون نے گراب مارا اُس سے تین سوار اڑ گئے مگر کسی صاحب لوگ کو آسیب نہ پہونچا ناچار سب صاحب واپس میرٹھ کو چلے آئے اور شہر بلند شہر کو قبضہ ولی داد خان مذکور مین چھوڑ دیا۔

سرسا

بتاریخ ۲۹۔ ماہ مئی خبر اس مضمون کی آئی کہ چار ہزار بدمعاش متصل فتح آباد کے جمع ہوئے ہین اور انکا ارادہ یہ ہے کہ اس شہر کو تاخت و تاراج کرین کپتان روبرٹسن صاحب نے جب یہ خبر سنی تو ارادہ کیا کہ کچھ سپاہ واسطے حفاظت شہر مذکور کے روانہ کرنی چاہیے اور اسی خیال سے ایک کمپنی ہریانہ پلٹن کی اور پچاس سوار چہارم رسالے کے بسرکردگی لفٹنٹ ایلارڈ صاحب کے روانہ کیے گئے یہ سپاہ بعد ایک گھنٹہ بعد نصف شب بتاریخ ۳۰۔ روانہ ہوئی اور اسی تاریخ دو شتر سوار حصار سے بوقت ۵ بجے صبح کے آئے اُنکے پاس دو چٹھیان تھین ایک تو صوبہ دار پلٹن ہریانہ کی طرف سے اور دوسری رسالہ دار رسالے کی طرف سے بھی اور غالب کہ اُنمین قتل انگریزان جو بمقام ہانسی و حصار سپاہ نے اور سواران جھجھر نے کیا تھا لکھا ہوگا اور یہ بھی لکھا ہوگا کہ تم بھی یعنی سپاہ موجودہ مقام سرسا بھی ویسا ہی کرو فوراً بعد اسکے ایک قاصد حصار سے آیا اور اُسنے ایک چٹھی فتح چند خزانچی کو دی اُسمین بھی حال قتل کا جو مفسدون نے صداقت کیا تھا درج تھا اس خبر کے سنتے ہی سب میم صاحبونکو روانہ مقام ساہو والہ کیا اور صاحب لوگ سب یہان موجود رہے قریب ساڑھے نو بجے دن کے جب یہ معلوم ہوا کہ سپاہ بیدل نے خزانے پر قبضہ کر لیا اور کچھ سوار واسطے حملہ کرنے اوپر شہر کے طیار ہوتے ہین ہر چند اتنک یہ یقین تھا کہ اکثر اُنمین کے مع افسران ہندوستانی خیرخواہ سرکار ہین اور جب یہ دریافت ہوا کہ جو جو راسیان زیر دست حسب الحکم صاحب کلکٹر مجسٹریٹ یہان آکر واسطے حفاظت شہر کے بکثرت جمع ہوئے تھے وہ دروازہ کھولنے مین انکار

کرتے ہیں تو سب نے یہ صلاح کی یہاں سے جلد جانا مناسب ہے اور مقام ساہو والہ میں جا کر اپنے عیال و اطفال سے ملنا بہتر اور انسب ہے تھوڑے عرصے بعد وارد ہونے ان سب صاحبوں کے بمقام ساہو والہ میں خبر پہونچی کہ چپراسیان رجمنٹ نے شہر سرسا کو لوٹ لیا اور سوار بتلاش صاحبان چہار طرف سرسا کے منتشر ہو گئے ہیں اور قیدی سب آزاد کیے گئے اور پلٹن پولس شامل غارت گرون کے ہو گئی۔

ایک صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ صاحبان مفصلہ الذیل فوراً ساہو والے سے روانہ ہو کر بمقام دھودال جو علاقہ پٹیالہ مین واقع ہے چلے گئے دونلڈ صاحب اسسٹنٹ ثانی صاحب سپرنٹنڈنٹ مع میم صاحبہ اور ایک بچہ خرد سال اور تین دختر دونلڈ صاحب اور ہلیارڈ صاحب کی میم مع دو بچونکے اور ایک بچہ خرد ایک ہفتے کی عمر کا اور روٹسلی صاحب کلکٹر رجمنٹ مع میم صاحبہ کے اور پیڈن صاحب اسسٹنٹ پٹرول مع میم صاحبہ اور دو دخترون کے اور ڈاکٹر ٹیس صاحب مع میم صاحبہ اور ایک بچے کے اور مو صاحب جونیر اسسٹنٹ اور سپرنٹنڈنٹ۔

ہم سب بغیر مزاحمت کے روان تھے کہ موضع گودھا معروف بہ برنوالہ ایک گاڑی جسمین پیڈن صاحب وغیرہ تھے اور جو پیچھے رہ گئے تھے لٹ گئے بعد ازان بموضع بہڑایچ جہان ہم قریب دو بجے بعد دوپہر کے پہونچے تھے دیہاتی ہمارے تعاقب مین آئے اور شور و غل مچاتے ہوئے چلے آتے تھے کہ ہمنے دو تین بندوقین جو سرکین تو قریب دو میل تعاقب کرکے واپس چلے گئے بتاریخ ۱۲۔ قریب تین بجے صبح کے ہم موضع اوری مین پہونچے اس مقام مین اہالیان پولس اور نمبردار نے اقرار ہماری اعانت اور حفاظت کا کیا مگر جسقدر دن آتا جاتا تھا انکی نیت برگشتہ ہوتی جاتی تھی اور آخر کار قریب نواخت تین گھنٹہ بعد دوپہر کے ظاہرا حملہ آوری پر مستعد اور آمادہ ہوئے ساڑھے چار بجے ان سب بدمعاشون نے ہمکو گھیر لیا اور ارادہ حرکات خصومت آمیز کا شروع کیا مگر تنہا نمبردار دیہ نے جسکا نام بھجو سنگہ تھا چار یا پانچ سپاہیان خیرخواہ و نمک حلال سے سب کو دور رکھا کسی کو ہمارے پاس تک نہ آنے دیا اور اُسی کی ہوشیاری اور دلاوری اور چالاکی اور ہوشیاریت باعث ہماری زندگی کی ہوئی۔

بتاریخ دوم ماہ جون وقت نواخت دو گھنٹہ بعد دوپہر سوار مہاراجہ پٹیالہ نے بھیجے اور

اور انکی حفاظت مین ہم موضع دودھال مین پہونچے اور بمقام سناور لفرری صاحب بیتر ذیل مقام دھودہ ہمسے ملے تھے وس روز مین بمقام پٹیالہ پہونچے اور مہاراجہ نے ہمکو جگہ باغ بارہ دری مین دی اور مہاراجہ صاحب بہت تواضع وتکریم سے پیش آئے کھانے اور میوہ جات بکثرت ہمارے پاس بھیجے ہم پندرہ روز تک انکے مہمان رہے مین ایک روز کے واسطے انبالے گیا تھا بعد ازان سب میم صاحبانکو بلوہ کسولی روانہ کر کے ہم پھر تاریخ ۲۰ - جون وقت صبح وارد سرسا ہوے -

گوپی گنج

تاریخ یکم جولائی وقت شام دو سوارون نے اکر صاحب مجسٹریٹ کو اطلاع دی کہ اٹھارہ سپاہی ۴۷ رجمٹ کے مسلح بدین خیال راستہ چھوڑکر چلے جاتے ہین کہ جوگارد ۴۷ رجمٹ شاہی کا راستہ پر تعینات ہے اُس سے بچکر نکل جاوین یہ سُنکر صاحب مجسٹریٹ مع لفٹنٹ دولہوس صاحب اور پنشن سپاہیان گورہ کے روانہ ہوکر جسوقت وہ ایک گانون کے اندر جاتے اُسی وقت انکو بالیا اور صاحب مجسٹریٹ نے جو اُنسے حال دریافت کیا تو انھون نے کہا کہ ہم ۴۷ رجمٹ مقیم مرزاپور کے سپاہی ہین اور رخصت پر جاتے ہین مگر ان سب کی بندوقین بھری ہوئی تھین اسکا سبب انھون نے کہا کہ ہمنے اپنی حفاظت کے واسطے بھر رکھی ہین صاحب مجسٹریٹ نے اُنسے ہتھیار رکھدینے کو کہا انھون نے تعمیل حکم کیا مگر ایک سپاہی نے حسب الحکم نہین رکھے تھے اور چاہتا تھا کہ سرکرے مگر فوراً گرفتار ہوا اور ہتھیار اُسکے چھین کر دو درجن بعد اسکو لگو ائے بروقت تلاشی کے اُنکے پاس چٹھیات رخصت نکلین اور صاحب مجسٹریٹ نے بعد ازین انکو حکم چلے جانے کا دیا -

تاریخ نہم . قریب پانچ بجے شام کے یہ خبر صاحب مجسٹریٹ کو پہونچی کہ کچھ آدمی مسلح ایک گانون مین جو قریب ۲ میل کے فاصلے پر واقع ہے جمع ہوتے جاتے ہین وس بجے رات کے صاحب مجسٹریٹ مع بارہ سوار اور پندرہ چوکیدارون کے گانون مذکور پر گئے اور بعد تجسس اور تلاش بسیار کے بوقت صبح دریافت ہوا کہ ساکنان دیہہ مذکور مفسدین کو پوشیدہ مد رکھتے ہین اور صاحب مجسٹریٹ کو مغالطہ دیتے ہین اسواسطے صاحب موصوف نے اُس گانون کو جلا دیا اور وہان سے جن ...

کے کارخانہ نیل مین جو متصل تھا گئے اور وہان سے سواران ہمراہی اور چند چوکیدارون کو بھیجا کہ ایک دوسرے گانون کو جو قریب اُس مقام کے تھا جا کر جلا دین اسی عرصے مین قریب پانچ یا چھ سو مفسد کے جمع ہوے اور جا کر کارخانہ نیل پر حملہ آور ہوے ایک چوکیدار نے بھاگ کر بمقام گوپی گنج خبر دی کہ مفسدون نے کارخانہ گھیر لیا اور صاحب مجسٹریٹ اندر گھس گئے یہ خبر قریب ایک بجے بعد نصف شب کے یہان پہونچی تھی اور اُسی وقت ایک گروہ سیاہ ولایتی زیر حکم لفٹنٹ دولہوس صاحب روانہ ہوے اور زود تر ین زود وارد مقام مذکور ہوے مگر دیکھا کہ کارخانہ مذکور مین آگ لگا دی تھی اور لاش صاحب مجسٹریٹ کی بیسر پڑی تھی کیونکہ مفسدین اُسکا سر کاٹ کر لے گئے تھے قریب سو گز کے فاصلے پر اُنھون نے دیکھا کہ لاش جون صاحب کی اور لاش اُنکے خسر پورہ کی جو قریب پندرہ برس کی عمر کے تھا پڑی ہے جسوقت لفٹنٹ دولہوس صاحب نے لاش صاحب مجسٹریٹ کو اسطور پر دیکھا اُنھون نے حکم دیا کہ جو سامنے آوے اُسے مار دو اور کسی کو نہ چھوڑو اب تعاقب مفسدین دو یا تین میل تک کیا گیا اور جن دو گانون مین وہ چھپے تھے وہان سے اُنکو نکال کر خوب مارا اور اُن گانون کو جلا دیا اور اکثر مفسدین اس معرکہ مین مارے گئے اور اُنکی لاشین واسطے طعمۂ زاغ و زغن و دیگر حیوانات شکاری کے میدان مین چھوڑ دی گئین۔

اب گورہ لوگ واپس کارخانہ مذکور مین آئے اور ہر چند تمازت آفتاب سے اور تعاقب جنگ مفسدین سے ماندے ہو گئے تھے مگر تاہم بخوشی تمام تینون لاشون کو گوپی گنج تک جو چھ میل یہانسے تھا لیگئے گوپی گنج سے لاش صاحب مجسٹریٹ کی مرزاپور مین لیجا کر اُنکے بھائی نے وہان دفن کی اور لاش جون صاحب اور اُنکے خسر پورہ کی مقام گوپی گنج مین بتاریخ ۵ - دفن ہوئین -

ہانسی

بر وقت قتل انگریزان بمقام دہلی یہان دو رجمنٹ موجود تھین ایک زمین کی یعنی رسالہ چہارم تو قریب ۱۵ - ماہ جون کے یہان سے کوچ کر کے شامل سپاہ ہو گیا تھا اور اُسی روز وقت شب چند انبار گیاہ مین جو احاطہ لفٹنٹ بارویل صاحب مین جمع تھے آگ لگی مگر بکوشش افسران جلدی فرو ہو گئی چند روز کے بعد یہ خبر شہر مین مشہور ہوئی کہ غارت گر نزدیک آ گئے ہین کپتان سٹافورڈ صاحب جو صرف حاکم ساتھ ہریانہ پلٹن کے اُسوقت موجود تھے ایک کمپنی کو ساتھ لیکر باہر گئے مگر کوئی

نظر نہ آیا دو یا تین روز کے بعد چالیس یا پچاس سوار بمقام بھوانی کی جانب سے آتے ہوئے نظر پڑے اور بروقت استفسار اُنھون نے بیان کیا کہ ہمکو راجہ داوری نے واسطے حفاظت شہر ہانسی کے بھیجا ہے مگر اُنکو اجازت چھاؤنی مین آنے کی نہوئی دوسرے روز دو سو سوار راجہ داوری کے بمقام نہ تک جو ما بین ہانسی اور دہلی کے واقع ہے آئے اور خزانہ سرکاری کو اور شہر کو لوٹا اور قریب و جوار کے دیہات پر بھی دست اندازی کی بعد ازان اُنکا ارادہ ہوا کہ مقامات ہانسی و حصار و سرسا بھی آکر ہی عمل کرین مگر جب اُنھون نے یہ سُنا کہ سپاہ گورہ مع دو ضرب توپ اُنکے مقابلے کو آتی ہے وہ واپس دلی کو چلے گئے۔

تاریخ ۲۹ - جون فساد شروع ہوا اور تمام میم صاحبونکو ایک مرتبہ بمقام حصار روانہ کیا۔

پہیراسیان پرمٹ و نہر اور بدمعاشان شہر نے سبز کپڑے پہنے اور ظاہر کیا کہ ہم دہلی شہید ہوتے جاتے ہین ایک گروہ کثیر انکا متوقع شہادت کا متصل آسیا یعنی پن چکی کے جمع ہوا اب ہریانہ پلٹن بھی برملا مفسد ہوگئی بیتر ول صاحب کا بنگلہ جلاکر تمام چھاؤنی کو آگ لگادی جو صاحب یہان تھے وہ بمشکل جان بہ سلامت لیگئے کیونکہ بہت دور تک مفسدون نے انکا تعاقب کیا تھا سکنر صاحب نے کل حال اپنے فرار ہونے کا اور جو جو مشکلات اور شدائد اُنکو پیش آئی تفصیل چھپوادیا ہے غرضکہ بعد کچھ عرصے کے صاحب موصوف بمقام راج گڈھ وا ہوکر راجہ بیکانیر کی محافظت مین پہونچ گئے اور وہ اور چند صاحب مقام مذکور مین بہ امن وامان زندہ رہے۔

راقم کا ارادہ تھا کہ احوال سکنر صاحب کا جو اُنھون نے خود چھپوایا ہے اس مقام پر تحریر کرے چنانچہ ایک چٹھی بہ طلب حال مذکور خدمت مین صاحب موصوف کے روانہ کی مگر آسکا جواب باصواب نہ ملا یعنی احوال مذکور دستیاب نہوا ناچار احوال ہانسی کو اتنا ہی لکھکر ختم کیا فقط۔

تیہج

بہ شب ۳ - جون بوقت نواخت گیارہ گھنٹہ شب چھاؤنی مین ایک توپ سرہوئی جسکی آواز سے سب کے کان کھڑے ہوئے اور فوراً دیکھا کہ چند بنگلے شعلہ ور ہو رہے ہین

ایک صاحب فی الحال اودے پور مین ہین حال اس کشت وخون کا اسطرح پر بیان کرتے ہین —

کہ ایک بازو فوج گوالیار کا زیر حکم میکڈونلڈ صاحب قلعے مین موجود تھا اور بازو دوسرے ثانی تحت زور صاحب کے خالی اسپتال مین مقیم تھا جب خوف بلوہ عام ہوا تو زور صاحب نے ارادہ کیا اپنے بازو کو بھی قلعے مین لیجاوین مگر سب سپاہیون نے انکار کیا بلکہ ایک شخص نے اپنی بندوق صاحب موصوف کی طرف چھتیا کے سر کی مگر صاحب کی خوش نصیبی سے نشانے نے خطا کی تھوڑے عرصے کے بعد میکڈونلڈ صاحب آئے اور بازو چپ کو قلعے مین لیگئے اب سپاہ نے جبر اور قہر اکچھ اسباب محافظت کے جمع کرنے مین کوشش کی مگر یہ بھی کہا کہ اگر توپ ہمارے سامنے آویگی تو ہمکو خواہ انکی اطاعت کرنی ہوگی بعد تھوڑے عرصے کے ایک سوار نے آکر کہا کہ طیار ہو اور آکر ہمارے ساتھ شامل ہو آخر کار سپاہ نے میکڈونلڈ صاحب اور زور صاحب سے کہا کہ اب تم بھاگ جاؤ ورنہ تمھاری جان پر آسیب آویگا اور یہ سوار آپکو زندہ نہ چھوڑینگے یہ حال سنکر میکڈونلڈ صاحب اور زور صاحب اور ایجٹن صاحب جنکا نام معلوم نہین اور ڈرن فورٹ صاحب بھاگ کر بجانب مقام ڈار روانہ ہوے اور اثناے راہ مین افسران رسالہ مثل کوٹس صاحب اور دیگر صاحبان سے جو قریب پندرہ صاحب لوگونکے اور پانچ میم صاحبونکے تھے ملاقات ہوئی سواران رسالہ از حد مفسدہ پردازی پر آمادہ تھے اور جو صاحب لوگ انکے سامنے آیا اسکو انھون نے ہلاک کیا مفسدین نے شیخ ارادت علی صوبہ دار رسالہ کو برگیڈیر مقام نیمچ کا مقرر کیا اور برگیڈیر مذکور نے حکم از جانب شاہ دہلی اجرا کرنا شروع کیا اور خزانہ نیمچ کا درمیان سپاہ کے تقسیم کیا ہر ایک امر نمود اور شان سے ہوتا تھا ایک خیمہ کلان نصب کیا اور اسکے روبرو جھنڈا قائم کرکے واسطے رہنے برگیڈیر مذکور کے مقرر ہوا اور اسنے صوبہ دارون اور جمعدارونکو کرنیل اور میجر مقرر کیا ایک صوبہ دار شیخ قاسم نامے رجمنٹ ہفتم گوالیار پر حکمرانی کرتا تھا لائڈ صاحب کے پاس ایک رپورٹ اس مضمون کی آئی کہ ارادہ گوالیار والونکا یہ ہے کہ مقام نیمچ مین ایک نیا راج قائم ہو اور ایک مختار گوالیار مفسدین کے ساتھ سازش بہم رکھتا ہے میکڈونلڈ صاحب نے یہ چاہا تھا کہ اپنے تمغے وغیرہ ساتھ لیجاوین مگر مفسدین نے انکے ہاتھ مین سے چھین لیے

ایبٹ صاحب نے تباریخ دوم وقت سہ پہر ارادہ فہمایش کرنے سوارون کا کیا اور کہا کہ جو انھون نے
عہد وفاداری کا کیا ہے تو انکو لازم ہے کہ اُسکو وفا کرین مگر انھون نے متفق اللفظ یہ جواب کہا کہ تمنے
کیون سرکار نا ہموار اور شاہ اودھ سے عہد شکنی کی اور اب تم ہمارے مذہب مین کیون خلل انداز ہوا چاہتے ہو گو یہ نہوگا
اب زیادہ تحریر کی گنجایش نہین نہ تو مجھے زیادہ فرصت ہے اور نہ دل چاہتا ہے کہ مفصل حال کشت و خون بنگالہ
بیان کیجیے پس اسقدر کافی ہے کہ جہان جہان قتل ہوا ہے اُس سب سے نیمچ مین زیادہ تر بیرحمی ظہور مین
آئی اور وہ چیزین اور مکانات جو آتش زدگی سے محفوظ رہے تھے انکو مفسدین نے کلھاڑون سے توڑ کر خراب
خستہ کیا غریب پیشتونجی سوداگر کو مفسدین نے توپ سے باندھکر اڑا دیا اور مشہور ہے کہ انھون نے چند میم
صاحبونکو بھی اسیطرح اڑا دیا تھا اب مفسدین بجانب دہلی روانہ ہو گئے اور شوور صاحب بروقت
یہان نہ پہونچے مفسدین کے روانہ ہونے کے بعد آئے —

ایک سپاہی بنام قادر بخش جو تاریخ دہم جون بمقام خیرداڑہ گرفتار ہوا تھا اُسکے اظہار مین اکثر باتین
ایسی ہین جو کاتب مذکورہ بالا سے رہ گئی ہین اسواسطے اُسکا بیان بھی ذیل مین درج کیا جاتا ہے —

مین اوپر بنگلہ کرنیل لارنس صاحب کے بیچ گارد راجا حوالدار کے جسمین آٹھ جوان تھے تعینات تھا
ایک روز یہ خبر وحشت انگیز مشہور ہوئی کہ گورے آتے ہین اُسکے سننے سے تمام رجمنٹ طیار ہو کر میدان
مین آئی اور دیوار ہائے قلعہ پر سپاہی متعین ہوے آخر کار یہ خبر غلط نکلی اور رفتہ مین صاحب لوگون اور سپاہیونکے
عہد و پیمان ہوے تاریخ سوم قریب نواخت گیارہ گھنٹے شب کے آواز بنادیق از طرف توپخانہ
گوش زد ہوئی اور دوسرے روز جو مین نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ سوارون نے تمام مقام گھیر لیا
تھا اور سپاہ پیدل بھی طیار ہو کر میدان مین آئی تھی اس عرصے مین آواز بنادیق بنگلہ برگیڈیر صاحب کی جانب
سے سننے مین آئی اور فوراً اُس بنگلے مین سے شعلہ آتش نکلتے ہوے نمودار ہوے مفسدین گروہ
باندھکر پھرتے تھے اور جہان تہان بنگلونمین آگ لگاتے تھے بوقت نواخت چار گھنٹہ صبح ایک نایک
اُدھر چار سپاہی وردی سوائے پتلون نکے پہنے ہوے کرنیل لارنس صاحب کے بنگلے پر آئے انکو دیکھکر
ہمارا گارد طیار ہوا اور ہمنے بندوقین بھر کر اُنسے کہا اگر تم نزدیک آؤ گے تو ہم مارینگے یہ سنکر نایک
نے کہا کہ تم ایک دن یا دو دن ہمنے کہا ایک دن کیونکہ ہمکو الہی بخش جمعدار چپراسیان نے سمجھا رکھا
تھا کہ تم سے جو یہ سوال کرین تو اُسکا ایسا جواب دینا ورنہ تمکو مار ڈالینگے جب ہمنے انکو جواب ایک دن کا دیا

تو ایک اور چار ون سپاہی لشکر چلے گئے وقت نواخت سات بجے کے چار سوار آئے اور شمشیر ہائے برہنہ ہاتھون مین لیے ہوے ہمارے سامنے آ کھڑے ہوے ہمنے انکو بھی دھمکایا جیسے ہمنے پہلے سپاہیون دھمکایا تھا کہ آگے آؤ گے تو ہم بندوق مارینگے اسپر انھون نے بھی وہی سوال کیا کہ تم ایک دن یا دو دن ہمنے جواب دیا ایک دین یہ سنکر انھون نے کہا پھر مقابلہ کرنے کی کیا ضرورت ہے ہتھیار دھر دو اور وردی اُتار کر ہمارے ساتھ چلو ہمنے ہتھیار رکھنے سے انکار کیا بعد ازین دو دو سوار ہمارے دونون طرف ہو کر ہمکو لے چلے اب سپاہ قلعہ کی روبرو پھرتی تھی اور پیادہ سپاہ ہمراہ توپخانہ کے مقابلے مین تھی سواران مذکور ہمکو جرنیل صوبہ دار بہادر کے پاس لے گئے یہ شخص پشت قد بہت لحیم وشحیم سفید بروت کرکے وردی سپاہ بیدل کی پہنے ہوے بیٹھا تھا سپاہ مفسد نے خزانہ نکالا تھا اور دو ماہہ ہر ایک شخص کو دیتے جاتے تھے جرنیل صوبہ دار نے ہمسے کہا کہ اگر تم فوج کے ساتھ کوچ کرو گے تو کل کے روز تمکو بھی دو ماہہ ملجاویگا اور جو ہمراہی سے انکار کرو گے تو تمھارے ہتھیار چھین کر تمکو اسی جگہ مار ڈالینگے ہمنے بناچاری اقرار ہمراہی کا کیا اور روانہ ہوے قلعے سے پہلے ہمکو چھاؤنی مین لے گئے یہان وہ سب مال مغروقہ جمع کرتے تھے اور یہان سے گاڑی اور بگھی مین بار کرکے لیجاتے تھے قریب نواخت دو گھنٹہ روز یہان سے روانہ بجانب مقام نیماگڈھ ہوے اور بدانتظامی سوائے اسکے اور کچھ نہ تھی کہ پیش فوج اور پس فوج اور سوار وغیرہ مین فاصلہ بہت تھا پیادہ وسپاہ آگے تھی اُسکے بعد توپخانہ اور عقب مین سوار اس ہیئت سے وہ روانہ ہوے اور اُس شب کو مقام نوگانوان مین وارد ہوے ہمارے گارد نے تجویز فرار ہونے کی کی اور جب قریب نوگانوے کے پہونچے تو ہم ایک باولی مین اُترے گویا پانی پینے جاتے تھے سوار نے ہمسے کہا کہ چلے آؤ ہمنے جواب دیا کہ چلو آتے ہین ذرا رفع تکان کرلین اُس مقام پر ہمنے حقہ کشی شروع کی اور جبتک تاریکی شب محیط زمین ہوئی بیٹھے رہے اور بعد تاریکی کے جنگل کی راہ لی اور اب چھہ روز کے عرصے مین براہ ڈاک دو بند زبان وارد ہوئے۔

سپاہی بیان کرتے تھے کہ اکثر افسر لوگ مارے گئے مین نے خود سُنا کہ اکثر بنگلوؤن سے آواز انگ آتی تھی اور وہ شعلہ در تھے اور آتش زدگی کی گرم بازاری تھی اور سپاہیون نے مجھے یہ بھی کہا تھا کہ برگیڈیر صاحب بھی مارے گئے تھے۔

سپاہ نے ہمکو اُنکے ساتھ دہلی جانے کو کہا تھا اور یہ بیان کرتے تھے کہ وہان بادشاہ ہمکو خرچ دو روپیہ ماہوار دیگا اور یہ بھی کہتے تھے کہ ہم براہ چتور گڈھ پندرہ روز مین مقام دہلی پہونچ جاوینگے مین نے یہ بھی سُنا تھا کہ ایک یا دو میم صاحبہ بھی ماری گئین اور جس مکان مین وہ تھین اُسمین بچے بھی تھے اور مفسدین نے اُنکی ٹانگین پکڑ کر اُنکو شعلے مین ڈال کر جلا دیا تھا۔

ایک صاحب منجملہ صاحبان مفرورین اپنا حال فرار ہونے کا اسطرح پر بیان کرتے ہین کہ ہم دیگر صاحبان مفرورین نیمچ کے جو بتاریخ ۳۔ وقت شب فرار ہوئے تھے اب حفاظت رانا صاحب مین ہین اور رانا صاحب بہت خاطر داری اور مدارات سے پیش آتے ہین اور جو صاحب لوگ مقام ارنوده اور کوہابو مین ہین اُنھون نے ہمارے پاس بہت سامان پارچہ پوشیدنی و دیگر ضروریات کا جسکی ہمکو از حد ضرورت تھی بھیجا کیونکہ ہم لوگ مقام نیمچ سے صرف پارچہ جو جسم پر تھے اور جان جو تن مین تھی لیکر فرار ہوئے تھے اور ہم اپنی خوش نصیبی اسی مین تصور کرتے ہین کہ جان سلامت رہی کپتان اینلی صاحب اسسٹنٹ پولٹیکل اجنٹ میوار ہمارے محافظ ہین اور اُنکے احسانات کے ہم بہت شکر گزار ہین تمام افسران فوج بنگال جو نیمچ اور نصیر آباد مین تھے اُنکو حکم آگرے جانے کا ہے اور راجپوتانہ مین پھر فوج بمبئی حاکم ہو گا آنے والی ہے ہمارے ساتھ مین صاحبان مفصلہ ذیل ہین لفٹنٹ ڈاکٹر صاحب لفٹنٹ گورون صاحب اور ڈاکٹر کلارک صاحب متعلقہ فوج بنگال اور ڈاکٹر کوٹ صاحب اور ڈاکٹر جین صاحب اور لفٹنٹ رو صاحب لفٹنٹ دیون پورٹ صاحب اور سارجن برلی صاحب متعلقہ فوج بمبئی اور پانچ میم لوگ اور دس بچے اور مقام شکر ہے کہ ابتک سب سلامت ہین۔

خبرین دربابِ قتل سارجن میجر سیبل صاحب کی میم اور اُنکے تین بچونکی بہت مختلف ہین یہ صاحب متعلقہ توپخانہ ایسیی تھے اور میم صاحبہ نے اپنی تئین مکانین جو اُنکا اپنا تھا اور بہت پختہ بنا ہوا تھا بند کر لیا تھا اور دشمن اُنکو اُسمین سے جب کسی طرح نکال نہ سکے تو دروازونکی راہ سے بندوقین مار کر اُنکو ہلاک کیا۔

تین ہفتے بعد اس فساد کے اُن افسرونکو جو قلعے مین تھے کچھ اندیشہ پیدا ہوا اور اُنھون نے

یہ تصور کیا کہ مفسدین موانیر سے آویزہ ہونگے اسی لحاظ سے تمام میم اور بچونکو بمقام نصیرآباد جہان فوج
گورہ بکثرت موجود تھی روانہ کیا اور اُنکے ہمراہ افسران ۲ نمبر رجمنٹ گئے اور یہان قلعے مین صرف
گیارہ صاحب لوگ رہ گئے ان صاحبونکے نام جو گیارہ صاحب واسطے حفاظت قلعے کے رہ گئے
تھے ذیل مین درج کیے جاتے ہین میجر برٹن صاحب کپتان شودر صاحب کپتان لائیڈ صاحب کپتان
اے ی صاحب اور سرجی ہل صاحب اور لفٹنٹ رنیشی صاحب اور لفٹنٹ بارنس صاحب اور
لفٹنٹ ایلس صاحب اور لفٹنٹ سٹیل ٹن صاحب اور لفٹنٹ ولیمس صاحب اور ڈاکٹر مرمی صاحب۔

بتاریخ ۲۱ ماہ اگست وقت شب چند سوارون نے مفسدہ پردازی کرکے اپنے کمان افسر پر
تین گولی چلائین اور صاحب ممدوح نے سیاہ گورہ کو حکم دیا کہ اُنکو مار کر جس مکانمین وہ گھس بیٹھے
ہین انمین سے نکال دو جب گورے نزدیک آئے تو مفسد بھاگے مگر بھاگتے بھاگتے ایک گورے
کو انھون نے جان سے مار ڈالا اور دو کو زخمی کیا اور ایک افسر کو مجروح کیا بعد ازین تمام
فوج گورہ کو حکم طیاری کا ہوا بخیال اسکے کہ شاید کل سوار مفسدہ پردازی کرکے بمقابلہ فوج
پیش آوین مگر ایسا نہوا اور بعد چند روز کے فوج مؤ سے آکر اس قلعے کی تبدیلی کرادی۔

لیکن جو ولایتی لوگ مقام نیمچ مین تھے اُنکو ابھی اور بھی تکالیف اُٹھانی تھین تفصیل اسکی یہ کہ بتاریخ
۱۹ نومبر وقت شام مفسدین قریب چار ہزار سوار و پیادہ مع تین ضرب توپ مندسور کی جانب
سے اس قلعے پر عازم ہوے اور اس قلعے مین ۲۷۳ نفر لائق کارزار اور ۵۴ نفر بیمار تھے
مگر سامان خورد و نوش اور اسباب جنگ بکثرت تھا اس تاریخ کی شام سے صبح ۲۲ تک
فوج قلعگی نے جو دشمنون سے محصور ہو رہی تھی بہ دلیری و مردانگی تمام زیر حکم کپتان سمپسن صاحب
متعلقہ رسالہ دوم اپنے تئین بچایا اور جو حملہ دشمنون نے کیا اسکو روکا اور ایسی ترکیب سے جنگ
آور ہوے کہ ہر ایک حملہ مین دشمنونکا بہت نقصان جان ہوا اور بتاریخ ۲۱ وقت صبح دشمنون نے
ارادہ مصمم زینہ لگا کر قلعے مین گھس آنے کا کیا تھا مگر یہ بھی پیش رفت نہوا۔

بتاریخ ۱۱ وقت صبح فوج قلعگی نے دیکھا کہ فوج زیر حکم لفٹنٹ فار گیوہارسن صاحب متعلقہ
رسالہ دوم نے مقام باگنہ سے دشمنون پر حملہ کیا اور بہت مفسدین کو قتل کیا مگر یہ فوج نیمچ
کے قریب نہ رہ سکی کیونکہ فوج مفسدین کی بکثرت تھی اور گرداگرد جا بجا پڑی ہوئی تھی۔

بعد ازاین ہنگامے کے جب روز روشن ہوا تو معلوم ہوا کہ مفسدین ایک جھنڈا سبز جسپر نام پنجاب کا
درج تھا اور چار زینے چھوڑ گئے اور ان جھنڈے اور زینون کو نہایت دہوم دھام سے حوالدار ٹرینکا
مصر ولایا خان بلوچ سپاہی اور چند باجے والے متعلقہ رسالہ دوم جو اس کام کے واسطے عین بارش
گولہ مین دیوار کی راہ نیچے اتر کر گئے تھے قلعے مین لائے اور جب تاریخ ۲۲- وقت صبح خبر روانگی فوج
بریگیڈیر ستوارٹ صاحب کی مقام ہئو سے بجانب مندسور پہونچی اور فوج مذکور اثنائے راہ مین
اس مقام نیمچ مین آئی اسیوقت مفسدین اس مقام کو چھوڑ کر بھاگ گئے اور مقام نیمچ مفسدہ پردازون
سے خالی ہوگیا۔

ایک وقائع نگار احوال اس مقام کا اسطور پر تحریر کرتا ہے کہ جب فوج نصیرآباد نے ہنگامہ برپا کیا
تو فوج نیمچ نے بھی انکی پیروی کی یعنی اس فوج نے بھی فساد شروع کیا اسوقت یہان ۲ رجمنٹ
پیادگان بنگال اور ایک رجمنٹ سواران بنگال اور کچھ توپخانہ بنگال اور ۷ رجمنٹ گوالیار کنٹنجنٹ
موجود تھی اور قلعے مین بازوے راست ۷ رجمنٹ کا مقیم تھا اور بازوے چپ رجمنٹ مذکور کا ایک
خالی ہسپتال مین تھا تاریخ ۳۰- اور ۳۱- مئی اور یکم جون کو کچھ علامات بیقراری کے بشرہ
سپاہ سے نمودار ہوے مگر بروز دوم وہ سب ناپدید ہوے اور سپاہ نے دوبارہ قول وقسم از روے
دھرم اور ایمان کے کیا مگر یہ قول انکے بھی ایک فریب کے ساتھ تھے کیونکہ تاریخ ۳ جون توپخانے
سے ایک آواز توپ کی آئی اور پھر دوسری آئی جسکے سنتے ہی سب فوج آمادہ پر غارت ہوئی اور تمام
چھاؤنی مین منتشر ہوکر بازار کشت وخون وآتش زنی گرم کیا اور سوارون نے تمام چھاؤنی کا نرغہ
کرلیا اور جو سامنے آیا اسکو قتل کرنا شروع کیا مکانات صاحبان مین آگ لگی پیادے تو لوٹ اور آگ لگانے
مین مشغول تھے اور سوار چارون طرف بنگلون کے پھرتے تھے تاکہ جو صاحب لوگ بنگلے سے
باہر آوے اسے قتل کرین اب یہان شور محشر سے کم نہ تھا ایک جانب تو سپاہ غل مچاتی تھی اور
دوسری جانب آواز توپ وتفنگ آسمان تک پہونچتی تھی اور ادھر شور وغل ادھر کا اور گریہ وزاری
ستمدیدگان کی طبق آسمانکو توڑتی تھی اسی عرصے مین دو بازوے ۷ رجمنٹ گوالیار کا جو ہسپتال مین تھا
اسکو اندر قلعے کے اسیوقت لے گئے اور وہان انکو گولی وغیرہ سامان جنگ دیا گیا تاکہ قلعے کو
مفسدین سے بچاوین اور ایک صوبہ دار اور دو ولایتی سلجن اور پنچ چیدہ سپاہی واسطے حفاظت

دروازہ قلعہ کے تعینات ہوے چار گھنٹے یہی حال رہا اور قلعہ بند رہا مگر بعد اسکے دو آواز توپ کی باہر پھیر نہ ہوئین جسکے سنتے ہی گوالیار کی فوج جو قلعے مین تھی وہ بھی مستعد بہ فساد ہوئی اور صوبہ دار نے حکم دیا کہ دروازہ کھول دو ہر چند لفٹنٹ زو رصاحب روز صاحب اور گوروں صاحب اور ڈیوپورٹ صاحب نے فہمایش کی مگر کچھ اثر نہوا اور صوبہ دار نے خفا ہوکر یہ کہا کہ یہانسے چلے جاؤ ورنہ تمہاری زندگی نہ رہیگی سوار آکر تمکو مار ڈالینگے ناچار وہ تینون صاحب باہر قلعے کے آئے اور تھوڑے عرصے تک انتظار فوج ملکی کا کیا مگر جب کچھ چارہ باقی رہا تو وہ وہان سے روانہ ہوے اور چونکہ کوئی سواری یا اسباب انکے پاس نہ تھا اسواسطے پیادہ پا چلتے چلتے انکے پیرون مین چھالے پڑ گئے جس گانون مین جاتے تھے وہانکے لوگ انکو ہنستے تھے اور انکی تضحیک کرتے تھے اور اپنے مکان پر رہنے نہیں دیتے تھے کہین کہین انکو خشک روٹی بصد ذلت و خواری نصیب ہوتی تھی یہ سب لوگ پندرہ نفر تھے اور انکے ساتھ چھ میم اور دس بچے تھے الغرض بصد ذلت و خواری یہ سب مقام دوکلا مین پہونچے یہان رانا صاحب اودے پور نے کچھ سوار تعینات کر رکھے تھے یہ سوار انکے ہمراہ ہوے اور انکو بحفاظت مقامات محفوظ مین رکھا اسطرح ان سب صاحبونکی تکلیف ختم ہوئی اور آیندہ جور و ستم مفسدین سے انکو نجات ملی

اندور

بعد از مفسدہ گوالیار جو بتاریخ ۱۴ جون برپا ہوا تھا اندور مین بھی بتاریخ یکم جولائی فساد برپا ہوا اور شروع فساد مین کرنیل دیورنڈ صاحب رزیڈنٹ دربار ہلکر کو مہاراجہ صاحب نے دو کمپنی پیادہ اور تین ضرب توپ واسطے حفاظت رزیڈنسی کے دی تھین تھوڑے عرصے بعد نو آٹھ گھنٹے صبح کے ان سپاہیون نے باتفاق دیگر سپاہ ہلکر خلاف حکم مہاراجہ صاحب رزیڈنسی پر حملہ کیا اور اکثر انگریز متعلقہ دفتر تار برقی کو قتل کیا اب بیوگل بجنا شروع ہوا افواج بھیل مع سپاہ سہور اور مہدپور حسب الحکم آکر موجود ہوئین مگر سپاہ سہور اور مہدپور نے کرنیل دیورنڈ صاحب کے حکم سے انحراف کیا اور اسوقت مین تنبیہ اور تادیب سپاہ مذکور کی بیجا اور بیکار تھی کیونکہ یہ امر ظاہر تھا کہ جب دوسرے روز مفسدین سوا انکے ساتھ شامل ہونگے تو قتل عام انگریزان ہوگا بدین خیال میم صاحبان اور چھوٹے بچے انکو بیٹھا توپ کوہی پر سوار کرکے ہمراہی افواج بھیل روانہ سہور کیا اور اس مقام سے بھی ناچاری وہ سب بھاگ کر مقام ہوشنگ آباد کو گئے کیونکہ فوج مقیم سہور نے

بھی مفسدہ پردازی پر کمر چسپت باندھی تھی بعد ازین مفسدین نے مہاراجہ ہلکر سے تیرا کہ مانگین لیکن اُسنے سب منظور کین مگر حوالہ کردینا انگریزان کا نہ مانا اور مہاراجہ صاحب خود فوج مفسدین مین گئے وہان مفسدین نے انکو صلاح دی کہ تم بھی اپنی فوج طیار کر کے دہلی کو چلو انہون نے بجواب یہ کہا کہ نہ مجھہ مین اتنی قدرت ہے کہ مین فوج بھرتی کردن اور نہ جسونت راؤ ہلکر اسقدر روپیہ چھوڑ مرے ہین کہ جو اس مہم کے واسطے کفایت کرے اور مہاراجہ صاحب نے یہ بھی کہا کہ مذہب ہنود مین یہ کہان لکھا ہے کہ عورات اور معصوم بچون کو قتل کرو القصہ ایسی ایسی باتین نصیحت آمیز اُنسے کہکر اوہر اُنکو اس خونریزی سے منع کر کے مہاراجہ صاحب محل سرا سے کو روانہ ہوے اور مفسدین نے خزانہ لوٹنا شروع کیا اور شامل مفسدین کہوے مئو کے ہوکر روانہ دہلی ہوے فقط ۔

مئو

افواج مقیم مئو نے بھی اُسی روز سرکشی شروع کی تھی جس روز فوج اندور نے سر شور اُٹھایا تھا بتاریخ ۳۰ جون ایک جاسوس متعلقہ پولس نے آکر کرنیل پلیٹ صاحب کمانیر چھاؤنی کو خبر دی کہ ایک جھنڈا سبز نصب ہوا ہے جس سے مراد یہ ہے کہ سب آدمی جو دینگزار ہین اور جو سرکار کی حرکات سے ناراض ہین وہ آکر اُسکے گرد جمع ہون مگر اُس روز اس خبر کو پایۂ اعتبار سے ساقط سمجھا تھا روز دوم یعنی یکم جولائی بدستور سابق سب فوج کی پریڈ ہوئی اور کسی کی حرکات سے یہ نہ پایا گیا کہ وہ آمادۂ فساد ہین قریب آٹھ بجے کے آوازہا توپ اندور کی جانب سے گوشزد ہوئین اور تھوڑے عرصے کے بعد ایک چٹھی کرنیل ڈیورنڈ صاحب کی جو میل سرمہ سے لکھی ہوئی تھی آئی اُسمین یہ مضمون درج تھا کہ توپخانہ گورہ از راہ مہربانی بھیجدو ہلکر ہم پر بمقام رزیڈنسی حملہ آور ہوا ہے بہ تعلق اُسکے فوراً توپخانہ روانہ ہوا مگر بوقت سہ پہر واپس آیا کیونکہ صاحب رزیڈنٹ اندور سے روانہ ہو گئے تھے کپتان ہنگر فورڈ صاحب کمانیر توپخانہ مذکور نے صلاح دی کہ قلعہ مئو پر تسلط توپخانہ بہت ضرور ہے اور یہ صلاح بعد قدرے تامل کے منظور ہوئی تمام بولنٹیر اور بچے بھی داخل قلعہ ہوے اور ایک پہرہ جنگی توپخانہ لیسٹ کا بفاصلہ پانچ میل

جانب اندر نصب کیا گیا اور پچاس سپاہی بجانب شمال چھاؤنی کے تعینات ہوئے بنظر اسکے کہ
سپاہ ہندوستانی کے دلون مین کسی طرح سے بے اعتباری کا گمان نہو پہرہ ہاے ہندوستانی
جو قلعے مین تھے اُنکی نفری زیادہ کی گئی اور اُنکے افسر تمام روز اُنکی لین مین رہے تاکہ فساد نہو
اور اُنکے دلون مین اعتبار منجانب سرکار رہے سواے ازین افسران توپخانہ کو حکم ہوا کہ شبکو
اپنے سوارون کے ساتھ لین مین رہین مگر سب افسر جب مس کوٹ مین کھانا کھا رہے تھے
ایک سوار خفیہ اُنکے پاس آیا اور اُسنے آکر کہا کہ اس حکم کی تعمیل نہ کرنا مگر اس اطلاع
خیرخواہی کا کسی نے خیال نہ کیا اور بعد کھانے کے سب صاحب لین کو گئے اور لفٹنٹ
ہارٹن صاحب متصل گارڈ جھنڈہ لین کے ایک سوار سے کچھ گفتگو کر رہے تھے کہ یکایک سوار
مذکور نے اپنی قرابین اٹھاکر سر کی اُسکی آواز سے اور سب افسر انگریزی اپنی اپنی آرامگاہ
سے اُٹھ کر بھاگے اب یہ حال تھا کہ سوار اور پیادہ متعلقہ رجمنٹ ۲۳ کے سب بندوقین
مار رہے تھے غرض کہ اُسی بارش علولہاے تفنگ مین سب صاحب لوگ اپنے اپنے
مقام سے بھاگے قبل از اس واردات کے کچھ سواران مفسد لین سے جدا ہوکر راستے پر
اس ارادے سے کھڑے ہوے کہ جسوقت میجر ہیرسن صاحب اُنکا کمانڈنٹ آوے
اُسکو فوراً قتل کرین اور یہ ارادہ اُنکا پورا ہوا یعنی جسوقت صاحب موصوف اپنے بنگلے
سے اُٹھ کر اُنکے نزدیک آئے اُنھون نے فوراً گولی مارکر اُنکو زمین پر گرادیا اور بعد ازان
تلوارونسے اُنکے جسم کو پارہ پارہ کیا اُسوقت افسران ۲۳ رجمنٹ سارجنٹ میجر صاحب
کے بنگلے مین جسمین مسکوٹ مقرر ہوا تھا کھانا کھاکر چرٹ پی رہے تھے کہ یکایک آواز
تفنگ لین سواران سے گوش زد ہوئی اور ایک لمحہ نہ گذرا تھا کہ ویسی ہی آوازین لین
کمپنی گرانڈ پر ۲۳ رجمنٹ سے سماعت مین آئین اور چونکہ یہ لین روبرو اس بنگلے کے تھی
جہان وہ سب صاحب مقیم تھے سواے آوازکے گولیان بھی صاحبان موصوفین
کے گرد و پیش آنے لگین اور اب تمام چھاؤنی میدان مین سواے گولی کے اور کچھ
نظر نہ آتا تھا چند صاحبون نے یہ تصور کیا کہ فوج ہلکر نے شاید چھاؤنی پر حملہ کیا
ہے اور اس خیال سے اپنی اپنی کمپنی کے کوارٹر گارد کی جانب روانہ ہوے

اور وہان پہونچکر اور معاملہ دگرگون دیکھ کر ہر چند سپاہ کو فہمایش کی مگر کچھ فائدہ مترتب نہوا
اور سپاہ نے اتنی گولیان مارین کہ سوا گولی کے اور کچھ وہان نظر نہ آتا تھا کرنیل پلیٹ صاحب
نے بسبب چھننے لینے ہتھیار سپاہ گارد قلعہ کے جنکی بندوقین بھی پُر تھین حکم دیا کہ توپخانہ چھاونی بیدل
کو روانہ ہو مگر اب بھی کرنیل صاحب کے دل مین اسقدر اعتبار سپاہ کا جاگیر تھا کیونکہ موسم گرمای گذشتہ
مین جب صاحب موصوف مستعد جانے سپاہ گورہ مین تھے تو سپاہ مذکورہ نے انکو عرضی دی تھی کہ
وہ انکا چھوڑکر نجاوین اور اسطرح اپنی محبت و وفاداری ظاہر کی تھی کہ وہ بغیر انتظار کرنے توپخانے
کے کپتان ہیگن صاحب اجیٹن کو ساتھ لیکر چھاونی کو تنہا روانہ ہوے اور وہان سپاہ کو فہمایش کر رہے
تھے کہ اس عرصے مین کچھ سوار آئے اور سپاہ سے بیان طراز ہوے کہ ہمنے اپنے کمان افسر
کو تو مار ڈالا اب تم کیا کیا چاہتے ہو یہ سُنکر سپاہ مین سرگوشی ہونے لگی اور نتیجہ اُسکا یہ نکلا کہ کرنیل
الیٹ صاحب اور کپتان فیگن صاحب بھی وہین مارے گئے اور انکی لاشین دوسرے روز روبرو
لین کمپنی نمبر ۷ کے اِس حال سے پڑی ہوئی ملین کہ کرنیل صاحب کے دونون رخسارے اڑ گئے
تھے اور انکی پشت سوراخ سوراخ ہوگئی تھی دونون رانونکا گوشت اتر گیا تھا اور زنخدان انکے نیچے
چلی گئی تھی اور تین زخم تلوار کے اُنکے منہ اور کھوپڑی پر تھا اور ایک گردن پر اس زور کا ہاتھ لگا تھا
کہ جس سے انکا سر شانے سے جدا ہوگیا تھا اب توپخانہ مذکورہ بالا پہونچا اور مفسدون پر گولہ اندازی
شروع ہوئی مگر قبل از اُسکے آنے کے مکان مسکوٹ اور مکان پادری صاحب اور اور مکانات
جو قلعے کی توپون کی زد سے باہر تھے مفسدین نے لوٹ کر جلا دیے تھے دوسرے روز وقت
صبح دو توپین جنکے ساتھ وہ صاحب لوگ صرف تھے جو بہ ضرورت جنگی بنگئے تھے واسطے نکالنے
باقی ماندہ مفسدین کے جو لین سواران کے نزدیک پھرتے ہوے نظر آتے تھے آئین اکثر گروہ
مفسدین نظر آئے مگر توپونکو دیکھتے ہی وہ سب بھاگ گئے اب اکثر مکانات جنمین مفسدین پناہ گیر ہوے تھے
جلا دیے گئے اور لاشین کرنیل پلیٹ صاحب اور میجر ہیرسن صاحب اور کپتان فیگن صاحب اور
دیگر صاحب لوگونکی لاکر دفنائی گئین ہلکر نے اپنی دوستی و وفاداری ثابت کرنے کو چار لاکھ روپیہ
نقد اور غلہ اور سامان جنگی بکثرت ہمارے پاس بھیجا اور اسقدر امداد کی کہ ہمارا امن گاہ ایسا
مضبوط ہوگیا کہ اگر مفسد ہمارا محاصرہ بھی کر لین اور وہ مدت تک جاری بھی رہتا تو بھی ہم اُسکے متحمل ہو سکتے

اعظم گڈھ

بتاریخ دوم جون ۱۷ رجمنٹ ہندوستانی نے یہان فساد برپا کیا اور لفٹنٹ ہچنسن صاحب کو تو جان سے ہلاک کیا اور مین صاحب سارجنٹ میجر ونکو زخمی شدید کرکے سات یا آٹھ لاکھ روپیہ اور توپونکا قبضہ کرکے بروز دوم روانہ ملک اودھ ہوے بتاریخ چہارم زمیندار اور دیگر بدمعاشان شہر آمادہ فساد ہوے ساکنین شہر مکانات مخفی مین متواری ہوے اور تاریخ ۱۱ ماہ مذکور تک مخفی رہے اس تاریخ کو دینبل صاحب اور ڈن صاحب کچھ سوار اور پیدل لیکر آئے اور ساکنین کو طمانیت بخشی کہ وہ اپنی اپنی حفاظت گاہ سے باہر آئے اور اپنے کاروبار مین بدستور معروف ہوے

منگیر

بتاریخ ششم جولائی صاحب مجسٹریٹ کو ایک عیسائی ہندوستانی نے آکر خبر دی کہ کل شام کو ایک چپراسی ملازم حاجی احمد سوداگر کا ایک آدمی کو دو روپیہ دیکر کہتا تھا کہ ایک چٹھی جو اُسکے پاس موجود تھی بمقام پٹنہ علی حسین خان ناظر فوجداری کے پاس لیجا اور وہ بباعث شورش راہ اس سے انکار کرتا تھا بلکہ اُسنے چٹھی نہ لی ہر چند چپراسی مذکور نے اُسکو بہت دھمکایا اور سخت درشت کہا مگر اُسنے نہ مانا اور وہ نہ گیا اس خبر سے صاحب موصوف کے دل مین شک پیدا ہوا اور یہ سمجھکر کہ آدمی نہین لیگیا تو چٹھی ڈاکخانہ کے ذریعے سے روانہ ہوئی ہوگی خود ڈاکخانہ مین گئے اور صندوق چٹھیات جو کھلوایا تو چٹھی مذکور بجنسہ دستیاب ہوئی اُسکا مضمون یہ تھا کہ روپیہ جو واسطے ترغیب آمادگی فساد مرسل ہوا تھا پہونچا اور بروز عید یعنی ۳ - اگست قریب ایک ہزار چار سو آدمی آمادہ ہوکر تمام انگریزونکو قتل کرینگے فقط آپسمین کچھ اشخاص اہل اسلام باشندہ منگیر خاص اور پٹنہ اور بھاگلپور کے شامل تھے اور اکثر اُنمین کے ایسے تھے کہ وہ علاقجات معزز سرکاری مین نوکر تھے اس چٹھی کے حال سے واقف ہوکر بعد گرفتاری منشی ذکی الدین وکیل عدالت دیوانی اور حاجی احمد کاتب چٹھی مذکور کی عمل مین آئی اور وہ دونون گرفتار ہوکر واسطے تحقیقات کے روانہ بھاگلپور ہوے

بنارس

بتاریخ ۴ ماہ جون رجمنٹ ۳۷ ہندوستانی اور لدھیانہ رجمنٹ سکھ اور ۱۳ اسوار ان کشادہ سنے

ہنگامہ سازی کی اور مابین نواخت چار اور پانچ گھنٹے سہ پہر سکھوں کو دیکھا کہ وردی پہن کر پریٹ پر
جمع ہوتے ہین اور سپاہ ہندوستانی نے وردی پہننی شروع کی کیونکہ انکو حکم تھا کہ جب کچھ اندیشۂ
فساد معلوم ہو تم سب تیار رہو کر میدان کوارٹرگارد مین آکر جمع ہوتا اس عرصے مین دو یا تین
افسر انگریزی گھوڑون کو پاشنہ لگائے ہوے لین مین آئے اور بیوگل واسطے باہر آنے فوج
کے بمطابق آواز بیوگل کے سب سپاہی باہر میدان مین آئے مگر دھوتی پہن کر آئے پاجامے
وردی کے نہین پہنے تھے اس پر یہ حکم ہوا کہ اپنے نیلے رنگ کے پائجامے پہنکر آؤ چند سپاہی
بمتابعت حکم پائجامہ پہننے گئے اب انکو حکم ہوا کہ اپنے ہتھیار بیلو مین رکھدو انھون نے رکھدیے
اور واپس اپنے افسرون کے پاس آتے تھے کہ اس عرصے مین بیل تو بند ہو گئے اور انھون نے
کیا دیکھا کہ توپخانہ گورے بیدل چلے آتے ہین اس حال کے دیکھنے سے سپاہ کے دلین خوف
غالب ہوا اور وہ بیلون کی طرف بھاگی اور انکے قفل توڑکر ہتھیار نکالے اور بندوقین ارجمنٹ
شاہی کو جو ہتھیارونکا قبضہ کرنے کو آتی تھی مارنی شروع کین سپاہ گورہ نے بھی بنادیق سے کام لیا
غرض کہ طرفین سے خوب گولی چلی آخر کو سپاہ ہندوستانی اپنی لین کیطرف بھاگی اور وہان بیلوا
ہاے لین کو دیوار پناہ قرار دیکر اُسکی پشت سے گولیان مارتے تھے کرنیل سپوٹسوڈ صاحب
نے جب دیکھا کہ سپاہ ہندوستانی دیوارونکی پناہ مین ہو کر گولیان مارتی ہے انھون نے تمام
لین کو آگ لگادی اور ہوا جو موافق تھی تمام دھوان اور تیزی آگ کی بجانب مفسدین
شدت سے ہوئی یہانتک کہ تاب نہ لاکر مفسدین بھاگ نکلے اور بہت سے اُسمین جل گئے
کیونکہ بروز دوم جب وہان جاکر دیکھا تو خاکستر لین سے بوے گوشت سوختہ بکثرت آتی تھی
اب اور دشمن میدان مین آنے والے تھے یعنی جب کپتان ڈوڈسن صاحب ۱۳ رجمنٹ مین
گئے اور جاکر انکو اطلاع دی کہ چونکہ انکا کمانڈنٹ مارا گیا اسواسطے برگیڈیر پونسونبی صاحب نے
انکو یعنی کپتان صاحب کو حکم دیا ہے کہ اُنکے رسالے کی کمان کرین تو سب سوارون نے اپنی تلوارین
کھینچین اور اُنسے کچھ گفتگوے ناخوشی کی تھی بلکہ ایک سوار نے پستول صاحب موصوف کے مارا مگر
صدمے سے بازو لے کپتان صاحب کا جدا ہوگیا اب اور دقتین پیدا ہوئین یعنے جب کپتان صاحب
کا بازو جدا ہوگیا اور انکا گھوڑا انکو لیکر بھاگا سکھان رجمنٹ لدھیانہ نے گورون کی طرف بنادیق

سر کین اور دو تین مرتبہ ایسا ہی کیا اور گورہ سپاہ سپاہ ہندوستانی کے نکالنے مین مصروف تھی اور
ادھر کا گمان بھی نہ تھا اِس لحاظ سے سب کو اِس امر کا تعجب رہا اور جب گورے اسطرح گلیون
مین ادھر اُدھر پھر رہے تھے سکھون نے بہ اعانت کچھ سوارون کے انپر حملہ کیا اور باقی سوار
علیحدہ کھڑے ہو کر تماشا دیکھتے تھے اب سپاہ گری سپاہ گورہ کی ظاہر ہوتی ہے یعنے
سامنے سے تو ۳۷ رجمنٹ ہندوستانی بارش غلولہ کر رہی تھی اور ایک جانب سے سکھ
اور دوسری طرف سے سوار بھی انپر گولیان مار رہے تھے کہ سپاہ گورہ ہوشیار ہو کر
ایک گروہ انکو بجانب سکھ سپاہ گیا اور انکو مار کر بھگا دیا اور دوسرا گروہ ۳۷ رجمنٹ کی
لین مین گھس گیا اور وہان سنگینون سے مار کر سپاہ مفسد کو کوئی راستہ سواے فرار
کے نہ چھوڑا —

اسی طرح سے دشمنون سے فراغت حاصل کر کے سپاہ گورہ حفاظت میم صاحبان اور صاحبان
ملکی مین مصروف ہوئی اور انکو بحفاظت تمام مکان ٹکسال مین پہونچا دیا ادھر تو یہ ہو رہا تھا
ادھر سپاہ گارد ہاے خزانہ و کچہری و سکوٹ و ہسپتال و بازار نے جب دیکھا کہ کوئی پرسان
حال نہین انھون نے دست غارتگری دراز کیا اور تمام چھاؤنی کو لوٹ کر بجانب بنگلہ ہاے
صاحبان بارادہ قتل روانہ ہوے اُنکے بنگلو مین آنے سے پیشتر سب صاحب لوگ بھاگ کر
مکانات شاگرد پیشہ و دیگر مکانات مین جو اُنکے نزدیک محفوظ تھے متواری ہو گئے تھے مگر سپاہیون
نے انکو وہان بھی نہ چھوڑا اور وہان سے بھی تلاش کر کے نکالا اور بہ سختی تمام قتل کیا سواے
اُن سپاہیون گارد ہاے مذکورہ بالا کے جنھون نے چھاؤنی کو لوٹا تھا اور سپاہ ۳۷
رجمنٹ بھی جسکو گورون نے سنگینون سے مار کر لین مین سے نکال دیا تھا تمام مقامات
مین منتشر ہو گئی یہ سپاہ سب سے زیادہ مقصد تھی کار قتل و خونریزی مین اور سپاہیون
سے گوے سبقت لے گئی تھی آخر کار یہ بھی رو بفرار لائی اور سپاہ سکھ ایک
طرف کو اور سپاہ ہندوستانی بجانب دیگر فرار ہو گئی اور شہر
مین دوبارہ صورت امن کی پیدا ہوئی تمام میم لوگ اور صاحبان
ملکی کو حکم ہوا کہ ٹکسال مین جا کر رہین یہ مکان بہت مضبوط تھا

اور اُسکے بالاخانے پر مورچال کے موقع موجود تھے اور شہر بنارس مین آئین جنگی جاری ہوا
جو مفسد گرفتار ہوکر آتا تھا اُسکو پھانسی ہوتی تھی چھہ چھہ اور دس دس مفسدین کو ایک ایک مرتبہ پھانسی
گئی اور چند عرصے کے بعد کمک کلکتے سے آگئی اور اُسنے انکار آیندہ بھی منع کردیے اس کمک
کی سرداری مین کرنیل نیل صاحب تھے اور فوج مندراس فیوزلیرز تھی —

ایک صاحب جو اس مفسدے مین موجود تھے اسطرح پر حال بیان کرتے ہین کہ میری دانست
مین کبھی انگریزون نے اسقدر شجاعت و مردانگی نہ کی ہوگی جیسی یہ ہوئی ہر ایک انگریز خواہ ملکی
یا سپاہی دوسرے سے سبقت لیجانے کی خواہش رکھتا تھا اور سارجنٹ میجر جل صاحب سے
جو متعلق سیاہ سکھ ہین کوئی شجاع تر اور دلاور تر نہ تھا جب وہ کمپنیو مین آئے تو تمام خون آلودہ تھے
اور اُنکی تلوار انکا حال کارزار بیان کرتی تھی اور اسی صاحب نے اول میری میم کی خبر زندگی
کی مجھے دی تھی انکا حال یہ ہوا کہ جب میرے مکان سے سب صاحب لوگ جو وہان موجود تھے
ہمراہ مین گربٹ صاحب کے روانہ ہوے تو میری میم کو ساتھ لینا بھول گئے تھوڑی دور جاکر جو یاد
آئی تو میجر صاحب نے کہا کہ مین جاکر انکو لاتا ہون مگر ایک سپاہی گورہ نمبر ایک نے کہا کہ مین جا
لاتا ہون اور بھاگ کر انکو بغل مین لیکر بارش غلولہ ہاے مفسدین مین زندہ لے آیا جب فساد کچھ کم
ہوا تو ہم لین سواران کی طرف گئے اور وہان طیاری شب باشی کی کی قریب نوبجے دو گھنٹہ
صبح مین نے سنا کہ میری میم کپتان برون صاحب کے بنگلے مین ہے یہ سنکر مین اور سارجنٹ میجر جل
اور ایک سپاہی ارجمنٹ کا تینون گئے اور دیکھا کہ میری میم اور کپتان برون صاحب اونکی
میم اور بچے سب زندہ ہین کر طوپلے مین چھپے ہین غرض کہ وہان سے انکو نکال کر لین سواران مین
لائے بھاگتے مفسدین کی ایک تعریف کرنی چاہیے کہ انھون نے کسی میم یا بچے کو نہین مارا اور
نہ خزانہ لوٹا صرف اپنی رجمنٹ کا خزانہ لوٹ لیا اور کسی سے کچھ نہ بولے مین اب مقام چونار
مین ہون اور یہان اسطرح پر آیا کہ راجہ رام نگر نے ایک کشتی بھیجی تھی اُسمین مین اور میجر برٹ صاحب
اور کپتان ڈینار صاحب وانسین بلٹن صاحب اور گیارہ سپاہی ۴۰ رجمنٹ کے اور تین بال بچے
اور تلنگ خال آدمی جنھون نے ہتھیار بخلاف سرکار نہین اٹھائے تھے ہم سب سوار ہوکے
اس مقام کی حفاظت کے واسطے آگئے ہین اور یہان ہم اسقدر سب طرح کے سامان سے درست ہین

کہ کچھ ہوا اس مقام کو تہ چھوڑین گے جب مین تاریخ ۶ بنارس سے روانہ ہوا تھا اسوقت تک
میجر گالیس صاحب رسالہ ۱۸ کے اور تین سپاہی ۱۰ رجمنٹ کے اور جینکین صاحب ابوتھی کیری یعنی
ڈاکٹر خود دفن ہو چکے تھے —

انسین چیمن صاحب زخمی شدید ہوے تھے اُنکے منہ مین زخم آیا تھا جسکے صدمے سے انکا تالو
بھی پھٹ گیا تھا اور ہیٹر صاحب ۲۵ رجمنٹ کے جو ۳۷ رجمنٹ کے ساتھ کام دیتے تھے انکی
دونون ٹانگین شکست ہو گئی تھین انمین سے ایک تو بہ راے ڈاکٹر صاحب کاٹی گئی اور
لونڈی صاحب ۱۳ رجمنٹ کے بازو مین زخم آیا تھا اور دس یا پندرہ سپاہی گورہ بھی زخمی ہوے تھے

حیدرآباد

بماہ جولائی افواج نظام حیدرآباد خود سر ہو گئی ۱۲ نفر سواران اول رسالہ نظام جنہون نے
مقام اورنگ آباد مفسدہ پردازی کی تھی بتاریخ ۷ جولائی گرفتار ہو کر واسطے سزاے اعمال
قبیحہ سپرد صاحب رزیڈنٹ بہادر کے کیے گئے تھے اس امر سے جس سے نظام اور اُنکے رکن
سلطنت کی نمک حلالی بہ نسبت سرکار انگریزی کے ظاہر ہوئی تھی شہر والون کو نہایت تعجب ہوا
بلکہ سب لوگ متوحش ہو گئے بتاریخ ۱۷ - ایک گروہ کثیر نے جمع ہو کر محل نظام کو نرغہ کر لیا اور
بہ سختی و درشتی پیش آکر طلبگار رہائی مجرمان مذکورہ بالا ہوے یہ گروہ اول مولوی صاحب کلان
کے مکان پر جا کر مستدعی حکم اور دعا کے ہوے مگر جب مولوی صاحب نے حکم دینے سے انکار
کیا بلکہ اس امر کے باز آنے کی فہمایش کی تو اُنھون نے اپنا غصہ مولوی صاحب پر نکالا یعنی
انہین کا سر دوش سے اول جدا کیا بعد ازین وہ سب بجانب محلات روانہ ہوے اور جا کر
محل کو گھیر لیا اور شور و غل مچانا شروع کیا اور درخواست رہائی مجرمان کی کی یہ خبر فوراً
صاحب رزیڈنٹ کو دی گئی اور صاحب ممدوح نے اسکی اطلاع صاحب کمانڈنٹ
کنٹنجنٹ فوج نظام کو بذریعہ تار برقی دی حکم نامہ صاحب کرنیل نور[illegible] صاحب کمانڈنٹ توپخانہ کو بھی
دیے گئے توپ جو سلامت اندیشہ کے ظاہر کرنے کے واسطے مقرر تھی سر ہوئی اور ریٹ
نمبر چہارم توپخانہ موجودہ تھا اسکے ساتھ افواج متعلقہ ذیل شامل ہو گئی چار توپخانہ اسپی اور
ہفتم سواران کشادہ سوم رجمنٹ گورہ اور پلٹن نمبر ۲۲ - اور ۲۴ - ۱۲۱ اور ۲۴ رجمنٹ ہندوستانی

منجملہ اُنکے نصف توپخانہ اپنی اور دو رسالہ ہفتم سواران کشادہ اور بہت سے پیدل سپاہی بجانب
کوٹھی رزیڈنسی روانہ ہوئے اور وہان پہونچکر میجر برانس صاحب کے توپخانہ کے ساتھ جو
کام مین وہان مصروف تھے شامل ہو گئے یہ کوٹھی شہر سے باہر بفاصلہ چند میل چھاؤنی سے
تعمیر کی گئی ہے رکن سلطنت سالار جنگ نے صاحب رزیڈنٹ کو کہلا بھیجا کہ ایک گروہ کثیر
شہر سے وقت شب بارادہ حملہ آوری کے کوٹھی کی طرف روانہ ہوئے ہین اور عجب نہین کہ
وہان آکر فساد کرین یہ خبر سنتے ہی طیاری جنگ شروع ہوئی اور سوارونکو حکم آگے جانیکا ہوا
اور جسوقت توپخانہ احاطۂ رزیڈنسی سے باہر نکلا اسیوقت گروہ مذکور نظر آئے توپخانے نے
بمجرد دیکھنے کے گولہ رانی شروع کی اور تھوڑے عرصے مین مفسدین کو منتشر کردیا اکثر مفسد
میدان جنگ مین کشتہ پڑے تھے اور بہت مفسد گرفتار ہو کر پھانسی پا گئے —

سوائے حیدرآباد کے اس نواح مین اور چند مقامات مین بھی مفسدہ پردازی ہوئی تھی مگر وہ
ایسی نہوئی کہ اُسکا بیان علٰحدہ علٰحدہ تحریر کیا جاوے لہذا اُنکے نام ذیل مین درج کرکے اکتفا کیا
گیا وہ مقامات یہ ہین اسیرگڈھ کولاپور اور دو چار اور چھوٹے چھوٹے مقامات تھے جنمین فساد
نے کچھ منہ دکھایا تھا مگر اقبال عدو مال سرکار دولت مدار کے ہاتھون منہ کی کھا کر پشت دکھا کر
بیٹھ گیا تھا اور اُسکے بانی مبانی سیاست حکومت سرکار سے سزا [illegible] اعمال نکوہیدہ کو پہونچکر
نیست و نابود ہوگئے تھے —

ناگور

بتاریخ ۱۴ ماہ ستمبر خبر اس امر کی بمقام ناگور پہونچی کہ مفسدین [illegible] ہمراہی جیرگہ
کوریتین مفسدین کے مقام باندا سے روانہ ہو کر عازم ناگور ہین [illegible] مفسدین مذکور بفاصلہ
۲۰ میل کے مقام مذکور سے تھے اور عہدہ داران ہندوستانی [illegible] مقام مذکور
ہمراہ اُنکے رہ کر مستعد جنگ و پیکار رہونگے بہمین خیال ایک مقام [illegible] جنگ گاہ کے برلب نالہ
تجویز ہوا جو سامان جنگ کہ فاضل تصور کیا گیا تھا اُسکو خلاف [illegible] سپاہ مذکور رہا
قرب و جوار مین ڈال دیا اور طیاری جنگ کی عمل مین آئی —
ایک صاحب اسطرح بیان کرتے ہین کہ بتاریخ ۱۶ [illegible] صاحب کلکٹر نے

کہلا بھیجا کہ مفسدین قریب ہین اور صبح کو ہمپر حملہ آور ہونگے اسیوقت رجمنٹ موجودہ کو پریٹ کا حکم ہوا اور اُنکے سامنے آٹھ سو ہتھیار جو فاضل تھے توڑے اور جو چھہ توپین موجود تھین انمین میخ ماردی بعد اُسکے رجمنٹ بجانب کمپو روانہ ہوئی جب ہم سب کمپو مین پہونچے صاحب کمانڈنگ افسر نے چاہا کہ رجمنٹ کو آگے بڑھادے اور قریب دو سو گز آگے گئے تھے کہ ایک سپاہی نے جو گارڈ اول مین تھا حکم مقام کا اور طیاری ہتھیار کا دیا اور اُسکے حکم کی سب رجمنٹ نے تعمیل کی جب ہمنے آواز بنادیق کے سر کرنے کی سُنی ہمکو یہ خیال آیا کہ وقت کو غنیمت سمجھکر بھاگ جانا چاہیے اور ہمنے ایسا ہی کیا اور کسی سپاہی نے ہمپر گولی نہ چلائی ایک افسر جو پیادہ تھا اُسکو انھون نے گرفتار کیا اور رہا بجا یا بعد ازان کسی نے کہا کہ اُسکو مار ڈالو مگر اور سپاہیون نے اُسکو نہ مارنے دیا اور کہا کہ مارنے سے کیا ہوگا اسنے چھوڑ دو بعد ازین ... روز کی ہر روز گردی اور بیابان نوردی کے ہم بمقام مرزاپور ... وارد ہوئے اور ہمارے ساتھ دو سو پچاس سپاہی وغیرہ جو شامل ہمارے تھے مقام مذکور مین آئے بعد ازان ہم لوگون کے بھاگ جانے کے سپاہ وانیس ناگود کو روانہ ہوئی اور وہان تمام میگزین درمیان سپاہ ... اور ... رجمنٹ کے اور ... پلٹن رام گڑھ کے جو دوسرے روز مقام مذکور مین وارد ہوئی تھی برابر تقسیم کر دیا سپاہ مذکور ... روز ناگود مین رہی اور اس عرصے مین تمام بنگلہ جلا کر بجانب باندا اور روانہ ہوئی صوبہ دار ... رجمنٹ جو نہایت حرامزادہ اور واقف زبان انگریزی سے تھا میجر جنرل فوج مذکور کا مقرر ہوا اس فوج کو صرف اسّی ہزار روپیہ خزانے سے دستیاب ہوا افسر انگریزی ... بسلامت مقام مرزاپور تک پہونچے اور راستے مین سوا شدائد موسم کے اور کسی طرح کی تکلیف منجانب مفسدین نہوئی —

جبلپور

۵۲ رجمنٹ ہندوستانی جو یہان مقیم تھی مدت تک نمک حلال رہی مگر اُنکی وفاداری پر بدگمانی بہت تھی اور اس امر کے منتظر رہتے تھے کہ دیکھئے کب تک یہ اپنے نمک حلال رہتے ہین سپاہ رجمنٹ مذکور کہا گیا تھا کہ اگر وہ نمک حلال سرکار رہینگے تو اُنکو دوچند بھتا ملیگا اس اقرار سے بہت کام نکلا یعنی مادر لے اُنکے اپنے فساد نہ کرنے کے اُنھون نے فرو کرنے ہنگامے مین جو بندیلون نے پرگنہ سرحدات پر کیا تھا خوب کوشش کی تاریخ ۱۵ ستمبر وقت نواخت ۹ گھنٹہ شب یہ خبر پہونچی

کہ سپاہ مستعد اس امر پر ہے کہ جو لوگ بجرم ہنگامہ پردازی مقید ہوئے ہیں انکو جیلخانے سے رہا کریں
اور جتنے انگریز مقام مذکور پر موجود تھے انکو قتل کرینگے یہ خبر سنکر ایک سو سپاہ پیادہ مندراجی اور چند
سواران مندراجی واسطے حفاظت جیلخانہ کے روانہ کیے گئے اور چند لمحہ تمام سپاہ پہرہ وغیرہ کی اپنے
اپنے مقامات پر مستعد ہو گئی اور دو ضرب توپ مع ۹ انفر گولندازان گورہ اور ایک سو سپاہ پیدل اور
باقی ماندہ سواران مندراجی کمربستہ طیار ہوے کہ جہاں ضرورت ہو وہاں روانہ ہوں پہرہ ہاے جنگی
سوار اور پیادے کے گرد ریذڈنسی کے قائم کیے گئے اور دو غول سوارونکے بطور ہیزدل گرد و نواحی
کے گشت کرنے پر آمادہ کیے گئے قریب ایک بجے تک کوئی واردات وقوع میں نہ آئی اس نظر
سے وہ سپاہی جو کام پر تعینات نہوے تھے اپنے اپنے بستر پر جا کر لیٹ رہے لیکن آدھے گھنٹے کے
بعد اندیشۂ فساد جو دلوں میں تھا ظاہر ہوگیا اور لین طرف سے آوازہاے تفنگ گوش زد ہونے
لگی آخرش یہ خبر پایۂ صداقت کو پہونچی اور تمام فوج ہمراہی دوبارہ طیار ہوئی عرصۂ قلیل کے
بعد بعضے افسر ہندوستانی اور کوارٹر ماسٹر سرجنٹ ریذڈنسی میں آئے اور صداقت خبر رہائی
چند مقیدین کی کی اور بیان کیا کہ چند بدمعاشوں نے یہ ہنگامہ کرکے تفنگ اندازی کی تھی بعد سیر
شمار سب سپاہ کا ہوا جس سے معلوم ہوا کہ آٹھ سپاہی ۵۲ رجمنٹ کے اور ایک سپاہی گارد عقب کا
مع اپنے ہتھیاروں کے مفرور تھے۔

اس عرصے میں شور و غل آتش زدگی بلند ہوا اور دریافت ہوا کہ ایک چھوٹا سا بنگلہ جو قریب
لین کے واقع تھا مفرورین مذکورین نے جلایا تھا تمام سپاہی ہمراہی صبح تک مسلح رہے اور کوئی
علامت فساد کی ظاہر نہوئی سواے ازین دلیل اور قواعد وغیرہ حسب دستور سب ہوا اور ظاہر
میں کوئی علامت ہنگامے کی موجود نہ تھی اور سپاہ سب نیک رویہ معلوم ہوتی تھی۔

قریب تین بجے صبح کے وہ قیدی جنکی رہائی مشہور ہوئی تھی جیلخانے سے لاکر توپخانے میں
رکھے گئے اور جو سپاہ مندراجی جیلخانے پر تعینات ہوئی تھی اسپر کئی گولیاں آئیں مگر کسی کو آسیب
نہ پہونچا اور نہ سر کرنے والا ان گولیوں کا معلوم ہوا۔

اس سے بھی زیادہ وحشت انگیز واقعات درپیش ہوے یعنی قریب عرصہ دو یا تین مہینے سے
راجہ شنکر شاہ جو خاندان راجہ گونڈ میں سے ہے تدابیر واسطے بربادی صاحبان انگریز مقیم

جیلپور واتش زنی بنگلہ ہا و غارتگری خزانہ و رعایا مین مصروف تھا اور اُسکے ساتھ رگھوناتھ شاہ اُسکا فرزند و دیگر مفسدین سازش رکھتے تھے اِس سرکشی کی اطلاع صاحب ڈپٹی کمشنر لفٹنٹ کلارک صاحب کو پہونچی صاحب موصوف نے ایک چپراسی کو بلباس فقیرانہ واسطے دریافت حال کے روانہ کیا اور اُسکی زبانی صداقت خبر کی ظاہر ہوئی لہذا حکم ہوا کہ ایک گروہ کثیر سیاہ پولس کا اوپر بنگلہ کلارک صاحب کے جمع ہوا اور جب وہ سب جمع ہوے تو صاحب موصوف انکو لیکر بجانب مکان راجہ مذکور روانہ ہوے جب مکان قریب ایک میل کے فاصلے پر رہا تو صاحب موصوف سوارونکو لیکر دوڑ پڑے اور جاکر گاؤن کو گھیر لیا اور بروقت پہونچنے سیاہ پولس کے مفسد کو گرفتار کر لیا۔

دوروز تحقیقات اس مقدمہ کی روبروے لفٹنٹ کلارک صاحب کے ڈپٹی کمشنر جبلپور اور لفٹنٹ ڈاونگٹن صاحب ڈپٹی کمشنر اضلاع منڈل اور کپتان مولسن صاحب متعلقہ ۵۲ رجمنٹ ہندوستانی کے ہوتی رہی اور جرم سرکشی کا نسبت راجہ مذکور اور اُسکے فرزند کے بخوبی پایۂ تحقیق کو پہونچا بعد تحقیق کو پہونچا بعد تحقیقات اور ثبوت جرم حکم اڑا دینے کا توپ سے نسبت ہر دو مجرمونکے نافذ ہوا اور بتاریخ ۱۸ وقت صبح تعمیل اس حکم کی احاطہ کوٹھی رزیڈنسی مین عمل آئی۔

فیض آباد من مضافات ملک اودھ

بتاریخ ۸ ماہ جون بوقت شب ششم اودھ پیادگان نے ہیوگل ہنگامہ پردازی کا بجایا اور ۲۲ رجمنٹ ہندوستانی نے اُسکی تعمیل کی اور ہر ایک سپاہی اپنے ہتھیار لینے کو دوڑا یہ خبر سنکر میجر ملسن صاحب نے اپنی سپاہ کو حکم دیا کہ توپون پر جاوین وہ بموجب حکم کے چلے گرد دم کمپنی ۲۲ رجمنٹ نے جو توپون پر تعینات تھی جمع ہو کر سنگینین اپنی آگے کر دین اور کسی کو لنداز کو توپ کے قریب نہ آنے دیا بعد ازین میجر ملسن صاحب نے حکم آگے بڑھنے کا دیا مگر سپاہ مذکور نے اسکی تعمیل بھی نہ ہونے دی اور نہ کسی افسر کو نزدیک توپون کے آنے دیا۔

بیان ہنگامہ پردازی سپاہ ۲۲ رجمنٹ کا عجب تماشے کا ہے یعنی گو انھون نے فساد کیا مگر ہنگام فساد مین بھی اپنے افسرونکی جان اور مال کی حفاظت کی اُنکے بنگلہ ہا کو بچایا اور گارد ہاے سپاہ میگزین اور دیگر اسباب سرکاری پر تعینات کیے اور جابجا پہرہ ہاے جنگی نصب کیے تا کہ دیہاتی اور

شہری لوگ دست غارتگری دراز نکرین اور ایک کونسل سب سپاہ کی واسطے انتظام آیندہ کے
قرار دی اُمین فشر صاحب کے رسالے والون نے صلاح بیچ قتل کرنے افسران انگریزی کے
دی مگر ۲۲ رجمنٹ نے اسکے خلاف رائے دی اور سب افسران انگریزی کو کہا کہ تم جہان چاہو
وہان چلے جاؤ بلکہ اپنے اسلحہ خانگی اور اسباب بھی اپنے ساتھ لیجاؤ مگر اسباب و سامان سرکاری نہ
ملیگا کیونکہ وہ اسباب اب شاہ اودھ کا مال ہے یہ سُنکر افسرون نے کشتیان واسطے سواری اور باربرداری
کے طلب کین سپاہ نے ایک رسالہ دار کو جو کمشنری جنرل مقرر ہوا تھا حکم دیا کہ کشتیان بہم پہونچا دو
اُسنے کشتیان دین مگر ایسی چھوٹی تھین کہ سوا ایک دست بقچے کے افسران مذکورین اور کچھ
ہمراہ نہ لے سکے وقت روانگی مفسدین نے نو سو روپیہ خزانہ سرکاری مین سے نکال کر واسطے خرچ
راہ کے اُنکو دیا یہ حال دیکھ کر جب افسران مذکورین نے پھر اُنکو فہمایش درباب رفاقت کے کی
تو اُنھون نے باادب تمام جواب دیا کہ ہم اب زیر حکم اپنے ہندوستانی افسرونکے ہین اور صوبہ دار میجر
۲۲ رجمنٹ کا کمانیر چھاؤنی مقرر ہوا ہے اور ہر ایک کمپنی نے اپنے اپنے افسر کو سردار مقرر کیا ہے
جس روز افسران انگریزی اِس مقام سے روانہ ہوے تھے اُسی روز خبر آنے ۱۷ رجمنٹ کی جو
مستعد بہ ہنگامہ پردازی تھی پہونچی بلکہ ایک روز پیشتر حسب معمول گارد رسد کا بھی فیض آباد مین آگیا
تھا اور دوسرے روز گار آخر کار ۱۷ رجمنٹ مذکور کا برلب دریا وارد ہوا کرنیل اور برائن صاحب
متعلق پلٹن ششم پیادگان اودھ اور اندرسن صاحب متعلق ۲۲ رجمنٹ اور لفٹنٹ گوردن صاحب ششم پیادگان
اور لفٹنٹ پرسیول صاحب متعلق توپخانہ مقام دنیاپور مین بہ سلامت پہونچے اور دو افسر جو اُنکے
ساتھ کشتی پر سوار ہوے تھے کسی مقام پر اثنا سے راہ مین بہ ارادہ جانے گورکھپور کے اتر گئے تھے
اور شاید مفسدین کے ہاتھ سے کہین مارے گئے ہونگے راجہ مان سنگھ نے جسکو شاہ دہلی نے سپہ سالار
ملک اودھ کا مقرر کیا تھا بہت میم لوگون کو اپنی حفاظت مین رکھا اور اقرار بہ مہربانی پیش اُنکا
کیا ایک میم کو جسکے عنقریب بچہ ہونے والا تھا اُسکا شوہر جو کپتان ۲۲ رجمنٹ کا تھا چھاؤنی
مین لیگیا اور اُسنے وہان سپاہ سے کہا کہ اگر تم مجکو مار ڈالوگے تو اِس میم کی حفاظت ضرور کرنا
یہ سُنکر ایک حوالدار جسکا مکان قریب اُس جانب دریا کے تھا اُٹھا اور بہ اجازت سپاہ دونکو اپنے
مکان مین لیگیا اور ایک ڈاکٹر بھی اُنکے پاس سپاہ نے بھیجدیا بعد فساد کے بھی سپاہی

افسران انگریزی کی سلامی دیتے تھے اور اُنکے ساتھ با دب پیش آتے تھے بلکہ اکثر سپاہی تو آبدیدہ ہوکر نہایت تاسف ظاہر کرتے تھے اور بیان کرتے تھے کہ ہمارا کچھ چارہ نہین ہے جب سب سپاہ نے ہنگامہ برپا کیا ہم بھی ناچار اُنکے شامل ہو گئے القصہ فیض آباد سے روانہ ہوکر یہ سب افسر بمقام ایودھیا وارد ہوے وہان کے رئیس نے اُنکی بہت خاطرداری کی اور بہ تواضع وتکریم پیش آیا اور اُسنے اقرار بہم پہونچانے بڑی کشتیونکا کیا مگر وہان سے روانہ ہوکر جو دن اُنکو راستے مین گذرے اُن دنون مین بڑی صعوبتین رونما ہوئین اور بعضے بعضے مقام سے تو یہ مشکل جان بر ہوے کیونکہ اکثر گڈھی ہاے خام جو برلب دریاے گھاگھرہ واقع ہین اور اُنمین مسلح مفسد آمادہ بہ فساد جمع تھے اُنکے ہاتھ سے بچنا فی الحقیقت بہت مشکل تھا۔

ایک صاحب بوگل نواز توپخانہ مسمی اجازج دی ہمن اسطرح پر اپنا حال بیان کرتا ہے کہ جب ہم کشتی پر سوار ہوتے تھے تو ہمنے دیکھا کہ سپاہی ۲۲ رجمنٹ کے بجانب خزانہ سرکاری دوان اور دوان تھے اُس روز کپتان ڈرمنڈ صاحب کو ٹھی مین جہان خزانہ بنظر حفاظت رکھا تھا دو لاکھ چالیس ہزار روپیہ موجود تھا غرض کہ فیض آباد سے روانہ ہوکر بیگم گنج مین جو قریب دس میل کے فاصلے پر نیچے فیض آباد کے ہے پہونچے وہان دیکھا کہ مفسد جمع ہین قریب نواخت یک و نیم گھنٹے کے اُن لوگون نے ہمپر بندوقین سر کین وہان قریب آٹھ یا نو سو مفسد جمع تھے اُنمین سے سو آدمیون نے ہمپر وار کیا تھا مگر ہم اُنسے چھ سو گز کے فاصلے پر تھے اور کرنیل گولڈنی صاحب نے یہ صلاح دی کہ دوسرے کنارے کی جانب گھاگھرہ کے کشتی لیجاوین اُدھر جاتے ہوے ہماری کشتی ایک جھاؤ کے کھیت مین اٹک گئی مفسدون نے کشتیون پر سوار ہوکر ہمارا تعاقب کیا ہم بھی اُس کھیت سے بجانب کشتی جو آگے تھی روان ہوے اب ہم مین اور مفسدین مین چالیس یا پچاس گز کا فاصلہ باقی رہ گیا تھا اُس دوا دوش مین میجر فلس صاحب غرق آب ہو گئے اور سارجنٹ میجر اور لفٹنٹ برائٹ صاحب اور راقم چٹھی گرفتار ہو گئے مفسدین ہمکو مقام قیام گاہ بدمعاشان پر لے گئے وہان ۲۲ رجمنٹ اور ۱۳ رجمنٹ پیادہ ہندوستانی اور ۱۵ رجمنٹ سواران کشادہ موجود تھے القصہ ہمکو روبروے صوبہ دار کے جو کمانڈنگ مفسدین کا مقرر ہوا تھا لیگئے مین اُسکا نام نہین جانتا مگر وہ ہندو تھا ۲۲ رجمنٹ مین سابق ملازم تھا آدمی سمرا و دبلے جسم کا تھا قد اُسکا پانچ فٹ آٹھ انچہ بلند تھا

اور بال سفید تھے اُسکے چہرے پر کوئی بال نہ تھا اور رنگت سیاہ تھی جب ہم اُسکے روبرو پہونچے
اُسنے ہمسے سوال کیا کہ تم کون ہو ہمنے جواب دیا کہ ہم ظالمے ہین اسماازین اُسنے اہل اسلام
سے تو قران کی اور ہنود سے گؤیعنی گاؤ کی قسم اِس بات کی لی کہ وہ ہمکو نہ مارینگے اور قسم
لیکر ہمکو چھوڑ دیا جب ہم وہان سے روانہ ہوے تو دو سپاہی رجمنٹ کے آگے بڑھے اور ہمپر
حملہ آور ہوے اُنکی گولیونسے سارجنٹ میجر اور لفٹننٹ برائیٹ صاحب تو مارے گئے مگر مجکو ایک
گولنداز نے بچا کر سراے بیگم گنج مین پوشیدہ رکھا اور بعد ازان تبدیل لباس کرا کر مجھکو وہانسے
روانہ کیا جب ہم صوبہ دار مذکورۂ بالا سے گفتگو کر رہے تھے اُسوقت پندرہ یا سولہ سوار اور دس
یا بارہ پیدل سپاہی درپے تلاش باقی ماندہ صاحبان جو کشتیون پر تھے گئے اور ہمنے بگوش
خود آواز تفنگ جانب دریا سے سُنی تھوڑے عرصے کے بعد سواران مذکور واپس آئے
اور بیان طراز ہوے کہ اُنھون نے کرنیل گولڈنی صاحب اور میم اور صاحب لوگونکو قتل کیا
اور تین صاحب لوگ بھاگ گئے جب مین تاریخ ۱۰ مقام ٹانڈا آیا تو وہان لوگونکی زبانی
سُنا کہ چھ یا سات صاحب لوگ تو مارے گئے اور دو یا تین کو زمینداران ضلع گورکھپور نے بچالیا
بعد ازین مین براہ متوپور اور شاہ گنج اور جونپور کے ادھر چلا آیا کپتان ریڈ صاحب ڈپٹی کمشنر اور کپتان
اوڈر صاحب اسسٹنٹ کمشنر اور برو فورڈ صاحب اور کپتان تھربرن صاحب راجہ مان سنگھ
کے پاس پہونچے اور راجہ نے اقرار اُنکی حفاظت اور پناہ دہی کا کیا جب مین بمقام متوپور مین تھا
تو مینے سُنا تھا کہ صاحبان مذکورۂ بالا بہمراہی و حفاظت گار راجہ مان سنگھ بسواری کشتی اپنے
اپنے عیال و اطفال کے پاس جاتے ہین اور بمقام ٹانڈا میرے یہ گوش زد ہوا تھا کہ فٹس جیرلڈ
صاحب کرانی و فتر صاحب ڈپٹی کمشنر اور سارجنٹ برسٹ صاحب کچھ سارجنٹونکے عیال و اطفال
لیکر براہ سلطانپور آلہ آباد کو جاتے تھے کہ مع زن و بچہ راستے مین مارے گئے اور مجھے کچھ
معلوم نہین کہ اُن صاحبونکا کیا حال ہوا جو ہمارے پیچھے کشتیون پر بوقت روانگی فیض آباد سے
سوار ہوے تھے۔

فٹس جیرلڈ صاحب کی میم کو جو جو مصائب اور صعوبات مقام فیض آباد سے روانہ ہو کر پٹنہ
آئے تھے اُنکا بیان ذیل مین کیا جاتا ہے۔

تاریخ ۶ جون مین یعنی میم صاحبہ موصوفہ قلعہ راجہ امام سنگھ مین گئی وہان اور بھی کچھ عیسائی پناہ گزین
تھے مگر افسوس میرا ایڈورڈ صاحب یعنی شوہر مجھسے چند گھنٹہ پیشتر وہان سے روانہ ہوچکا تھا باغیون
نے راجہ امام سنگھ کو پیغام بھیجا کہ سب انگریزونکو اُنکے حوالے کردے راجہ نے بجواب کہلا بھیجا
کہ کوئی صاحب میرے یہان نہین ہے پھر انھون نے دوبارہ سوال کیا کہ جو میم وغیرہ ہون اُنکو
دیدے یہ سُنکر راجہ نے اُسی شب حکم دیا کہ آٹھ سو جوان ہمراہ میم صاحبون کے جاوین اور
ہمکو اپنے قلعہ مین سے روانہ کردیا مین صاحب ڈپٹی کمشنر کی میم کے ساتھ ایک گاڑی پر سوار تھی
ہم آٹھ بجے شب کے روانہ ہوے اور سولہ میل سے زیادہ فاصلے تک راستا بچاتے ہوے کھیتون
مین سے جاتے تھے اثناے راہ مین بباعث صدمہ گاڑی کے ہم تین روز رہے تھے آخرکار بوقت صبح
گھاٹ پر پہونچے وہان ایک کشتی ہمارے واسطے موجود تھی اور ہم ۲۹ آدمی اُسمین سوار ہونے
والے تھے تفصیل سوارونکی یہ ہے کپتان ریڈ صاحب ڈپٹی کمشنر مع میم صاحبہ اور دو بچے کپتان
تھربرن صاحب مع میم اور بچے کے اور اُنکی میم صاحبہ کے اور ہونے والا تھا اور کپتان ڈاسن صاحب
مع میم اور چار بچے کپتان بی صاحب مع میم اور اُنکی سالی مع پانچ بچونکے لفٹنٹ براڈفورڈ صاحب
اور میم ہرسٹ صاحب مع میم اور بچے اور ایڈورڈ اور مین اور ایک بچہ اسقدر تو ہم آدمی تھے مگر
ہمارے ساتھ کسی کے کچھ کھانا سواے دو بکس ارو روٹ جو ایک قسم کا کھانا ولایتی ہوتا ہے
اور قدرے چاے کے موجود نہ تھا اُن دو بکس مین سے ایک میرے پاس تھا اور دوسرا
بی صاحب کی میم کے پاس الغرض تین روز تک ہمکو فاقہ تھا کیونکہ ارو روٹ تو بچونکے واسطے
ہمنے رکھ چھوڑے تھے اور کوئی کوئی میم کسی وقت کچھ اُسمین سے کھالیتی تھی ہم باقی ماندہ کو کبھی
نان اور نیم پختہ ملجاتی تھی اسپر بھی زیادہ سختی یہ تھی کہ گرمی کشتی پر شدت تھی اور ہم مین سے
کسی کے پاس دوسرا جوڑا یا پارچہ پوشیدنی کا نہ تھا اور اگر کسی کے پاس کوئی شے زائد بھی تھی
تو وہ مفسدین نے لوٹ لی تھی ایک شب ہماری کشتی کو مفسدین نے روکا اور ہم وہان سے
کچھ خوش آمد اور کچھ پیشکش کرکے بھگ گئے مگر انھون نے دوسرے گانوٗن والونکو اطلاع ہمارے
آنے کی دی اور انھون نے کشتی گرفتار کرکے کنارے پر لگا دی اور طلب کا ہاتھ دراز کیا وہ
قریب دو سو آدمیونکے تھے اور اُنکا سردار بھی اُنکے ساتھ تھا جو کچھ انھون نے طلب کیا اور ہمنے

پاس موجود تھا وہ ہمنے اُنکو دیا کپتان اور صاحب نے سردار کو بخوشی آمد اور چاپلوسی کہا کہ ہم تمہارے اختیار مین ہین چاہو مار و چاہو زندہ رکھو مگر ہمارے مارنے سے تمکو کچھ فائدہ نہین ہے آیندہ تمکو اختیار ہے غرض ایسی خوشآمد آمیز باتون سے سردار مذکور بہت خوش ہوا اور اُسنے ہمکو چھوڑ دیا مگر یہ کہا کہ کپتان ریڈ صاحب ایک چٹھی اس مضمون کی لکھ دین کہ اُنسے یہانکو ئی کسیطرح پر مزاحم نہین ہوا ہے یہا ںسے روانہ ہو کر راستہ قلیل طے کیا تھا کہ صلاح قرار پائی کہ آگے جانا مناسب نہین اور بہتر ہے کہ بابو مان سنگھ کے قلعہ مین چندے اقامت کرین غرض وہان گئے اور پانچ روز تک بطور مہمان اُنکے کارخانے مین دال روٹی کھاکر بسر کرتے رہے اور بباعث تعفن اور غذا ے مختلف کے اکثر بچے بیمار ہو گئے بلکہ نوبت یہانتک ہوئی تھی کہ اگر چندے دیگر وہان اور قیام ہوتا تو مین اس بیان کے کرنے سے محروم رہتی یعنی مین نہ زندہ ہوتی اور نہ یہ حال لکھتی القصہ ہم مین سے کسی کو باعث نہ معلوم ہوا کہ راجہ نے ہمکو اتنے دن اپنے پاس کیون رکھا مگر بعد ازان کچھ ملاح اور سپاہی ہمراہ دیکر روانہ کیا مگر یہ سپاہی ایسے تھے کہ جب کوئی وقت آتا تھا تو وہ کنارہ کش ہو جاتے تھے جب ہم قلعہ سے روانہ ہوے تو ایک مقام پر جسکا نام یجور تھا پہونچے وہان ہماری کشتی کو مفسدین نے روکا اور جو افسر سپاہ راجہ سنے ہمارے ساتھ کیا تھا اُسنے ہماری حفاظت کے واسطے اقرار ڈھائی سو روپیہ کے دینے کا کیا جب ہماری کشتی روکی گئی تھی تو ہم سب کشتی مین چھپتے پھرتے تھے اس دارو گیر مین رووڈ ٹائیدو صاحب اور متھیوس صاحب تو مارے گئے مگر تو تیسر صاحب بچ رہے فقط

اوریا

پسانا صاحب مع گرنتھ صاحب جو اُس مقام سے فراری ہو کر جان بہ سلامت لیگئے تھے اسطرح حال ہنگامہ مقام اوریا جو بتاریخ ۱۴ ماہ جون واقع تھا بیان کرتے ہین —

ہنگام قریب آنے مفسدین جھانسی کے راقم مع اپنے اور گرنتھ صاحب کے عیال واطفال کے بتاریخ ۱۴ جون یہان سے روانہ ہوا اور مین نے یہ سمجھا تھا کہ میری والدہ کو بہ لباس ہندوستانی کوئی نہ شناخت کر سکیگا مگر ہمارے بر قنداز دن نے اُسکو پہچان کر قتل کیا ہیک صاحب جو اس صدمے سے دیوانہ وار پھر رہا تھا اُسکو بھی مفسدین نے گرفتار کر کے قتل کیا اور ڈوبل صاحب

اور اُنکے عیال و اطفال کو مفسدین نے ایک گاؤن سے لاکر یہان جو وہ پناہ گیر ہوے تھے اور بمقام جوک متصل کالپی لیجاکر رہا کیا مگر وہ سب تمازت آفتاب اور ماندگی سفر سے جان بر نہوے الا اُنکا ایک فرزند زندہ رہا۔

گوبسرا ے راؤ نے اس ضلع کا قبضہ کرلیا ہے اور اپنے عہدہ دار مقرر کیے ہین اور مہاجن اور متمول باشندون سے روپیہ بہ زبردستی لیتا ہے اور اُسکے بیٹے نے جسنے کالپی وغیرہ پر داخل کیا ہے مشہور ہے کہ اُسنے صرف باشندگان کالپی سے تیس ہزار روپیہ وصول کیا ہے۔

مصیبت اب یہ ہوئی کہ ہم اُس کمپنی مفسدین کے ہاتھ گرفتار ہوے جو خزانہ لیکر گوالیار کو جاتی تھی صورت اُسکی یہ ہوئی کہ ہم بمقام کوداری مقیم تھے اور کمپنی مذکور آکر بمقام باگرہ فروکش ہوئی اور بفور سننے اس خبر کے کہ ہم فلانے مقام پر ہین وہ دوڑ پڑے اور یہان آکر ہمکو گرفتار کرکے لیگئے اور ہمکو قید رکھا جو مال و اسباب ہمارے پاس تھا سب لوٹ لیا وہان سے رہا ہوکر جو ہم روانہ ہوئے تو راؤ صاحب کے آدمیون نے ہمکو گرفتار کرکے مقام اوریا مین لاکے جب مفسدین للت پور یہان آئے تو ہمکو اُنکے حوالے کردیا مگر شکر خدا کہ اُسکے احسان سے ہم سب کی جان بچی رہی بعد ازین راؤ کے بیٹے مسمی تاتیا نے جو کالپی مین تھا ہمکو گرفتار کیا اور چاہتا تھا کہ ہمکو بمقام کانپور پاس نانا راؤ کے روانہ کرے کہ ایسے مین خبر شکست نانا راؤ کی اُسکے پاس پہونچی اور ہماری روانگی نہوئی اس خبر کے بعد ہمپر کچھ کچھ رعایت بھی ہونے لگی اور ہم بطور قیدی نہ بطور مظلوم رہنے لگے مین نے ایک ترکیب نکال کر چٹھی اپنے حال کی بخدمت جنرل نیل صاحب بمقام کانپور روانہ کی اُسکے جواب مین صاحب ممدوح نے کئی پروانے بنام راؤ مذکور اس مضمون کے جاری کیے کہ ہمکو روانہ کانپور کرے راؤ مذکور تامل کیا مگر جب اور کچھ بن نہ آیا ناچار ہمکو روانہ کیا اور ہم تاریخ ۱۴ ماہ حال (شاید ماہ اگست سے مراد ہو) بمقام کانپور بہ سلامت وارد ہوے۔

کوہ آبو

سپاہ جودھپور رجمنٹ نے جو یہان تعینات تھی بتاریخ ۲۱ ماہ اگست درمیان چار اور پانچ بجے صبح کے ہنگامہ برپا کیا صورت اسکی یہ ہوئی کہ کپتان ہال صاحب کمانڈنٹ نے اس سپاہ کی ایک کمپنی کو حکم دیا کہ مقام ارنپورہ سے بمقام انبدرا روانہ ہو اور یہ بھی کہا کہ ہم بھی مقام مذکور مین شامل ہونگے

اور وہانسے ایک گانوٗن پر جو متصل مقام مدار کے راستہ ڈیسا پر واقع ہے چڑھائی ہوگی کیونکہ اسجاے چند ٹھاکرون نے غارتگری شروع کی ہے یہ سب بستم اگست کمپنی مذکور بمقام انندرا و اردچوئی یہ مقام دو میل کے فاصلے پر گھاٹ یعنی دامن کوہ سے اور سات میل چھاؤنی سے واقع ہے اُسی شب بست قریب ۵۷ سپاہی کمپنی مذکور کے کوہ متصلہ پر چڑھ گئے اور وہان جاکر اپنے باقی ماندہ سپاہیونکو طلب کیا اور کہا کہ ہنگامہ برپا کرکے تمام انگریزونکو قتل کرو۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ بوقت نواخت پانچ گھنٹہ صبح روز دوم یہ سپاہی اور گروہ مین تقسیم ہو گئے اور بارک سپاہ مقیم اور کپتان ہال صاحب پر حملہ آور ہوے اس صبح کو ایسی تاریکی اور کوہرا ایسا بھاری تھا کہ پندرہ گز کے فاصلے کی چیز نظر نہ آتی تھی جو سپاہ کہ بارک مین تھی وہ سب متعجب ہوئی کہ یہ کیا ہوا اور گولیان دیوار ہاے مقام کو پھوڑکر ادھر آنے لگین اس سپاہ نے بزدلی ہر چہ تمام ورد پہنی اور دروازے اور دریچے سے گولی مارنی شروع کی اور ایسی غلولہ بازی کی کہ مفسد میدان پر پیٹ سے فراری ہوے اور ایک اُنمین کا مجروح وخستہ وہان پڑا رہا اور تمامی مجروحین کو وہ اٹھاکر لیگئے کوئی سپاہی ۸۳ رجمنٹ کا زخمی نہوا اور یہ باعث نہایت استعجاب کا ہے اور وہ گروہ جو کپتان ہال صاحب کے قتل کے واسطے گئے تھے اُسی پر آمدہ کوٹھی مین کھڑے ہوکر براہ دروازہ ہاے مکان گولی مارنی شروع کین مگر کپتان صاحب مع عیال واطفال ایک اور راہ سے نکل کر مکان اسکول گھر مین بہ سلامت پہونچگئے تھے جنرل لارنس کے بیٹے آئے لارنس صاحب نے جب آواز بندوق بجانب کوٹھی کپتان ہال صاحب کے سنی تو وہ خود براے تفتیش احوال اُسی سمت کو روانہ ہوے راستے مین مفسدین نے اُنکو دیکھکر بہ غلولہ تفنگ زخمی کیا مگر شکر خدا کا کہ زخم شدید نہین ہے بعد ازین مفسدین بجانب بازار روانہ ہوے اور بازار کو لوٹ کر جیلخانے مین جو پانچ قیدی تھے اُنکو رہا کرکے ڈاک بنگلے کو توڑ ڈالا اس عرصے مین اکثر باشندے شہر کے اسکول گھر مین آگئے اور تھوڑی سپاہ بھی واسطے حفاظت کے وہان پہونچ گئی اب یہ صلاح قرار پائی کہ قیام گاہ مفسدین دریافت کرنا چاہیے اور یہین خیالی کپتان ہال صاحب ایک گروہ سپاہ کا ہمراہ لیکر اسکول سے بجانب دفتر ایجنٹی روانہ ہوے جب قریب دفتر مذکور کے پہونچے تو ایک گروہ مفسدین بسر گروہی ایک شخص سوار جو غالب ہے کہ

اودان سنگھ تھا نظر پڑا اہمین مین گولیان چلین اور مفسدین پسپا ہوے مگر افسوس کہ بخیال حفاظت بارک و اسپتال و اسکول گھر کے اُنکا تعاقب نہوا اگر مفسدین بھی بعدازین وہان نہ ٹھہرے اور نہ پھر کبھی نظر آئے مفسدین وہان سے فراری ہوکر بمقام انندرا وارد ہوے اور مقام مذکور کو لوٹ کر اور گاڑی ہاے باشندگان کوہ آبو گرفتار کرکے اُنپر مال غارتگری بار کرکے بجانب بھرود روانہ ہوے مگر تعجب یہ ہے کہ کسی صاحب کا بنگلہ نہ لٹا اور اکثر بنگلو نمین تو مفسد گئے بھی نہ تا شام سب صاحب اسکول گھر مین جمع ہوے اور ہر چند مکانمین قلت تھی اور یہ بھی خیال تھا کہ شاید بوقت شب کچھ شغل کرتا ہو اور اسی لحاظ سے تمام شب گشت اور رد و بدل کرتے رہے مگر تمام شب بہ آرام گذری اور کوئی مفسد پیدا نہوا۔

اس ہنگامے مین صرف ایک صاحب یعنی لارنس صاحب بیٹا کرنیل لارنس صاحب کا زخمی ہوا مگر زخم خفیف زانو سے جب پر لگا ہے اور شام تک جتنے صاحب لوگ پہاڑ پر تھے سب آکر اسکول گھر مین جمع ہوے اور بخیال اسکے کہ شاید شب کو کچھ معرکہ رونما ہو بہ آمد سنے کے گرد ایک دیوار کھینچکر اسمین سوراخ کیے مگر مفسدین بہت ہوشیار تھے اور دوبارہ اُدھر کو نہ آئے جب یہ ہنگامہ ہوا اُسوقت ۱۶۵ انگریز کوہ مذکور پر موجود تھے اسمین سے چھبیاآٹھ صاحب بیمار بھی تھے مگر اگر تاریکی نہوتی تو مفسدین کی سزادہی کو کافی تھے۔

بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مفسدین کوہ آبو سے باربرداری وغیرہ لیکر بجانب اربنورہ روانہ ہوے کیونکہ اُنکی چھاؤنی کی جگہ ہے۔

اور یہ جو دس نفر انگریزان مع زن و بچہ وہان ہین اُنکی جانب سے بڑی فکر ہے۔

ایک گارد ۷ ارجمنٹ ہندوستانی کا جسمین پندرہ سپاہی بھی کمسریٹ کے گودام پر تعینات تھے اُنکے ہتھیار رکھین لیے گئے اور جب اُنکے اسلحہ کو دیکھا تو بندوقین بھری ہوئی تھین مگر یہ نہین معلوم کہ اُنکا ارادہ فساد کا تھا یا نہین لیکن اُنکا نایک اسطرح گستاخی سے پیش آیا تھا کہ اُسکے ہاتھ مین ہتھکڑی ڈالی گئی اور اُسکے خلاف اکثر قصورات ثابت ہوتے جاتے ہین باقی سپاہی جسقدر تھے سب پہاڑ سے اُتار دیے گئے۔

سلطان پور اودھ

یہان شہرت یہ ہوئی کہ ایک بڑا گروہ مفسدین کا سلطان پور کو آتا ہے یہ خبر سنکر سب ولایتی انگریز وغیرہ
جو تینتالیس شمار مین تھے دو مکان مین آکر جمع ہوے اور انمین جتنے صاحب لوگ تھے انھون نے
یہ سمجھ لیا تھا کہ اگر مفسد آئین تو ان دونون مکانون مین وہ جان بچا سکینگے مگر یہ خبر غلط نکلی اور اندیشہ
رفع ہوا بعد ازین ان سب نے یہ ارادہ کیا کہ یہان سے فرار ہوجانا بہتر ہے الغرض وہ سب بجانب
الہ آباد روانہ ہوے تاریخ روانگی انکی ۷ جون تھی اور اس تاریخ کو تمام سپاہ موجودہ برسر ہنگامہ پردازی
تھی مگر کوئی انکی روانگی مین مزاحم نہوا بلکہ بارہ سوار اور کچھ بندوقچی حفاظت راہ کے واسطے
انکے ہمراہ ہوے۔

ایک صاحب اس گروہ مین سے حال راستے کا اسطرح پر بیان کرتے کہ ہم شب روانگی تو بخیر و عافیت
روان تھے مگر جب بوقت نواخت تین گھنٹہ صبح ہم سب ایک مقام پر واسطے تبدیل کرنے سوارون
کے قرار گزین ہوے تو وہان کے اہالیان پولس نے ہمکو اطلاع دی کہ پاؤ گھنٹہ ہوا ہوگا کہ ایک
بڑا گروہ مفسدین کا اسی راہ سے گذر کر گیا ہے اس خبر نے ہمارا اندیشہ دوبالا کیا اور ہم وہانسے
آگے بڑھے ایک اور دریاے متصل پرتاب گڈھ کے طے کرنی تھی اسکو ہم کرتے تھے کہ جس سواری
مین مین اور میرا لڑکا تھا وہ پانی مین ٹوٹ کر رہ گئی اسی عرصے مین مین نے دیکھا کہ کچھ ہندوستانی بھی
عبور کر رہے ہین انکو مین نے اشارے سے بلایا وہ میرے پاس آئے اور میرے کہنے کے بموجب حکم
آپ مین میری مدد بھی انھون نے کی ہر چند ایک نے انمین سے اول یہ کراہیت میرے لڑکے کی
طرف دیکھا اور پھر ہنسا اور اسکو اٹھا کر پار پہونچایا اسکی کراہیت کی وجہ مجھے ایک معلوم ہوئی اور
وہ یہ تھی کہ وہ ہندو تھا اور اسکو جو میرا لڑکا گود مین اٹھانا پڑا اسواسطے شاید اسکے دل مین کراہیت
آئی تھی مگر خیال کرنیکا مقام ہے کہ جب ہم عبور دریا کر چکے وہان ہمنے سنا کہ یہ لوگ جنھون نے میری
مدد کی تھی یہ قیدی جیلخانہ الہ آباد کے تھے اور کچھ عجب نہین تھا اگر وہ بجاے امداد کچھ فساد یا شرارت
برپا کرتے مگر شکر خدا کہ وہ ایسی حرکت سے باز رہے اور یہ بھی ہمنے سنا کہ الہ آباد قبضۂ مفسدین
مین ہے اور تمام شہر مین لاشین کشتون کی پڑی ہین یہ سنکر اب ہم اس ششش و پنج مین ہوے کہ کدھر
جائیے کیونکہ الہ آباد تو اسی شب ہم پہونچنے کو تھے مگر یہ حال سنکر وہانکے جانے کو بھی دل راضی
نہوتا تھا آخر کار یہ صلاح قرار پائی کہ مقام پرتاب گڈھ چلکر کچھ تجویز مناسب کیجاویگی یہ قرار دیکر

وہانسے روانہ ہوئے اور دار یوتاب گڈھ ہوکر تجویز سواری کی کرکے عزم بنارس کیا اس مقام
پر ہکو قریب ایک گھنٹہ کے عرصہ ہوا تھا کہ بابو گلاب سنگھ نے یہ کہلا بھیجا کہ گروہ مفسدین ہماری جانب
آتا تھا اور اگر سب صاحب اُسکے قلعہ مین اجاوینگے تو وہ بدل ہماری حفاظت کریگا اس پیغام سے
بعضونکی رائے تو یہ ہوئی کہ اسکے پاس جانا مناسب نہین شاید اس پیغام مین کچھ دغا ہو گر باقی
ماندہ کی رائے مین اُسکے قلعہ مین جانا واجب تھا کیونکہ اُنھین کی یہ رائے تھی کہ اگر اُسکے
پیغام کو نہ مانین تو گویا اُسکی بے اعتباری ظاہر ہوگی اور ایسے وقت مین یہ امر مناسب نہین سوائے
اسکے جس مکانمین ہم گئے وہ اس قابل بھی نہ تھا کہ اگر مفسدین آجاوین تو کسیطرح کا ہمارا بچاؤ
اُسمین ہو ایسے لیسے امور سے ناچار ہوکر ہم سب اُسکے پاس گئے اُسنے از حد خاطر داری کی
اور ہر طرح کی حفاظت کا اقرار کیا مگر ایک آدمی گھنٹہ کے بعد آیا اور آکر کہنے لگا کہ مفسدین
بہت ہین اور اُسکے پاس اسقدر جمعیت نہین کہ وہ انکا مقابلہ کرسکے اسواسطے بہتر ہے کہ سب صاحب
بنارس کو چلے جاوین اور کہا کہ سواری اور سپاہی ہمراہی کا سرانجام بھی وہ کردیگا القصہ سامان
روانگی طیار ہوا اور ایک صاحب کی بگھی کے پائدان اپنے لڑکے کو مین گودمین لیکر جابیٹھا میرا لڑکا
آج بہت بیمار تھا یہانتک کہ اُس سے کھڑا نہین رہا جاتا تھا غرضکہ جب سب سوار ہو چلے تو یہانسے
روانہ ہوئے اور تھوڑی دور چلکر جو صاحب لوگ آگے تھے اُنکو کچھ سوار ملے اور طلبگار روپیہ کے
قریب تین سو روپیہ اُنکے پاس ایک تھیلی مین تھا وہ تھیلی اُنھون نے پھینکدی اور ادھر تو بہ لوگ
بہ کو اسکے اُٹھانے مین مصروف ہوئے اور ادھر ہم وہان سے روانہ ہوئے مگر اس روپیہ کے
پھینکنے سے ایک اور بڑی خرابی رونما ہوئی یعنی صدہا دیہاتی تلوار اور برچھیان لیکر ہمارے
درپے ہوئے بلکہ کچھ آدمیوں نے اکر جس بگھی مین مین تھا اُسکو پکڑ لیا مگر جب صاحب مالک بگھی نے
اپنی شمشیر نیام سے کھینچی وہ سب بگھی چھوڑکر پراگندہ ہوگئے اور ہم وقت کو غنیمت سمجھکر وہانسے
پراہی پیشتر ہوئے ۔
باقی جتنے صاحب ہمارے ساتھ تھے وہ سب گرفتار ہوگئے اور اُنکے ساتھ جتنا مال اسباب
تھا وہ بھی مفسدین کے قبضے مین آگیا مین نے دیکھا کہ ایک سوار نے ایک صاحب کو گھوڑے
سے نیچے پھینک دیا اور ایک دوسرے صاحب کے اوپر حملہ آور ہوا اس صاحب نے دلمین

یہ خیال کیا کہ ہم سب قتل ہو گئے اُسکو اسلئے اُسنے بچاسے اسلئے کہ مفسدین کے ہاتھ گرفتار ہوجانا
ایک چاہ مین جو متصل تھا کود پڑا اور چاہا کہ وہان غرق آب ہو مگر ہو نہ سکا اسی عرصے مین جب
مفسدین نے اُسکو چاہ مین گرتے ہوے دیکھا تو وہ بھی وہان گئے اور اوپر سے پتھر مارنے
شروع کیے اِن پتھرون سے بھی جب وہ نہ مرا تو اُنھون نے ایک رسی ڈالی اور اُسکو اوپر
کھینچا اور باہر لاکر بہت سخت و سست کہنا شروع کیا اور کہا کہ کہو اب بہشت مین جاؤگے یا کہین
اور یہ تبلاؤ کہ تمھارا کون سا عضو ادل کاٹین غرض ایسی ایسی باتین اُنکو بہت سی کہتے رہے اِس
عرصے مین ہم وہان سے دور نکل گئے مگر جہان جاتے تھے یہی سُنتے تھے کہ ہر طرف مفسد
جمع ہین ایک صاحب ہم مین ایسے تھے کہ بغیر صلاح یا مشورہ کے تنہا گانون مین چلے جاتے
تھے تاکہ وہان کچھ امن ملے مگر بجاے حفاظت کے صدہا دیہاتی اُنکے تعاقب مین ہم پر آکر جمع
ہوتے تھے الغرض سب سے بچتے ہوے ہم روان تھے اب گھوڑونکا یہ حال ماندگی سے ہو گیا
تھا کہ اُنکے پا حرکت سے باز رہتے تھے اور بگھی اُنسے نہ کھنچتی تھی اِس میدان ریگ بھی بہ کثرت
تھی اور یہ موقع آپنا تھا کہ کوئی کسی کی خبر نہ لیتا تھا آخر کار ناچاری ہمنے بگھی چھوڑ دی اور پیادہ
پا چلنا شروع کیا مگر میرا لڑکا کہ دو دن سے گرسنہ تھا چل نہ سکتا تھا مین صاحب کی بگھی پر مین سوار
تھا وہ صاحب بھی میرے ساتھ پیادہ چلتے تھے اور انھین نے اِس موقع پر میری مدد بھی
کی یعنے میرے لڑکے کو گود مین لیکر دور تک چلے مگر نہایت ماندے ہو گئے ناچار مین نے اُسکو
اپنی پشت پر بٹھایا اور روان ہوا اب حال یہ تھا کہ ایک تو اندیشہ جان اور دوسرے ماندگی
راہ اور تیسرے لڑکا پشت پر اور چوتھے ریگ گرم یہ کہ تمام پیر اسمین ڈوبتا تھا چلنا یہ سب
تکالیف گوارا کرنی پڑین کیونکہ سواے اِن دو امور کے اور کچھ نہوتا تھا کہ یا تو یہ سب گوارا ہون
اور یا تنہا پیچھے رہتا ہون اور تنہا رہنے سے سب کے ساتھ رہنا بہ سبب بلکہ ضروری معلوم
ہوتا تھا ؎

اسیطرح غرض کہ تمام روز بسر کیا وقت شام ایک باغ انبہ مین پہونچے اور وہان خیلے مکث کیا
تمام باشندے آکر گرد جمع ہو گئے اور ہمنے یہ سمجھا کہ اب زندگی دشوار ہے مگر اسی عرصے مین ایک
سوار آیا اور آکر کہنے لگا کہ مین ایک صاحب کو بچا کر ابھی پرتاب گڈھ سے لایا ہون اُسکے ساتھ

ایک رشتہ دار بابو گلاب سنگھ مسمی اجیت سنگھ بھی تھا اور اُسنے کہا کہ اگر تم بھی ہمراہ چلو تو تمہاری حفاظت
گلاب سنگھ کے قلعے مین بخوبی ہوسکیگی اب خیال کرنا چاہیے کہ یہ بات کس مشکل سے قبول ہو سکتی ہے کیونکہ صبح تو
ایسی کج خلقی سے ہم سبکو اُسنے اپنے قلعے مین سے نکالا تھا اور شام کو اس پیغام کا آنا اور ہماری طرف سے
قبول ہونا کیسا مشکل اور بیرون از قیاس تھا مگر بخیال اسکے کہ شاید ہماری کوئی صورت حفظ جان کی ہو اور یہان تو
اسکا ہونا غیر ممکن تھا کیونکہ سب دیہاتی جمع تھے اور سب لوگ بدخواہ ہوگئے تھے ہمنے اس پیغام کو منظور کیا
اور اُسکے ساتھ روان ہوے اور یہ سوچتے تھے کہ ایکبار اور ہندوستانی کی حفاظت مین چلتے ہین آئندہ
جیسا ہونا ہوگا ویسا ہوگا اب اجیت سنگھ مذکور نے اپنی طرح پر ہماری نہایت خاطرداری کی ہمکو شربت
پلایا بعد کھانے کو دال اور چپاتی دی اور ہمارے بستر کے واسطے اپنے دیہہ سے کپڑے طلب کیے
مگر وہ ایسے تھے کہ اگر ایسا وقت نہوتا تو شاید ہم انکو ہاتھ بھی نہ لگاتے مگر اب بمجبوری انھین کو لینا پڑا اور
خالی زمین سے انکو بہتر تصور کیا اور ہم سب نے بستر برابر برابر لگائے اور انپر سوئے اکثر صاحبونکا تو
یہ حال تھا کہ اب ہم دوسرے روز آفتاب کی صورت نہ دیکھینگے یعنی شب کو قتل کیے جاوینگے مگر ہم نے شب
اپنی حفاظت کے واسطے کوئی سو گیا یا نہ ہمین سے ایک آدمی تابہ پرتاب گڈھ روانہ کیا کہ وہان
جاکر دریافت کرے کہ ہمارے ہمراہی جتنے صاحب سابق مین تھے وہ سب قتل ہوے یا زندہ ہین
یہ شخص دوسرے روز واپس آیا اور آکر اُسنے اطلاع دی کہ سب صاحب زندہ ہین مگر بابو گلاب سنگھ
کی قید مین ہین اور بابو نے کئی مرتبہ اُنسے اقرار کیا کہ مین چھوڑ دونگا مگر ابھی تک چھوڑا نہین ہے اور اگر
کوئی صاحب تم مین وہان جاوے تو وہ سب آجاوینگے یہ سنکر ایک صاحب طیار ہوے مگر ہمنے یہ
خیال کیا کہ اگر وہ جاوینگے تو زندہ نہ آوینگے اسلیے انکو جانے سے ممانعت کی اور ہرچند انکی مرضی کے
خلاف تھا مگر ہمنے نہ جانے دیا تھا اسکے پہنچکر دوسرے روز سب قیدیان مذکور ہمارے پاس آگئے اسکے بعد
اجیت سنگھ مذکور نے ہمکو پانچ روز اور اپنے پاس رکھا مگر اب ہماری خورد و نوش کی فکر اُسنے کم کر دی تھی
بلکہ ایک وقت ترک کر دی تھی دو صاحب اور ہمراہی اب یہان سے بدین خیال روانہ ہوے کہ جاکر حال
راستہ الہ آباد کا دریافت کرین اگر صاف ہو تو یہانسے روانہ ہو جاوین مگر چند میل راہ طے کر چکے تھے
کہ مفسدین نے انکو آگھیرا یہ حال دیکھکر وہ بھاگے اور بمشکل تمام جان بچا کر واپس ہمارے پاس آئے
اب ہم ازحد تنگ تھے اور ہمنے تین آدمی مع چٹھیات الہ آباد کو روانہ کیے مگر کوئی ہمین سے واپس نہ آیا آخرکار جب

ہو کر سوار ہمراہی کو جو نمک حلال تھا آمادہ جانے الہ آباد پر کیا اور وہ بھی اس امر کو قبول کرکے اور اپنے تئیں بلباس فقیرانہ بنا کر اور چٹھی لیکر راہی ہوا اور الہ آباد میں پہونچا چٹھی مذکور صاحب کلکٹر کو دی صاحب ممدوح نے ایک پروانہ بنام اجیت سنگھ بدین مضمون جاری کیا کہ سرکار کو بخوبی معلوم ہے کہ تمہارے پاس ننانویں انگریز زن و مرد اگر انمین کسی کو کچھ ہوا تو تم اُسکے ذمہ دار ہو اور اگر تم انکو بحراست و سلامت الہ آباد تک پہونچا دو گے تو تمکو انعام قرار واقعی ملیگا اس پروانہ نے بڑا کام کیا اب اجیت سنگھ ہماری از خاطر داری کرنے لگا اور ہمارے واسطے سواریوں کی تجویز بھی کی اور دو بندوقچی ہماری ہمراہی کے واسطے ملازم رکھے تا ہم راہ امن سے بو بالا بالا راستہ عام و دیہات سے بچتی جائیں اسواسطے گھوڑے اور شتر ہماری سواری کے واسطے طیار ہوے کچھ ہم عورتیں بغیر زین زنانہ کے گھوڑوں پر سوار ہوئیں اور کچھ جنکے ساتھ بچے تھے وہ شتر پر اسطور سے سوار ہوئیں کہ انکے بستر پشت شتر پر باندھ دیے اور وہ اسمیں بیٹھیں مگر باعث کم ہونے رسّی کے بندش درست نہ تھی اور حرکت جو انکو ہوتی تھی اُس سے انکے بچے انکو زیادہ صدمہ پہونچاتا تھا اور وہ زار زار روتے تھے مگر انکا کچھ چارہ نہ تھا اور وہ تمام شب اسی طرح روتے رہے اور میرا لڑکا بھی ایک اونٹ پر سوار ہوے اُسپر سوائے کجاوہ چوبین کے اور کچھ نہ تھا اُس سے مجھے اور میرے لڑکے کو بھی نہایت تکلیف ہوئی بلکہ کئی مرتبہ ناچار ہو کر میں شتر پر سے اُتر کر اور لڑکے کو ساتھ لیکر کئی کوس پیادہ پا چلا رات تو اس تکلیف سے بسر کی مگر روز جب روشن ہوا تو اور زیادہ تکلیف ہوئی یعنی شدت تمازت آفتاب و عدم دستیابی سایہ و حرارت ریگ راہ اور بھی رنج دیتی تھی غرض کہ افتان و خیزان ہم پل الہ آباد تک پہونچے وہاں دیکھا کہ نہ کوئی سپاہی اور نہ کوئی توپ وغیرہ موجود ہے سب تو پیں مفسدین لیگئے تھے اور ہماری حفاظت کے واسطے بھی کوئی سپاہی قلعے سے نہیں آیا اب سوا اسے حافظ حقیقی کے اور کوئی محافظ نہ تھا اور خدا ہی جانتا ہے کہ کس اندیشہ میں ہمنے عبور دریا کیا اور بعد نواخت دو گھنٹہ روز ہم قلعے میں وارد ہوے جسوقت وہاں پہونچے تو ماندگی راہ و تشنگی سے ہم سب نیمجان ہو رہے تھے یہاں ہمکو ایک خیمہ رہنے کو ملا اور یہ حکم ہماری نسبت جاری ہوا کہ یہاں کسی کے رہنے کا حکم نہیں ہے اسواسطے ایک جو جہاز خالی کلکتہ کو جاویگا اُسمیں سوار ہو کر سب کو کلکتہ جانا ہوگا تعمیل حکم کے سوا اور کچھ چارہ نہ تھا اور اگر کپتان جہاز مہمان نوازی نہ کرتا اور سب کو کھانے کو نہ دیتا تو ہم سب گرسنگی سے راہ ہی میں مرجاتے پیاسے روانہ ہو کر چوبیس روز میں ہم براہ سندربن کلکتے میں

وارد ہوئے اور یہان چند روز خیرات خانہ مین رہے اور کچھ بوسیدہ اور کہنہ کپڑے اور بیس روپیہ نقد واسطے اخراجات ضروریہ کے یہان ہمکو ملے —

اورنگ آباد

ایک سپاہی متعلقہ توپخانہ اور ایک سپاہی رجمنٹ پیادگان مین سے ہر وقت درپئے برانگیختہ کرنے اور ترغیب دینے اور سپاہیونکے جو مقام ہذا مین مقیم تھے رہنے شدہ شدہ یہ ہوا کہ تمام سپاہ اورنگ آباد آمادۂ فتنہ پردازی ہو گئی اور چونکہ انگریزی فوج یہان اسقدر نہ تھی کہ سپاہ مذکور کے ہتھیار لیتی اور یا انپر غالب آتی لہذا انھون نے تجاہل کو کام کیا اور اسطرح اُنسے آمیختہ رہے کہ سپاہ مذکور کے دل مین یقین بدگمانی کا اُنکی طرف سے متمکن نہوا —

بتاریخ ۲۳ ماہ جون جنرل ووڈبرن صاحب کا برگیڈ یہان وارد ہوا اور اب یہ تجویز قرار پائی کہ مفسدہ کو کلیۃً دفع کرنا مناسب ہے بدین خیال برگیڈ مذکور کو وہان لیگئے جہان سوار فوج نظام کی چھاؤنی تھی اور وہان پہونچکر سوارونکو حکم ہوا کہ اپنے ہتھیار دیدو اس حکم کی تعمیل سوا ایک تروپ کے اور سب نے کی —

جنرل صاحب نے اس تروپ کو حکم دیا کہ دس منٹ کی مہلت تمکو دیجاتی ہے اس عرصے مین اپنا نیک و بد سمجھکر جیسا تمھارے دل مین آوے ویسا کرو اسپر بھی جب اُنکا ارادہ نہ پایا تو توپخانہ کو حکم گولہ اندازی کا ہوا ایک فیر مین چند سوار تو کام آئے اور باقی فرار ہو گئے اُنکے تعاقب مین ذرا دن روانہ ہوا مگر بباعث ماندگی راہ کے زیادہ تعاقب نہو سکا مگر تاہم قریب بارہ سوار انھون نے بھی مارے اور مفرورین کی شامت ایام سے اُنکو راستہ شہر کا ملا جب شہر مین آگئے تو شہر والون نے اُن سب کو گرفتار کر کے حوالہ سرکار کر دیا اور سرکار نے سرغنہ مفسدین کو سزا قرار واقعی دی تا کہ اورون کو عبرت ہو —

مندراس

بتاریخ ۱۸ ماہ اگست اُس رسالہ کشادہ مندراس حاطہ نے جسکو حکم تھا کہ ہمراہ اور فوج مندراس کے جسکو کایم مندراس کہتے تھے کلکتہ کو روانہ ہو فساد برپا کیا اس فوج نے خود درخواست دی تھی کہ ہمکو کچھ خدمت کرنے کا بخلاف سرکشون کے حکم ہو اور برطبق اُسکے وہ بمقام بنگلور رہے

روانہ ہوکر بمقام مندراس آئے تھے کہ یہان سے کشتیون پر سوار ہوکر روانہ کلکتہ ہون اثنائے راہ مین جب وہ بمقام ستری پورمٹور جو بفاصلہ ۲۶ میل مندراس سے واقع ہے وارد ہوے تو انھون نے درخواست دی کہ اگر تنخواہ اور بھتہ اور پنشن موافق احکام ۱۸۳۳ء کے مقرر ہو تو ہم آگے جاوینگے ورنہ میدان کارزار نہ دیکھینگے کیونکہ تعداد تنخواہ وغیرہ سنہ مذکور کی تعداد حال سے زیادہ اور فائدہ بخش سپاہ تھی ایسے وقت مین اسطرح کی درخواست بہت رنج افزا و فکر آمیز حکام تھی مگر تاہم چند افسر ڈاک پر سوار ہوکر واسطے تصفیہ اس مقدمہ کے بمقام مندراس روانہ ہوے اور وہان جاکر گورنر بہادر کو اطلاع دی نواب گورنر بہادر نے اقرار سفارش کرنے کا بخدمت نواب گورنر جنرل بہادر کلکتہ کے کیا اور افسران مذکور بمقام ستری پورمٹور واپس آئے اور سپاہ سے کہا کہ تمھاری درخواست نواب گورنر بہادر مندراس نے منظور فرمائی یہ سنکر سپاہ مذکور روانہ آیندہ ہوئی اور بمقام پونا ملی جو بفاصلہ ۱۳ میل مندراس سے ہے اگرچہ راز نہفتہ آشکارا کیا اور کہا کہ ہم کسیطرح آگے نجاوینگے اور اپنے ہموطنون کے مقابلہ مین جنگ نہ کرینگے قدرت خدا کا تماشا دیکھنا چاہیے کہ اسیوقت دو توپین اور کچھ گولنداز مقام پونا ملی مین وارد ہوئے اُنکے آنے سے ایسی تقویت ہوئی کہ اُسیوقت رسالہ مفسد کو حکم ہوا کہ ہتھیار دیدے اور اُنسے گھوڑے اور پستول اور ٹوپی اور دیگر سامان جنگ زبردستی چھین لیا صرف شمشیر اُنکے پاس رہین یہ سب امر بہ آسانی و سہولیت عمل مین آیا کسی نے سر نہ اٹھایا بعد اُسکے رسالہ کو حکم ہوا کہ اسی مقام مین قیام کرے بعد انقضائے چند روز رسالہ مذکور کو قلعہ مین کارچی کی دیہرہ وغیرہ کا حکم ہوگیا فقط

حیدرآباد سندھ

اس بلائے عالمگیر سے جو تمام ہندوستان مین مبسوط ہوگئی اگر بچا تو ضلع سندھ بچا کیونکہ سندھ کے اضلاع مین کہین کوئی علامت فساد یا ہنگامہ پردازی کی ظاہر نہین ہوئی مگر بمقام حیدرآباد خاص مین کچھ توہم پیدا ہوا تھا لیکن اُس سے کوئی نتیجہ بد ظاہر نہین ہوا۔

حال اُسکا یہ ہے کہ بتاریخ ۱۳ ماہ ستمبر کو خبر اس مضمون کی میجر میک گرگر صاحب کمانڈنگ ۲۲ رجمنٹ ہندوستانی کو پہونچی کہ کچھ سپاہ ناراض اور مستعد ہنگامہ پردازی معلوم ہوتی ہے اور اُنکی مدد باشندگان شہر کرینگے اس خبر کے سنتے ہی صاحب موصوف نے بندوبست خزانہ اور [illegible]

کرکے توپخانہ اسپی اور دوم رجمنٹ ولایتی چھاؤنی رجمنٹ ۱۴ ہندوستانی جانب گئے اور رجمنٹ مذکور کو حکم پریڈ کا ہوا سب حاضر ہوئے بعد ازان انکو حکم ہوا کہ ہتھیار رکھدو سب نے فوراً اپنے اسلحہ رکھدیے اور کچھ اظہار ناخوشی نہین کیا وقت شب چند سپاہی انمین کے رو بفرار لاگے تھے مگر گرفتار ہو کر آگئے اور سزائے اعمال پائی یعنی توپ سے اڑائے گئے اسکے سوائے اور کچھ نہوا اور سارے ضلع مین امن وامان رہا +

مقدمہ

بفور پہونچنے خبر مفسدۂ مقامات میرٹھ اور دہلی کے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اضلاع شمالی ومغربی نے تین قطعہ اشتہار بخلاصۂ مضمون مندرجۂ ذیل جاری فرمائے —

اول یہ کہ ہر ایک تعلقہ دار یا زمیندار یا کوئی شخص جسکے پاس کچھ زمین ہو اگر مفسدین سے شامل ہو کر خلاف سرکار کریگا اسکا استحقاق زمینی ضبط ہو کر اس شخص کو ملیگا جو سرکار کے شریک رہیگا —

دوم یہ کہ سب کو جو رفیق سرکار ہین اور رعایا نمک حلال اور وفادار سرکار ہے اسکو چاہیے کہ بہت ہوشیاری سے ایسی ترکیب کرے کہ مفسد بغیر سزا پائے کے بچ نجائین —

سوم یہ کہ قانون جنگی مقامات میرٹھ اور مظفر نگر اور بلند شہر اور دہلی مین جاری ہو —

تدابیر قرار واقعی واسطے سزا دہی مفسدان اور قاتلان جنھون نے ایسے خون ناحق کیے تھے شروع ہوئین احکام بنام افواج ولایتی مقام میرٹھ اور انبالہ اور پنجاب اور کوہستان کے ایسا مضمون سے جاری ہوئے کہ سب آکر مقام کرنال مین جمع ہون اور وہان سے افواج کمک راجپوتانہ اور راجہ پٹیالہ کی جنھون نے ازخود استدعا خدمت گزاری کی کی تھی شامل ہو کر بیچ سزا دہی لشکر کے کوشش بلیغ کرین —

افواج مفصلۂ ذیل بجانب شہر دہلی معین ہوئی — دو ترپ توپخانہ اسپی — توان لنسر ایک دستہ ۷۵ رجمنٹ شاہی — اول فیوزلیر — اور چھ کمپنیان دوم فیوزلیر اس فوج کا رد بیشتر تاریخ ۱۹ ماہ مئی بمقام کرنال جمع ہوا اور فوج درمیان تاریخ ۲۲ ماہ مذکور انبالہ سے بجانب کرنال روانہ ہو تفصیل فوج میرٹھ کی جسکو حکم شامل ہونے کا اس فوج کے ساتھ ہوا تھا یہ ہے چار ترپ شمشیر کار اور چھ کمپنیان ۶۰ رجمنٹ رائفل شاہی تین ضرب توپ اسپی نمبر ۱۴ باٹری اسپی تین ضرب

توپ ۹ اپنی تین کمپنیاں سوم پلٹن توپخانہ بیدل چند سپاہ سفرمینا اور پلٹن سرمور سوا اسکے ایک توپخانہ اتواپ قلعہ شکن مقام آگرہ سے روانہ ہوا اور ایک توپخانہ قلعہ شکن کو حکم ہوا کہ مقام پلور سے آکر شامل ہو اور پلٹن گائیڈ کو اور چہارم سکھ کو بھی حکم ہوا کہ اس فوج کے ساتھ آملیں ۔

یہ فوج تھوڑی عرصے تک کرنال میں مقیم رہی اور وجہ مجبوری علاوہ اور باتوں کے یہ باعث تھا کہ بار برداری نہیں ملتی تھی اسی اثنا میں صاحب کمانڈر انچیف بہادر یعنی سپہ سالار فوج بعارضہ ہیضہ بیمار ہو کر بتاریخ ۲۷ ماہ مئی اس جہان فانی سے رخصت ہوئے اور بجائے صاحب ممدوح الیہ کے جنرل برنارڈ صاحب سپہ سالار فوج مقرر ہوئے ۔

بتاریخ مذکورہ بالا یعنی ۲۷ ماہ مئی فوج میرٹھ بسرکردگی بریگیڈیر ولسن صاحب مقام میرٹھ سے واسطے روانگی دہلی کے روانہ ہوئی بتاریخ ۳۰ فوج مفسدین نے دہلی سے کوچ کیا اور دریائے ہنڈن پر فوج بریگیڈیر ولسن صاحب پر حملہ آور ہوئے یہاں خوب لڑائی ہوئی اور شکست فوج مفسدین کو ہوئی چار ضرب بھاری توپیں ایک ہوپی تھارہ اور بکثرت سامان جنگ اور آلات مورچہ سازی فوج سرکاری کے ہاتھ لگا روز دوم مفسدین دوبارہ جنگ آور ہوئے اور شکست فاش کھا کر پسپا ہوئے ہر چند مفسدین پانچ ہزار اور فوج سرکاری آٹھ سو نفری شمار میں تھی تاہم کچھ پیش نہ چلی اور آخر کو ہزیمت اٹھا کر بھاگ نکلے ۔

فوج میرٹھ بتاریخ ۳ ماہ جون مقام رائی جو دہلی سے ۲۰ میل کے فاصلے پر ہے وارد ہوئی اور اتواپ محاصرہ کن یعنی سیج ٹرین بتاریخ ۶ بمقام علی پور پہونچیں اور فوج میرٹھ عبور دریا کرکے بتاریخ ۷ شامل کیمپ سپہ سالار بہادر بمقام دہلی ہوئے ۔

فوج سرکاری نے بسرکردگی جنرل برنارڈ صاحب بوقت نواخت ۲ گھنٹہ صبح بتاریخ ۸ مفسدین دہلی پر حملہ کیا مقامات بیرونی شہر جو انکے قبضے میں تھے چھین لیے اور ۲۶ ضرب توپ مفسدین کی بہادران سرکاری کے ہاتھ لگیں یہ لڑائی دو بجے سے ۹ بجے تک رہی اسمیں کرنیل جسٹر صاحب اجیٹن جنرل اور لفٹنٹ رسل صاحب متعلقہ نمبر ۷۵ رجمنٹ مارے گئے اور قریب ۵۰ گورے ۷۵ رجمنٹ شاہی کے کام آئے اتواپ مفسدین مورچال گردونواحی مقام جھنڈہ یعنی فلیگ اسٹیف تھیں مگر سب مقامات مورچال سے ہٹا دیے گئے ایک دستہ فوج سرکاری تو سڑک

کلان کے راستے سے آیا اور دوسرا دستہ چھاؤنی کی طرف سے اور اسطرح دونو طرف سے
انکو ہٹا دیا اب بھاری توپین پہاڑی پر قائم کی گئین مفسدین نے بتاریخ ۹ - اوپر فوج سرکاری کے
حملہ کیا کچھ خفیف لڑائی رہی اس لڑائی مین گاید کور نے کار ہائے نمایان کیے اور دشمنونکا تعاقب
تا بدیوار شہر کیا ۔

تاریخ ۱۲ - مفسدین نے شہر سے نکل کر دو جانب فوج انگریزی پر حملہ کیا ایک تو منکف صاحب
کی کوٹھی کی طرف سے اور دوسرے سبزی منڈی کی جانب سے بگر دونون سمت انکو ہزیمت
نصیب ہوئی اس حملہ مین انکے ۵۰۰ سپاہی مارے گئے ۔

دوسرے روز وقت شام دشمن پھر رونما ہوئے اور اپنے نصیب کا لکھا دیکھکر واپس
بھاگ گئے اور بہت سپاہی مقتول اور مجروح میدان کارزار مین چھوڑ گئے ۔

تاریخ ۱۵ دشمن پھر میدان مین آئے اور اس مرتبہ انکا ارادہ یہ تھا کہ انگریزی فوج کو نیست
و نابود کر کے شہر مین واپس آوین مگر تقدیر سے ناچار تھے اور بطور سابق ہدہا خستہ چھوڑ کر
شہر مین بھاگ گئے تاریخ ۱۸ - جنرل صاحب نے حکم دیا کہ مورچۂ دشمن پر جو مفسدین نے
باہر شہر کے بدین مراد قائم کیا تھا کہ فوج انگریزی کے مقامات پہرہ وغیرہ کو دق کرتے رہین
حملہ کیا جاوے اس حملہ مین خوب زد و ضرب رہی آخر کار دشمن بھاگ نکلے اور نقصان
کثیر اٹھا کر شہر مین گھس گئے اس لڑائی مین ایک توپ دشمن کی ملی اور اتلاف جان سرکار
کی جانب بہت کم ہوا تاریخ ۱۹ - وقت شام مفسدین نصیر آباد نے عقب فوج انگریزی
کے آکر حملہ کیا انکے ساتھ چھ ضرب توپ تھین اول فوج راجہ جھیند نے انکا
مقابلہ کیا بعدازان فوج سرکاری مین سے توپخانہ اور ۹ لینسر انکی کمک کو گیا اور
دشمنون کو پھر نصیب کا لکھا آگے آیا اور پسپا ہو کر ڈگریز لائے دوسرے روز
وقت صبح دشمنون نے پھر حملہ کیا اور پھر شکست کھا کر بھاگ گئے اس جنگ مین
بھی انکا بہت نقصان ہوا ایک توپ اور دو پیٹیان سامان جنگ کی میدان مین رہ گئین جھیند
والون نے بڑی مردانگی کی اور قریب دو سو سپاہی مفسدین کو تہ تیغ کیا تاریخ ۲۳
مفسدین آمادہ جنگ ہو کر باہر شہر کے آئے اس روز تا بہ شام لڑائی قائم رہی اور

اور فوج مفسد کو دیوار ہائے یا عمارت سے بہت پناہ ملی مگر آخر کار چار سو سپاہی اُنکے مارے گئے
تو میدان چھوڑکر رو بفرار لائے۔

بتاریخ ۲۷ دشمن پھر دیوارونکی پناہ لیکر مستعد ہوے اور اِس روز کئی مرتبہ اُنھون نے
پھر فوج سرکار پر حملہ کیا اور ہر مرتبہ پسپا ہوے اِس روز افواج سرکاری نے بڑا کام کیا انگریزی
فوج کے صرف بارہ سپاہی قتل ہوے اور مفسدین میدان مین صدہا کشتہ یکجا پڑے تھے اِس
سے خیال کیا گیا کہ قریب ہزار سپاہی مفسد اُس روز مارے گئے اور جن دیوارونکی پناہ مین
وہ لڑتے تھے اُنکا قبضہ بھی فوج سرکاری نے اِس مرتبہ کرلیا۔

بتاریخ ۳۰ خفیف لڑائیان بمقام سبزی منڈی رہین کیونکہ مفسد اپنے مقامات چھوڑکر باہر
نہین آئے۔

بتاریخ ۵ جولائی جنرل برنارڈ صاحب نے بعارضہ ہیضہ مبتلا ہوکر رخت ہستی اِس جہان سے
اُٹھا لیا اور جنرل ریڈ صاحب بجاے انکے سپہ سالار افواج انگریزی مقرر ہوے۔

بتاریخ ۸ جولائی ایک دستہ فوج سرکاری واسطے توڑنے پل نہر جو متصل مقام بسی کے
واقع تھا مامور ہوا یہ مقام قریب پانچ میل شہر دہلی سے واقع ہے اور فوج مذکورہ نے پل مذکور
کو توڑدیا اور نتیجہ اِس امر کا بہت اچھا ہوا کیونکہ اسی رستے سے رسد وغیرہ مفسدین کی آتی تھی

بتاریخ ۹ جولائی مفسدین نے جانب راست سے آکر عقب فوج انگریزی پر حملہ کیا مگر شکست فاش
کھاکر شہر مین بھاگ گئے اِس لڑائی مین قریب ایک ہزار سپاہ دشمن کی تہ تیغ ہوئی مفسد دوبارہ
بروز دوم شہر سے باہر آئے اور جو سپاہ انگریزی قرب و جوار مین بکار مورچہ سازی و دیگر سامان
مشغول تھے اُسپر حملہ آور ہوے مگر بارش باران اِس زور شور سے نازل ہوئی کہ وہ شہر مین جاکر پناہ گیر ہوے

بتاریخ ۱۴ مفسد بمقام سبزی منڈی آکر ایک جگہ پر قائم ہوے اور دلاوران انگریزی نے پھر
انکو شہر مین بھگا دیا اِس مرتبہ میدان کارزار بہت گرم ہوا اور مفسدین کا اسقدر نقصان ہوا
کہ پہلے کسی لڑائی مین نہین ہوا تھا۔

بتاریخ ۱۸ مفسدین سے پھر ایک لڑائی ہوئی اور اُسمین بھی مفسد پسپا ہوے دوسرے
روز تاریخ ۱۹ انھون نے پھر ارادہ جنگ کیا مگر صورت دکھاکر شہر مین بھاگ گئے۔

تاریخ ۴۲ - مفسد بکثرت جمع ہوکر اور اتواب فیلڈ ہمراہ لیکر دروازۂ کشمیری سے باہر شہر کے آئے اور ہمارے مورچہ گاہ کوٹھی مٹکف صاحب پر حملہ آور ہوئے اور فصیل شہر پناہ پر سے بھی توپ چل رہی تھی اس ہنگامہ مین خوب بازار قتال وجدال گرم ہوا برگیڈیر شوور صاحب نے اپنی فوج سے بازوے دشمن پر حملہ کیا اور ایسی حکمت عملی سے جنگ آور ہوئے کہ دشمن نے دست و پا گم کیا اور بھاگ نکلے مگر اتواپ اپنی بھی ساتھ لیگئے اگر جلدی نہ بھاگتے تو اس مرتبہ اُنکی سب توپین رہ جاتیں

تاریخ ۱۲ - ایک گروہ کثیر مفسدین کا بجانب رہتک روانہ ہوا اور اُنھون نے ایک پُل بھی متصل مقام بسی کے اُس جگہ نہر پر بنایا جہان پل سابق فوج انگریزی نے توڑ ڈالا تھا جب یہ پُل تیار ہوا تو پانی نہر کا طغیانی پر آیا اور پل نو تعمیر کو بہا کر لیگیا یہ دیکھکر مفسد واپس شہر مین آئے اور وہان اور فوج مفسد بھی انکے شامل ہوئی اب انھون نے انگریزی فوج کے بازوے راست پر حملہ متواتر کرنے شروع کیے مگر ہر بار شکست کھاتے تھے اسیطرح تمام شب گذر گئی اور کچھ عرصے تک بروز دوم بھی یہ حملہ آوری جاری رہی اسمین بھی دشمن کا بہت اتلاف جان ہوا -

بعدازین تا تاریخ ۱۱ - ماہ اگست جنگہاے خفیف ہوتی رہین تاریخ ۱۲ - ایک دستہ فوج انگریزی نے بسرکردگی برگیڈیر شوور صاحب کے دشمن کے مورچہ پر جو درمیان کشمیری دروازہ اور مورچہ انگریزی کوٹھی مٹکف صاحب کے واقع تھا حملہ کیا اور ایک غبارہ ۲۴ اینچ اور دو ضرب توپ نوپنی اور ایک چھپنی دشمنون سے چھین لین اس تاریخ کو فوج برگیڈیر جنرل نکلس صاحب شامل فوج انگریزی اس مقام پر ہوئی -

اسوقت مین کہ فوج انگریزی واسطے برباد کرنے مفسدین مقیم دہلی کے روبروے شہر دہلی کے جمع ہوتی تھی اور اضلاع مین بھی تدابیر اندفاع فساد مین حکام انگریزی غافل نہ تھے یعنی اضلاع شمالی و مغربی و ملک پنجاب و بنگال مین بھی تدابیر واسطے سزادہی مفسدین عمل مین آتی جاتی تھین تاکہ وہانسے کوئی شعلہ فتنہ اُٹھکر ایسی سربلندی نہ حاصل کرے کہ جس سے مفسدین دہلی کو اور دلاوری اور بیدلی حاصل ہو مگر افسوس کہ فوج گورہ بہت کم تھی اور وہ بھی بہ گروہ ہاے خرد جابجا منتشر ہورہی تھی اور اسی سبب سے قبل انگریزان مقامات مختلفہ مین ایک مرتبہ نہ جہنو سکا تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ -

مقامات

مقام پشاور مین بھی فساد ہوا تھا اور اُسکے اندفاع کی تدبیر جیسا کہ سابق حالات پشاور مین درج ہو چکا ہے عمل مین آئین۔

مقام ہلند شہر مین بھی فساد ہوا اور مقام دیرہ سے سرمور پلٹن کو حکم کوچ کا ہوا راستے مین چونکہ تفلی نہر کی مفسدین نے دور کر ڈالی تھی وہ عبور نہ کر سکے مگر انھون نے دو گانون کو جو قریب مین آباد تھے بہ شبہہ ہنگامہ پردازی نرغہ کیا اور ہنگام تلاشی بہت سامال منہوبہ انمین سے برآمد ہوا اس سبب سے دونون گانؤن کو جلا دیا اور ۱۳ نفر مفسدین کو گولی سے مار دیا۔

بتاریخ ۱۶ جون دس نفر سپاہی ۴۵ رجمنٹ ہندوستانی جو مفسد ہو گئے تھے بمقام انبالہ توپ سے اڑا دیے گئے اور عمل پھانسی اور اڑانے کا ہر جگہ جہان کہین کچھ بھی شبہہ سرکشی کا پایا گیا جاری ہوا اور اُسکی تعمیل مین کسیطرح کا فروگذاشت نہوا۔

ایک دستہ فوج بطور موڈیبل کولم بمقام مئو علاقہ بمبئی تیار رہا یہ سب سامان و بار برداری سے اسطرح مکمل تھا کہ جسوقت حکم ہوا اُسیوقت وہ روانہ ہو سکتا تھا اسمین دو سو اڈرن ڈرگون شاہی کے اور ۲۵ رجمنٹ ہندوستانی اور ایک توپخانہ شاہی تھا اور کمانڈنگ اس دستے کے میجر جنرل وڈبرن صاحب مقرر ہوے تھے۔

ایک روز اسیطرح کا دستہ پنجاب سے بسرکردگی برگیڈیر نکلسن صاحب بجانب دہلی آیا اور بتاریخ ۱۱ ماہ اگست شامل فوج روبروے دہلی کے ہوا۔

ایک روز اسیطرح کا دستہ بسرکردگی جنرل ون کورٹلنڈ صاحب پنجاب سے طیار ہو کر روانہ ہوا تاکہ حصار دیرہ اضلاع مین سے مفسدین کو نکالکر امن قائم کرے اس دستے کے ساتھ دو ہزار سات سو نفر سپاہی مہاراجہ بیکانیر کے تھے یہ فوج بمقام فیروزپور مین جمع ہو کر بجانب سرسہ روانہ ہوئی اور تاریخ ۱۷ ماہ جون مقام اودھ مین فوج مفسدین سے دوچار ہوئی اور ہنگامہ جدال و قتال گرم ہوا دشمن کے پچاس سپاہی مارے گئے اور فوج انگریزی کے دو سپاہی اور مفسد یہان سے بھاگ گئے تاریخ ۱۹ کو مفسد بمقام کھیر اکا بر لب نالہ کا گرد قائم ہوے فوج سرکاری بھی وہان پہونچی اور دشمنوں کو وہان سے بھی نکال دیا اس لڑائی مین دو سو نفر مفسد قتل ہوے اس لڑائی کے بعد پھر اس نواح مین کوئی جنگ نہوئی اور مقامات سرسہ و حصار دوبارہ قبضہ سرکاری مین آگیا ان مقامون مین اکثر صاحب

زندہ ملے جنکے مارے جانے کا خیال تھا جو خفیہ جان بچا گئے کہین کہین پڑے ہوے تھے۔
بفور اطلاع بابی ہنگامہ و فساد غربی کے حکم فوراً روانہ ہونے فوج کا مقام کلکتہ سے صادر ہوا
اور نواب گورنر جنرل لورڈ کاننگ صاحب بہادر نے حکم فرمایا کہ افواج انگریزی مقامات مندراس
و سیلون و بار شتین اور کیپ سے بھی روانہ ہو کر اضلاع غربی ہندوستانی کو جاوین اور جو فوج
ولایت انگلستان سے بجانب چین روانہ ہوئی تھی اُسکو بھی حکم ہوا کہ راستے مین سے بجانب
ہندوستان آجاوے اور فوج مذکور آکر داخل کلکتہ ہو گئی لیکن اُس فوج کے آنے تک اضلاع
شرقی مین بھی فساد ہو گیا اور اسی باعث سے کرنیل نیل صاحب بروقت واسطے کمک فوج دیگر
کے جو بمقام کانپور مورچون مین محصور تھے پہونچ نہ سکے اور جب تک کرنیل صاحب موصوف
بعد فرو کرنے آتش فساد بمقامات بنارس اور آلہ آباد کے کانپور تک پہونچین قتل عام انگریزان
و عیسائیان ہو چکا تھا تاہم یزدی بہر حال تمام تر انھون نے چار سو گورہ اور پانچ سو سکھ
بسرکردگی میجر رنیارڈ صاحب بجانب کانپور روانہ کیا اور ۱۱ جولائی کو جنرل ہیولوک صاحب مع باقی
گورہ کے روانہ کانپور ہوے اور بتاریخ ۱۲ شامل فوج رنیارڈ صاحب کے ہو کر بتاریخ
۱۳ فوج باغی نانا صاحب کو بمقام فتحپور شکست دی اور ۱۵ تاریخ کو پھر بمقام بڈ انڈھی کے
شکست دیکر بتاریخ ۱۶ ماہ مذکور داخل کانپور ہوے اور نانا صاحب بجانب بٹھور فراری
ہوا۔

ایک دستہ فوج مقام کامٹھی سے جو اضلاع ساگر و نربدا مین واقع ہے تیار ہو کر روانہ ہوئی
اور مقام ساگر کو مفسدین سے چھین لیا۔

مہاراجہ گلاب سنگھ بہادر والی کشمیر نے باستماع خبر ہنگامہ پردازی درخواست دی کہ جسقدر
فوج اور روپیہ درکار ہو مجھسے لیا جاوے سرکار نے یہ درخواست اُنکی منظور کی اور جبتک
فوج وغیرہ کی اُس سے طلب ہو مہاراجہ صاحب تیار رہے ملک مین تھا ہوے مگر اُنکے جانشین
مہاراجہ رنبیر سنگھ بہادر نے فوج کثیر بمقام دہلی واسطے کمک فوج سرکاری کے بھیجی۔

اسی اثنا مین مہاراجہ انگریزی کلکتے سے دو واد و چلی آئی تھی اور ۲۵ جولائی تک چھ پلٹن ہاے
گورہ اور بہت سا توپخانہ براہ تری و خشکی طے کر کے بمقام آلہ آباد وارد ہو گیا اور

سر پی گرانٹ صاحب بہادر سپہ سالار جدید واسطے جلدی روانہ کرنے مقام کلکتہ مین رونق بخش ہوئے مہاراجہ گوالیار نے سر موقع پہ دوستی سرکار قائم رکھی اور حتی المقدور فوج ذاتی کو شامل فوج باغیان نہونے دیا اور احکام انگریزی کو جو کچھ حال گوالیار کا ہوا کرتا تھا اُس سے اطلاع دیا کرتا تھا اور ہر طرح افعال نمک حلالی اور دوستی بروے کار لاتا تھا۔

۲۷ سپاہ عقب جنہون نے مقام پشاور مین فساد کیا تھا اور جنمین کے قریب چار سو نفری کے بیچے تھے کیونکہ باقی تو سب کا غانیون نے قتل یا گرفتار کر لیے تھے یہ چار سو نفری باقی ماندہ بہادر لالی کوہستان کشمیر مین سرگردان پھرتے تھے اور آخر کار اکثر انمین کے شدت ماندگی اور گرسنگی سے جان بر نہوے اور کچھ پھر کاغانیون کی تبادیق سے تہ تیغ ہوئے الغرض بماہ اگست ۵۸ ۲ نفر تو کشتہ اور مردہ شمار مین آئے اور ۸۵ سپاہی جو باقی رہے تھے وہ بھی دو دو تین تین ہالیان پولس ودیہات قرب وجوار سے گرفتار ہوکر آتے تھے۔

ایک قریب رشتہ دار نواب رانیہ کا جو ملک بھٹیانہ مین واقع ہے واسطے حفاظت سررشتہ کے منجانب سرکار مقرر ہوا تھا اور بجاے حفاظت کے اُسنے از جانب بادشاہ دہلی شہر مذکور اور دیگر مقامات کو خوب لوٹا تھا گرفتار ہوکر آیا اور حکم پھانسی کا نسبت اُسکے نافذ ہوا اور تاریخ ۱۵ ماہ اگست پھانسی بھی پاگیا نواب رانیہ بھی ہنگام فرار ہونے کے ضلع لودھیانہ مین گرفتار ہوا۔

ایک گروہ دو ہزار پانچ سو گورکھیونکا بدین حکم نیپال سے آیا کہ شامل فوج انگریزی کے ہوکر امداد فوج مذکور کی کرے اور اِس گروہ نے بمقام گورکھپور پہنچکر اور ساتھ ایک دستہ فوج گورہ اور چند سواران روانہ ہوکر عبور دریاے گھاگھرہ کیا تاکہ ساتھ فوج جنرل ہیولوک صاحب کے شامل ہوجاوین۔

مہاراجہ پٹیالہ نے یہ فوج و زر بدل کوشش بیچ مدد کرنے سرکار کے کی اور رانا سے بلبان گڈھ اور رانا ہے گنگ تھال ترائی مفنے اور راجہا ہے بیکانیر وجھند وغیرہ نے بھی صفائی قلوب ساتھ سرکار انگریزی کے رکھی۔

ولی داد خان جو رشتہ دار شاہ دہلی کا تھا اور ضلع بلند شہر پر قبضہ کر لیا تھا اور جو مقام

بالاگڈھ مین جو نصف راہ میرٹھ اور علی گدھ مین واقع ہے بضبوطی تمام قائم ہوا تھا اُسکی سرکوبی کے واسطے
ایک دستہ فوج گورہ میرٹھ سے روانہ ہوا اور مقام ہاپور مین اُس سے اور دستہ مذکور سے لڑائی ہوئی
اس لڑائی مین ولی داد خان شکست کھا کر پسپا ہوا۔

حکام پنجاب نے بدین غرض کہ پوربی لوگ شامل مفسدین سیالکوٹ و دیگر مقامات کے نہوسکین اور نیز
باین ارادہ کہ وہ کسیطرح لائق امداد اور کمک کرنے مفسدین کے نہ رہین تاریخ ۷ جولائی حکم
صادر فرمایا کہ جتنی پوربی فوج پولس مین نوکر ہین سب برخاست کر دی جاوین۔

اس عرصے مین مقام دہلی پر بھی مفسد غافل نہ تھے وہ بھی ہمیشہ بدین ارادہ شہر سے باہر آکر خبر دی
فوج انگریزی پر حملہ آور ہوتے تھے کہ اُنکو پہاڑی پر سے نکال دین مگر اُنسے کچھ نہوسکتا تھا اور ہمیشہ شکست
فاش کھا کر شہر مین گھس جایا کرتے تھے اور افواج سرکاری قدم آگے بڑھاتی تھی۔

اب مفسدین کو خبر پہونچی کہ توپخانہ قلعہ شکن مقام پھلور سے قریب دہلی کے آپہونچا یہ خبر سنکر فوج کثیر
مفسدین کی جنمین فوج نیمچ اور بریلی کی تھی باہر آئی اور بجانب کرنال بدین عزم روانہ ہوئی
کہ راستہ روک کر اُسکو آگے نہ آنے دین اثناے راہ مین بمقام نجف گڈھ فوج انگریزی سے جو بسرکردگی
برگیڈیر نکلسن صاحب پنجاب سے آئی تھی دوچار ہوئی اور بازار جنگ طرفین سے گرم ہوا آخرش مفسد
بھاگ نکلے اور تیرہ ضرب توپ میدان کارزار مین چھوڑ گئے اس لڑائی مین مفسدین درمیان تین
اور چار سو نفر کے مارے گئے اور توپ مذکورۂ بالا بھی سپاہ سرکاری کے قبضہ مین آگئین توپخانہ مذکور
دہلی پر پہونچا اور شروع ماہ ستمبر مین مقامات مناسبہ پر قائم کیا گیا اور اب محاصرہ شہر دہلی شروع ہوا
تاریخ ۱۴ ماہ مذکور وقت صبح شہر پر حملہ آور ہوا اور اُسی روز فوج سرکاری داخل شہر ہوگئی
مگر شہر مین بھی کئی روز لڑائی سخت رہی اور تاریخ ۲۰ ستمبر کو تمام شہر قبضۂ اولیاے دولت قاہرہ
مین آگیا مفسد نہایت خوب لڑے مگر انگریزی کا کچھ نہ کرسکے اور وہ آخر تک جس مقام پر پہونچکے
تھے وہانسے ایک قدم پیچھے نہ ہٹے ہر چند شہر دہلی تو بجنگہاے متواترہ و عظیمہ قبضۂ سرکار
مین آگیا مگر سرکار کا بھی بہت نقصان بباعث مارے جانے افسرونکے ہوا خصوصًا اُس افسر فوج کے
جسکا غم ابتک ہر ایک متعلق فوج کو ہے وہ برگیڈیر جنرل جون نکلسن صاحب تھا جو بسرداری اپنی
فوج کے اول حملہ شہر مین گیا تھا اور داخل شہر ہو کر فوج کو آگے بڑھاتا تھا کہ ایک گولی آکر لگی اور اُسکے

مقدمے سے خیان برنہوا۔

فوراً بعد فتح دہلی کے ایک دستۂ فوج بجانب دوابہ روانہ ہوا کہ مفسدین مفرورین کو سزا دے اور دستکات سرکاری ضلعجات مین قائم کرنے شاہ دہلی مع رفقا اور عزیزونکے ایک مقام پر ملا اور مقید ہوکر شہر دہلی مین آیا کپتان ہودس صاحب مع اپنے سوارونکے شاہ دہلی کو گرفتار کرکے لائے تھے اس سفید ریش دشمن خلق خدا کو کپتان ہودس صاحب نے بڑی کوشش اور حکمت عملی سے گرفتار کیا تھا۔

ایک وقائع نگار احوال جنگ دہلی کا کچھ تفصیل کے ساتھ درج کرتے ہین چونکہ اسکا ہونا بھی اس مقام پر خالی از فائدہ متصور نہین لہذا درج ذیل کیا جاتا ہے۔

جو فوج کہ حتی الامکان جمع ہو سکی وہ سب زیر حکم جنرل برنارڈ صاحب کے ہوکر دہلی گئی اگرچہ وہ اسقدر نہ تھی کہ دشمنونکا جو اُنسے بارہ مرتبہ زیادہ تھے بہ اعتبار غلبۂ مقابلہ کرسکتی جو مقام یعنی شہر دہلی جو دشمنون نے مضبوط کیا تھا نہایت مستحکم تھا اور نفری سپاہی کی بھی بہت زیادہ تھی اور سامان جنگ و رسد بھی اُنکو بکثرت دستیاب ہوتا تھا اور اُنکے پاس موجود تھا اور قواعد جنگی بھی اُنکو خوب معلوم تھے اور فوج انگریزی شمار مین بہت کم تھی اور موسم بھی خلاف طبائع انگریزان تھا یعنی موسم بہت گرم تھا اور علاوہ ان سب اُمورنکے بباعث سیلابی اور گندگی مقام فوج انگریزی بیماری پیچش اور دبائے ہیضہ انمین بہ شدت تمام تھی ان وجوہ سے فوج انگریزی بمقابلہ فوج باغی ہر طرح کم تھی اور اسی سبب سے چند مرتبہ یہ تجویز قرار پائی تھی کہ یہان سے چلا جانا بہتر ہے اور میرٹھ اور علی گڈھ مین قیام کرنا مناسب مگر اسکے نتیجے پر کوئی خیال نہ کرتا تھا ہان البتہ صاحب افسر کمانڈنگ اُنکے مشورے کے شریک نہ تھے اور اُنھون نے اس صلاح کو منظور نہ کیا اور اسی باعث سے یہ فعل نامناسب ظہور مین نہین آیا ہر چند سر جان لارنس صاحب نے فوج روانہ کرکے پنجاب کو خالی کردیا تاہم فوج انگریزی کافی بمقابلہ باغیان متصور نہین ہوتی تھی مگر چونکہ آمد کمک پنجاب سے جاری تھی اس وجہ سے توقع تھی کہ دن خوشی کا نزدیک آتا جاتا ہے اس عرصے مین جنرل برنارڈ صاحب ہیضہ کرکے راہی ملک بقا ہوے اور جنرل ریڈ صاحب جو بجائے صاحب موصوف کے سپہ سالار مقرر ہوے تھے بباعث بیماری ناچار ہوکر روانہ کوہ شملہ ہوے آخر ش حکومت فوج کی بریگیڈیر ولسن صاحب کے ہوئی بتاریخ ۲ ستمبر

فوج انگریزی نے دو مضبوط مورچال روبرو کشمیر دروازے کے بفاصلہ ۵۰۰ گز کے دروازہ مذکور سے
تیار کرنے شروع کیے کیونکہ اسی دروازے پر حملہ کرنا قرین مصلحت سمجھا گیا تھا یہ دونون مورچال اور
قریب دس اور مورچال کے تا تاریخ ۸ - تیار ہو گئے اور توپین بھی اُن سب پر چڑھ گئین اور گولہ اندازی
شروع ہوئی سبات شبانہ روز ان مورچال سے گولے شہر مین برستے رہے تاریخ ۱۲-۱۱ ایک اور مورچہ
متصل مدیا کے تیار ہوا اور اُسپر سے بھی گولے شہر مین برسنے لگے اسقدر گولہ اندازی سے کئی روز
بعد دو مقام سے کنگورہ فصیل شہر گر گئے اور قریب ساٹھ فٹ کے درز درمیانین ہو گئی جنرل ولسن صاحب
کے خیال مین آیا کہ فتح بیشک نصیب اولیاے دولت ہو گئی مگر یہ بھی خیال تھا کہ فوج انگریزی
ہر چند شجاعان ولایت کی تھی مگر شمار مین بہت کم تھی اور سواے اسکے دشمن پناہ دیوار مین
لڑتے تھے اور اُسکو اُنھون نے خوب آراستہ کیا تھا کیونکہ قواعد انگریزی سے وہ بخوبی
بوجہ واقف تھے اور اُسی سرکار کی ملازمی مین یہ سب قواعد اُنھون نے سیکھے تھے آخرش ۱۴
ستمبر آئی اور حسب حکم حملہ کرنے کا صادر ہوا اور ایک دستہ فوج نکلسن صاحب زیر حکم لفٹننٹ فریڈرک جیسا
کی اول آگے بڑھی اور جو شگاف فصیل مین ہو گیا تھا وہان جا پہونچی ہر چند دشمن اوپر سے
گولیان مارتے تھے مگر کچھ خوف جان نہ کرکے وہ شگاف کی راہ سے گھس گئے اور وہان اپنے
تئین جمع کرکے بجانب راست فصیل پر چلے اور دشمنونکو مارتے ہوے اور زمین کو اُنکی لاشون سے
بھرتے ہوے آگے بڑھے یہ نکلسن صاحب وہی ہین جنھون نے فوج باغی کو چندروز پیشتر
بمقام نجف گڈھ شکست فاش دی تھی اور جنھون نے قبل ازین پنجاب مین کارہاے نمایان
سے فتح و نصرت کو وابستہ دامن کیا تھا شہر مین یہ حال تھا کہ بام و در دریچہ و دیوار ہاے مکانات
سے اس فوج نصرت موج پر گولیان برستی تھین اور توپ آہنی دشمن کی فوج انگریزی داخل
شہر کا سخت نقصان کرتی تھی اور غلولہ ہاے بنادیق ہر چہار طرف وکوچہ و بازار سے انبر
علی الاتصال پڑتے تھے اور سپاہی فوج انگریزی کے اگرچہ گرتے جاتے تھے مگر قدم آگے بڑھاتے
مرتے تھے اسی ہنگامے مین نکلسن صاحب زخمی شدید ہو کر عقب فوج مین لیجائے گئے اور
کپتان بروک صاحب نے جب دیکھا کہ سپاہی بہت ضائع ہوتے جاتے ہین اور تھوڑے عرصے
مین ساری فوج داخل شدہ کٹ جاویگی اُنھون نے حکم دیا کہ بجانب کابلی دروازہ کوچ ہو دوسرا دستہ

فوج انگریزی جو پیچھے دستہ اول کے داخل شہر ہوا تھا وہ بھی لڑتا ہوا اور دشمنوں کو پسپا کرتا ہوا بمقام کابلی دروازہ دستہ اول سے جا ملا کیونکہ اُس روز قدم پیشتر اندرون شہر بڑھانا ناممکن تھا اور وہاں دشمن بحفاظت دیوار ہائے مکانات لڑتے تھے اور اسی سبب انکو آسیب نہیں پہونچتا تھا اور فوج سرکاری ناحق تلف ہوتی جاتی تھی اس مقام پر ہر مکان بمنزلہ ایک کوٹ کے تھا اور ہر گھر ایک گڑھی بنا ہوا تھا اور اُسکی حفاظت میں دشمن دلاوران انگریزی کو ہر قدم پر مارتے تھے اور کسی طرح اُنکو آسیب بھی نہیں پہونچتا تھا جو کارہائے نمایاں سپاہیان سرکاری نے یہاں کیے وہ بشریت سے بعید تھے اور بغیر دیکھنے کے انکا اعتبار قرین قیاس نہیں سارجنٹ کارمیکیل صاحب نے باروت زیر دروازہ جاکر رکھدی گو دشمن اوپر سے گولیاں مارتے تھے مگر افسوس کہ وقت ایسی جان بحق ہوئے لفٹنٹ ہوم صاحب شتابی اُس باروت میں لگانے آگے گئے اور جسوقت مشتعل کرنے میں آگ دینے کو تھے اُسیوقت راہی ملک بقا ہوئے فوراً کورپورل برجس صاحب نے شتابی دہانہ موصوف کے ہاتھ سے لیکر آگ سے روشن کیا اور اسی مقام پر داد شجاعت دیکر اس ملک فانی سے رخصت ہوئے آگ کے لگتے ہی دروازہ اُڑ گیا اور دستہ فوج سرکاری داخل شہر ہوئے اور جانفشاں ہر قدم پر لڑتے ہوئے اور دشمنوں کو پسپا کرتے ہوئے قدم بڑھاتے گئے آخر کار بہت سا اتلاف اٹھاکر قریب جامع مسجد کے پہونچے اس مقام کو دشمنوں نے خوب مضبوط کر رکھا تھا اسی سبب سے فوج سرکاری نے یہاں قیام کرنا مناسب نہ سمجھا اور واپس آکر قریب مکان چھاپہ خانے کے شب باش ہوئی اس عرصے میں فوج پچھلی بھی زیر حکم برگیڈیر لونگفیلڈ صاحب داخل شہر ہو کر آ شامل ہوئی اب فوج انگریزی کا کشمیری دروازے سے مکان گارد ہوتی ہوئی تا مکان مدرسہ جاگزین ہوئی اول روز کا کام یہ تھا جو مذکور ہوا دوسرے روز صبح کو فوج آگے بڑھی اور رفتہ رفتہ جتنے مقامات مورچال دشمنوں نے بنائے تھے سب قبضۂ دلاوران انگریزی میں آگئے اور جب قلعہ پر گولہ باری ہوئی تو سب مفسد شہر چھوڑ کر بھاگ نکلے۔

شہر دہلی ایسی سخت جنگہائے متواترہ کے بعد قبضۂ سرکار میں آیا اور اس شہر میں تیس ۳۰ ہزار فوج مفسد جو سب طرح کے قواعد انگریزی سے واقف بھی جمع تھی اور سرکاری فوج اُسکے مقابل عشر عشیر بھی نہ تھی مگر آفرین انگلستان کو کرنی چاہئے کہ ایسے ایسے شجاع وہاں پیدا

ہوتے ہیں اور لغزش ہندوستانکو کہ جسکی اسقدر فوج سے بھی کچھ نہو سکا اور آخر کار سوائے فرار کے اور کچھ چارہ اُنکو نہ رہا جنگہائے دہلی مین فوج انگریزی کے گیارہ سو سپاہی کام آئے اور دو سو پچاس افسر فوج مذکور کے داد شجاعت دیکر اور تمام دلاوری باقی چھوڑ کر خود ملک بقا کو چلے گئے۔

فتح دہلی کے ایک یا دو روز بعد وہ سفید ریش احسان فراموش جسنے ارادہ تخت نشینی کیا تھا اور جسنے حکم قتل زن و بچۂ معصوم انگریزان کا دیا تھا گرفتار ہوا مگر تعجب کہ سرکار نے اُسکی بھی جان بخشی کی مگر اُسکی اولاد کو اُسکے روبرو قتل کیا اور جو بعد ازین گرفتار ہوے تھے وہ بھی قتل ہوے مگر اس محسن کش کی جان بچ گئی۔

بعد ازین بندوبست اور انتظام دوبارہ شہر دہلی مین قائم ہوا اور مفسدین گرفتار شدہ کو سزاے اعمال ملنی شروع ہوئی۔

سابق کئی مقام پر ہمنے احوال شجاعت جنرل نکلسن صاحب کا تحریر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ایسے افسر شجاع کے مرنے کا سرکار کو نہایت افسوس ہوا اب ایک تحریر زبانی خواجہ خان ولایتی کے جو سابق تھانہ دار پشاور تھا اور نکلسن صاحب کے ساتھ وہان سے بمقام دہلی آیا تھا اور ہمیشہ صاحب کی اردلی رہا کرتا تھا ہمارے پاس آئی چونکہ اُسکا درج کرنا اس پر بے محل متصور نہوگا اسواسطے مختصر احوال لکھا جاتا ہے۔

خواجہ خان بیان کرتا ہے کہ بتاریخ ۱۴۔ ماہ ستمبر وقت چار بجے صبح کے جنرل نکلسن صاحب نے اپنا دستہ فوج تیار کیا اور جانب کشمیری دروازۂ شہر دہلی نہضت فرما ہوے قدم آگے بڑھاتے ہوے فصیل دیوار شہر پناہ تک پہونچے یہان دیوار صدمات گولہ سے شق ہوگئی تھی اُسکی راہ سے درمیان بارش گولہ ہاے دشمن داخل شہر ہوے اور اتواب دشمن پر قبضہ کرکے بیشتر قدم رکھا اور اگر چالگہر کے مورچے کو بھی لے لیا یہان سے آگے قدم زن ہوتے تھے کہ کسی مفسد کی گولی جنرل صاحب کو لگی دہنی بغل مین لگی اور بائین مین سے پار نکل گئی مین صاحب کو ڈولی ڈالکر ہسپتال لیگیا وہان ڈاکٹر صاحب نے کچھ دوا دی جس سے صاحب کو کچھ تخفیف ہوئی وہان سے صاحب نے حکم دیا کہ ہم میجر ڈیلی صاحب کے خیمے مین جاوینگے مین حسب الحکم صاحب کو وہان لیگیا دوسرے روز صاحب نے حکم دیا کہ کپتان لیک صاحب حاکم رسالہ ملتانی کو ہمارا اسلام دو مین گیا اور کپتان صاحب

سے مین نے سلام کہا کپتان صاحب خود سوار ہو کر جنرل صاحب کے پاس آئے صاحب کو
طاقت گفتگو کی نہ تھی اسلیئے کچھ لکھکر کپتان صاحب کو دیا کپتان صاحب نے اسکے جواب مین کچھ
تقریر کی اور اسمین نام کشن گنج اور تیلی دروازہ کا معلوم ہوا بعد ازین کپتان صاحب رخصت
ہوکر اپنے رسالے کو گئے اور وہان جاکر حکم درباب ان دونون مقامونکے صادر فرمایا بزور دم
جنرل صاحب نے برگیڈیر جنرل چیمبرلین صاحب کو بلوایا برگیڈیر صاحب آئے انسے کچھ گفتگو درباب
کشن گنج اور سلیم گڈھ کے بڑی دیر تک رہی برگیڈیر صاحب بعد ازین رخصت ہوکر شہر مین گئے اور
حکم مارنے توپونکا اوپر سلیم گڈھ کے نافذ فرمایا بعد ازین بتاریخ ۲۰ - ماہ ستمبر شہر دہلی مفسدین سے خالی
ہوگیا اور مین نے خبر خالی ہوجانے تمام شہر کی جنرل صاحب کو سنائی صاحب اس خبر کو سنکر بہت
خوش ہوئے اور فرمایا کہ ہم بھی چاہتے تھے کہ اپنے مرنے سے پیشتر ہم اس خبر فرحت اثر کو سن لے
سو خدا سے ہماری مراد بر آئی یہ فرماکر یہان تک خوش ہوئے کہ بیہوش ہو گئے تھوڑے عرصہ بعد
ہوش مین آئے اور فرمایا کہ ہم اب بفکر اور رنج کے مرینگے اور بتاریخ ۲۴ - ماہ مذکور اس دار فانی
کو چھوڑ کر بجانب ملک جاودانی عازم ہوئے اور داغ رشک اور افسوس کا سینۂ دوستان بیگانگان پر چھوڑ گئے

اب ہم ایک خط بھی یہان لکھتے ہین جو مولوی رجب علی خان بہادر سابق میر منشی پنجاب رفیق
کپتان ہاڈسن صاحب نے منجانب سرکار بنام حکیم احسن اللہ خان تحریر کیا تھا اس سے صاف
گزارش ہوتا ہے کہ اگر اسوقت بھی شاہ دہلی ہمرہی مفسدین باز آتے تو سرکار انکی خطاہاے ماضیہ معاف کردیتی

نقل خط بنامی حکیم احسن اللہ خان مورخہ ۳۰ - جولائی ۱۸۵۷ء ؎ نصیحتے کنمت بشنو و بہانہ مگیر ؛
ہر آنچہ ناصح دلسوز گویدت بپذیر ؛ حکیم صاحب افلاطون فطنت ارسطو حکمت یکتاے زمان داناے دوران
سلامت رسوم عرفیہ برطرف خرف مطلب آنکہ از عرصہ دو ماہ کم وبیش کہ سپاہ نمکحرام سرکار گردون وقار
انگریزی از نا عاقبت اندیشی بمقام دہلی رسیدہ گرد فتنہ وفساد بلند کردہ نام حضرت جہان پناہ بادشاہ را
بدنام ساختہ قدم از اندازۂ خود بیرون نہادہ خود را بمقابل دولت دوران عداوت انگلشیہ قرار میدہد
بعینہ مطابق شعر عارف روم است ؎ آن مگس بر برگ کاہ و بول خر ؛ ہمچو کشتیبان ہمی افراشت سر ؛ بر ضمیر منیر سامی
وآن مشفق وعقلاے ہفت کشور عظمت واقتدار سرکار انگلشیہ معلوم وحال معرکۂ روس چون آفتاب نیم روز ظاہر
است گوا زپیش گاہ ملکہ انگلستان خلد اللہ ملکہا وسلطانہا اعانت سلطان عبد المجید خان بادشاہ روم وصرف زر خطیر

از ابیض و احمر و ماموری افواج ظفر امواج در بحر و بر و محفوظ داشتن سلطنت اسلامیہ و دلپسند کردن نقصان خود
در حفظ حقوق روسیہ باوجود اتحاد و ملت با روسیان چہ قدر سعی جنرل و کوشش جلیل بظہور آمدہ گاہے از ابتدائے
تسلط بر کشور ہند تعلیم و تلقین احدی از اہل اسلام و ہنود بالاجبار برائے اختیار مذہب مسیحی نبودہ بلکہ خلاف آن
بہر روشی کہ در امورات دنیا و آخرت خواستہ آزادانہ زیست کردہ و میکنند باقی تفاصیل محول برائے صائب
کہ تطویل غیر مقصود است حال ابوالفتح جلال الدین محمد اکبر شاہ کہ بہ از وقبائے شاہی کشور ہند بر قد کسے راست
نیامد واز تاریخ فرشتہ واضح است کہ در عہد قوت و شوکت پادشاہ ممدوح در ہندوستان جہازات شاہی کہ از ہندوستان
روانہ حجاز میشد در یا شدہ بودند و دست برد دولت انگریزی شدند و آن بے دخلی کہ سرکار انگریزی را در ہند بود
استرداد احمال و اثقال جہازات شاہ جمجاہ کردن نتوانست حالا کہ عرصہ ہند از دریائے شور تا پشور پامال ماہ زمان
دولت انگلشیہ است چگونہ کسے با این حکمائے عصر و شجاعان دہر مقابلہ کردن میتواند اگر ترا خی و تاخیر ایصال
کیفر کردار نا آگاہان عاقبت کار بوقوع آمد محمل بر زعم عوام نمی تواند شد بلکہ امتحان دوست و دشمن و تفرقہ
دانا و نادان وغیرہ مصالح ملکی پیش نظر است و تا وقتیکہ گروہ مفسد قدم اندر دہلی نہ شدہ بود از جانب ملازمان
شاہی ہم امرے خلاف رضائے اہالیان سلطنت انگریزی بہ ظہور نہ رسید حالا چہ انقلاب پر روئے
کار آمدہ و کدام امید و علت کدامی بسوئے اختیار بودہ خانہ زادگان راسخ الاعتقاد باوجود تحلی و تحلیہ عقل و
دانش بنا اتفاقی چرا در پے اطفائے نور این سراج ہند شدند و بچہ سبب در دفع حامل و آمل این فروغ
دودمان چغتائی صرف اوقات نمی نمایند این چہ خیال محال بدماغ اہالیان سرکار شاہی پیچیدہ و اگر این امر
نیست تا امروز چرا اثری درین باب نہ رسید و کوششی در رفع این مفسدہ نشدہ صلاح صواب اگر در پائے
ارباب دربار شاہی مستحسن متصور شود این ست کہ مخطورات و مکنونات خاطر را اصالتاً و وکالتاً تحریراً یا تقریراً
بخدمت صاحبان والا دربان گزارش فرمایند کہ بعد برہمی اساس این فتنہ این وقت بدست نخواہد آمد
و بجز تاسف یادگاری بر صفحہ روزگار نخواہد ماند الکنایت ابلغ من التصریح وقت انتظار جواب تصور فرمایند
و ہر چہ از قام خواہند فرمود حرف بحرف بملاحظہ صاحبان عالیشان خواہد گذشت فقط سوء قلم شکستم و مضمون
مختصر کردم ؛ کہ نیست طرز من این گفتگوئے طولانی ـــ

اس مقام پر ایک فرمان بادشاہی بھی درج کیا جاتا ہے جو بنام جمیع روساء و راجگان ہندوستان جاری ہوا تھا
اسکے ملاحظے سے معلوم ہوگا کہ مضمون اس فرمان کسقدر راست اور درست ہے اور کیا کیا اتہام اور بہتان بے بنیاد نسبت سرکار انگلشیہ لگایا گیا تھا

فرمان

فرمان بادشاہ دہلی

جمیع راجگان و روساے ہند پر واضح ولائح ہو کہ تم بہمہ وجوہ نیکی اور نیک خصلتی اور فیاضی مین مشتہر الدہر والعوام ہو اور تمھاری حسن حمایت طرز اور فہم اور ہدایت سے مذاہب ہندوستانی کی اعانت ہے لہذا از راہ خیر اندیشی تمھاری تمکو ہدایت ہوتی ہے کہ خداے تعالےٰ نے تمکو اپنے مختلف مذاہب کے قائم کرنے کے واسطے پیدا کیا ہے اور تمپر فرض ہے کہ اپنے عقائد اور قوانین مذہبی کو بخوبی و بسبب ایمان اور انپر ثابت قدم رہو کیونکہ خداوند تعالےٰ نے تمکو یہ مرتبہ عالی اور ملک اور دولت اور حکومت اسیواسطے بخشی ہے کہ تم اُن لوگونکو جو تمھارے مذہب مین رخنہ اندازی کرین غارت کرو اور جو اشخاص کہ تم مین سے صاحب طاقت ہین اُنکو ضرور ہے کہ وہ اُن لوگونکو جو تمھارے مذاہب کو بگاڑا چاہتے ہین نیست و نابود کرین اور جو اتنی قدرت نہین رکھتے وہ بدل وجان ایسی تدبیرونمین مشغول رہین جنسے اُنکے مذاہب کے دشمنونکی پایمالی ہو اور یہ تمھارے عقائد کی کتابونمین لکھا ہے کہ مذہب بدلنے سے مرجانا بہتر ہے اور واقع مین یہی حکم خداوند تعالیٰ کا بھی ہے ہر خاص و عام پر روشن ہے انگریز جملہ مذاہب کو غارت کیا چاہتے ہین اور ہندوستانیون کے مختلف مذاہب کے واسطے انھون نے ایک مدت سے بہت سی کتابین لکھوا کر اپنے پادریونکے ہاتھ سے سب ملک مین تقسیم کرائی ہین اور پادریونکو بلوا کر اپنے مقولونکا اعلان کیا ہے سمجھنے کی بات ہے کہ انگریزونے کیا کیا تدبیرین واسطے غارتی ہمارے مذاہب کے کی ہین اول یہ کہ جب ایک مرد مرجائے تو اسکی بیوہ دوبارہ شادی کرلے دوسرے یہ کہ ستی ہونے کی ایک رسم مذہبی قدیم تھی جسکو انگریزون نے اپنے قوانین کے رو سے موقوف کیا تیسرے یہ کہ انھون نے تمام خلقت کو علانیہ سمجھایا کہ اگر وہ اُنکا مذہب قبول کرینگے تو سرکار مین اُنکی توقیر ہوگی اور یہ بھی ہدایت کی کہ تم عیسائی کلیساؤنمین جاکر وعظ سنو علاوہ اسکے انھون نے یہ حکم قطعی دیا ہے کہ صرف حقیقی اولاد راجگان و رئیسان ہند کی مسند نشین ہوگی اور گود لی ہوئی اولاد کا کچھ حق نہوگا حالانکہ از روے شاستر دس طرح کے مختلف وارث فرمانروا سلطنت ہو سکتے ہین اس تدبیر سے انکا مطلب خاص یہ ہے کہ وہ آخر کو تمھاری ریاستین اور جاگیرین چھین لین جیسا کہ انھون نے فی زمانا ریاستہاے لکھنؤ اور ناگپور مین عمل کیا دراے ازین ایک اور

تدبیر انھون نے یہ بھی کی کہ قیدیان جیلخانہ کو جبراً پکی ہوئی روٹیونکے کھانے کا حکم دیا اور اکثر قیدیون نے
تو یہ امر قبول نہ کیا بھوکے مر گئے اور بہتون نے ناچار ہو کر روٹی کھانا قبول کیا اور اپنا مذہب
کھو دیا جب یہ تدبیر انگرو نکی اچھی طرح نہ چلی تو انھون نے آٹے اور شکر مین ہڈیان پسوا کر ملا دین
تا لوگ اسکو بلا کسی ظن او شبہہ کے کھا کے اپنا ایمان کھو دین اور چھوٹے چھوٹے ٹکڑے استخوان
اور گوشت کے جانورونکے ساتھ ملوا کر انکو سر بازار رکھوایا علاوہ اسکے انھون نے ہر ایک تدبیر
ایسی کی جس سے ہمارے مذاہب غارت ہون انجام کار بعض جنگالیون نے بعد غور یہ امر قرار دیا کہ
اگر ابتدا مین اہل فوج اس معاملۂ مذہبی مین پیرو رائے انگریزان ہو جاوین تو فرقۂ بنگالیان بھی ان کفار
کی رائے کے مطابق کار بند ہو گا انگریزون نے اس تدبیر کو بہت پسند کیا اور بے اندیشہ اس مثل
کے کہ چاہ کندہ را چاہ در پیش برہمنان اور افضل قوم کے لوگونکو ان کارتوس کے کاٹنے کا جنکے بنانے
مین چربی لگی تھی حکم دیا اس حالت مین اگرچہ مسلمان سپاہیون نے خیال کیا کہ ان کارتوسونکے کاٹنے
سے مذہب ہنود کا صرف جاتا رہیگا لیکن تاہم انھون نے انکے کاٹنے سے انکار کیا تب اس سپاہ ہنود
جنھون نے کارتوس کاٹنے سے انکار کیا انگریزون نے توپ سے اڑا دیا یہ ظلم شدید دیکھکر سپاہ نے انگریزونکا
قتل شروع کیا اور جہان کہین فرنگی کو پایا مار ڈالا اور بفضل ایزدی و امداد سرمدی بالفعل انکی تدبیر
مین مشغول ہین جیسے کہ چند انگریز جو کہین کہین باقی رہ گئے ہین وہ بھی نیست و نابود ہو جاوین اور ہمارا یقین واثق
ہے کہ اگر اب انگریز ملک ہندوستان مین رہینگے تو کل اس ملک کے آدمیونکو مار ڈالینگے اور ہمارے مذہبونکو مٹا دینگے
ہرچند بعض آدمی ہمارے ملک کے اب بھی انگریزون سے موافقت رکھتے ہین بلکہ انکی طرف سے لڑتے
بھڑتے ہین انکے حال پر بخوبی غور کیا گیا تو یہی ظاہر ہوا ہے کہ انگریز نہ انکا مذہب چھوڑینگے اور نہ تم
سب کا پس اس صورت مین ہم تمسے پوچھتے ہین کہ تمنے اپنے ایمان اور جان کی سلامتی کے واسطے
کیا تدبیر کی ہے اگر ہماری اور تم سب کی رائے متفق ہو تو بہت آسانی سے انگریزونکو غارت کر کے
اپنے ملک اور ایمان کو بچا سکتے ہین چونکہ تم سبکو ہندو اور مسلمانکی بہتری پیش نظر ہے اور انگریز دونو
فرقونکے دشمن ہین لہذا تمھارے مذہب کی حمایت کا پاس اور خیال کر کے اور بنظر اندفاع
اعدائے دین بذریعۂ اس فرمان مطبوعہ کے اعلان کیا جاتا ہے کہ اہل ہنود کو گنگا جی اور تلسی
اور سالگرام کی قسم ہے اور مسلمانونکو قرآن شریف کی قسم ہے کہ وہ بالاتفاق شامل ہو کر اپنی جان اور

ایمانکی حفاظت کے واسطے انگریزونکا قتل اپنے ذمہ فرض سمجھین اور چونکہ گاے کے ذبح کرنے مین
ہندوؤں کے مذہب کی اہانت ہے بدین نظر روساے اہل اسلام نے یہ عہد وپیمان کیا ہے کہ اگر ہنود
قتل عیسائیون مین گرم جوش اور مسلمانونکے شامل ہونگے تو اُسی روز سے گاے اور بیل کا ذبح
ہونا موقوف ہوجائیگا اور بعد اسکے اگر کوئی مسلمان خلاف اس عہد کے کاربند ہوگا تو وہ پیرو قرآن
نہ سمجھا جاویگا اور جو مسلمان کہ گاے کا گوشت کھائیگا وہ اُسکو سور کے گوشت کے برابر ہوگا اور
اگر اہل ہنود قتل عسائیان اور فرنگیان مین کمربستہ اور آمادہ ہونگے تو وہ خدا کی نظر مین اتنے ہی
گنہگار ہونگے جیسا انھون نے گاے ذبح کی یا اُسکا گوشت کھایا شاید اہل فرنگ بھی اپنی
مطلب براری کے واسطے ہندوؤن سے بحلف ایسا ہی اقرار کرینگے اور کوئی عقلمند اُس دام
فریب مین نہ آئیگا کیونکہ اقرار اہل فرنگ ہمیشہ مملو بفریب ہوتے ہین اور جہان ایک مرتبہ
اُنکا مطلب نکل آیا پھر وہ فوراً اپنے عہد وپیمان کو بالاے طاق رکھ دیتے ہین اور ہر غریب
اور امیر ہند پر روشن اور ہویدا ہے کہ فریب انگریزونکی عادت جبلی ہے اور ہمیشہ دغابازی اُنکا شعار
ہے اس واسطے انگریزونکے کہنے پر کبھی یقین نہ لاؤ اور یقین واثق جانو کہ پھر کبھی ایسا موقع
جو بالفعل موجود ہے ہاتھ نہ آویگا فقط

اب ہم پھر کچھ مختصر حال اُن تدابیر کا لکھتے ہین جو سرکار انگریزی نے واسطے اطفاے نائرہ
فساد ملک اودھ وغیرہ مین بروے کار لائی۔

جنرل ہیولک صاحب جنرل نیل صاحب کو کمان کانپور چھوڑکر آپ واسطے رہائی اُن محصورین
بیلی گارد لکھنؤ کے روانہ ہوے جنھون نے اسقدر عرصہ دراز تک بخلاف مفسدین خونخوار کے
اپنے تئین بچا رکھا تھا اس دستہ فوج کو فتوحات کبری نصیب ہوئین اور ہر روز اُسنے دشمنکی
بیس ضرب توپ چھین لین اور دوسرے روز ۶ ۳ سنہ اور اُس روز نانا صاحب شکست کھاکر
بجانب بٹھور فراری ہوا جنرل صاحب ممدوح اُسکے تعاقب مین لگ گئے اُس عرصے مین
جو رسد وسامان جنگ فوج انگریزی کے ساتھ تھا وہ سب صرف مین آگیا اور جنرل صاحب
واسطے بہم رسانی سامان کے واپس بجانب کانپور روانہ ہوے اور سامان سب لیکر تاریخ
۲۷ جولائی عبور دریا کرکے ملک اودھ مین داخل ہوے اور بمقابلہ دشمن مقام اونام تک

پہونچے وہان دشمنونکو شکست دیکر بجانب فتحپور چوراسی کوچ فرما ہوئے اور مقام مذکور کو بعد جنگ
قبضہ کرلیا یہان کچھ کمک اور آنے والی تھی اور جب نہ آئی تو جنرل صاحب پھر بجانب کانپور نہضت
فرما ہوئے جب مقام کانپور مین بتاریخ ۱۹ ماہ ستمبر فوج کمک آگئی تو جنرل صاحب پھر عبور دریا کرکے
داخل اودھ ہوئے اور بمقام منگروار دشمنون سے دوچار ہوئے اس مقام پر چار گھنٹہ لڑائی رہی
آخرکو دشمن پسپا ہوئے اور سات ضرب توپ میدان جنگ مین چھوڑ کر رو بفرار لائے آخرکار فوج
سرکاری قریب لکھنؤ کے پہونچی اس مقام سے دو یا تین میل آگے بڑھکے دشمنون نے مورچال
نہایت مضبوط اور مستحکم بنا رکھے تھے اور پچاس ضرب توپ ان مورچال پر موجود تھین اس مقام پر
جنگ سخت ہوئی اور نوبت بجنگ سنگین پہونچی اور فوج سرکاری نے دشمنونکو سنگینین مار مار کر پسپا کیا مگر
یہانسے اب ہر قدم پر لڑائی ہونی شروع ہوئی اور فوج سرکاری بھی جنگ کنان اور ضرب گنان
قدم بقدم بڑہتی تھی اور رفتہ رفتہ ایک گروہ سپاہ نصرت پناہ کا داخل بیلی گارد ہوگیا اس فوج کے دیکھنے سے
محصورین بیلی گارد خوشی سے بدنمین نہ سمائے اور آسمان تک آواز نعرہ خوشی آمیز پہونچی یہ فوج
بروقت بیلی گارد مین پہونچی کیونکہ مفسدین نے ایک سرنگ ایسی بھاری لگائی تھی کہ اگر چند روز
اور فوج سرکاری داخل لکھنؤ نہ ہوتی تو وہ تیار ہوجاتے اور اسی کے اڑنے سے محصورین مین سے
ایک بھی زندہ نہ رہتا القصہ جب ایک گروہ فوج سرکاری کا داخل بیلی گارد ہوا دشمنون نے جمع ہوکر
اور جرأت کرکے پل راستی پر قریب شہر کے واقع تھا قبضہ ڈالا اسکے شکست ہونے سے فوج
ہیولوک صاحب کی داخل بیلی گارڈ ہوئی تھی اور محصورین کی کمک کو آئی تھی خود محصور ہوگئی اور اُس تک برابر
دشمنون سے لڑتی رہی جب تک صاحب کمانڈر انچیف صاحب بہادر مع فوج تشریف لائے اور لکھنؤ کو
فتح کرکے تمامی مفسدین کو لکھنؤ اور اسکے قرب جوار سے نیست و نابود کردیا اب فتح لکھنؤ امر یقینی ہوگیا
بعد ازین جنرل ہیولوک صاحب بمقام کانپور تشریف لیگئے اور وہان بعارضہ پیچش وغیرہ مبتلا ہوکر
بہشت نصیب ہوئے صاحب ممدوح کے مرجانے کا ایسے نازک وقت مین بڑا افسوس ہوا۔

سر کولن کیمبل صاحب جو جنگ روس مین بھی شامل تھے اور اب سپہ سالار فوج مقرر ہوکر وارد
ہندوستان ہوئے تھے لکھنؤ کو فتح فرما کر بمقابلہ کانپور تشریف لے گئے اور وہان سے مفسدین کو ایک
شکست فاش دیکر اور فتحگڈھ وغیرہ شہرونکو فتح کرکے انتظام اسپہا نواح مین دوبارہ قائم کیا۔

خاتمہ تالیف

الحمد للہ والمنۃ کہ بعون قادر بیچون یہ اجزا ختم ہوئے اور راقم بھی بار فرمایش دوستان صادق الولا سبکدوش ہوا یہ کتاب ہر چند کچھ طویل ہو گئی مگر مفصل حال چند مقامات مثل دہلی و لکھنؤ تحریر نہو سکا کیونکہ جب یہ کتاب ختم ہوئی اسوقت تک کوئی مفصل حال صحیح اور قابل اعتبار راقم کے پاس نہین پہونچا تھا اور سوا اسکے اگر حال مقامات مذکورہ کا بہ تفصیل لکھا جاتا تو اور بھی طوالت ہوتی اور قیمت بڑھ جاتی اور شائقین کو فی الجملہ دقت اُسکے خرید کرنے مین ہوتی لہذا اسی قدر پر اکتفا کر کے یہ عزم پیش نہاد رکھتا ہے کہ اگر زمانے نے فرصت دی تو انشاء اللہ تعالی مفصل حال علیحدہ جلد مین تحریر ہوگا فقط

خاتمۃ الطبع مطبوعہ سابق

حمد و نعت و منقبت و مدحت کے بعد معلوم ہو شہرہ عالم علی العموم ہو کہ حاضر و غائب لوگ سوانح غدر ۱۸۵۷ء کے مشتاق ہین دریافت وقائع کی خواہش مین مردم آفاق ہین مگر افواہ عوام پر اکثر دن کی نظر ہے سچے حالات کی خبر کمتر ہے جسنے جیسی سنی پہونچائی کسی نے محض بے پر کی اڑائی حقیقت واقعی کا انکشاف نہ تھا کوئی بیان بخلاف نہ تھا بات پسند یا ناپسند ہو خلق کی زبان کیونکر بند ہو بے اصل روایات سے یہ ہوتا ہے کہ جھوٹ سچ کا اعتبار کھوتا ہے اسلیے دانائے روزگار واقف رموز اسرار سخن فہم خردمند اساس تحریر نکتہ شناس ستودہ منش نیک خصال پنڈت منشی کنھیا لال مرحوم نے جنکو انگریزی مین بھی دستگاہ کامل تھی تحریر و تقریر کی مہارت کلی حاصل تھی اور آپ انگریزی کے مترجم تھے محکمۂ چیف کمشنری میں ملازم تھے تاریخ صحیح لکھنے پر عزیمت درست کی ہمہ تن مستعد ہوئے کمر ہمت چست کی تفتیش حقائق مین بہت محنت اٹھائی ہر واقعے کی راست خبر بہم پہونچائی انگریزی جستجو سے مضمون معتبر رقم کیا جو کچھ گذرا تھا اُسے حوالۂ قلم کیا کسیطرح کی مراعات نہین جانب داری کی کوئی بات نہین جب یہ کتاب تیار ہوئی تب یہ اولی الابصار ہوئی جسنے بھی جانا کہ مضمون کی یہی خبر دین گڑھی ہوئی باتین ذہنوں سے دور کردین نقش باطل صفحۂ دہر سے اٹھا لین حرف غلط لوح روزگار سے دھو ڈالین لہذا اُسکو چھاپ کر مشہور انام کیا قابل نظارہ خاص و عام کیا تصحیح لفظ و معنی مین جیسا چاہیے خوب اہتمام ہوا غرض دیکھنے پر ماجرا مفصل کھلجائیگا بلوے کا اتنا حال تحقیق کہین ہاتھ نہ آئیگا

خاتمۃ الطبع جدید

ہزاران ہزار شکر خالق بیچون وچگون اور آفرینندہ ربع مسکون کو کہ کتاب تاریخ بغاوت ہند ۱۸۵۷ء جسمین محاربہ عظیم حسب حال غدر کا مندرج ہے بمزید خواہش و خواستگاری شائقین علم و ہنر و واقفان فن تواریخ و سیر مطبع نامی گرامی عالیجناب معلی القاب منشی نولکشور صاحب سی آئی ای واقع شہر کانپور ماہ فروری ۱۸۹۶ء مین منصرم کامل منشی بھگوان دیال صاحب عاقل ایجنٹ مطبع کے حسن انتظام سے پانچوین مرتبہ چھپی * کتبہ خاکسار نور محمد خان بہٹی

تاریخ طبع از مورخ کامل منشی بھگوان دیال صاحب عاقل ایجنٹ مطبع ہذا

طرفہ تاریخ بغاوت شد طبع	شائقش گشت ز ہر سو عالم
از سر انصاف ببالش عاقل	خوب تاریخ نکو — کردر قسم

۱۸۹۶ء

تاریخ طبع از سخنور سحر بیان ابوناظم مولوی محمد حامد علیخان حامد شاہ آبادی مصحح مطبع ہذا

چھپی فضل الٰہی سے یہ وہ تاریخ اے حامد	ابھی تک جابجا ہندوستان مین جسکا چرچا ہے
مفصل غدر کے احوال سب مرقوم آئین مین	ہمارے منشی صاحب نے اسے چھاپا بھی اچھا ہے
مولف نے تو ریزی بہت تصحیح مین کی ہے	وہی لکھا جو اٹھارہ سو ستاون مین گذرا ہے
شنیدہ جو نہ تھا وہ دیدہ سے مطابق کی	جو دیکھی مشتبہ چھوڑی یہی سچ تو زیبا ہے
سوا اسکے بھی اچھا ہے ہر ایک نقطہ چمکتا ہے	کہ جس کاتب نے لکھا ہے بہت خط صاف اوسکا ہے
تو اوس کا تجربہ نہ کچھ کار تو مبسم ہے	یہ بار طبع پنجم فروری کا یہ مہینا ہے
سن انگریز مولف نے اوسیر اضافہ مین	لکھوں تاریخ ہجری بھی یہ اب دل مین ارادہ ہے
یہ جب کامل جب خیال سال آیا تب	مورخ ہر کہین اب تاریخ گوئی کام میرا ہے

حروف معجمہ مین سال ہجری کیلیے ۱۰ عدد
یہ لکھ دو کہ — مشرح غدر کا ہر حال سچا ہے
۱۳۱۳ھ

ازبرہما تا راجہ جدہشٹر ہے اور بعد اختتام
حکومت راجاؤں کے جو جو بادشاہ اسلامی
گذرے انکا حال تا انقراض عہد دولت
سلطان عالم واجد علی شاہ مصنفہ منشی طوطا رام
شایان —

تاریخ جدولیہ — اسمین احوال نبی اول حضرت
آدم سے تا اینندم جزو کل حال تاریخی ہر
طبقہ کا انبیا و ائمہ و صحابہ و تمام سلاطین سے
بعد اول مین بطرز شایستہ لکھا ہے
مولفہ منشی خادم حسین اکبر آبادی —

تاریخ پنولین بوناپارٹ — مشہور شہنشاہ
فرانس کی تاریخ جسکا ترجمہ مولوی مشتاق
حسین نے فرمایا —

سفرنامہ متضمن حالات شہر ودیار قند
مرتبہ و بچشم دیدہ جناب فورساتھ صاحب
بہادر کمشنر جنہون نے ۱۸۷۰ع مین یارقند
سفر فرمایا —

گلدستہ قنوج — تاریخ شہر قنوج کی
تصنیف منشی کنھو جی لال صدر آئین —

سیر پنجاب — تاریخ ملک پنجاب کی مفصل
دو حصہ مین —
حصہ اول — مولفہ رائے کالی رائے
سٹرا اسسٹنٹ —

۲ حصہ دوم — فراہم کردہ لالہ تلسی رام —

سیر سیاح — سفرنامہ منشی میان داد سیاح
تخلص مع غزلہائے مشاعرہ لکھنؤ و کانپور مرتبہ
حضرت سیاح —

تاریخ ستارہ ہند — مخصوص حالات شاہان
اودھ مولفہ منشی طوطا رام شایان —

ریاض الامرا — حالات امرائے ہند جنکو
گورنمنٹ سے سلامی توپ کا حکم ہے مولفہ
منشی رحمن علی خان —

خلاصہ تاریخ مسعودی — حضرت مسعود غازی
کا احوال از محمد صادق وکیل —

کیپشن برودہ — اسمین کامل مقدمہ زہر دینے
کرنیل فیر صاحب بہادر رزیڈنٹ برودہ کو مہاراجہ
ملہار راو رئیس گایکوار کی طرف سے اور
رویداد گواہان انگریزی سے ترجمہ ہوا
مترجمہ بابو دامودر داس وکیل آگرہ سند
یافتہ آگرہ کالج —

تاریخ راج پرشستی — کارنامہائے رانائے
اودے پور راجپوتانہ جو ملک میواڑ مین راج
سمندر تالاب کے اوپر طاقون مین کندہ ہین
اسکو میجر الیس برون صاحب بہادر اور کپتان
جے سی بلیر صاحب بہادر اسسٹنٹ گورنر جنرل
راجپوتانہ نے ایک عالم برہمن جاہ دراسے

نام سے ان کتبون کو انگریزی مین نقل کرایا او مورخ کامل الفکر منشی دیبی پرساد نے نہایت صحت کے ساتھ سنسکرت سے اُردو ترجمہ کیا اور جو نام وغیرہ ایسے تھے کہ انکا اُردو مین لکھنا دشوار تھا انکو دیوناگری مین بھی لکھدیا لائق دید ہے

تاریخ گلشن پنجاب - مع نقشجات مولفہ پنڈت دیبی پرشاد ڈپٹی کلکٹر ممالک مغربی وشمالی -

انیس السیاحین - یہ لوٹ بین صاحب کی جاگرفی کا ترجمہ ہے تین حصہ مین مولفہ منشی درگا پرشاد ہیڈ ماسٹر نارمل اسکول لکھنو

تاریخ انگلستان - شاہان انگلستان کا احوال جو کو میجر سدرلینڈ صاحب بہادر نے باعانت منشی فرید بخش انگریزی سے ترجمہ فرمایا -

وقائع نگار انگلستان - احوال سلطنت رومیون اور انگلستان کا ترجمہ جناب کالیر صاحب بہادر -

مراۃ السلاطین - ترجمہ اردو سیر المتاخرین کامل ہر سہ جلد کا جنمین حالات شاہان دہلی ابتداے حکومت راجاؤن سے شاہ عالم تک ہے مترجمہ منشی گوگل پرشاد -

تاریخ مخزن پنجاب - بہت مفصل تاریخ پنجاب ہے مولفہ مفتی غلام سرور لاہوری -

کارنامہ سکندری - تاریخ سکندر بادشاہ مولفہ منشی گوگل پرشاد -

تاریخ شاہان وراجگان فارسی

اکبرنامہ - کامل ہر سہ دفتر از شیخ ابوالفضل وزیر اکبر شاہ -

۱ - دفتر مین ذکر ولادت اکبر شاہ ہے -

۲ - دفتر مین انتظامات اور وضع تاریخ جدید الہی وغیرہ -

۳ - دفتر مین فتوحات ملکی کا ذکر -

آئین اکبری - ہر سہ دفتر آئینی باتصویرات ونقشجات مختلف رنگ کے حسب موقع سرخ سبز سیاہ از شیخ ابوالفضل وزیر اکبر شاہ -

۱ - آئین مین آئین خزانہ آبادی وخزینہ جواہر ودار الضرب وغیرہ -

۲ - آئین مین آئین متعلقہ سرکار ہاے صوبہ اودھ -

۳ - آئین مین آئین متفرقات انتظامیہ -

